عشق میرا کامل

نیبہ خان

exponovels

مکمل ناول

آپ نے تو بلاوجہ اتنا تکلف کرلیا ہم نے کہا بھی تھا کہ اسکی کوئی ضرورت نہیں تھی فردوس بی بی جان چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے ٹھہر کر بولیں

بی بی جان سفید سلک کا غرارہ زیب تن کئے ہاتھ کی چھڑی پرانے گندمی صوفے پر ٹکائے اپنی سنجیدہ مگر نرم شخصیت سمیت بیٹھی ہوئی تھیں_

اس میں تکلف کی کیا بات ہے بی بی جان چائے ہی تو ہے اور بسکٹ وغیرہ آپ بھی نہ حد کرتی ہیں ایلے کہہ رہی ہیں کہ جیسے نہ جانے میں نے چھپن بھوگ لگادئے ہوں۔

بی بی جان اپنے سامنے بیٹھیں سلمہ بیگم کی بات سن کر زرا سا مسکرائیں

خیر چھوڑیں ہمیں یہ تو بتائیں کہ ہم جس کام سے آئیں ہیں وہ شروع کیا جائے یا نہیں--؟؟

آں اااا------ بی بی جان وہ تو شروع ہی شروع ہے آپ پہلے یہ سموسے تو چکھیں بہت لزیذ ہیں

exponovels

سلمہ بیگم ہکلاتے ہوئے انکا دھیان بھٹکا نے لگیں اور ساتھ ہی ٹیڑھی نظر دروازے پر بھی رکھی ہوئی تھی

کہاں رہ گئی یہ ثمی -----؟؟؟

بی بی جان انکی الجھن کو بخوبی سمجھ رہی تھیں ----

کیا ہوا سلمہ ----؟؟؟ ثمال بچہ کہیں باہر گئی ہیں کیا------؟؟؟

چائے کا آخری گھونٹ بھرتے پیالی میز پر رکھی اور سنجیدہ آواز میں پوچھا

وہ ----- وہ دراصل بی بی جان اسے میں نے بتایا نہیں تھا کہ آپ آج ہی آرہی ہیں تو

----

exponovels

کوئی بات نہیں سلمہ بیگم -------- ابھی وہ کنواری ہے جی لینے دو زندگی اپنی مرضی سے پھر بعد میں تو عورت بے چاری شوہر اور بچوں میں ہی گم ہو جاتی ہے ----- کہاں ہوش رہتا ہے اسے اپنے لئے۔

بی بی جان کی بات پر سلمہ بیگم نے بھی نم آنکھوں سے تائید کی ------ وہ اپنی دلاری بیٹی کی شادی کا سن کر افسردہ ہو گئی تھیں

مگر ساتھ ہی اسکے اچھے نصیب کے لئے دعا گو بھی تھیں

یہ لیں نہ بی بی جان آپ تو کچھ لے ہی نہیں رہیں یہ کھائیں یہ سموسے ثمی نے ہی بنائے ہیں

اور یہ گلاب جامن تو پورے محلے میں مشہور ہیں میری ثمی کے ہاتھ کے----

exponovels

انکے اتنی صاف گوئی پر جھوٹ بولنے پر دس سالہ ببلو انکا دوسرا اور آخری بیٹا جو کچن کی کھڑکی سے تانک جھانک کر رہا تھا بے ہوش ہو کر گرنے سے بال بال بچا۔

بی بی جان نے صرف مسکرانے پر ہی اکتفا کیا

سلمہ بیگم ہمارے پاس وقت کی کمی ہے اس لئے زیادہ دیر نہیں رک سکتے ---- زرا یہ بلاول کو بھیج کر ثمال بچے کو تو بلواؤ ---- اسکے بعد ہمیں حویلی واپس جلدی جانا ہے محمد جو آرہے ہیں---------

ہائے ماشااللہ -- ماشااللہ----- اللہ لمبی اور صحت مند زندگی دے میرے بچے کو--

سلمہ بیگم اپنے ہونے والے داماد کا نام سن کر خوشی سے نہال ہی ہوگئیں

آمین----------

exponovels

بی بی جان نے بھی صدقے دل سے آمین کی کہ اب وہی تو تھا انکا سب کچھ۔

ارے -- ارے---- یہ چیٹنگ ہے ---- میری باری ہے ادھر دو مجھے ڈنڈا ---- الو کا پٹھا نہ ہو تو ---ڈیش --- ڈیش انسان ------

دوپٹے کو کمر کے ساتھ باندھے گرین کرتی اور پیلی پٹیالہ شلوار کے ساتھ وہ اپنے سے پانچ سالہ چھوٹے لڑکے سے گلی کے نکڑ پر گلی ڈنڈہ کھیل رہی تھی

کہاں چیٹنگ کی ہے میں تو جیت گیا اور تم ---- ہاااار گئی------ ہی ہی ہی ------

exponovels

لڑکا پہلے تو غصے سے ---- پھر مزے سے دانت نکالتے ہوئے بولا اور اسے زبان چڑھا کر بھاگ نکلا------

ہا ----- ہائے ---- مجھے زبان چڑھاتا ہے مجھے ---- صادق آباد کی ڈان کو ---- ٹھہر تجھے تو میں بتاتی ہوں ---- آستینیں چڑھاتی وہ اپنے حلیے سے بے پرواہ اسکے پیچھے لپکی جبکہ آس پاس کھڑے منچلے جو اسکے لئے ہی کھڑے تھے اسکے چلے جانے پر منہ بسورتے وہ سب بھی آگے پیچھے نکل گئے

ٹھہر تو تجھے میں بتاتی ہوں ---- مجھے منہ چڑھاتا ہے تو ---- تیری تو میں--------

ثمی آپا .....؟؟

اس سے پہلے کہ وہ اسے پکڑ پاتی ببلو بھاگتا ہوا اسکے پاس آیا اور اسے فورا" سے گھر جانے کو کہا

exponovels

چلو۔۔۔۔۔ آپا ۔۔۔۔۔ گھر چلو۔۔۔!

ببلو کا سانس پھول چکا تھا بہت مشکل سے اپنی بات مکلمل کر پایا تھا

کیوں ہمارے گھر میں چنے بٹ رہے ہیں

ثمی نے اسے لتاڑ کر رکھ دیا اچھا خاصا وہ پھٹیچر ہاتھ لگنے والا تھا بیچ میں آگیا یہ ۔۔۔۔

ارے بھئی تمہاری ساس آئیں ہیں اور انہیں نہیں پتہ کہ تم گلی محلے میں ایسی حرکتیں کر رہی ہو۔۔۔۔

ببلو بڑے مزے سے کسی بڑے کی طرح اسے خشمگیں نظروں سے گھور رہا تھا

exponovels

ہا--- ہائے ---- پہلے کیوں نہیں بتایا کمبخت ----

فورا" سے اپنے نازک ہاتھوں سے دوپٹہ کھول کر لیا اور لاتعداد شکنوں کو ہاتھ سے رفع کرنے لگی

اب چلو گی بھی ----- بچاری کب سے انتظار کر رہی ہیں-------

ہاں چلو ---- دیکھ ببلو سن ----- وہ ---. بھی آئے ہیں کیا ----

ثمی شرماتے ہوئے بولی

آے کہیں میں صدمے سے فوت ہی نہ ہوجاؤں ----

exponovels

بس کردو ثمی آپا تم اور شرم کبھی بھی نبھ نہیں سکتے ہو ۔۔۔۔ اس لئے یہ سب چھوڑو اور اب چلو بھی ۔۔۔۔۔

ببلو کو تو صدمہ ہی لگ گیا تھا اسکے شرمانے پر ۔۔

چل چل بڑا آیا نبھ نہ سکے ۔۔۔ ہونہہ ۔۔۔۔ ہٹ پرے کب سے مجھے باتوں میں لگا یا ہوا ہے میری ساس میری راہ تک رہی ہونگیں ۔۔۔۔۔

ببلو کو دھکا دیتے وہ دوڑتی ہوئی گھر کی طرف بھاگی جبکہ پیچھے ببلو منہ بسورتا اسے صلواتیں سنانے لگا۔۔۔

---

exponovels

ثمال جیسے ہی گھر پہنچی اسے اپنی ماں اور بی بی جان کی آوازیں سنائی دیں ---- ایک بار پھر سے اپنے کپڑے درست کرتی وہ

شرماتے ہوئے لاؤنج میں داخل ہوئی

اسلام وعلیکم -------

بی بی جان کے کانوں میں آواز پڑی تو انہوں نے سامنے دیکھا جہاں ثمال اپنے بے ترتیب حلیے میں نظریں جھکائے نروس سی کھڑی تھی-- اسکا حلیہ چیخ چیخ کر بتا رہا تھا کہ وہ باہر بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے آرہی ہے--

وعلیکم اسلام-------

اس سے نظریں ہٹا کر بی بی جان نے سنجیدہ آواز میں جواب دے کر اٹھیں اور سلمہ بیگم سے ثمال کے ساتھ اکیلے میں بات کرنے کا کہا

exponovels

سلمہ بیگم ہم ثمال بچے سے اکیلے میں کچھ بات کرنا چاہتے ہیں

جج----- جی جی کیوں نہیں چلیں آئیں میں آپ کو ثمال کے روم میں لے جاتی ہوں-----

سلمہ بیگم نے فورا" سے اٹھتے ہوئے کہا ساتھ ہی دل میں تجسس بھی ابھرا کہ انہیں نہ جانے کیا بات کرنی ہے ثمال سے اکیلے میں -----

نہیں ----- ثمال بچہ ہمیں لے جائے گی ---- آپ یہیں ہمارا انتظار کریں -----

بی بی جان نے انہیں آنے سے منع کیا اور پھر باہر نکل گئیں --- پیچھے کھڑی ثمال حیرانی سے ماں کی طرف دیکھ رہی تھی

exponovels

جا نہ ----------

سلمہ بیگم نے اسے گھرکا کہ کھڑے میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو ---

ثمال ماں کے گھورنے پر بھاگتی ہوئی بی بی جان کے پیچھے گئی اور اپنی تقلید میں انہیں لے کر روم میں داخل ہوئی

بی بی جان کچھ سالوں پہلے پنجاب کے ایک گاؤں میں اپنی بڑی سی حویلی میں اپنے چار بچوں کے ساتھ رہتی تھیں خوش باش گھرانہ تھا انکا مگر کسی کی نظر کھا گئ اور یہ ہنستا بستا گھرانہ تباہ ہوگیا دشمنوں نے پورے گھرانے کو قتل کر ڈالا تھا بی بی جان یہ سب برداشت نہیں کرسکیں تھیں اور بے رحم وقت نے انہیں اور بھی لاچار و محتاج کر دیا تھا مگر پھر اگر کوئی تھا جو انکی ٹوٹتی سانسوں کو پھر سے جوڑ گیا تھا تو وہ تھا محند انکا سب سے چھوٹا پوتا جو بیرون ملک ضد کرکے تعلیم حاصل کرنے گیا تھا وہ بچ گیا تھا مگر جب اسے اپنے گھر والوں پر بیتے ظلم کا پتہ چلا تھا تو وہ ٹوٹ گیا تھا بکھر گیا تھا ہر وقت وہ بس بدلے کی آگ

exponovels

میں جلتا رہتا تھا مگر بی بی جان نے اسے اپنی قسم دے کر اسے روک دیا تھا اور پھر اسے لیکر بیرون ملک سدھار گئیں کہ اب وہ اپنی باقی کی زندگی اپنے پوتے کے ساتھ ہنسی خوشی گزارنا چاہتی تھیں اگر یہاں وہ رہتا تو اسے بھی دشمن مار دیتا جو وہ ایسا کبھی نہیں چاہتی تھیں وقت نے محند کو مکلمل طور پر بدل کر رکھ دیا تھا وہ لڑکا جو ہر وقت ہنسی مزاق کرتا رہتا تھا آج وہ مغرور شہزادہ بن چکا تھا دن رات کی تگ ودود کے بعد وہ اونچے مقام پر کھڑا غرور سے سینہ تانے کھڑا تھا دنیا اسے جانے مانے بلین ائیر محند سلطان بزنس مین کے طور پر جانتی تھی تیس سال کی عمر میں اس نے چھڑا بیسٹ بزنس مین ایوارڈ جیتا تھا اگر یوں کہیں کہ چھینا تھا تو زیادہ بہتر ہوگا وہ جب بھی کسی کو اپنے ماں باپ یا کسی رشتے دار کے ساتھ ہنستا مسکراتہ دیکھتا تو اندر تک جل جاتا کہ اسکے پاس یہ سب کیوں نہیں ہے کیوں اس سے اسکے رشتوں کو چھین لیا تھا کیوں اسے اکیلا کر دیا تھا اس میں اس کا کیا قصور تھا تو جب میں بھی بے قصور ہو کر خوشیوں سے محروم ہوں تو یہ لوگ بھی محروم رہیں گے ----- بس پھر کوئی موقعہ نہ جانے دیتا جب وہ کسی کو بھی کسی بھی طرح خوشی سے محروم نہ کردے ایسا کرنے سے اسے ان جانی سی خوشی ملتی تھی سکوں ملتا تھا ------- حسد کی آگ نے اسے کیا سے کیا بنا دیا تھا جزباتوں سے عاری انسان ہر وقت سنجیدگی کا لبادہ اوڑھے مغرور چال چلے دنیا فتح کرنے میں لگا رہتا نہ جانے اسے کیا چاہے

exponovels

تھا جو وہ رک ہی نہیں رہا تھا اپنی حسد کی آگ میں وہ اتنا آگے نکل چکا تھا کہ کوئی احساس باقی نہیں بچا تھا اسکے اندر دل تو مردہ ہو چکا تھا جیسے ----

تمہیں اسکے مردہ دل کو زندہ کرنا ہے بچے ---- اسے زندگی کی طرف لانا ہے ---- مجھے میرا پرانا شرارتیں کرتا ہوا محند لوٹانا ہے -----

بی بی جان روتے ہوئے اسے اپنی کتھا سنا رہی تھیں انہیں لگتا تھا ثمال کو شادی سے پہلے سب پتہ ہونا چاہیے تاکہ اسے انکے محند کو زندگی کی طرف لانے میں آسانی ہوسکے ----

اسکی پہلی شادی کی ناکامیابی میں بھی شائد کسی حد تک میرا ہی قصور تھا

نہ میں اس سے ضد کرتی اور وہ تنگ آکر کسی سے بھی شادی کر لیتا اور پھر وہ عورت اپنی ایک ماہ کی بچی چھوڑ کر نہ جاتی وہ معصوم تو بچاری اپنے ماں باپ کی زندگی میں تو جیسے کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتی ماں نے تو دیکھا تک نہیں تھا ایک ماہ تک تو وہ میرے پاس تھی

پھر وہ طلاق لے کر چلی گئی اور باپ وہ تو اپنی دنیا میں اتنا مصروف ہے کہ اسے یہ تک یاد نہیں کہ اسکی ایک چار ماہ کی بیٹی بھی ہے

بی بی جان اپنے آنسو صاف کرکے اٹھیں اور اسکے پاس آئیں جو خود بھی رو رہی تھی زیادہ دکھ تو اسے بچی کا سن کر ہو رہا تھا

اتنے چھوٹے سے پیارے سے بے بی کو کوئی کیسے چھوڑ دیتا ہے میں تو کسی کا بھی بچہ دیکھ لوں تو دل کرتا ہے کہ اسے چھپا کر لے جاؤں اور اپنے پاس رکھ لوں اور اتنا پیار کروں اتنا پیار کروں کہ بس------

بی بی جان اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو دیکھ رہیں تھیں

کیا تم میرا ساتھ دو گی اس میں------؟

exponovels

اس کو دیکھتے ہی بی بی جان نے اس سے پوچھا

وہ ---- وہ باقی تو ٹھیک ہے پر وہ نہ مجھے مار سے بہت ڈر لگتا ہے جب اماں بھی مجھے جوتے سے تاک تاک کے تاک تاک کے مارتی ہیں نہ تو افففف قسم سے بہت درد ہوتا ہے ابھی بھی کمر میں ہو رہا کل ہی لیٹ آنے پر اماں نے وہ دور سے ہی گلی میں مجھ پر جوتا پھینکا تھا قسم سے ایسا تاک پہ لگا تھا پورا جوتا ہی چھپ گیا میری نازک کمر پر ----

وہ تو نہیں ماریں گے نہ ------ باقی مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہوگا مجھے صرف مار سے ہی ڈر لگتا ہے -----

بی بی جان منہ کھولے اسکی بے تکی بات سن رہیں تھی جو اس وقت تو بلکل بھی اسے نہیں کرنی چاہیے تھی ------پھر بے ساختہ ہنسنے لگ پڑیں ---- ہا ہا ہا ہا----------

اسی لئے میں نے تمہیں چنا ہے بچے مجھے پوری امید ہے کہ تم اس مقصد میں ضرور کامیاب ہوگی ------

exponovels

بی بی جان ہنستے ہوئے بولیں

ہمممم -----

ثمال بس کھسیانی ہوکے اتنا ہی بول پائی

تمہاری ماں بہت اچھی عورت ہے جب میں اپنے گاؤں میں رہتی تھی نہ تو تمہاری ماں میری خاص خدمت گزار تھی بلکہ رازدار یا بیٹی ہی سمجھ لو بہت عرصے بعد ملنا ہوا ہے مجھے اور ملنا بھی اتنا مبارک ہوا کہ مجھے تم مل گئی اپنے محند کے لئے -----

بی بی جان اسکی چھوٹی سی تھوڑی پکڑے پیار سے بولیں جبکہ ثمال اپنی کالی سیاہ ترین گہری کالی آنکھوں میں شرم سموئے نظریں جھکا گئی -----

exponovels

جیتی رہو میری بچی----------

اسکے سر پر بوسہ دے کر وہ سلمہ بیگم سے مل کر نکل گئیں کہ اب تیاریاں جو کرنی تھیں دن ہی کتنے رہ گئے تھے انکی شادی میں -------

---

Efendim! Size bir toplantı sonra 5 dakika ....

(سر آپ کی میٹنگ ہے پانچ منٹ بعد---)

منی اسکرٹ ود سلیو لیس شرٹ کے ساتھ اسکی سیکریٹری تقریبا" بھاگتے ہوئے اسے یاد دلا رہی تھی

exponovels

Olduğunda bir dakika sol sonra olacak

bilgilendirmek beni aldım ....

(جب ایک منٹ رہ جائے تب تم مجھے بتانا آئی سمجھ------)

تیز تیز مغرورانہ چال چلتا وہ ایک دم مڑا اور سنجیدہ آواز میں اپنی سیکریٹری کو تنبیہ کی---
اسکی سیکریٹری تو اسکے اتنے نزدیک وجیہہ چہرے کو دیکھ کر کھو چکی تھی منہ میں پین
دبائے وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی کہ حمند نے اونچی آواز میں اسے کہا تھا
-----آئی سمجھ-------

Evet .. evet Efendim ....

(جی-- جی سر------)

exponovels

سیکریٹری جلدی سے ہوش میں آئی اور سر جھکا کر فورا" بولی

آفس کے تمام ورکرز اپنے باس کی دھاڑ سن کر جلدی جلدی ہاتھ چلا کر یہ شو کرنے گے کہ انہیں تو بس کام سے ہی پیار ہے اور کیا ہے کیا نہیں انہیں کیاپتہ ---- یہ تو بس اپنے کام کو ہی دل جمعی سے پورا کرنا جانتے ہیں---

محند سلطان ترکی کا جانا مانا بلین ائیر بیسٹ آف دا بیسٹ بزنس مین تھا ہر کوئی اسکی زہانت اور ہنر کا دلدادہ تھا بہت کم عمر سے ہی محند سلطان ترکی میں اپنے مضبوط قدم جما چکا تھا ----

چھ فٹ سے نکلتا قد، کسرتی جسم ،کالے گھنے بال ،مغرور ناک بلکل اسکی زات کی طرح، سختی سے پیوست ہونٹ کہ انہیں کبھی مسکان نے چھوا تک نہ ہو --- مغرور چال چلتا

exponovels

اپنے پانچ منزلہ آفس بلڈنگ میں داخل ہوا تھا جس کے پیچھے اسکی سیکریٹری بھاگتی ہوئی اسکے پیچھے آرہی تھی اور اسے آج کے شیڈول کے بارے میں یاد دہانی کروارہی تھی

محند لفٹ کے سامنے رکا اور پھر اسکے کھلنے پر اندر چلا گیا پیچھے اسکی سیکریٹری ایک جانب کھڑی ہوگئی کہ ایک یہی جگہ تھی جہاں اسکے اور کچھ خاص لوگوں کے علاوہ آنے کی اجازت نہیں تھی--- لفٹ بند ہوچکی تھی اور پھر چوتھے فلور پر ہی جا کر کھلی تھی --- لفٹ کے کھلتے ہی بلکل سامنے وائٹ کلر کے بیش قیمتی شاہی صوفہ سیٹ رکھے ہوئے تھے یہ ایک بڑا سا ہال تھا درمیان میں ایک قطار کی صورت بڑے خوبصورت ترین وائٹ ہی کلر کے مہنگے ترین فانوس لٹکے ہوئے تھے جبکہ چھت پر جدید ڈیزائن میں سیلنگ کی گئی تھی دائیں طرف کی پوری دیوار شیشے کی تھی جس میں سے اسکا چلتا ہوا وجود نظر آرہا تھا --- بائیں طرف دیوار گیر فش ایکوریم تھا جو دیکھنے والے کو جکڑ لیتا تھا

اسکے اس فلور پہ اسکے آفس کے ساتھ ساتھ اسکا چھوٹا سا گھر بھی تھا ایک روم اوپن منی کچن ایکسرسائز روم -----

exponovels

وہ سیدھا چلتا ہوا آیا اور ڈور کو سلائیڈ کر کے اندر داخل ہوا اور اپنا کوٹ اتار کر چیئر کی بیک پر رکھا اور بیٹھ کر لیپ ٹاپ آن کیا اور سامنے لگی اسکرین روشن ہوئی جہاں اسکے آفس کے مختلف جگہوں کے مناظر نظر آرہے تھے

تمام ورکرز اپنے اپنے کام میں بزی تھے

اس نے انٹر کام سے اپنے لئے بلیک کافی منگوائی جب تک وہ بلیک کافی نہیں پی لیتا تھا کوئی بھی کام شروع نہیں کرتا تھا اسکا جیسے دماغ ہی نہیں کھلتا تھا

بلیک کافی اسے مل چکی تھی جو اسے صرف اسکے آفس فلور کے لئے ہی رکھا گیا تھا اور وہ کسی کا کام نہیں کرسکتا تھا

محند سلطان کے بزنس کرنے کے بھی اپنے ہی شاہانہ طریقے تھے

exponovels

ابھی وہ کافی کا لاسٹ سپ لے کر ہٹا ہی تھا کہ اسکے موبائل پر کال آنے لگی

موبائل کی اسکرین پر پاکستان کا نمبر شو ہو رہا تھا ----

بی بی جان----------!!!

گہری سانس خارج کرکے وہ چئیر پر سے اٹھا اور چئیر کے پیچھے آکر کھڑا ہوگیا جہاں دیوار گیر شیشے کی بڑی سی دیوار تھی جس کے پار سڑک پر رواں دواں گاڑیاں نظر آتی تھیں

فون کان سے لگا کر اس نے خود کو کمپوز کیا اور ترکی میں سلام کیا

Merhaba.....!!!!

exponovels

آپ اب تک آئے کیوں نہیں بچے ------

دوسری طرف بی بی جان سلام کا جواب دے کر اصل بات پر آئیں ----

genç bayan.....کہاں آنا تھا

(Young lady)

فضول باتیں مت کریں محند ------ کب آرہے ہیں پاکستان ----- دو دن رہ گئے ہیں آپکی شادی میں اور آپ ہیں کہ ابھی تک نہیں آئے ہیں اب کیا دلہن سے میں شادی کروں گی -----؟؟

بی بی جان اسکے غیر سنجیدہ انداز پر غصہ ہی ہوگئیں ----- حد ہے جب مان ہی گیا تھا تو اب آنے میں کیا مسئلہ تھا

exponovels

کر ہی لیں تو بہتر ہوگا کم از کم اس عزاب سے جان چھوٹے گی میری --------

محند نے تو بے زاریت کی حد کردی تھی

محنددد----------

بی بی جان اسکی بتمیزی پر چیخ پڑیں-----

اب آپ ہمارے ساتھ اس لہجے میں بات کریں گے بھول گئے ہماری تربیت -------

محند سلطان کو انکی آواز میں نمی محسوس ہوئی تھی جس سے وہ ڈھیلا پڑا تھا اور پھر ایک بار پھر گھٹنے ٹیک دئے ---- کچھ بھی ہوجائے وہ کبھی بھی بی بی جان سے بتمیزی نہیں

exponovels

کرسکتا تھا اس سے بہتر تو وہ مرنا پسند کرے گا مگر بی بی جان سے بتمیزی بلکل بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کل صبح پہنچ جاؤں گا اور ٹھیک ایک گھنٹے بعد آپ اسے لے کر میرے ساتھ واپس ترکی آئیں گیں ورنہ شاید اس بار میں انتقام کی آگ کو نہ دبا سکوں۔۔۔۔۔

سنجیدہ آواز میں بولتے ہوئے محند نے کال ڈراپ کردی اور ایک بار پھر پورے آفس کا ستیا ناس کرنے لگا ان چیزوں پر اپنا غصہ نکالنے کے بعد وہ اپنے روم چلا گیا جہاں ایک درمیانی سائز کی الماری میں اس نے اپنا منی بار بنایا ہوا تھا

شراب کی دو بوتلیں نکال کر وہ بیڈ پر آیا اور کوٹ اتار کر پھینکا اور پھر شرٹ کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا اور شروع ہوگیا ہمیشہ کی طرح والے شغل میں کیونکہ ایک بار پھر اسے وہ سب یاد آیا تھا اپنوں کا قتل ۔۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

انتقام کی آگ ایک بار پھر بھڑک چکی تھی جسے وہ بمشکل صرف بی بی جان کے لئے دبا پایا تھا مگر صرف اس لڑکی سے نکاح کی وجہ سے اسے اب پاکستان جانا پڑ رہا تھا جہاں وہ سانس بھی نہیں لے پاتا تھا جہاں کی ہوا میں اسے اپنوں کی خون کی مہک آتی تھی -----

تم----- تمہیں تو میں نہیں چھوڑوں گا مس ثمال---------!!!!

کچھ نشے اور کچھ غصے سے اسکی آنکھیں لہو رنگ ہو گئی تھیں کہ اسکی بڑی حسین آنکھوں کو خوفناک کرچکی تھیں------

---

exponovels

محند پہنچ چکا تھا نکاح کی رسم بھی خیریت سے پوری ہوچکی تھی ثمال لال چنری سے گھونگھٹ نکالے سر جھکائے بیٹھی ہوئی تھی اسکے ساتھ ہی محند ٹانگ پر ٹانگ جمائے بڑے کروفر سے بیٹھا سب کو اپنی بے زاریت صاف صاف دکھا رہا تھا

چلیں بی بی جان ----------

بلآخر کوفت بھرے انداز میں اٹھتے ہوئے اس نے بی بی جان کو چلنے کا کہا اور ابھی دو قدم ہی چلا ہوگا کہ بی بی جان نے اسے رکنے کو بولا

ابھی نہیں شام کو چلیں گے ابھی تو کھانا بھی مہمانوں نے نہیں کھایا ہے ایلے اچھا تھوڑی لگتا ہے کہ ہم نکاح کے فورا"بعد ہی نکل جائیں اور ویلے بھی ترکی جانا ہے دو گھر چھوڑ کر نہیں کہ اچانک چلیں جائیں پھر پتہ نہیں کب بچی کو واپس آنا نصیب ہو-------

exponovels

بی بی جان سنجیدہ آواز میں آنکھوں میں تنبیہہ لئے اس سے بولیں جس پر اسکے ماتھے پر فورا"بل آئے

تو بچی ی ی کی شادی کی ہی کیوں انہوں نے پھر نہ کرتے اپنے پاس رکھتے جب تک بچی ی ی بڑی نہ ہو جاتی شادی نہ کرتے ------

اس کے تڑخ کر بولنے پر بی بی جان تو پشیمان ہوئی ہی تھیں مگر ثمال کے اماں ابا کو حیرانی کے ساتھ ساتھ شرمندگی بھی ہو رہی تھی کہ انکا داماد بنا مہمانوں کا لحاظ کئے ایسے بولے جا رہا ہے---------

کہنے کے بعد ہی محمد لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا تھا

ثمال گھونگھٹ تلے آنسو بھری آنکھوں سے اسکے بھاری قدموں میں اٹھتے غرور کو دیکھ رہی تھی

exponovels

مسٹر حمند سلطان تمہارا یہ غرور مسز ثمال حمند سلطان نے پاش پاش نہیں کیا تو تمہاری جوتی اور میرا سر------.

انگلی کی پور سے مسکراتے ہوئے ثمال نے اپنا آنسو صاف کیا اور پھر اپنے اماں ابا سے مل کر بی بی جان کے ہمراہ گاڑی میں بیٹھ گئی جبکہ محند اپنی الگ مہنگی کار میں باڈی گارڈ کے ہمراہ ائیر پورٹ روانہ ہو چکا تھا جہاں اسکا پرائیویٹ طیارہ پوری شان سے کھڑا تھا

طیارہ تھا کہ اڑتا پھرتا گھر ثمال تو منہ کھولے پورے طیارے کو ایلے دیکھ رہی تھی کہ جیسے کوئی دنیا کا عجوبہ دیکھ لیا ہو ---

بیٹا اپنی سیٹ بیلٹ باندھ لو ----

ثمال جو کب سے پورے جہاز کو گھور گھور کر دیکھ رہی تھی بی بی جان کی آواز پر چونک گئی-----

exponovels

اچھا تو کیا اس میں سیٹ بیلٹ ہے بی بی جان ------؟؟؟

ثمال کے اس طرح کے سوال پر بی بی جان تو کیا انکے سامنے بیٹھا ہاتھ میں اخبار کے لئے یو محو سا پڑھ رہا تھا چونک کر اسکی طرف متوجہ ہوا مگر چہرے سے اخبار نہیں ہٹایا تھا

کیا مطلب بچے--؟

وہ بی بی جان میں نے ٹی وی میں پی ٹی وی پر ڈرامے میں دیکھا تھا جہاز کو وہ تو ایسا نہیں تھا مگر یہ تو بہت الگ ہے یہ تو ایسے لگ رہا ہے کہ کسی گھر میں آگئے ہیں -----

ثمال نے معصومیت سے کہتے ہوئے ایسے سر ہلایا کہ جیسے بی بی جان کو پتہ ہی نہیں کہ وہ لوگ کہاں ہیں -----

exponovels

محند جو اسکی بے تکی بات سن رہا تھا اب اخبار کی جھری بنا کر اس میں سے اپنی نئی نویلی دلہن کو دیکھ رہا تھا ---

لال نیٹ کے دوپٹے میں اسکا چہرہ صاف صاف نظر آرہا تھا حیرت سے کالی سیاہ گہری جھیل جیسی آنکھیں پوری کھولے چھوٹی سی ناک میں پہنی نتھ جو اسکے چھوٹے لال رنگ کی لپ اسٹک میں رنگ کر قیامت لگ رہے تھے کو چھو رہی تھی جیسے اسکے لبوں پر اپنی مہر لگا رہی ہو یہ دیکھ کر محند کے دل میں نہ جانے کیوں بے چینی شروع ہو گئی جو اسے سمجھ نہ آئی--

گندمی سورج کی طرح چمکتا ہوا رنگ جو اپنی ہی الگ کشش رکھتا تھا میں سے روشنیاں پھوٹ رہیں تھیں لمبی صراحی دار گردن میں پہنا ہوا بی بی جان کی طرف سے پہنایا گیا نولکھاں ہار کانوں میں جھومتے جھمکے ہاتھوں میں لگی سرخ رنگ کی خوبصورت مہندی اور لال چمکتی چوڑیاں متناسب قد اور انتہا سے زیادہ معصوم پاک چہرہ کہ دنیا میں اس جیسا دوسرا کوئی نہ ہو --------

exponovels

بلڈ ریڈ کلر کے لہنگے میں وہ اس وقت خود سے انجان غضب ڈھا رہی تھی پہلی بارمیک اپ سے اس پر روپ بھی بہت چڑھا تھا جس سے ثمال. ابھی تک انجان تھی اس نے ایک بھی بار اپنا چہرہ نہیں دیکھا تھا

محند کب سے اس معصومیت سے بھرے مشرقی حسن میں گم نہ جانے کیا ڈھونڈ رہا تھا کہ اسے بی بی جان کی آواز سنائی دی

ہا ہا ہا ہا ہا---------- بچے حد کرتی ہو یہ بھی جہاز ہی ہے بس تھوڑا الگ ہے پوری دنیا میں کسی نہ کسی کے پاس جو استطاعت رکھتے ہوں ان کے پاس اپنا جہاز ہے جیسے کسی کے پاس کوئی گاڑی یا موٹر سائیکل وغیرہ-------

بی بی جان کے اسکے اتنے مہنگے جہاز کو کسی گاڑی یا سائیکل سے ملاتے دیکھ تو محند پھر سے اپنے خول میں آیا غروریت سے پر لہجے میں فورا" بولا

exponovels

ہاں مگر وہ سب چیزیں میرے کرڑوڑوں سے بھی اوپر کے جہاز کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتیں۔۔

ثمال نے جب اپنے مجازی خدا کے منہ سے اپنی شان میں قصیدہ سنا تو لب بھینچ گئی

۔۔۔۔۔

اسے اسکا یہ لہجہ بلکل بھی اچھا نہیں لگا تھا

مگر ابھی ایک دم سے تو اسکی پکڑ نہیں کر سکتی تھی کیونکہ بلآخر وہ ایک مشرقی دلہن کے روپ میں جو تھی جو دلہن بن کر منہ پر تالا لگائے ایک جگہ جم کر بیٹھتی ہیں۔۔۔

آپ کو تو میں سیدھا کروں گی مغرور شہزادے۔

exponovels

محند کو اپنے اوپر کسی کی گڑھی نظروں کا احساس ہوا تو سر اٹھا کر سامنے دیکھا تو ثمال اسے ہی دیکھ رہی تھی

ایک پل کے لئے دونوں کی نظریں ملیں اور کچھ پل ایسے ہی ایک دوسرے کو آنکھوں ہی آنکھوں میں پڑھنے کی کوشش کرتے ہوئے ڈوب گئے

سب سے پہلے ثمال کو ہوش آیا کیا کر رہی ہے ثمال اسے ڈبونا ہے تمہاری آنکھوں میں خود نہیں ڈوبنا------

آرام سے بنا کسی جھجھک کے ثمال نے اپنی آنکھیں سرعت سے ہٹا کر کھڑکی کی طرف کر لیں جہاں اب جہاز ہوا میں اپنی اڑان بھر رہا تھا بلکل ان دونوں کے دل کی سپیڈ کی طرح

--

exponovels

محند ثمال کے یوں آرام سے نظریں پھر لینے پر ٹھٹکا تھا۔۔۔۔ آج تک ایسا نہیں ہوا تھا کہ وہ جس پر نظر ڈالے اور وہ بنا گھائل ہوئے بچ جائے مگر یہاں تو شائد کسی نے اسے آج پہلی بار گھائل کیا تھا یا شائد نہیں۔۔۔۔۔۔

ہونہہ۔۔۔۔۔۔۔ فضول میں سوچ رہا ہوں ۔۔۔۔۔ایسا کوئی بھی پیدا نہیں ہوا جو محند سلطان کو زیر کرسکے ۔۔۔۔۔۔۔۔

سر جھٹکتے ہوئے محند اپنے خول میں بند ہو چکا تھا اور پھر اسکے بعد اس نے ایک بھی نظر غلط دوبارہ اس پر نہیں ڈالی تھی ۔۔۔۔۔

جہاز ترکی میں لینڈ کرچکا تھا جہاں سے انہیں چار گاڑیوں کے حصار میں جیسے پاکستان میں تھا گارڈ رسیو کرکے سلطان پیلس آچکے تھے جہاں حمند تو آتے ہی سٹڈی روم میں چلا گیا

exponovels

تھا اسکے مطابق اس فضول سی چیز پر اسکا کافی وقت برباد ہوچکا ہے اس لئے وہ سٹڈی روم میں آفس ورک کرے گا لہذا اسے ڈسٹرب نہ کیا جائے -------

بی بی جان اسکے آج کے دن بھی بزنس بزنس کی رٹ کو لے کر کافی مایوس ہوئی تھیں کہ یہ کب سدھرے گا------

بچے آپ جاکر حمند کے روم میں ریسٹ کریں میں کچھ کھانے کو منگواتی ہوں----- اور ہم تو کہتے ہیں کہ چینج بھی کر لیں سارا سفر آپ نے انہی کپڑوں میں کیا ہے تھکان ہوگئی ہوگی آپ کو------

بی بی جان اس کے رخسار پر ہاتھ رکھے پیار سے بولیں -----انہیں اندازہ تھا کہ بچاری بچی سارے سفر میں نہیں سوئی اور اوپر سے اتنا بھاری لہنگا زیب تن کیا ہوا تھا جو اسکے نازک وجود نے نہ جانے کیسے برداشت کر لیا اب تک ۔

exponovels

نہیں نہ بی بی جان------ آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں ابھی تو انہوں نے میری منہ دکھائی بھی نہیں کی اور کوئی تحفہ بھی نہیں دیا تو میں کیسے کپڑے بدل لوں----

ثمال ماتھا پیٹتے ہوئے بے ساختہ بول بیٹھی مگر جب بی بی جان کی نظریں خود پر محسوس کیں تو اپنے ہونٹوں پر سیدھے ہاتھ کا تھپڑ مارا ------

ہا ہائے--------- یہ کیا بول گئی زرا شرم نہیں ہے تم میں تو ثمال-------

ثمال منہ موڑ کے بی بی جان کی طرف پیٹھ کئے دل میں خود کو سنا رہی تھی

وہ ------ بی بی جان----- میں نہ------ میرا مطلب کہ نہ------ وہ ------ اگر میں نے ڈریس چینج کر لیا تو وہ جو میرے لئے گفٹ لائے ہوں گے نہ وہ نہیں دیں گے

exponovels

اور بعد میں بہانہ کریں گے کہ میری ہی غلطی تھی کہ میں نے منہ دکھائی کے لئے سامان ہی بدل دیا تو کہاں کی منہ دکھائی اور کہاں کا گفٹ۔۔۔۔۔۔۔۔

ثمال بی بی جان کے کان میں گھسی رازدار ی سے بولتے ہوئے اصل معاملے سے آگاہ کر رہی تھی

اسے اس کی سہیلیوں نے بتایا تھا کہ اگر شوہر شادی کی پہلی رات ہی کوئی تحفہ نہ دے یا بہانے وغیرہ بنائے تو پھر وہ ساری زندگی کچھ بھی گفٹ شفٹ نہیں دیتا اسی لئے ثمال پہلے سے ہی چوکنا تھی کہ اپنے شوہر سے گفٹ تو لے کر ہی رہنا ہے چاہے کچھ بھی ہوجائے

ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔۔۔۔ چلو یہ بھی سہی ہے تمہیں جو سہی گے وہ کرو بس میرے محند کو سیدھا کردو مجھے یہ سڑیل سا مغرور شہزادہ بلکل بھی پسند نہیں۔۔۔۔۔۔

exponovels

بی بی جان بھی مزے سے ثمال کی طرح اسکے کان میں سرگوشی میں بولیں اور ہنستے ہوئے اپنی ہی حرکت پر روم میں آرام کرنے چلیں گئیں کہ اب تھوڑی دیر بعد عشاہ کی نماز پڑھنی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

بی بی جان اسے کہتے ہوئے چلیں گئیں تھیں مگر ثمال تو یہ تک نہیں پوچھ سکی کہ اسکے شوہر کا روم کہاں ہے ۔۔۔ وہ کس طرف جائے ۔۔۔

ہا ہائے ۔۔۔۔۔۔۔۔ بی بی جان نے تو مجھے بتایا ہی نہیں کہ جانا کس طرف ہے ۔۔۔۔

Madem...??

ثمال ایک ہاتھ کمر پر رکھے ابھی یہی سوچ رہی تھی کہ کیا کرے کس سے پوچھے کہ اسے اپنے عقب سے نسوانی آواز سنائی دی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سر پر حجاب لئے پینٹ شرٹ پہنے کوئی تیس سالہ عورت مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی

exponovels

ہائے تم نے مجھے میڈم کہا----ظالم قسم سے مجھے نہ بڑا ہی شوق تھا بچوں کی ٹیچر بننے کا مگر ------- خیر چھوڑو تم کیا کہہ رہی تھی بولو----------

ثمال اسکے میڈم کہنے پر ہی خوش ہوگئی تھی

Ne diyorsun؟----

(آپ کیا کہہ رہی ہیں.....؟)

میڈ کو اردو نہیں آتی تھی اسی لئے وہ سمجھ ہی نہ سکی اور اس سے اپنی مقامی زبان میں پوچھا

exponovels

ہیں کیا کہہ رہی ہو ابھی تو اچھی خاصی تعریف کر رہی تھی ابھی کیا ہوگیا تمہیں------؟؟

Ben burada göstermek odanıza....

(میں یہاں آپ کو آپ کا روم دکھانے کے لئے آئی ہوں)

ہائے لگتا ہے یہ ترک زبان بول رہی ہے مجھے تو انگلش تک نہیں آتی یہ کیا خاک بولوں گی---

ثمال نے اپنا سر پکڑ لیا کہ اب کیا کرے اسے کیسے سمجھائے اپنی بات-----

اآاآں--------- ثمال لاؤنج میں پڑے خوبصورت سے صوفہ پر گئی اور کشن رکھ کر اس پر لیٹ گئی اور آنکھیں موند لیں ----

exponovels

میڈ اسکی اس عجیب سی حرکتوں پر ٹیڑھے میڑھے منہ بنانے لگی اسے اپنے صاحب کی یہ والی بیوی پاگل لگی پہلی والی تو بہت بری تھی مگر یہ تو بچاری ------- اسے لگا کہ اسکے صاحب نے کسی پاگل سے شادی کرکے اس کو اپنے گھر میں جگہ دی ہے یہ سوچ آتے ہی اسے ثمال سے ہمدردی ہونے لگی ---

Madem uyandırma için uyku gitmek odanıza..

(میڈم جاگ جائیں ، سونے کے لئے آپ کو اپنے روم میں جانا ہوگا---)

میڈ اسکا کندھا ہلاتے ہوئے ہمدردی سے بولی

جبکہ ثمال کو لگا کہ وہ اسکا عشارہ سمجھ گئی ہے اور اسے اب بیڈ روم لے جائے گی ----اس لئے وہ لمبی سانس لے کر اٹھی اور اسکے ساتھ چلنے لگی ---- روم میں پہنچ کر

exponovels

اس نے بیڈ پر لمبی تان لی کہ اب وہ بہت تھک چکی تھی مگر پھر جلدی سے اٹھ گئی کہ تحفے سے ہاتھ نہ دھونا پڑ جائے ----

ثمال اب روم کا جائزہ لے رہی تھی پورا روم گرے اینڈ وائٹ کلر کے کمبینیشن میں پینٹ کیا گیا تھا جہازی سائز بیڈ پر وائٹ مخمل کی چادر بچھی ہوئی تھی اور اسکے اوپر گلاب کی پتیوں سے دل بنایا ہوا تھا اور نیچے بلیو کلر کے جدید ڈیزائنی قالین پر بھی پھول پھیلائے ہوئے تھے آٹومیٹک الماری بیڈ کے دائیں طرف رکھی گئی تھی اس کمرے میں بھی جدید فیشنی صوفہ سیٹ تھے پچاس انچ کی ایل سی ڈی ،بائیں طرف بڑا سا ٹیٹو جہاں منی گارڈن کے ساتھ ساتھ سن امبریلا اس کے نیچے چیئرز اور شیڈ کے نیچے یہاں بھی صوفے-------؟؟؟

لگتا ہے انہیں صوفے کچھ زیادہ ہی پسند ہیں------

exponovels

ثمال لہنگا سنبھالتی روم میں آئیے دل ہی دل میں وہ اسکی چوائس کو سراہے بغیر نہ رہ سکی تھی آنکھیں پھاڑے پورے روم کا اس نے ایکسرے تک کرلیا تھا

محند کے منع کرنے کے باوجود بی بی جان نے ملازم سے کہہ کر تھوڑا بہت سیج سجوائی تھی کہ جو بھی ہو محند کی نہ سہی ثمال کی تو پہلی شادی ہے ------

ہائے ثمال ------ یہ کیسی شادی ہے زرا مزا نہیں آیا نہ کسی نے ڈانس کیا اور نہ ہی مجھے میرے شوہر کے کمرے میں لیجاتے ہوئے کسی نے چھیڑا یہ کیا بات ہوئی------ پچ پچ پچ--------

ثمال پورے روم کا چکر لگاتے ہوئے خود پر افسوس کر رہی تھی

ایک کام کیوں نہیں کرتی ہو ثمال تم خود ہی ڈانس کرلو ----- اس میں کیاہے میری شادی ہے تو میں بھی ڈانس کر سکتی ہوں -----

exponovels

ہے کہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چہک کر کہتے ہوئے ثمال چڑھ گئی بیڈ پر اور شروع ہو گئی اچھلتے کودتے ڈانس کرنے۔۔۔۔

ہائے رانو۔۔۔ میرے نال۔۔۔۔۔۔۔۔

پرنتو ۔۔۔۔ میرے نال۔۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔ رانو میرے نال ۔۔۔۔ پرنتو ۔۔۔۔۔۔ میرے نال ۔۔۔

ویاہ کررررررلے ۔۔۔۔۔ لے ے ے ے ے ے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔.

exponovels

دلہن کا جوڑا پہنے وہ ناچتی گاتی ہوئی کہیں سے بھی نئی نویلی دلہن نہیں لگ رہی تھی ----؟؟؟

پیا کی سجی سجائی سیج پہ چڑھی وہ اچھلتے کودتے ہوئے گانا گا رہی تھی

او------- گاش---------!!!!!

یہ کیا عجوبہ بیاہ لایا میں---------؟؟؟؟

وہ منہ کھولے حیران پریشان سا اپنی نئی نویلی دوسری دلہن کو شادی کی پہلی ہی رات ناچ ہوئے دیکھ رہا تھا

exponovels

محند جو تھری پیس سوٹ میں ان کمفرٹیبل فیل کر رہا تھا اسی لئے آرام دہ ڈریس پہننے کے لئے جیسے ہی روم میں آیا اپنے روم میں اس عجیب و غریب دلہن کو دیکھ کر عش عش کر اٹھا

Ne yapıyorsun lan....؟؟؟؟

(یہ تم کیا کر رہی ہو)....؟؟؟؟

ثمال جو ناچنے میں مگن تھی کسی کے دھاڑنے کی آواز پر مڑ کر دیکھا تو سامنے ہی محند کھڑا خونخوار نظروں سے ثمال کو ہی دیکھ رہا تھا انداز ایسا تھا کہ سالم ہی نگل جائے گا

ثمال کے گلے میں گلٹی بھر کر ابھری جو اس نے کمال مہارت سے بنا اسے اپنا ڈر ظاہر کئے سنبھلی اور بیڈ سے نیچے اتری اور نیچے کھڑی ہوئی ---

exponovels

کیا ہوا مسٹر---------

واہ کیا انداز تھا ہاتھ سینے پر باندھے وہ بڑے مزے سے اس سے ایسے مخاطب تھی کہ وہ اسکا نیا نویلا دلہا نہ ہو کوئی ایرا غیرہ ہو---

محند کے تو چہرے پر فورا" بل پڑے اسکے اس انداز پر اور دو قدم میں ہی سارا فاصلہ ختم کرتا اس تک پہنچا اور اسکا دایاں بازو مڑوڑتے اسکی کمر کے پیچھے لے گیا اسکی پکڑ اتنی سخت تھی کہ ثمال کا درد بازو سے ہوتا اسکے پورے وجود میں سرائیت کر رہا تھا

آہ ہ ----------چھوڑیں مجھے----- کیا کر رہے ہیں ----آہ ہ ہ ------

ثمال درد سے تڑپتی بہت مشکل سے ہلکی آواز میں بول رہی تھی کہ اگر محند اسکے اسقدر قریب نہ ہوتا تو وہ کچھ سن نہ پاتا------

exponovels

محمد نے استہزائیہ مسکرا کر اسے ایک جھٹکے سے چھوڑا تھا کہ وہ نیچے قالین پر دھڑام سے گری تھی-----

ہمممم-------- ایسے ہی مجھے پسند ہے کہ تم جیسے ادنی لوگ یونہی میرے پاؤں کی جوتی پر پڑے رہیں ہونہہ---- آج تک کسی میں بھی اتنی ہمت نہیں ہوئی کہ مجھ سے اونچی آوازمیں اتنے

ایٹیٹیوڈ سے تو دور مجھ سے نظر ملا کر بات کرنے کی جرات نہیں ہوئی اور تم

-------؟؟؟

تم میں اتنی ہمت ------- ایک سڑک چھاپ عورت کی اتنی اوقات کہ جس کی ساری زندگی گندی گلیوں میں بسر ہوئی جسے اتنے بڑے محل میں رہنا تو دور دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوا وہ مجھ سے میرے محل میں میرے کمرے میں میرے سامنے کھڑے ہو کر میری آنکھوں میں دیکھ کر اتنی جرات کرسکے اتنی اوقات نہیں ہے تمہاری .....

exponovels

Sen aptal kız.....

(You fool girl)

اپنی اسقدر تزلیل پر ثمال کا چلو بھر پانی میں ڈوب مرنے کا دل کیا آنکھیں نمکین پانی سے لبالب بھر چکی تھیں وہ لڑکھڑاتے قدموں سے اٹھی اور اس کے سامنے کھڑی ہو کر اس کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑیں۔

میں ان عورتوں میں سے نہیں ہوں جو شوہر کے دل کو جیتنے کے لئے اپنا آپ تک اپنا وجود تک سونپ دیں اور شوہر کے زلیل کرنے پر منہ سئے ساری زندگی اپنی تزلیل کرواتی رہیں ------

ثمال کچھ بول رہی تھی مگر کیا وہ اسے کچھ بھی سنائی نہیں دے رہا تھا وہ تو بس اسکی کالی گہری پانی سے بھری شفاف آنکھوں میں کھو چکا تھا اسکی آنکھوں نے اس جیسے مغرور

انا پرست شہزادے کو اپنے سحر میں جکڑ لیا تھا وہ اسکی آنکھوں میں دھیرے دھیرے ڈوب رہا تھا ------

محند چل کر اسکے انتہائی قریب آیا اور اسے اپنے حصار میں لیا

ثمال جو غصے سے سرخ چہرہ لئے اس سے جرح کے موڈ میں تھی اسے خود کو گرفت میں لیتے ہوئے دیکھا تو بوکھلا گئی--

ویلے جو بھی ہو غریب سہی پر تم ہو بہت خوبصورت اور اوپر سے میری بیوی بن چکی ہو تو کیوں نہ موقع کی مناسبت سے فائدہ اٹھایا جائے ہممممم----

ثمال جو آنکھیں بند کئے دھڑکتے دل کے ساتھ اسکی سانسیں خود پر محسوس کر رہی تھی اسکے الفاظوں نے اسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا

exponovels

محند جو اپنے الفاظوں کا زہر اس کے کانوں میں انڈیل چکا تھا اب اسکے لبوں کو دیکھتے ہوئے اس پر جھکا ہی تھا کہ ثمال نے اسکے لبوں پر اپنا چھوٹا سا ہاتھ رکھ دیا اور سرد بے تاثر آنکھوں سے اسکی آنکھوں میں دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

بہت اچھا بول لیتے ہیں مسٹر محند سلطان ۔۔۔۔بہت اچھا ۔۔۔۔ امید کرتی ہوں جب آپ کا غرور آپ کو بلندی سے پستی میں دھکیلے گا تو آپ کے لبوں سے ایسے ہی اچھے الفاظ نکلیں گے لیکن کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کے لب ایسے جڑ جائیں کہ آپ کے الفاظوں کو باہر آنے کا راستہ ہی نہ ملے اور آپ یونہی تڑپتے رہ جائیں ۔۔۔

ثمال بولتے ہوئے ایک ایک قدم اٹھاتی اس سے دور ہوتی جارہی تھی اور محند کو نہ جانے کیوں عجیب سی بے چینی نے گھیر لیا تھا کیوں اسے ثمال خود سے ہمیشہ کے لئے دور ہوتا محسوس ہو رہی تھی ۔۔۔۔

exponovels

ہونہہ۔۔۔۔۔۔ میں کیوں ایسا سوچ رہا ہوں میری بلا سے ہوجائے دور مجھے کیا میرے ایک اشارے پر ہزاروں حسین سے حسین تر لڑکیاں میرے آگے بچھ جائیں تو یہ کیا ہے ۔۔۔۔

سر جھٹکتے ہوئے محند نے تنفر سے سوچا مگر نہ جانے کیوں اسکا دل اپنے الفاظوں سے مطمئن نہیں ہوا تھا

اللہ تعالہ کی لاٹھی بے آواز ہے محند سلطان اس سے ڈریں کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کا غرور آپ کی خوشیوں کو ہی نہ کھا جائے اور آپ فقط اپنے خالی ہاتھ ملتے نہ رہ جائیں ۔۔۔۔

ثمال اتنا آہستہ بولی تھی کہ محند بمشکل ہی سن پایا تھا

ثمال کمرے سے باہر نکلی تو سامنے ہی بی بی جان چھڑی کے سہارے آنکھوں میں نمی لئے کھڑی تھیں

exponovels

ثمال آگے بڑھی اور بنا کچھ بولے انہیں سہارہ دیئے انکی تقلید میں روم میں لائی اور بیڈ پر لٹا کر چادر اوڑھائی اور لائٹ بند کرتی خاموشی سے ڈریسنگ روم چلی گئی

اس دوران دونوں نے کچھ نہیں بولا تھا انکے بیچ خاموشی بول رہی تھی ثمال بھی نہیں چاہتی تھی کہ بی بی جان کچھ بولیں وہ انہیں شرمندہ ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی اسی لئے چپ چاپ ڈریسنگ روم میں آگئی اور دروازہ بند کئے دیوار سے ٹیک لگائے گھٹنوں میں منہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رودی ۔۔۔۔

یہ تھا اسکی منہ دکھائی کا تحفہ جو اسکے شوہر نے بڑے ہی خوبصورت انداز میں دیا تھا کہ اسکے تو خوشی کے مارے آنسو ہی نکل آئے تھے

محمد سلطان وقت بڑا بے رحم ہے ۔۔۔۔ بڑا ہی بے رحم ہے یہ ظالم وقت ۔۔۔۔۔!!!

exponovels

آج مجھ پر پڑا ہے کل تم پر پڑے گا میں بد دعا نہیں دے رہی یہ اس وقت کا اصول ہے جو کسی پر رحم نہیں کھاتا بس موقع چاہیے اسے اور پھر روند ڈالتا ہے انسان کو

ثمال پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے دل ہی دل میں محند سے ہمکلام تھی اور نہ جانے رات کے کس پہر نیند نے اس پر اپنی چادر ڈالی تھی اور وہ وہی بیٹھے ہر شے سے غافل ہوچکی تھی

صبح کے چھ بج رہے تھے جب ثمال نے کسمساتے ہوئے اپنی آنکھیں کھولیں --- پہلے تو اسے کچھ سمجھ نہ لگی کہ وہ کہاں ہے لیکن جب حواس بحال ہوئے تو اکڑی کمر کے

exponovels

ساتھ دھیرے سے کھڑی ہوئی غور سے اس جگہ کو دیکھا تو ایک درمیانہ سا کمرا تھا جس میں الماری اور شیشہ لگا ہوا تھا

او ----- یہ تو لگتا ہے وہ جگہ ہے جہاں امیر لوگ کپڑے بدلتے ہیں --- پورا گھوم کر وہ جب ڈریسنگ روم کا جائزہ لے چکی تو منہ ٹیڑھے میڑھے بنا کر بولی

واہ بھئی امیر لوگوں کے عجیب ہی کام ہیں ہم تو جس کمرے میں سوتے ہیں وہاں یا پھر باتھروم میں ہی کپڑے بدل لیتے ہیں لیکن یہاں تو کپڑے بدلنے کے لئے بھی اتنا بڑا کمرا ہے اس کی جگہ یہ لوگ ایک اور کمرہ بھی بنا سکتے تھے اس محل میں ایک اور کمرے کا اضافہ ہی ہو جاتا----

اسے کیا پتہ جو مزے سے کمرے بڑھا رہی تھی اس محل میں پہلے سے ہی بیس پچیس کمرے تھے اور گیسٹ روم الگ سے تھے ----

exponovels

ثمال کو رات کی تلخی کو بھلانے کے لئے کچھ تو کرنا ہی تھا تو بس پکڑ لیا اس ڈریسنگ روم کو اور یہ لگ پڑی مین میخ نکالنے امیروں میں -----

اگر اسکی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو امیروں میں شادی ہونے پر شکرانے کے نفل ادا کرتے نہ تھکتی مگر یہاں تو ثمال میڈیم تھی یہ بھی اور لوگوں کی طرح دل میں اچھی زندگی کی خواہش رکھتی تھی مگر محند سے ہوئی تلخ ملاقات کے بعد ثمال کو ہر جگہ سے غرور سے پر وجود محند اسے استہزائیہ ہنستا ہوا دکھ رہا تھا جو اسے کانٹوں پر گھسیٹ رہا تھا

سر جھٹکتے ہوئے ثمال ڈریسنگ روم سے باہر نکلی اور بی بی جان جو نماز پڑھنے کے بعد ہاتھ میں تسبیح لئے اللہ کے نام کا ورد کر رہی تھیں اور ساتھ ہی ٹیبل پر انکے چائے کا کپ بھی پڑا ہوا تھا جو دیکھنے میں عجیب سا تھا بی بی جان کو اس نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور بی بی جان نے اسکے سلام کا جواب دیتے چائے کی پیالی اٹھائی --

exponovels

بی بی جان لگتا ہے ملازمہ چائے میں دودھ ڈالنا بھول گئی ہے میں دوبارہ چائے بنا کر لاتی ہوں۔۔

ثمال نے جیسے ہی پیالی اٹھائی بی بی جان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بٹھایا۔۔۔

چائے ٹھیک بنی ہے تم زحمت مت کرو ترکی کی یہ خاص چائے ہے تمہیں یہ چائے کا قہوہ لگ رہا ہوگا مگر ہوتی یہ بہت مزے کی ہے تم بھی چکھ کر دیکھو میں نے ابھی پی نہیں ہے لو گرم گرم ہے پی جاؤ بچے اسے پھر کپڑے بھی بدل لینا کل سے انہی کپڑوں میں ہو افت سے میں نے کہہ دیا ہے تمہارے کمرے کے ساتھ ساتھ تمہارے لباس وغیرہ اور دیگر ضروریات کی چیزوں کو دیکھ لے گی وہ۔۔۔۔

بی بی جان تسبیح کے دانے گراتیں اسے چائے دیتی بولیں اور ساتھ ہی ساتھ اسے اسکے کمرے اور دوسری چیزوں کے انتظام کے بارے میں آگاہ بھی کیا اس دوران بی بی جان نے اس کی طرف صرف دو بار ہی دیکھا تھا اس سے مزید اس کی طرف دیکھنے کی ہمت ہی

exponovels

نہیں ہو رہی تھی وہ محند کی طرف سے سخت پشیمان تھیں بیتی رات انہیں ثمال کی سسکیاں کہیں چین نہیں لینے دے رہی تھیں ساری رات انکی آنکھوں میں ہی کٹی تھی اور پھر کچھ سوچتے ہوئے انہوں نے ایک فیصلہ کیا تھا جو کہ ثمال کے حق میں نئی تبدیلی لانے والا تھا

ثمال بس خاموشی سے چائے پی رہی تھی اسے اسکا زائقہ واقعی میں بہت پسند آیا تھا

Sen beni şöyle çağırır Bibi jan... ??

(آپ نے مجھے بلایا بی بی جان----؟؟)

Evet .. Sen tam çalışma ... ??

(ہاں-- تم نے کام پورا کر دیا---؟؟)

exponovels

Evet... Bibi jan....

(جی--- بی بی جان----)

Sağ .. sonra Göster oda benim büyük kızı ve tüm şeyler...

(ٹھیک ہے--تو پھر میری بہو کو اسکا کمرہ اور باقی سب بھی دکھادو---)

Tamam.... Bibi jan .....

.

exponovels

(سہی ہے بی بی جان-----)

افت نے مسکرا کر اسکی طرف دیکھا جو ہونق بنی ان دونوں کو باتیں کرتا ہوا دیکھ رہی تھی

پریشان مت ہو ثمال بچے تم بھی آہستہ آہستہ سب سیکھ جاؤں گی پہلے مجھے بھی پریشانی ہوتی تھی مگر پھر دیکھو سیکھ ہی لیا اور میری دفعہ تو کوئی بھی نہیں تھا جو مجھ سے باتیں کرتا اور رہا محند تو وہ صبح کا گیا دیر رات آتا اور اپنے کمرے میں بند ہو جاتا-----

بی بی جان مسکراتے ہوئے اس سے بولیں جو انکی بات سن کر تھوڑا مسکرائی کہ شکر ہے بی بی جان تو ہیں میرے لئے نہیں تو میں نے پاگل ہو جانا تھا ان انجان مخلوق میں رہ کر---

exponovels

افعت نے اسے سہارہ دیا اور چلتے ہوئے اسے اسکے روم میں چھوڑا اور اشارے سے ہی اسے اسکی ضرورت کی چیزوں کے بارے میں بتایا اور مسکراتے ہوئے اسکا گال تھپتھپا کر چلی گئی ---

افعت بی بی جان کی خاص خادمہ تھیں اور بی بی جان نے اسے بیٹیوں کی طرح ہی رکھا ہوا تھا

افعت کو بھی یہ پیاری معصوم سی لڑکی بہت پسند آئی تھی

ثمال اپنے روم کا جائزہ لے رہی تھی جو کسی سکول لٹل گرل کا کمرہ زیادہ لگ رہا تھا

پورے کمرے میں وائٹ اینڈ پنک شیڈ ٹچ تھا

فرنیچر بھی سارا وائٹ ہی تھا

exponovels

اس نے الماری کھولی تو حیرانی سے پھٹی پھٹی آنکھوں ساتھ منہ پر ہاتھ رکھ لیا

ہا ہائے اتنے پیارے پیارے کپڑے ----؟؟؟

یہ میرے ہیں-----؟؟

ثمال الٹ پلٹ کر ایک ایک ڈریس اٹھا کر دیکھ رہی تھی بلاشبہ بی بی جان نے اسکے لئے ایک سے ایک بڑھ کر اتنا اچھا انتظام کیا تھا

ہر چیز اشتیاق سے دیکھنے کے بعد ثمال نے بلیو کلر کا جدید ڈریس نکالا اور کمرے سے ہی ملحقہ واشروم گھس گئی شاور لینے ----

exponovels

.....

محند آفس میں بیٹھا ایک فائل کا مطالعہ کر رہا تھا کہ اسے اسکی سیکریٹری نے کال پہ اطلاع دی کہ سلمان انٹرپرائزز سے مسٹر سلمان نے پروجیکٹ حاصل کر لیا ہے ---

یہ سننا تھا کہ محند کا پارہ ہائی ہوگیا

ایسے کیسے ہوسکتا ہے تم پاگل ہو گئی ہو کیا---؟؟؟

میٹنگ کا کیا ہوا ---- ابھی میٹنگ ہونی تھی اس میں ڈیسائیڈ ہونا تھا پروجیکٹ کس کو ملنا ہے تو میٹنگ سے پہلے ہی کیسے مل گیا اسے یہ پروجیکٹ ---- کیسے-----

محند کی دھاڑ پر سیکریٹری نے شکر کیا کہ وہ فون پہ بتا رہی ہے اگر سامنے ہوتی تو نہ جانے اسکا باس اسکا کیا حشر کرتا ---

exponovels

وہ--- وہ سر میٹنگ تو ہوچکی تھی

کب--------؟؟؟

وہ سر --- جب آپ پاکستان گئے تھے تو ارجنٹ میٹنگ رکھی گئی تھی میں نے آپ کو کال بھی کی تھی مگر آپ نے پک نہیں کی----

محند کو یاد آیا اسے کال آئی تھی مگر اس وقت وہ زہنی طور پر سٹیبل نہیں تھا کہ پک کرتا اسی لئے کال کو اگنور کر گیا تھا

پٹخ سے فون پھینکا اور آفس کی ساری چیزیں ایک بار پھر تباہ کرنے لگا

exponovels

ثمال ل ل ل ل ل----------.

تمہاری وجہ سے ----- یو ڈیم اٹ تمہاری وجہ سے آج پہلی بار مجھے میرے دشمن سے شکست حاصل ہوئی ہے ---- پہلی باررررررر------

خون آلود آنکھوں سے وہ ٹیبل پر جھکا کھڑا تھا اور پھر ایک فیصلہ ہوا تھا جو شائد اسے مستقبل میں مہنگا پڑنے والا تھا

.....

بی بی جان مجھے آپ نے بے بی کو نہیں ملایا ابھی تک کہاں ہے وہ نظر ہی نہیں آرہی اور نہ ہی کوئی آواز سنائی دی ------

exponovels

ثمال چینج کرکے کچھ دیر آرام کرنے کے بعد اپنے کمرے سے نکل کر پورے گھر کا چکر لگاتے بی بی جان کے پاس آئی تھی اسے بے بی کہیں بھی نہیں دکھی تھی کل کے برے دن بعد اسے بے بی کا خیال آیا تھا کہ وہ ابھی تک اس سے نہیں ملی ہے اسی لئے دوپہر کے کھانے کے وقت وہ بی بی جان سے بے بی کے بارے میں پوچھنے سے خود کو روک نہیں سکی ------

ہاں وہ حامد لے گیا تھا اسے یہاں پہ کوئی ایسا تھا نہیں جو دو دنوں تک اسکی دیکھ بھال کرسکے اس لئے پاکستان جانے سے پہلے میں نے حمنہ کو حامد کے حوالے کردیا تھا کہ لو بھئی سنبھالو اپنی لاڈلی کو دراصل جب سے وہ بچی اس دنیا میں آئی ہے تب سے حامد اور اسکی ماں رخشندہ ہی ہیں جنہوں نے اس بچی کو ماں باپ کے ہوتے ہوئے بہت اچھے سے سنبھالا ورنہ مجھ میں اتنی کہاں ہمت کہ ان بوڑھیوں ہڈیوں سے اسے پال سکوں اور نہ ہی کسی ملازم پر اتنی بڑی زمیداری سونپ سکتی ہوں--

exponovels

بی بی جان آپ کیوں پریشان ہوتی ہیں میں ہوں نہ میں رکھوں گی خیال بے بی کا ایک ماں کی طرح سچی میں مجھے بے بی اتنے پسند ہیں اتنے پسند ہیں کہ کبھی کبھی تو دل کرتا ہے کہ انہیں کچا کچا کھا جاؤں------ ہممممم-----

ثمال چہکتے ہوئے کیا بول رہی تھی اسے کچھ احساس نہیں تھا بی بی جان اسے آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگیں تبھی اچانک ثمال کو احساس ہوا کہ اس نے کیا بولا ہے تو اپنے ہونٹوں پر تھپڑ مار دیا

وہ ----- وہ بی بی جان دراصل مجھے نہ ---پیارپیار میں ایسا بولتی ہوں بی بی جان اسکا مطلب یہ بلکل نہیں کہ میں سچ میں ہی اسے کھا جاؤگی وہ تو بس ایویں ہی کہہ رہی تھی آپ یہ مت سمجھئے گا کہ میں کوئی چڑیل ہوں جو بچے کھاتی ہے----

ثمال جلدی جلدی ہڑبڑاتے ہوئے اپنی صفائی دینے لگی کہ نہ جانے بی بی جان اسے کیا سمجھ لیں -----

exponovels

ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں سمجھی گئی ہوں بچے آپ پریشان مت ہوں میں تو بس ایسے ہی مزاق کر رہی تھی

ہا ہائے بی بی جان آپ کے نے تو میری جان ہی نکال دی تھی آپ کو ایسے دیکھتے ہوئے پایا تو مجھے لگا کہ کہیں آپ مجھے چڑیل سمجھ کر واپس نہ بھجوادیں ۔۔۔۔۔۔ ہائے۔۔۔۔۔۔

ثمال گہرا سانس لیتی ماتھے پہ ہاتھ مارتے ہوئے بولی

اب تم نے ساری زندگی یہیں رہنا ہے اس گھر کی ملکہ بن کر مخند کو سیدھا کرنا ہے تم نے اور میری حمنہ کو بھی سنبھالنا ہے ۔۔۔۔۔

exponovels

کیا تم کروگی-------؟؟؟

بی بی جان امید بھری نظروں سے ثمال کو دیکھ رہی تھیں

بی بی جان آپ سب جانتی ہیں پھر بھی --------

ثمال نے کل کے ہوئے واقعے کی طرف اشارتا" کہا

ہاں پھر بھی اور مجھے پورا یقین ہے کہ تم کر پاؤگی ------ بلکل کرپاؤگی-------

اگر آپ اتنے یقین سے کہہ رہی ہیں تو کوشش کرنے سے کیا جاتا ہے

----

exponovels

ثمال نے بھی پھر انکی امید کو نہیں توڑا تھا اور ڈور انکے ہاتھ میں تھمادی تھی۔۔۔۔۔

مجھے تم سے یہی امید تھی۔۔۔۔۔۔

بی بی جان اب پلیز بے بی کو بلوا لیں نہ مجھ سے اب اور نہیں رہا جاتا پلیز مجھے اس سے ملنا ہے ۔۔۔۔۔

ثمال کسی چھوٹے بچے کی طرح ان سے ضد کرتے ہوئے بولی

پھولوں کو کانٹوں سے محبت ہوگئی

آپ نے بلایا ہمیں تو ہماری آمد ہوگئی

exponovels

اس سے پہلے کہ بی بی جان اسکے بچکانہ انداز پر کچھ کہتیں کسی کی مردانہ بھاری آواز انکے کانوں سے ٹکرائی ثمال نے تو باقاعدہ اپنے کانوں پہ ہاتھ ہی رکھ دیے تھے آواز تھی ہی اتنی اونچی--------

آمد پہ ہماری لوگ راہوں میں پھول بچھاد یتے ہیں

اور ایک آپ ہیں کہ اپنے کانوں پہ ہاتھ بٹھاد یتے ہیں

افففف یہ کون ہے سستا سا شاعر----------؟؟؟؟

ثمال بڑبڑاتے ہوئے پیچھے مڑی جہاں وہ شخص پہلے ہی آگے بڑھ کر بی بی جان سے پیار لے رہا تھا

حیرت تو اسے اس کی گود میں کیوٹ سی ڈول سی بچی کو دیکھ کر ہوئی تھی

exponovels

لو تم نے یاد کیا اور بے بی حاظر ---------

بی بی جان مسکراتے ہوئے شمال کی طرف موڑیں اور جو پہلے ہی سے شک میں مبتلا تھی یہ سن کر فورا" بے بی کی طرف بھاگی اور جھپٹنے کے سے انداز سے حمنہ کو اسکی گود سے جھپٹا اور یہ چٹاچٹ چمیاں دینے لگ پڑی

حیرت کا سمندر ہے کہ جس میں ہم غوطہ لگا بیٹھے

یہ کون ہمیں زرا بتلائیے جو دھڑا دھڑ چمیاں لگا بیٹھے

ہا ہا ہا ہا---------- تم باز مت آنا کبھی شریر ---- دھپ لگاتے ہوئے بی بی جان نے اس سے کہا جس پر وہ سر کھجانے لگا

exponovels

اس سے ملو یہ ہے ثمال پاکستان سے آئی ہے اور ثمال یہ ہے جس کا زکر ہم تھوڑی دیر پہلے کر رہے تھے یعنی کہ حامد ---------

ثمال نے سرسری سی نظر اس پر ڈال کر ہٹا لی تھی جبکہ حامد اسکا اچھی طرح جائزہ لے رہا تھا

ثمال کا سارا دھیان اب بے بی کی طرف تھا وہ بے بی کو اٹھائے اپنے روم میں چلی گئی اور اسکے پیچھے حامد آنکھوں میں حیرانی سموئے بی بی جان کو دیکھ رہا تھا کہ یہ کیا آئیٹم ہے نہ حال پوچھا اور نہ پوچھنے دیا بس بے بی کو لیا اور یہ ہوگئی رفو چکر-----

بیٹا وہ یہ محند کی----------

مرحبا----------!!!

exponovels

اس سے پہلے کہ بی بی جان کچھ کہتیں سامنے سے آتے محند نے بی بی جان کو دیکھتے سلام کیا اور حامد کو اگنور کئے دو قدم بڑھائے ہی تھے کہ بی بی جان نے اسے مخاطب کیا

کھانا کھانے کے بعد آپ ہمارے روم میں آئیے گا کچھ ضروری بات کرنی ہے---

بی بی جان نے محند کو بنا دیکھے گہری سنجیدگی سے کہا اور حامد کو اشارہ کیے گارڈن میں چلی گئیں

جبکہ انکے پیچھے جاتے حامد کو دیکھتے ہوئے محند متفکر نظر آرہا تھا

آج سے پہلے ایسا نہیں ہوا تھا جو بی بی جان نے اسے ایسے بنا دیکھے سرد مہری سے بات کی ہو

ضرور کچھ ہوا ہے جو بی بی جان کے انداز کچھ الگ سے ہیں ------

exponovels

پر سوچ چلتا وہ اپنے روم کی طرف بڑھ گیا کہ اب کچھ نہیں پتہ چل سکتا جب تک وہ حامد انکے ساتھ ہے تب تک وہ بی بی جان سے کچھ پوچھ نہیں سکتا ------

---

یہاں تو ہر کوئی بگڑا ہوا ہے بی بی جان جسے دیکھو وہ منہ بنا کہ وہ گیا کہ وہ گیا-----!!!!

جن کی نظروں میں ہم نہیں اچھے

کچھ تو وہ لوگ بھی برے ہوں گے

حامد نے منہ بسورتے ہوئے اس بار اصلی کا شعر داغا----

exponovels

چھوڑو بیٹا ان کو یہ تو چلتا ہی رہے گا جانے کب تک ۔۔۔۔۔۔ بی بی جان نے آہ بھرتے ہوئے کہا کہ وہ بھی نہیں جانتی تھیں کہ اب کیا ہوگا جس امید پہ انہوں نے محند کی دوسری شادی کروائی تھی وہ انہیں ڈولتی ناؤ میں ڈوبتی ہوئی نظر آرہی تھی

حامد جو غیر سنجیدہ سا بیٹھا ہوا تھا وہ فورا" سنجیدہ ہو کر سیدھا ہوکر بیٹھا اور بی بی جان کا لرزتا ہوا ہاتھ تھاما

بی بی جان کیا ہوا ہے کچھ ایسا ہوا ہے کہ جو آپ کو تکلیف دینے کا باعث بنا ہے کہ آج آپ میرے سامنے ہی بھیگی آنکھیں لئے بیٹھی ہیں کیا ہوا ہے پلیز مجھے بتائیں ۔۔

Şimdi söyle ..... !!!

(اب بتا بھی دیں۔۔۔۔!!!)

exponovels

جھنجھلاتے ہوئے کچھ چڑ کر حامد نے بی بی جان کا ہاتھ پکڑ ہلایا کہ اب برداشت نہیں ہو رہا تھا تجسس -------

وہ----------

اووووو---------- !!!!

سوپررررررر------- یہ تو کوئی پریشانی والی بات نہیں بی بی جان آپ خوانخواہ ٹینشن لے رہی ہیں -----

ساری بات جاننے کے بعد حامد نے ناک سے جیسے مکھی اڑائی -------

exponovels

بی بی جان اسکے ہلکے انداز پر عش کر اٹھیں

تمہیں یہ سب معمولی لگ رہا ہے حامد اتنی زیادہ ٹینشن ہے مجھے کہ ---- اور تم------؟؟

جی بلکل کیونکہ اس بار جس کو آپ نے اپنے پوتے کی زوجہ کا درجہ دیا ہے نہ وہ کوئی عام لڑکی نہیں ہے (آگے کو جھک کر بی بی جان سے رازدارانہ بولا) اور اگر اس لڑکی نے آپ کے سپوت کو سیدھا نہ کرکے رکھ دیا نہ تو میرا نام حامد کی جگہ حامدہ رکھ لیجئے گا

کیا حامدہ ------؟؟-------- ہا ہا ہا ہا--------

بی بی جان اسکی بے تکی بات پر محظوظ ہوتے ہنس پڑیں

exponovels

ہاں بس دیکھ لیجئے گا ۔۔۔۔۔ ایسسسسا ہی ہوگا

ہا ہا ہا ہا ہا ۔۔۔۔۔۔۔

اب حامد تھا اور اسکی بے تکی باتیں جو بی بی جان کو کچھ دیر کے لئے ہی سہی دھیان ہٹانے میں کامیاب رہی تھیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہا ہائے ۔۔۔۔۔۔ کتنا پیالا بے بی ہے ہائے میں صدقے میں واری ۔۔۔۔۔۔۔
امممماہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ادھل بھی کسی کروں گی ۔۔۔۔ ادھل بھی ۔۔ ادھھل بھی۔۔۔
امممممماہ۔۔۔۔۔

exponovels

ثمال جب سے بے بی کو لیکر روم میں آئی تھی تب سے چٹا چٹ چوم چوم کے-- چوم چوم کے اسکا سارا منہ سفید سے لال کردیا تھا

بچی بھی شائد اس عنایت پر نہیں اچانک پڑنے والی افتاد پر یک ٹک اس انجان خوبصورت چہرے کو آنکھیں کھولے دیکھے جا رہی تھی

میں آپ کی مم -- آاں ں ----- مما---- ہوں ----

اور آپ میری بے ے ے بی ی ی------- بے بی -- ہو

ہائے ماشاءاللہ کتنا اچھا لگ رہا ہے نہ میں تمہاری مما تم میرا بے بی --- ہا ہا ہا ہا ------

ثمال اپنی بات کہہ کر کھلکھلا کر ہنسنے لگی

exponovels

بے بی کو زور سے اپنے میں بھینچتی وہ کہیں سے بھی اسکی بے بی نہیں لگ رہی تھی خود بھی تو وہ چھوٹی سی تھی

اب وہ اسے باہوں میں بھرے گول گول گھوم رہی تھی اب تو بے بی بھی کو شائد اچھا لگ رہا تھا اس لئے وہ بھی کھلکھلا رہی تھی -------

ثمال اس کی وجہ سے ہر غم ہر تکلیف کو بھلا بیٹھی تھی اور اسکے جو ارادے ڈگمگائے تھے وہ اس معصوم فرشتے کی وجہ سے پھر سے مضبوط ہوگئے تھے

بی بی جان آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں ------؟؟؟

exponovels

محند پر تو حیرانی کا دورہ پڑ چکا تھا بیٹھے سے وہ کھڑا ہوچکا تھا بی بی جان نے بات ہی ایسی کی تھی

میرے خیال سے آپ کے کان صحیح سلامت ہیں لاڈ صاحب ------

بی بی جان پر یہ کیسے ممکن ہے ------ آپ ایسے کیسے کر سکتی ہیں وہ بھی بنا مجھے بتائے ---

آ اپ نے اتنا بڑا فیصلہ کر ڈالا -----

Ben inanmıyorum bu.....

(مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا------)

exponovels

تو میں کچھ نہیں کر سکتی اس میں -----

بے نیازی پہ بے نیازی تھی ----

آپ کیسے ایک ان پڑھ جاہل گوار لڑکی کو اپنے سارے شیئرز دے سکتی ہیں ---کیئے بی بی جان--------؟؟

محند تو ابھی تک شاک تھا اس سے یہ بات ہضم ہی نہیں ہو رہی تھی کہ بی بی جان نے اپنے سارے شیئرز کیسے کسی انجان لڑکی کے نام کردیئے جو کبھی بھی انہیں دھوکہ دے کر جاسکتی تھی اور اب تو شائد اسے جو چاہیے تھا وہ مل بھی گیا تھا ------

دولت-------

exponovels

میری مرضی میں جو چاہوں وہ کروں گی محمد سلطان اور وہ کوئی ان پڑھ نہیں ہے میٹرک پاس ہے اور جب آپ نے میری بات کا مان نہیں رکھا تو میں کیوں آپ کو اپنے فیصلوں میں شامل کرنے لگوں۔۔۔۔ کس طرح اس بچی کو آپ نے شادی کی پہلی ہی رات بری طرح سے بے عزت کردیا۔۔۔۔ کچھ بھی نہیں بھولی میں اور نہ ہی بھول پاؤگی ۔۔۔۔۔۔۔

آپ سے ایسا اس لڑکی نے کہا ہے۔۔۔؟؟؟

محمد کو لگا کہ ثمال نے ساری بات جاکر بی بی جان کو بتائی ہے اس لئے بی بی جان اس سے متنفر ہوگئی ہیں ۔۔۔ غصے سے اسکی آنکھیں لال ہوگئی تھیں دانت پر دانت جماتے اس نے بی بی جان سے پوچھا

ہمارے کان بھی سلامت ہیں اور آنکھیں بھی کہ ہم بزات خود دیکھ اور سن سکتے ہیں جو آپ اس گھر میں گل کھلارہے ہیں۔۔۔۔

exponovels

بی بی جان نے بھی سرد آواز سے محند کو باور کروا دیا کہ وہ بھی شدید غصے میں ہیں اور اس بار تو محند کو کوئی رعایت نہیں دی جائے گی

محند وقت کی مناسبت سے خاموش ہوگیا اور کچھ سوچتے ہوئے دروازے کی طرف مڑا مگر بی بی جان کے الفاظوں نے اسے مزید برہم کردیا

اب کل سے وہ آپ کے ساتھ روزانہ آفس جائے گی -------

بی بی جان--------؟؟؟؟

آواز میں واضح حیرانگی اور ناگواریت در آئی تھی

دروازہ بند کرکے جائیے گا

exponovels

صاف صاف اشارہ تھا کہ اب مزید کچھ نہیں سننا اور------

محند دو پل انہیں ناراض نظروں سے دیکھتا رہا اور پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا

ثمال نے تھوڑی دیر پہلے ہی حمنہ کو فیڈر پلاکر سلادیا تھا اب وہ اسے سوتے ہوئے بیڈ سے ٹیک لگائے اسے ہی نہارے جا رہی تھی کتنی بار تو وہ اللہ کا شکر کر چکی تھی اسے اتنی پیاری گڑیا دے دی تھی اسکے لئے تو وہ کچھ بھی کرسکتی تھی --------

ثمال اسی میں گم تھی کہ کوئی آندھی طوفان کی طرح اسکے کمرے میں داخل ہوا

exponovels

ثمال نے جیسے ہی سر اٹھایا محند نے اتنی ہی تیزی سے اسے بالوں سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اپنے مقابل کھڑا کیا ----- وہ اسے اتنا قریب کر چکا تھا کہ ہوا کا بھی گزر بہت مشکل تھا

تم ------ تم فضول لڑکی ایسا کیا جادو کیا تم نے بی بی جان پر کہ انہوں نے اپنی ساری جائیداد. تمہارے نام کر دی ------

محند بولا نہیں تھا پھنکارا تھا اسکی انگلیاں اسکی کمر کی چیخیں نکال رہی تھیں

جاہل گنوار کہیں کے چھوڑو مجھے --- اندھے---- بد تمیز ----- نکمے انسان --- گلی کی نکڑ پر بہتی ناک کے ساتھ چھولے بیچنے والے کم عقل انسان ہٹو پرے ------- کہتے ساتھ ثمال نے اسے پوری قوت لگا کر خود سے پرے دھکیلا اور خوف سے دھڑکتی اپنی دل کی دھڑکنوں کو واپس اپنی اصلی جگہ پر لانے لگی ------

exponovels

جبکہ محند تو ناک پر ہاتھ رکھے یہ سوچ رہا تھا کہ اس نے کب بہتی ناک کے ساتھ گلی کے ٹکڑ (نکڑ) پر چھولے بیچے------ باقی سب تو جیسے اس نے سنا ہی نہیں-----

محند جو اتنے غضب زدہ تاثرات کے ساتھ اسکی خبر لینے آیا تھا اب ہونق بنا بے وقوفوں کی طرح کھڑا تھا

دیکھو تمہاری ناک بہتی ہوگی میری تو کبھی نہیں بہی -----

ناک کو صاف کرتے وہ الجھا سا خفت سے بولا ساتھ میں یہ بھی سوچ رہا تھا کہ کیا واقعی کبھی نہیں بہی اسکی ناک -----

ہا ہائے اتنا بڑا جھوٹ تو نہ بولو بھائی ہر کوئی اپنے بچپن میں اپنی بہتی ناک کا زائقہ چکھتا ہے ----

exponovels

ثمال کہاں ہار ماننے والوں میں سے تھی جب بھی بولنے پر آتی تو سامنے والوں کی بولتی بند کر دیتی تھی سوائے اپنی اماں کے ------

Kirli kız ..

(گندی لڑکی---)

محند منہ پہ ہاتھ رکھے بولا اس نے ثمال کی بات پہ ایک پل کو ایمیجن کیا کہ وہ روتا ہوا

یک ---- چھی----. اسے تو سوچ کر ہی الٹی آنے لگی-------

شششش-------آہستہ نہیں بول سکتے دیکھ نہیں رہے کہ ہماری بے بی سو رہی

ہے------

exponovels

او۔۔۔۔ سوری۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ثمال ہی کی طرح محند نے بھی اسکے کان میں جھک کر سرگوشی کی۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔ اوکے اب آپ جائیں باقی بعد میں یہی سے شروع کریں گے ابھی بے بیز ٹائم ہے نہ۔۔۔۔۔

ثمال نے اسے ہاتھ ہلاتے ہوئے سیانے لوگوں کی طرح نقل کرتے ہوئے کہا دل ہی دل میں وہ اسکے دھیان بھٹکا نے پر چھلانگیں مار رہی تھی ورنہ تو اسکی جان حلق تک آچکی تھی اسکا خوفناک روپ دیکھ کر۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

محند ہلکا سا الجھا الجھا بول کر پلٹ کر اپنے روم میں آگیا جبکہ اسکے نکلنے کے فورا" بعد ہی ثمال چھلانگیں مار مار کے ناچ رہی تھی

محند اپنے روم میں تو آگیا تھا مگر کچھ دیر بعد وہ اپنے بے وقوف بنائے جانے پر حیران ہوا کہ کیسے وہ اس چھٹانک بھر لڑکی کی باتوں میں پھنس گیا-----

پھر اسکی باتیں یاد کرتے ہوئے اسکے لب خود بخود پھیلے تھے جو اسے خود بھی نہیں پتہ تھا

محند شاور لے کر جیسے ہی واشروم سے باہر نکل کر بالوں میں برش کرنے کے لئے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھا اسکے زہن میں ایک جھماکا سا ہوا-------

Ne.....??

exponovels

(کیا-----؟؟)

تیز تیز قدم اٹھاتا وہ پھر سے ثمال کے روم میں کھڑا تھا مگر سامنے ثمال کو ناچتے دیکھ اسکے پاؤں کو فورا" بریک گے

ثمال آرام آرام سے سلو موشن میں ایلے اچھل کر ڈانس کر رہی تھی کہ بے بی کی نیند ڈسٹرب نہ ہو -------

محند اسے یوں ناچتے ہوئے دیکھ وہی کھڑا تھا ثمال کے ہر انداز میں بچپنا سا تھا وہ سوچ رہا تھا کہ کیسے اس نے اسکے غصے کو ختم کرکے اسکا دھیان اپنے پر سے ہٹایا ورنہ تو شائد وہ واقعی میں اسے ایک لگا ہی دیتا لیکن کیسے اس نے چالاکی سے اسے ٹھنڈا کر دیا--------

exponovels

محند اسے دیکھ ہی رہا تھا کہ اسکی نظر اسکے دوپٹے پر پڑی جس کا کونہ زمین سے لگ رہا تھا اور اس پر کوئی کیڑا چپکا ہوا اسکے ساتھ پورا ڈانس میں بھی شامل ہو چکا تھا محند کو سوچ کر ہی ہنسی آنے لگی کہ جب ثمال کو پتہ چلے گا تو وہ کیسا ڈانس کرے گی ------

اسکی نظر سوئی ہوئی اپنی بیٹی پر پڑی جو ڈھیروں معصومیت لئے مکمل نیند میں گم تھی

ایک پل کے لئے محند کا دل چاہا کہ وہ اسکے ماتھے پر بوسہ دے مگر پھر اسے اس میں اسکی ماں کی شکل نظر آنے لگی اور وہ پھر سے سنجیدہ ہوگیا پہلے والے نرم تاثرات غائب ہوچکے تھے

دوپٹہ دو مجھے----------

ثمال ڈانس میں مگن تھی کہ اسے محند کی آواز آئی-------

exponovels

جی----------؟؟؟

حیرانی سے پوچھا اسے لگا کہ اسے سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے محند کیوں مانگے گا اسکا دوپٹہ---------- مگر دل میں گھبراہٹ سی ہوئی تھی---------

اپنا ----- دوپٹہ ----- اتار ---- کر ----- مجھے ---- دو--

محند نے بھی چبا چبا کر کہا اس مرتبہ---

ثمال کے تو پاؤں ہی سن ہوگئے

کک--- کیوں---- کیوں دوں -----میں آپ کو --؟؟

exponovels

آپ کوئی لڑکی ہیں جو میرا دوپٹہ چھین رہے ہیں

ثمال پہلے تو بہت گھبرا ئی مگر پھر بظاہر خود کو مضبوط ظاہر کرتی وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی

جو میں نے کہا ہے وہ کرو ---- بس------!!!

محند بھی تلملاتے ہوئے غصے سے بولا

نہیں ----- دوں----------

اس سے پہلے کہ وہ پھر انکار کرتی محند کو اپنے قریب ہوتے دیکھ اسکی ہوائیاں اڑنے لگیں

----

exponovels

محند اسکے بلکل قریب آچکا تھا اتنا کہ اس کی گرم سانسیں ثمال کے ماتھے کو چھو رہی تھیں جہاں پھوٹتا پسینہ اسکی قربت کو بلکل بھی برداشت نہیں کر پارہا تھا

محند اسکے لرزتے ہونٹوں کو دیکھتا کھویا کھویا سا اپنا ہاتھ بڑھاکر اس کے دوپٹے کو اتارنے لگا

ثمال لرزتی ٹانگوں کے ساتھ بمشکل خود کو کھڑا رکھنے کی تگ ودود میں تھی

تم ----------

محند ایک پل کو رکا اسکی گھمبیر آواز ثمال کے ہوش اڑا رہی تھی

کچھ کر ---- کچھ کر ثمی نہیں تو یہ بانس آج تجھے لٹکا کر رہے گا

exponovels

محند کو جھکتے دیکھ ثمال دل میں بڑبڑائی

محند اسکا دوپٹہ اتار کر اب جھاڑ رہا تھا جس سے کیڑا نیچے گرا اور محند نے فورا" بوٹ رکھ کر اسے بری طرح مسل دیا

ثمال کو جب وجہ پتہ چلی تو سکھ کا سانس لیا

محند نے دوپٹہ اسکی طرف بڑھایا جسے ثمال نے ہاتھ بڑھا کر لینا چاہا تو اسکی انگلیاں دوپٹے کے نیچے محند کے ہاتھ سے ٹکرائیں ---

ایک بجلی سی تھی جو اسکے رگ و پے میں اترتی چلی گئی محند کا بھی حال ایسا تھا

exponovels

لرزتی پلکوں سے اس نے جھپٹنے کے سے انداز میں اس کے ہاتھ سے دوپٹہ پکڑا اور فورا" رخ موڑ لیا

محند جو اسکے بھائی بولنے پر اسے جھاڑ نے آیا تھا سرے سے ہی سب بھول چکا تھا

اسکی پشت پر اپنی نرم گرم تپش چھوڑتا محند جا چکا تھا مگر ثمال کو ابھی بھی اسکی نظروں کی تپش اپنی پشت پر محسوس ہو رہی تھی----------

---

exponovels

(میٹنگ ارینج کرواؤ میں کچھ بہت ضروری ڈسکس کرنا چاہتا ہوں---)

محند تیز تیز مغرور چال چلتا ہوا اپنی سیکریٹری سے بول رہا تھا جو ہمیشہ کی طرح اسکے ساتھ چلنے کے لئے تقریبا" بھاگ رہی تھی

Tamam....

(ٹھیک ہے ---)

(اور ہاں یہ میری کزن ہے اسے اپنے روم لے جاؤ اور خاص طور پر سرو کرو-----)

exponovels

محند اس بے شرم لڑکی سے کیا بک بک کر رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا بس اتنا سمجھ آرہا تھا کہ یہاں کے لوگ بھاگ بھاگ کر کام کرتے ہیں اسی لئے اتنی جلدی باہر ملکوں کے لوگ ترقی کرتے ہیں -----

ثمال اپنی سمجھ کے مطابق جو سمجھی وہ اپنے چھوٹے سے دماغ میں محفوظ کرلیا۔۔

صبح ہی صبح بی بی جان نے ناشتے کی میز پر اس پر دھماکہ کیا تھا کہ انہوں نے اپنی سارے شیئرز اسکے نام کردئے ہیں اور اب سے وہ روز محند کے ساتھ آفس جایا کرے گی

انکی بات سن کر اسے اچھو ہی لگ گیا تھا ساری بات میں اسے صرف یہ ہی سمجھ آئی تھی کہ وہ اس مغرور شہزادے کے ساتھ روزانہ آفس جایا کرے گی باقی شیر ویر کیا تھا اسے کچھ

exponovels

سمجھ نہیں آئی بلکہ الٹا اسے لگا کہ بی بی جان نے اپنے سارے شیر اسے دے دئے ہیں اور اب سے وہ انکی دیکھ بھال کرے گی ----

سفید پڑتے چہرے کے ساتھ اس نے بی بی جان کو مری ہوئی آواز میں پکارا ----

بی بی جان قسم لے لیں میں نے اپنی پوری زندگی میں سوائے ٹی وی کے کبھی بھی کبھیبی بھی شیر نہیں دیکھا تو انہیں لے کر کیا کروں گی ---- اور آپ کہہ رہی ہیں آپ نے مجھے سارے شیر دے دئے ہیں-----

ثمال ڈرے ہوئے لہجے میں بولی اسے تو سوچ کر ہی وحشت ہو رہی تھی کہ شیر اسکے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے لئے رال ٹپکا رہا ہے -----

ایک یہ خوبصورت شیر کم تھا کیا جو بی بی جان مجھے اپنے سارے شیر دے رہی ہیں-----

exponovels

اسکی بات پر محند اور بی بی جان ناشتہ چھوڑے دنگ نظروں سے ثمال کے سفید پڑتے چہرے کی طرف دیکھنے گے ---

سچ میں اماں کی قسم مجھے شیر پالنے کا کوئی بھی تجربہ نہیں ہے آپ اماں سے بھی پوچھ سکتے ہیں --- ہاں اگر بکریاں ،خرگوش، مرغیاں، چوزے، کبوتر ،طوطے وغیرہ دینا چاہتی ہیں تو دے دیں وہ میں رکھ لوں گی سارے کے سارے --- انہیں پالنے کا تجربہ ہے مجھے سچ میں----------!!!

ثمال نے جب انہیں اپنی جانب تکتا پایا تو یہ سمجھی کہ شاید انہیں اسکی بات پر یقین نہیں ہو رہا کہ اسے شیر پالنے کا کوئی تجربہ نہیں ہے اس لئے قسمیں کھانے لگ پڑی اور سات ہی ساتھ باقی جانوروں اور پرندوں کے نام گنوائے کہ دینا ہے تو یہ دے دیں یہ وہ پال سکتی ہے انکا تجربہ ہے اسے ------ اب بچاری انہیں کیا بتاتی کہ اسے شیر کے نام سے ہی ڈر لگتا ہے اب بے عزتی تھوڑی نہ کروانی تھی اپنی سسرال میں-----

exponovels

کچھ دیر تک وہ دونوں اسے یونہی آنکھیں پھاڑے دیکھتے رہے مگر پھر محند کے منہ سے ابلتے بے ساختہ قہقہے نے ماحول پہ چھایا سکتہ توڑا۔۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا ہا ہا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہا ہا ۔۔۔۔ او۔۔۔۔۔۔ ہا ہا ہہ۔۔۔۔۔۔

او مائے گاڈ اٹس رئیلی فنی ۔۔۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔

محند کے ہنس ہنس کر آنکھوں میں پانی آگیا تھا

محند۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

بی بی جان کی تنبیہہ بھری آواز پر اس نے بہت مشکل سے اپنے قہقہے کا گلا گھونٹا

۔۔۔۔۔۔

exponovels

یہ ----- یہ ہے آپ کا انتخاب بی بی جان جسے شیر اور شیئرز میں فرق ہی نہیں معلوم ----

طنزیہ مسکراتے ہوئے محند بی بی جان سے مخاطب تھا پھر اپنی نظروں کا زاویہ اسکی طرف موڑا

سنو لڑکی کیا تم نے واقعی میٹرک کیا ہے -----؟؟؟ کیونکہ مجھے نہیں لگتا کہ تم نے پانچویں جماعت بھی پاس کی ہو -------

محند سیدھا سیدھا اسکا مزاق اڑا رہا تھا

exponovels

ثمال جو پہلے اسکے اتنے زور سے گلا پھاڑ کے ہنسنے پر الجھی سی بیٹھی تھی اسکے یوں بولنے پر غصے سے پہلو بدل بیٹھی اگر بی بی جان نہ ہوتیں تو وہ اسے ضرور جواب دیتی اپنے انداز میں مگر پھر لحاظ کرکے خاموش ہوگئی ۔

محند آپ لیٹ نہیں ہو رہے روز تو آپ منہ اندھیرے ہی نکل پڑتے تھے مگر اب کیوں بیٹھے ہوئے ہیں ۔۔۔۔ اب جلدی نہیں ہو رہی آپ کو جانے کی۔۔۔

بی بی جان نے محند کو خشمگیں نظروں سے گھورتے ہوئے کہا

ہا ہا ہا۔۔۔۔ اب تو آپ مجھے چلتا کریں گیں ہی بی بی جان ۔۔۔۔۔۔

منہ ٹشو سے صاف کرکے وہ سنجیدہ ہوتا کھڑا ہوا اور اسے دو منٹ میں آنے کا کہہ کر چلا گیا جبکہ ثمال ابھی بھی ہونق بنی بی بی جان کو تکے جارہی تھی

exponovels

ثمال بچے آپ پریشان مت ہوں آہستہ آہستہ آپ کو سب سمجھ آجائے گا ابھی آپ جلدی جائیں کہیں وہ گدھا آپ کو یہی چھوڑ کر ہی نہ چلا جائے ------

بی بی جان اسے پیار سے بولتے سمجھانے لگیں اور پھر چند باتوں کے بعد اسے محند کے ساتھ آفس روانہ کردیا جہاں سب وہ اس آدھے کپڑے پہنے لڑکی کے ساتھ کھڑی محند کو کوس رہی تھی ------

صحیح کہتی ہیں بی بی جان انہیں ہیں ہی گدھے کے گدھے پتہ نہیں کس بے شرم لڑکی کے ساتھ مجھے چھوڑ گئے ----

اونچا اونچا بولتے وہ اس لڑکی کو سر سے پاؤں تک گھورنے لگی جو خود بھی اسی مشغلے میں مصروف تھی اس کے بولنے پر نا سمجھی سے بولی ----

Ne....???

exponovels

(کیا----؟؟)

لو جی اسے بھی اس ملازمہ والی بیماری ہے شروع ہو گئی چپڑ مپڑ کرنے ------

سیکریٹری ہونق بنی اسے دیکھ رہی تھی جو نہ جانے کون سی زبان میں کیا بولے جارہی تھی

اور دیکھو تو سہی زرا اسے کیسے بازو اور پیٹ ننگا کئے کھڑی ہے

اسے دیکھ کر تو مجھے شرم آرہی ہے جیسے یہ نہیں میں ہی بنا------ افففف ----

استغفراللہ -----

اب پتہ چلا مجھے --------

exponovels

اپنے ہاتھ پہ تالی مارتی پرجوش سے اس سے بولی جو ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹی تھی وگرنہ کوئی شک نہیں تھا کہ اس کی یہ تالی اسکے منہ پر بھی بج سکتی تھی----

اس کے برعکس ثمال نے اپنی چونچ کھول لی تھی جو اب مشکل ہی تھا جو بند ہو پاتی---

تبھی میں کہوں وہ مجھ پر اتنا غصہ کیوں کرتے ہیں جب انہیں باہر ہی اتنا کھلم کھلا مرغ مسلم ملے گا تو میں تو گھر کی مرغی دال برابر ہی لگوں گی نہ ------

سارا غصہ پھر سے عود کر آیا تھا اسے اپنے اس زبان کو نہ سمجھنے اور بولنے کی شرمندگی اتنی لگی کہ صبح کی بے عزتی کا غصہ بھی اس میں شامل ہو چکا تھا خفت سے جو منہ میں آرہا تھا فٹ سے اس ہونق بنی سیکریٹری کے منہ پہ مارتی جا رہی تھی

اب میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو جب سب اکھٹے ہوکر میرا تماشہ نہ دیکھ لیں گے تب تک تمہیں چین نہیں آئے گا کیا---؟؟؟

exponovels

ہاتھ نچا نچا کر وہ اسے آنکھیں نکالتی ہوئ بولی -----

Ne.....?????

(کیا---------؟؟؟)

چلو ایک تو اسکا یہ نے اے -- نے اے نہیں بند ہو رہا وہاں لوگ میں میں کرتے ہیں مگر یہاں یہ نے نے کرے جارہی ہے آگے کچھ نہیں بول رہی -----

خیر اگر بول بھی لے تو تمہیں کہاں سمجھ آجائے گا کچھ ثمی-------

اپنے سر پر ہاتھ مارتی وہ آخر میں بے بسی سے بولی

exponovels

گو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!

اس سے پہلے کے وہ پھر سے نے اے کہتی ثمال نے جھٹ سے گئے چنے آتے انگریزی کے لفظ یاد آتے ہی بول دیئے ۔۔۔۔۔

سیکریٹری سمجھ گئی کہ اسے ترک زبان نہیں آتی اس لئے انگلش بول رہی ہے ۔۔۔۔ اور اسے اب جانے کا کہہ رہی ہے ۔۔۔

وہ بھی جان چھوٹنے پر جلدی سے چل پڑی۔۔

او چھلی ہوئی مولی مجھے کون لے کر جائے گا ۔۔۔۔۔ تم اکیلے اکیلے ہی گو ہو رہی ہو مجھے بھی تو گو کرو اپنے ساتھ ۔۔

exponovels

ثمال جھنجھلاتے ہوئے بولی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اشارے سے اپنی اور اسکی طرف گو کہا

تم بھی گو اور میں بھی گو ---- اب چلو -----

افففف ثمال اگر اماں کے مار کھانے پر کم از کم تھوڑی اور محنت انگریزی پر کر لیتی تو کیا جانا تھا تمہارا -------

ثمال اس کے ساتھ چلتے اونچا اونچا بولی کہ کس کو سمجھ آنی ہے اب تو جتنی مرضی بھڑاس نکال لو ------ ہا ہا ہا ہا------

ثمال تو اپنے میں ہی مگن تھی مگر سیکریٹری تو بچاری رونی صورت بنائے اسکے ساتھ گھسیٹ رہی تھی ----------

---

exponovels

محند نے سوچا تھا کہ ثمال کو آفس لے جاکر چھوڑ دے گا اور مڑ کر دیکھے گا بھی نہیں اور پھر ثمال جسے انکی زبان سمجھ نہیں آتی شرمندگی سے دوبارہ یہاں قدم بھی نہیں رکھے گی خود کو وہ ان سے بہت چھوٹا محسوس کرے گی اسے ہر وقت اپنی انسلٹ فیل ہوگی کیونکہ ثمال حلیہ ہی ایسا بنا کے آئی تھی حالانکہ بی بی جان نے اسے ایک سے بڑھ کر ایک ڈریس دئے تھے مگر ثمال اپنے ساتھ لایا اماں کے ہاتھ کا سلا جوڑا پہنے ہوئے تھی -----

گرین کرتی اور اورنج کلر کی پٹیالہ شلوار اور اورنج کلر کا ہی دوپٹہ اوڑھا رکھا تھا ہاتھوں میں اورنج کلر کی بھر بھر چوڑیاں اور کس کے چٹیا کر رکھی تھی ---

ثمال جان بوجھ کر اپنا حلیہ کچھ زیادہ ہی گاؤں ٹائپ بنا کے آئی تھی اسے لگا تھا کہ جب محند کے آفس والے اسکی بیوی کو دیکھیں گے تو محند کی بے عزتی ہوگی کیونکہ اسے تو کوئی نہیں جانتا تھا تو اسے کوئی کچھ نہیں کہے گا لیکن ہاں محند پہ لوگ ضرور ہنسیں گے

ثمال ان چند دنوں میں یہ تو جان ہی گئی تھی محند کو ہر معاملے میں ایک کلاس چاہیے ہے چاہے وہ کھانا پینا ہو ، کپڑے وغیرہ ہوں

exponovels

گھر آفس ہر چیز میں اسے اپنی مغروریت ظاہر کرنی ہے تو جب اسکے آفس کے لوگ اسے اس حلیے میں دیکھیں گے تو اسکا کتنا مزاق بنے گا کہ محند نے اپنے لئے کسی سڑک چھاپ لڑکی سے شادی کرلی ہے جسے کپڑے پہننے کی بھی تمیز نہیں ہے ------ ثمال نے ظاہر تو نہیں کیا تھا مگر اسکے کانوں میں ہر وقت محند کے اسکے لئے بولے گئے شاہی الفاظ جو اس نے منہ دکھائی میں دیئے تھے ثمال کو اپنے وجود میں آگ لگاتے محسوس ہوتے تھے بس پھر ثمال محند سے حساب لینے کے چکر میں یہ تک بھلا چکی تھی کہ وہ اسکے ساتھ ساتھ اپنی زات کی بھی تزلیل کروا رہی ہے---- کیونکہ جو بھی ہو وہ دونوں تھے تو ایک ہی

محند تو اسی خوشی میں مست کہ ثمال ان ترکوں کے بیچ پھنسی یہاں آنے پہ پچھتا رہی ہوگی مگر اسے کیا خبر کہ وہاں ترک لوگ اسکے آفس آنے پہ پچھتا رہے تھے---

ہائے قسم سے بڑے ہی تم کوئی کوجے ہو ---- ایک ڈھنگ کا گانا نہیں گا سکتے -----

exponovels

ثمال سیکریٹری کے کیبن میں بیٹھی میز پر ٹانگ چڑھائے ایک ہاتھ سے اسی کے پیسوں اور ہاتھ سے منگوائے چپس کھارہی تھی اور تمام آفس کے ورکرز کی باری باری درگت بنا رہی تھی ------ دیکھنے میں یوں لگ رہا تھا کہ یونی کے سینئر سے آنے والے سٹوڈنٹ کی ریگنگ ہو رہی ہے-----

Ben.....

(میں---------)

ٹھس ----- یہ مارا ثمال میڈم نے اپنا جوتا اسکے سر پر ---------

کیا-------- ؟؟؟؟

exponovels

سخت تیوروں سے اس لڑکے کو گھورتے ہوئے غنڈوں کی طرح بازو فولڈ کئے اور اسکے پاس آئی جو پینٹ شرٹ میں بڑی سی عینک لگائے اسے کچھ بولنے ہی والا تھا کہ ثمال نے جھٹ سے اسکے سر پر جوتا دے مارا۔۔۔۔

کمینے۔۔۔۔۔۔۔۔ انسان تیری اتنی مجال مجھے ۔۔۔۔؟؟؟

مجھے ۔۔۔۔۔۔ گالی نکالے گا ۔۔۔۔ ہیں۔۔۔۔؟؟؟

بہن کی گالی نکالتا ہے مجھے ۔۔۔۔ ٹھہر ابھی بتاتی ہوں تمہیں تو

رک زرا ۔۔۔ تیری تو۔۔۔۔۔۔

دوپٹہ کمر پر باندھ کر ثمال نے اپنا غنڈہ پن نکالا اور الٹے پیر کا بھی جوتا نکال کر اسکے پیچھے بھاگی جو اسکے خطرناک تاثرات نوٹ کرتا اتنا تو سمجھ ہی گیا تھا کہ اب اسکی خیر نہیں کب

exponovels

سے وہ اس سے یہی پوچھ رہا تھا کہ وہ اس سے کہہ کیا رہی ہے اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اوپر سے جوتا پتہ نہیں کیوں مار دیا اور اب پھر سے جوتا لئے اسکے پیچھے پڑ گئی تھی

Allah beni kurtaramaz .....

(اللہ مجھے بچا لے---------)

پورے آفس میں گھومتا ہوا وہ اونچی آوازمیں چلا رہا تھا جبکہ ثمال کب کا جوتے کا نشانہ مس کر چکی تھی اور اب جو ہاتھ میں آرہا تھا وہ وہ اٹھا کر اسے مار رہی تھی-----

محند نے جیسے ہی اپنے روم کی ایل سی ڈی آن کی تو جو منظر اسے دیکھنے کو ملا اس کے چودہ کیا چوبیس طبق روشن کرچکا تھا---

exponovels

Allah .....Allah.....!!

(اللہ----- اللہ-------!!!!)

صدمے کے مارے اسکے منہ سے کچھ نکل ہی نہیں سکا ------

پہلے تو اسے شدید حیرانگی ہوئی پورا آفس کسی سٹور روم کا منظر پیش کر رہا تھا بلکہ نہیں اسکے آفس کا سٹور روم تو اس سے بھی زیادہ بہتر حالت میں ہوتا ہے بلکہ یہاں تو یوں لگ رہا تھا کہ کوئی طوفان آیا ہو ---- ساری فائلز کاغز گلاس ڈیکوریشن پیسس سب کچھ ادھر'ادھر گرا پڑا تھا کچھ تو ٹوٹ بھی گیا تھا

فرش پر ہر جگہ پانی ہی پانی نظر آرہا تھا جو ثمال نے پانی سے بھرے گلاس اٹھا کر اس لڑکے پر الٹانے کی غرض سے نشانے لگائے تھے مگر چونک گئے اور کچھ لگ بھی گئے مگر زیادہ تر فرش کو ہی نہا گئے----

exponovels

محند کے چہرے پر اب حیرانی کے بجائے غصے سے بھرے تاثرات آ چکے تھے وہ پھنکارتا ہوا اپنے روم سے باہر نکلا اور اس طرف بڑھ گیا جہاں ثمال اسکے ورکرز کو تگنی کا ناچ نچا رہی تھی----

اے رک تجھے تو میں ابھی--

ثمال نے سامنے میز پر پڑا کسی کا موبائل اٹھایا اور جارحانہ انداز میں اس پر پھینکا ہی تھا کہ بیچ میں ہی محند نے ہاتھ بڑھا کر پکڑ لیا جس سے ورکر کا دل تو واپس اپنی جگہ پر آگیا مگر ثمال دانت پیس کر رہ گئی ---------

محند نے پٹخ کر موبائل میز پر رکھا اور ثمال کے بازو کو انتہائی سخت گرفت میں لیتے ہوئے اسے کھینچ کر وہاں سے لے جانے لگا

چھوڑو----------!!!

exponovels

چھوڑو مجھے ----- میں نے کہا میرا ہاتھ چھوڑو -- کس کی اجازت سے پکڑا ہے تم نے میرا ہاتھ ----- چھوڑڑڑ---------

بسسسس----------

محند کی دھاڑ میں کچھ تو ایسا تھا کہ ایک پل کے لئے ثمال لرز کر رہ گئی مگر پھر جلد ہی قابو پایا مگر ٹانگیں ابھی بھی لرز رہی تھیں مگر اس نے محسوس نہیں ہونے دیا

یہ مردانگی جاکر نہ کسی ہوتی سوتی کو دکھانا سمجھے ------ ؟؟؟ مجھ پر تمہاری یہ چالاکیاں نہیں اثر کرنے والیں سمجھے ---- اب چھوڑو میرا ہاتھ--------

محند ثمال کو لیکر لفٹ سے نکلا ہی تھا کہ جب ثمال نے بھی پھنکارتے ہوئے اس سے کہا --- وہ کیوں اس سے دب کر رہے اگر ابھی نہ بولی تو پھر کبھی بھی نہیں بول سکوں

exponovels

گی ---- ایک تو بازو اتنے زور سے پکڑا ہوا ہے کہ جیسے میں کوئی انسان نہیں جانور ہوں اس کے لئے -----

ثمال نے نفرت سے سوچا تھا اسے اس پر بے تحاشہ غصہ آرہا تھا----

محند نے جب یہ سنا تو اسکا غصہ اور بھی سوا نیزے پہ پہنچ گیا اسکی انگلیوں نے اور بھی سختی کی تھی کہ کمال کے ضبط کے باوجود ثمال کے منہ سے چیخ نکلی تھی ----

محند نے اپنے آفس روم میں داخل ہوتے ہی اسے زمین پر پٹخا تھا ثمال کو اپنی کمر چٹختی ہوئی محسوس ہوئی-----

جانور ہو تم زلیل انسان ----- زرا بھی تمیز نہیں ہے تم----------

چٹاخ----------

exponovels

ثمال کے الفاظ محند کے پڑنے والے بھاری تھپڑ نے وہی روک دئے تھے ------ ثمال آنکھیں پھاڑے اسکے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی جس سے اس نے ثمال کو تھپڑ مارا تھا ------

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی یہ سب بکواس کرنے کی ----- کیا بولا تم نے ؟؟؟------

ہاں ------- ؟؟؟جانور ہوں میں ------؟؟؟ زلیل انسان ہوں ------؟؟ مردانگی دکھا رہا ہوں تمیز نہیں ہے مجھ میں ---- ہے نہ یہی کہا تھا نہ تم نے ------- تو ٹھیک ہے پھر تمہیں دکھانا ہی پڑے گا کہ جانور کسے کہتے ہیں ----- زلیل انسان کیا ہوتا ہے------ اب دیکھو تم تمیز اور بتمیزی میں فرق ----------

محند کی آواز تھی یا آگ کی لپٹیں جو ثمال کے وجود کے پرخچے اڑا گئیں تھیں ---

exponovels

محند نے کوٹ اتار کر دور پھینکا تھا ٹائی کھول کر بنا اسے کچھ سمجھ آئے آگے بڑھ کر اسکے ہاتھ پیچھے کی جانب باندھے تھے اسکے لمس میں ایسی آگ تھی کہ ثمال کو لگا آج اسکا آخری دن ہے -------

جانور ہوں میں ----------؟؟؟؟ میں جانو------ ور ---ہوں---- مجھے جانور ------ کہتی ---- ہو -------

ثمال کو اسکی غصے سے بھری بڑبڑاہٹ سنائی دی اسے اسکی آواز صاف لرزتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی تبھی اسکے الفاظ لڑکھڑا رہے تھے

نن------- نہیں---------- --- پلیز--------

محند اسکے سامنے اسکے بے حد قریب کھڑا تھا اسکا سانس اس قدر پھول چکا تھا کہ جیسے وہ نہ جانے کتنی مسافت سے بھاگ رہا ہو----

exponovels

اسکا ناک ثمال کی ناک کو چھو رہا تھا

ثمال نے پہلی بار اسکا غصہ دیکھا تھا جو بے حد نا قابل قبول تھا۔۔۔۔۔

ثمال سانس روکے بت بنی کھڑی تھی

محند اپنی بیلٹ نکال رہا تھا اور آنکھیں اسکے خوف سے کانپتے چہرے پر تھیں

ثمال نے جب اسے بیلٹ نکالتے دیکھا تو اسکی روح ہی فنا ہونے کے در پہ آگئی۔۔۔۔۔

ن۔۔۔۔۔ نن۔۔۔۔۔ نا۔۔۔۔۔ نم۔۔۔۔۔ ممم۔۔۔۔۔۔۔۔پیپ پل ۔۔۔۔۔

exponovels

محند دو قدم پیچھے ہٹا تھا اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آاااااااا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ثمال کی چیخ تھی کہ رک ہی نہیں رہی تھی آنکھیں سختی سے بند کئے وہ مسلسل چیخ رہی تھی ۔۔۔۔۔۔۔

محند جو بیلٹ شیشے کی میز پر مارنے والا تھا

exponovels

اسکے یوں چلانے پر ہوا میں ہی ہاتھ بلند رکھے وہ اسے آنکھیں بند کئے چلاتے ہوئے دیکھنے لگا

چپ----------!!!

اسکے ہونٹوں پر نظر ٹکائے وہ دھیمے لہجے میں بولا-------

مگر ثمال کو تو کچھ سنائی ہی نہیں دے رہا تھا

وہ ہنوز چیخ رہی تھی

محند دو قدموں کا فاصلہ مٹاتا اسکے قریب آیا اسکے کان کی طرف جھکتے ہوئے دھاڑنے کے سے انداز میں بولا

exponovels

خاموش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

اگر اب تم نہ چپ ہوئی تو انجام بہت برا ہوگا۔۔۔۔

ثمال کے پھر بھی نہ سننے پر محند اسکے گلے پر دائیں ہاتھ کی انگلیاں پھیرتا ہوا بولا

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!

حامد بیٹا پتہ نہیں کیا ہو رہا ہوگا وہاں کہیں محند کچھ ایسا ویسا نہ کردے جس سے ثمال بچی کی پھر سے دل آزاری نہ ہوجائے ۔۔۔۔

exponovels

ہائے کچھ لوگ دل آزاری پہ روتے ہیں

اک ہم ہیں کہ دل بربادی پہ روتے ہیں

اتنے سنجیدہ ماحول میں اک حامد صاحب ہی ہیں جو غیر سنجیدہ سے بول سکتے ہیں۔۔

مطلب ----- یہ کہ بی بی جان آپ----- آپ کو میں نظر نہیں آتا کہ میری بھی اب عمر نکلے جا رہی ہے ---- میری بھی کوئی زندگی برباد کرنے کے لئے آنی چاہیے -------

منہ بسورتے ہوئے بی بی جان کو شکایت لگائی گئی----

حامد بچے آپ بھی نہ کیا کرتے ہیں ایک تو میں یہاں پریشان بیٹھی ہوں کہ نہ جانے وہاں آفس میں کیا ہو رہا ہوگا اور آپ ہیں کہ ------

exponovels

چہ------ بی بی جان کیا---- کیا ہو رہا ہوگا کا کیا مطلب آپ کے پوتے صاحب کی وہاں بینڈ بج رہی ہوگی اور کیا ہو رہا ہوگا------

ہاں جیسے محمد بجنے دے گا اپنی بینڈ ----

بی بی جان نے اسے حقیقت سے روشناس کروایا

شرط لگا لیں بی بی جان کچھ ثمال بجائے گی اور کچھ محمد بجائے گا پھر دونوں اپنی اپنی باری پوری کرکے ایک دوسرے کو بیٹھ کے گھور رہے ہوں گے----

حامد نے پیشن گوئی کی------

چلو دیکھ لیتے ہیں اگر ایسا نہ ہوا تو تمہاری خیر نہیں ہوگی پھر میرے ہاتھوں-----

exponovels

توبہ توبہ بی بی جان الٹا آپ یہ دعا کریں کہ انکے بیچ لڑائی نہ ہو لیکن آپ ہیں کہ الٹا کہہ رہی ہیں اگر ایسا نہ ہوا تو ------- مطلب بی بی جان کہیں نہ کہیں آپ بھی انکی بیچ لڑائی ہی چاہتی ہیں---------

حامد صاحب آپ کو نہیں لگتا کہ آپ پھپھے کٹنیوں جیسی حرکتیں کرنے لگے ہیں----

بی بی جان اسکے ہاتھ ملتے بات کرنے پر ٹوکتے ہوئے بولیں-----

چلیں شوہر نہ سہی یہی لقب سہی ---- کچھ تو ہاتھ آیا میرے-------

حامد نے سرد آہ بھری--------

exponovels

محند نے اپنا چہرہ ثمال کے بے حد قریب کرلیا تھا-----

ثمال ابھی تک چیخ رہی تھی -------

ایک ہاتھ اسکی صراحی دار گردن میں الجھایا اور دوسرے سے اسکی چوٹی اپنے بازو پر لپیٹ کر جکڑی اور پھر اسکی چیخ کا گلا اس نے اپنے لبوں کی گرفت سے بند کیا تھا

ثمال کو پہلے تو سمجھ ہی نہیں آیا کہ ہوا کیا لیکن پھر اسکے حواس جو اڑے کہ واپس اپنی جگہ پر ہی نہیں آئے-----

ثمال نے بہت کوشش کی مگر اسکی ساری مزاحمت بیکار جا رہی تھی-------

exponovels

(تم پاکستانی لوگ ہوتے ہی جانور ہو ---- تم لوگوں کو بس اپنی بیویوں پر سوائے ظلم ڈھانے کے اور آتا ہی کیا ہے ---- تم لوگ اپنی بیویوں کو بس گھر کی چار دیواری میں قید رکھنا چاہتے ہو ---- باہر تو جواب دے نہیں سکتے بس گھر پر اپنی بیویوں پر ہی ظلم ڈھاتے ہو --- اپنی فیملی کا تو تم بدلہ لے نہیں سکے

اور اب بڑے آئے مجھ پر روک ٹوک کرنے والے---)

محمد کے دماغ میں کسی کے الفاظ گردش کر رہے تھے اور ہونٹوں پر کسی اور کا لمس

وہ دو چیزوں میں الجھا ہوا تھا

ایک طرف وہ تھی جسے ہر طرح کی آزادی دینے کے باوجود وہ اسکی نہ ہوسکی اسے نہ سمجھ سکی ---- اور یہ تھی جو پہلے تو اسکی مرضی سے ہی نہیں آئی تھی اور اس سے تو وہ چڑتا

exponovels

بھی بہت تھا اسکے لئے اس نے کچھ سوچ رکھا تھا مگر پھر بھی نہ جانے کیوں وہ یہ حرکت کر گیا تھا وہ تو اسے خود سے ڈرانا چاہتا تھا تاکہ وہ اس سے دب کر رہ سکے مگر پتہ نہیں کیوں وہ اسے ڈرا نہیں پایا الٹا وہ اسے اپنا آپ دے رہا تھا ------

اس پل کے فورا" بعد ہی محند جھٹکے سے اس سے دور ہوا تھا جیسے نیند سے جاگا ہو اور بنا اسے دیکھے وہ اپنے آفس روم سے ملحقہ بنے اس کمرے میں آگیا تھا جہاں وہ ہمیشہ خود کو بند کرکے شراب میں ڈوب جاتا تھا ابھی بھی وہ بنا شرٹ کے شراب کا گلاس پکڑے اسی بارے میں سوچ رہا تھا کہ کیسے وہ یہ بے ساختگی کر بیٹھا تھا کیسے------؟؟؟؟

رہ رہ کر اسے خود پر غصہ آرہا تھا

ہاں اس لئے کہ اس کی چیخ مجھ سے برداشت نہیں ہو رہی تھی تو بس اس لئے اسے روکنے کے لئے ----------(تھپڑ بھی تو مار سکتے تھے یا پھر منہ پہ ہاتھ رکھ لیتے)

exponovels

او شٹ اپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاتھ میں پکڑا ہوا گلاس محند نے فرش پر دے مارا تھا جو چکنا چور ہو کر بھی سے اپنے عکس میں کچھ دیر پہلے کا منظر دکھا رہا تھا

سر پیچھے کی طرف دھکیل کر وہ خود بھی بیڈ پر گرا پڑا تھا بہت کوشش کے باوجود بھی وہ بھلا نہیں پارہا تھا

محند کے اچانک اس عمل پر ثمال بت بنی ابھی تک وہی کھڑی ہوئی تھی اسے کچھ ہوش نہیں تھا کہ وہ کیا کرکے گیا ہے وہ تو اسے مارنے والا تھا تو پھر یہ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کافی دیر تک وہ اسی کشمکش میں کھڑی رہی کہ اب کیا کرے اسکے پیچھے جاکر اس سے باز پرس کرے یا پھر تھپڑ مارے کہ اسکی جرات بھی کیسے ہوئی ایسا کرنے کی ۔۔۔۔۔

exponovels

نہیں نہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ میں ایک بار پھر سے اسے غصہ دلادوں اور وہ پھر سے کچھ ایسا ہی۔۔۔۔۔۔۔۔

افففف۔۔۔۔۔ توبہ توبہ۔۔۔۔۔۔۔ ثمال نے بے ساختہ جھر جھری لی اور بنا ادھر'ادھر دیکھے وہ اسکے روم سے باہر نکل گئی اور سیڑھیوں سے اترتی وہ کسی کی نظروں میں آئے بغیر بلڈنگ سے بھی باہر نکل آئی اور سڑک کر اس کرتی آگے بڑھنے لگی ۔۔۔۔۔

ایک بار پھر سے اس کے سامنے سارا منظر گھومنے لگا۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ غلطی تو ساری تیری ہی ہے ثمی ۔۔۔۔ کس نے کہا تھا کہ انہیں اتنا کچھ سناؤ ۔۔ کیا کیا نہیں کہا تو نے ۔۔۔۔ جانور ۔۔۔۔ یہ سن کے تو کوئی بھی اچھا مرد غصہ کھا لے تو یہ تو پھر بھی دن رات انگارے چباتے رہتے ہیں ۔۔۔۔۔ تھوڑا سا ۔۔۔۔ اتنا سا بھی اگر تو قابو پالیتی نہ خود پہ تو یہ سب نہیں ہونا تھا بلکل بھی ۔۔۔

exponovels

ثمال فٹ ہاتھ پر پاؤں مارتی چلتی جارہی تھی اور ساتھ میں خود کو لتاڑنا بلکل بھی نہیں بھولی تھی ----

کتنا اماں نے سمجھایا تھا کہ اگر شوہر غصہ کرے بھی تو بیوی کو کم از کم آگے سے کچھ نہیں بولنا چاہیے اگر دونوں ہی ایک ساتھ بولنے لگ پڑیں تو دھماکہ تو ہوگا ہی --- کسی نہ کسی کو دونوں میں سے جھکنا لازمی پڑتا ہے ورنہ دونوں مسلسل ٹکرا ٹکرا کر ایک دوسرے کو ہی توڑیں گے اور کچھ نہیں ------

ثمال وہ تو ہیں ہی کھڑوس ،مغرور، بد تمیز سے

اور تم سدا کی عقلمند ، زہین ،پیاری لڑکی تو تم ہی چپ رہ کر بڑی بن جاتی تو کیا جانا تھا تمہارا بلکہ اس طرح تو تم ان سے اونچی اور وہ تم سے چھوٹے ہو جاتے -----

یہ سوچتے ہوئے ثمال کی آنکھوں کے سامنے محند کا چھ فٹ سے نکلتا قد نظر آیا ----

exponovels

خیر چھوٹی تو پھر بھی تم ہی رہتی اور وہ بڑے لیکن سوچ ------ بلکل سوچ میں تو تم بڑی ہو جاتی ان سے ------ پھر دیکھو خوشی بھی مجھے ہی ہونی تھی کہ اللہ میاں کے آگے میں سرخرو ہو جاتی ۔۔

ثمال بار بار خود کو ملامت کر رہی تھی کہ اس نے ایسا کیوں نہیں کیا ویسا کیوں نہیں کیا ---

اسے یہ تک ہوش نہیں رہا کہ وہ کافی دور تک نکل آئی ہے اور اب شام بھی ہونے والی تھی اوپر سے اس وقت سڑک پر اکا دکا گاڑیاں ہی گزر رہی تھیں مگر وہ مسلسل خود کو سنا تی ہوئی اپنے میں مگن چلتی جا رہی تھی---

چلو چھوڑو بھی اب جو ہونا تھا وہ تو ہو ہی گیا اب کیا فائدہ خون جلانے کا -----

exponovels

ابھی تھوڑی دیر پہلے تک تو وہ خود کو ملامت کر رہی تھی مگر اب خود ہی شرمندگی سے تسلی بھی دینے لگ پڑی کہ اب کیا فائدہ -----

یہ----------؟؟؟؟؟

ہا ہائے ثمی تیرا کیا بنے گا ایک غلطی کم تھی جو تونے دوسری بھی کر لی ---. اللہ میاں آپ کو تو آج رج کے مجھ پہ غصہ آرہا ہوگا نہ ---- یہ میں کہاں نکل آئی -----

جیسے ہی ثمال نے ہوش میں آتے اردگرد دیکھا تو اسے احساس ہوا کہ وہ اپنے مگن اتنا دور نکل آئی ہے اور اسے تو یہاں کے راستے کا بھی نہیں پتہ اب کس سے پوچھے -------

چھوڑ ثمی اگر پوچھ بھی لیتی تو نہ تو تیری کسی کو سمجھ لگتی اور نہ لگلے کو تیری ---.

دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکائے وہ کوفت سے بول رہی تھی

exponovels

افففف کہاں پھنس گئی میں -----

سڑک کے بیچ و بیچ وہ کھڑی ہو کر آگے ہو ہو کر دیکھ رہی تھی جیسے ایلے کرنے سے اسے گھر نظر آجائے گا---

گھر تو نظر نہیں آیا اسے مگر دو آوارہ لڑکے ضرور نظر آگئے تھے جو اس کو اس وقت اس سنسان سڑک پر اکیلے دیکھ کر ہنستے اسی کی طرف آرہے تھے --

ہائے اب انکی کمی رہ گئی تھی ---

ثمال کا دل چاہا کہ وہ کہیں سر ہی دے مارے ---

exponovels

یہ سارا کچھ میرے ساتھ ایک ہی دن ہونا تھا کیا۔۔۔۔ بھئی بندہ بولے ایک ایک کر کے ہوجاؤ مگر نہیں اتنے کچھ ہونے کہ بعد ولن نے تو ضرور ٹپکنا تھا نہ ہیروئن کو تنگ کرنے ۔۔۔۔ اب انہیں کون بتائے کہ اس ہیروئن کا ہیرو نہیں آنے والا اسے بچانے اسے تو پتہ بھی نہیں ہوگا کہ میں ہوں کہاں اس وقت۔۔۔۔۔۔۔

ثمال ڈرتے ڈرتے اونچا اونچا بول رہی تھی وہ دونوں لڑکے اس کے پاس آچکے تھے اور اسے للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

ہائے کمینا دیکھ کیسے رہا ہے مجھے گھور گھور کے ۔۔۔۔۔۔۔۔

دیکھو میں تمہارے یہ گول گول ڈیلے نکال کر کنچوں کی طرح کھیلوں گی میں بتا رہی ہوں تم لوگوں کو ۔۔۔۔۔

exponovels

انہیں اپنی طرف بڑھتا ہوا دیکھ کر ثمال اگلے قدم چلنا شروع ہو گئی اور ساتھ ہی انہیں لرزتی آواز میں دھمکی بھی دی جو ان دونوں کے سر پر سے گزر گئی ----

وہ دونوں لڑکے ہنستے ہوئے آپس میں کچھ بول رہے تھے مگر ثمال کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی اچانک ہی ثمال نے مڑ کر بھاگنا شروع کردیا اب جتنی بھی وہ تیز سہی مگر ایک بات اس نے اپنے پلو سے سختی سے باندھ رکھی تھی کہ کبھی بھی آوارہ لوگوں سے پنگا نہیں لینا

کوئی تو آجاؤ ہیرو نہ سہی کوئی دوجا ہی سہی -----

آپ نے بلایا تو لو ہم چلے آئے

لیکن یہاں تو پہلے سے ہی مہمان چلے آئے

حامد بھائی -------- ہائے آگیا مجھے بچانے میرا بھائی ----

exponovels

ثمال نے شعر سنتے ہی پہچان لیا تھا کہ کون ہے اس لئے اپنے ساتھ بھاگتے حامد کو فٹ سے مسکا لگانے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

حامد نے ثمال کے منہ سے بھائی سنا تو حیرانی سے منہ ہی کھول لیا۔۔۔۔

حامد یہاں سے گزر رہا تھا کہ اسے ثمال بھاگتے ہوئی نظر آئی ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ ثمال نے کون سی میراتھن ریس میں حصہ لیا ہے جو اس طرح بھاگ رہی ہے مگر پھر اسکے

پیچھے بھاگتے آوارہ لڑکوں کو دیکھا تو سارا معاملہ سمجھ آگیا پھر کیا تھا فورا" گاڑی سے نکل کر ثمال کے ساتھ بھاگنا شروع کردیا

exponovels

واہ بھی بھابھی جان یہ میں کیا سن رہا ہوں ایک انجان شخص کو آپ بھائی کہہ رہی ہیں

حامد نے بھی اپنے اگنور کئے جانے کا بدلہ لے ہی لیا تھا آخر----

ہی ہی ہی --------کیا آپ بھی حامد بھائی وہ تو مجھے بے بی سے ملنے کی خوشی میں کچھ یاد ہی نہیں رہا تھا تو بس-------

ہاں ہاں بلکل سمجھ سکتا ہوں میں----

اب -------؟؟؟

کیا اب -------؟؟؟

exponovels

حامد بھائی فائٹ کریں نہ ----

ہا ہا ہا ہا--------

کیا ہوا ہنس کیوں رہے ہیں ---؟؟؟

تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں یہاں ہیرو بن کر ڈشوم ڈشوم کرنے آیا ہوں ------ تو بہنا یہ آپ کی غلط فہمی ہے میں تو یہاں آپ کو بچانے ضرور آیا ہوں مگر لڑنے نہیں یہ تو آپ کے اصلی والے ہیرو کا کام ہے میں کیوں اپنی ہڈیاں تڑواؤں ہاں اگر میری والی ہیروئن ہوتی تو میں ضرور ڈشوم ڈشوم کرتا-----

ہا اااا-------- حامد بھائی ------- چچچچچ-------

exponovels

کیا چچ چچ ---- چلو اب گاڑی آگئی ہے اس میں بیٹھو نہیں تو تمہارے بچوں کے ماموں ہمیں پکڑ لیں گے اور میں تو بھئی بھری جوانی میں بیوہ نہیں ہونا چاہتا ------

ہا ہا ہا ہا بیوہ ----------.

بعد میں ہنس لینا اب بیٹھ بھی جاؤ-----

دونوں جلدی سے گاڑی میں بیٹھے اور زن سے گاڑی وہاں سے غائب ہو گئی --------

ہا ہا ہا ہا ہا ---ہائے اللہ قسم سے حامد بھائی بڑے ہی کوئی مزے کے بندے ہیں آپ ---------

ہا ہا ----- سب کہیں چاکلیٹ سیرپ ڈال کر مجھے کھا ہی نہ جانا کہیں------

exponovels

یہ دونوں گھر آچکے تھے اور اب صوفے پر پھیل کر بیٹھے گزشتہ واقعے کو سوچ سوچ کر ہنسے جارہے تھے -----

نہیں آپ کو تو نہیں کھاؤں گی مگر چائے ضرور پیوں گی اور پلاؤں گی ----

ہائے سچ میں یار بہت طلب ہو رہی ہے مجھے چائے کی پلیز-------

ہا ہا ہا--- جی بلکل میں ابھی لائی ---

دونوں ایسے لگ رہے تھے جیسے بچپن کے ساتھی ہوں ----- بی بی جان بھی ایک ہی دن میں کایا پلٹنے پر حیران ہوئی مگر پھر شکر بھی کیا کہ کم از کم ایک اچھے دوست کی وجہ سے ثمال کا دھیان تو بٹے گا اور وہ خوش رہ پائے گی وگرنہ محند نے تو کوئی کثر نہیں چھوڑی تھی اسے دکھی کرنے میں---------

exponovels

اسی طرح ہنسی مزاق میں پوری شام گزر گئی تھی اور اب جاکے رات کے گیارہ بجے محند گھر میں داخل ہوا تھا گھر کی خاموشی صاف بتا رہی تھی کہ سب سوچکے ہیں --- وہ خاموشی سے چلتا ہوا اپنے روم میں آیا اور اسی حلیے میں بیڈ پر اوندھے منہ گر گیا---------

---

محند صبح جلدی اٹھ گیا تھا جو بھی تھا وہ بزنس کو لیکر کچھ زیادہ ہی الرٹ رہتا تھا کہ رات ہوئے واقعے باوجود وہ اب سنبھل چکا تھا مگر پھر بھی اپنی کی گئی بے اختیاری اسے بھلائے نہیں بھول رہی تھی بار بار اسے ثمال کی حیرانی سے پھٹی آنکھیں یاد آجاتیں اور وہ بے کل ہو جاتا---- یہ سب اسکے ساتھ کیا ہو رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اور نہ ہی وہ اب کچھ سمجھنا چاہتا تھا----

exponovels

تم اپنی اداؤں سے اپنے وجود کی دلکشیوں سے مجھ پر اور وار نہیں کر سکتی مسز مخند ۔۔۔!!

میں جانتا ہوں تمہارا مقصد تم مجھے اپنے مقصد سے ہٹانے آئی ہو مجھے برباد کرنے آئی ہو تم چاہتی ہو کہ میں کمزور پڑجاؤں تمہارا غلام بن کر تمہارے آگے پیچھے پھروں تو یہ تمہاری بھول ہے ایسا بلکل بھی نہیں ہوگا۔۔۔۔

بلکل ۔۔۔۔ بھی ۔۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔۔

آفس جانے کے لئے تیار ہوتا مخند آئینے کے سامنے کھڑا ثمال کے عکس سے مخاطب تھا

جیسے ہی وہ لاؤنج سے گزرا بی بی جان نے اسے آڑے ہاتھوں لیا۔۔۔۔

exponovels

آپ کو ہوش بھی ہے کچھ محند ------- ؟؟

محند جو نکل ہی رہا تھا بی بی جان کی طنز بھری آواز پر ٹھٹھک کر رکا تھا

کیا مطلب بی بی جان ---------

خلاف معمول محند نے بھی سنجیدگی سے پوچھا تھا جو بی بی جان کو چونکا گیا تھا وہ انہیں الجھا الجھا سا لگا تھا

ثمال آپ کے ساتھ ہی گئی تھی نہ کل آفس تو واپس بھی وہ آپ کے ساتھ کیوں نہیں آئی گھر----

کیا-----؟؟ کیا مطلب بی بی جان وہ ----- وہ گھر نہیں آئی کیا-------؟؟

exponovels

محند جو اپنی کل کی حرکت میں الجھا تھا کہ اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ کب ثمال نکل گئی اور گھر بھی پہنچی یا نہیں اسے کچھ پتہ نہیں چلا اور ابھی بھی وہ یہ سب فراموش کئے آفس جانے والا تھا اگر بی بی جان اس سے نہ پوچھتیں تو اسے تو اپنی ہی پریشانی میں کچھ محسوس ہی نہ ہوتا ---

وہ ایسی غلطی کیسے کر سکتا تھا کیسے دھیان نہیں دیا کہ ثمال کہاں گئی جبکہ آئی تو وہ اسکے ساتھ ہی تھی تو جاتے وقت کہاں گئی ----

محند جو خود کو یہ باور کروا کہ اپنے روم سے نکلا تھا کہ وہ اب ثمال کہ کسی جال میں بھی نہیں آئے گا لیکن اب وہ ازحد پریشان ہوتا فورا" اندر کی جانب بڑھا تھا کہ چیک کرسکے کہ ثمال گھر سہی سلامت موجود ہے یا نہیں اسے یہ تک سوچ نہیں آئی کہ وہ بی بی جان سے ہی پوچھ لے اس کے بارے میں مگر وہ بوکھلاہٹ میں سوچ ہی نہ سکا ------

exponovels

وہ آگئی تھی گھر حامد کے ساتھ شائد اسی نے بلالیا تھا اسے لینے کے لئے----

محند کے بڑھتے قدم بی بی جان کی آواز پر ساکت ہوئے تھے

حامد کے ساتھ-------؟؟؟

ہاں پتہ نہیں تم نے ایسا کیا کیا اسکے ساتھ کہ وہ حامد کے ساتھ واپس آگئی ----- لیکن اچھا ہوا کہ حامد کے ساتھ ہی آئی ورنہ اسے تو یہاں کے راستے کا ہی نہیں پتہ تو واپس کیسے آتی ضرور آفس سے کسی کی مدد سے حامد کوبلوایا تھا اس نے -----

بی بی جان بغیر اسکے پتھریلے تاثرات دیکھے اپنی ہی کہے جارہی تھیں

exponovels

حامد نے اور ثمال نے بی بی جان کو کچھ نہیں بتایا تھا کل کے واقعے کے بارے میں اور نہ ہی بی بی جان نے ثمال کو خوش دیکھ کر کچھ بھی پوچھنا مناسب سمجھا تھا مگر وہ پریشان ضرور ہوئی تھیں کہ ثمال محند کے بغیر واپس کیوں آئی تھی ---

اسی لئے اب انہیں جو لگا تھا وہ محند سے کہہ رہی تھیں مگر محند کے دماغ میں تو نہ جانے کیا چل رہا تھا کہ وہ بنا کوئی جواب دئے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا تھا پیچھے بی بی جان متفکر سی کھڑی رہ گئی تھیں

نہ جانے کب میرا بچہ ایک عام انسان کی طرح زندگی جی سکے گا -----

---

اچھا ہوا حامد بھائی آپ مجھے جوگنگ پر لے آئے ورنہ میں یہ تازہ ہوا اور خوبصورت مناظر نہ دیکھ پاتی ----

exponovels

ثمال حامد کے ساتھ اسکے ضد کرنے پر صبح ہی صبح جوگنگ پر نکلی تھی اسکا دل نہیں چاہ رہا تھا کیونکہ حمنہ کبھی بھی اٹھ سکتی تھی اس لئے وہ جانا نہیں چاہ رہی تھی مگر حامد اسے یہ کہہ کر لے آیا تھا کہ اسے بی بی جان دیکھ لیں گیں تم چلو میرے ساتھ اور پھر وہ دونوں جوگنگ کرتے واپس آرہے تھے

Oh onun benim sağ için katılması benim yeni kardeş hayatımda...!!

(اوہ یہ میرا حق ہے کہ میں اپنی نئی بنی بہن کو اپنی زندگی میں جوائن کروں------!!)

حامد نے اسے ترک زبان میں کچھ کہا جو اسے بلکل سمجھ نہ آیا کہ کیا کہا ہے بس اتنا سمجھ آیا کہ سارا کچھ سر پر سے گزر گیا-----

exponovels

ہائے حامد بھائی قسم سے یہ نہ میرا سب سسسسے ے ے بڑا والا مسئلہ ہے کہ مجھے یہ زبان نہیں آتی سچ میں بڑی مشکل ہوتی ہے ---

حامد بھائی آپ مجھے سکھائیں گے نہ یہ ترکی زبان--------؟؟

ثمال نے شرمندگی بھرے لہجے میں کہا اور پھر کچھ سوچنے پر اسے کہا کہ وہ اسے یہ زبان سکھائے---

او ہو یہ تو بہت پریشانی والی بات ہے پھر تو مجھے واقعی میں تمہیں سکھانا پڑے گا

جی جی بلکل نہ یہ تو بہت ضروری ہے میرے لئے -----

ثمال نے جھٹ معصوم منہ بناتے پرجوش لہجے میں کہا تھا

exponovels

تو ٹھیک ہے ڈئیر میں تمہیں روز تھوڑا تھوڑا سکھا دیا کروں گا اور پھر تم سارا دن اسکی پریکٹس کیا کرنا --------

ہمممم ----- جی ضرور میں ایسا ہی کروں گی آپ مجھے سکھاؤ پھر آج کا--- میں پھر سارا دن پریکٹس کروں گی اسکی---

ثمال بہت خوش ہوگئی تھی کہ چلو یہ مسئلہ تو حل ہوا ورنہ اسے کتنی پریشانی اٹھانی پڑتی تھی اس سے------

ٹھیک ہے تو تمہارا آج کا لفظ ہے----------؟

مرحبا--------!!

exponovels

اسکا مطلب ہے

جیسے پاکستان میں تم سلام کرتے ہو تو یہاں عام طور پر مرحبا بولا جاتا ہے ویسے سلام بھی کہا جاتا ہے----

یہ تو مجھے پتہ ہے بی بی جان کو اکثر کہتے سنا ہے آپ مجھے کوئی مشکل لفظ سکھائیں نہ----

یہ دونوں گھر داخل ہوچکے تھے اب لان میں ٹہلتے ہوئے باتیں کر رہے تھے

اچھا تو پھر امم-------

Nasılsın ... ??

exponovels

(آپ کیسے ہیں---؟؟)

تم یہ سیکھو-----

چلیں سہی ہے ویلے بھی سلام کرنے کے بعد پھر پہلے حال چال ہی پوچھا جاتا ہے

ثمال نے خوش ہوتے اچھے سٹوڈنٹ کی طرح زور سے سر ہلایا تھا اور پھر اپنا ہاتھ آگے کئے اسے مرحبا بولا تھا

مرحبا-------!!

حامد نے بھی زور و شور سے ہاتھ ملایا

exponovels

Nasılsın ... ??

ثمال نے اگلا جملہ بھی بول دیا پھر---

میں بلکل فٹ فاٹ ہوں خوبصورت لڑکی ----

حامد نے اسکے بال بکھیر تے ہوئے کہا تھا جو جوگنگ کی وجہ سے ٹیل پونی سے نکل آئے تھے

ہا ہا ہا ہا ہا ہا----------

exponovels

حامد کے اس طرح کرنے سے ثمال کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی اور دور کھڑے محند کو اسکی ہنسی ایک آنکھ نہ بھائی تھی اسے حامد کا ثمال کے ساتھ ہاتھ ملانا اور پھر اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرنا زرا بھی اچھا نہیں لگا تھا اسے پتہ نہیں کیوں ثمال پہ اور خاص کر حامد پر غصہ آرہا تھا -----

دونوں کو گھورتا ہوا وہ گاڑی میں بیٹھ کر ضبط کی لگامیں تھامے وہ گھر سے نکل گیا تھا

محند اس وقت میٹنگ روم میں تھا جہاں سلمان انٹرپرائزز کی طرف سے خود سلمان یزدانی اس میٹنگ میں شریک ہوا تھا جو بمشکل اپنے تاثرات کنٹرول کئے بیٹھا ہوا تھا مگر اسے محند پر بے تحاشہ غصہ آرہا تھا کیونکہ نہ جانے اس نے ایسا کیا کیا تھا کہ اسکا حاصل کردہ پروجیکٹ محند نے اسکے حلق سے چھین لیا تھا آخر ایسا کیسے ہوسکتا تھا کہ محند سلطان اتنا بڑا پروجیکٹ

exponovels

ہاتھ سے نکلنے پر خاموش رہ جائے ایسا ہو نہیں سکتا تھا بلکل بھی ----------

ابھی بھی طنزیہ مسکراہٹ اپنے عنابی لبوں پر سجائے وہ اسے انگاروں پر گھسیٹ رہا تھا

اوہ----------چچچچ------ لگتا ہے مسٹر سلمان یزدانی کو میری کامیابی پر سکتہ ہو گیا ہے یا پھر اتنی بڑی خوشی ملنے پر تم کچھ بول ہی نہیں پارہے کہ کیسے مجھے کونگریٹ کرسکو----

میٹنگ کب کی ختم ہوچکی تھی مگر محند دیکھ رہا تھا کہ سلمان یزدانی ایک ہی نقطے پر نظریں جمائے ابھی تک بے خبر تھا کہ میٹنگ ختم ہو گئی ہے کوٹ کو ایک اسٹائل سے جھٹکتے وہ مغرور قدموں سے چلتا ہوا اسکے مقابل آیا اور اسکی چیئر کی پشت پر دایاں ہاتھ ٹکائے اسکی ہاری ہوئی آنکھوں میں دیکھ کر مزے سے بولا تھا

تمہیں کیا لگتا ہے محند سلطان کہ تم جیت گئے ہو-------؟؟؟

exponovels

نہ نہ نہ نہ ---------!!! تم جیتے نہیں ہوئے بلکہ تم نے اپنی ہار کی بنیاد رکھی ہے محند سلطان---

سلمان یزدانی چیئر پیچھے گھسیٹتا ہوا جھٹکے سے اٹھا تھا اور اسکے مقابل آکر طیش بھرے انداز میں چیخا تھا----

چچچچ--------- بنتا ہے ----- اتنی بڑی ہار کے بعد اتنا غصہ تو بنتا ہے دی گریٹ سلمان یزدانی --- مگر کیا ہے نہ کہ تم بھول رہے ہو کہ چوہا کبھی شیر سے نہیں جیت سکتا ---- کبھی بھی نہیں --!

اسکی آنکھوں میں دیکھتا نڈر بے باک انداز میں بولتا وہ کوٹ کو جھٹکا دیئے میٹنگ روم سے باہر نکل گیا تھا مگر اسکے جانے کے فورا"بعد سلمان یزدانی نے اپنا آپا کھو دیا تھا جو وہ کب سے ضبط کئے بیٹھا تھا----

exponovels

تمہیں اسکی قیمت چکانی ہوگی مسٹر محند سلطان ------ چکانی ہوگی ------ بہت جلد -- ۔ بس اس وقت سے بچنے کے لئے تم دعائیں کرنا شروع کردو کیونکہ اب میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا بلکل بھی نہیں ------

زخمی جانور کی طرح چیختے وہ چلا رہا تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کر بیٹھے ۔

ثمال حمنہ کے ساتھ تھی صبح صبح جوگنگ کرنے سے اس کی طبیعت میں کافی خوشنما تبدیلی آئی تھی نہیں تو کل جو ہوا وہ ثمال کو بار بار ڈسٹرب کر رہا تھا حالانکہ پھر حامد کی وجہ سے وہ کچھ دیر کے لئے تو سب فراموش کر بیٹھی تھی مگر پھر جیسے رات کو سونے کے لئے لیٹی تو چھن سے سارا کچھ ایک بار پھر سے اسے نظر آنے لگا تھا ثمال کو ابھی تک سمجھ

exponovels

نہیں آئی تھی کہ محند نے اچانک سے کیا کردیا تھا وہ تو اسے مارنے جا رہا تھا تو پھر

ساری رات اسکی بے چینی سے کروٹیں بدلتے ہوئے گزری تھی اب جب تنہائی ملی تھی تو اسے کچھ سوچنے سمجھنے کا موقعہ ملا تھا تو شرم سے اسکا پورا چہرہ لال ہوگیا تھا شرم ایسی تھی کہ آنکھیں بند کئے منہ بلینکٹ میں چھپا رکھا تھا کہ محند جیسے پھر سے کہیں سے نکل آئے گا اور دوبارہ سے وہ سب کردے گا

ہائے اللہ جی کیا مصیبت ہے کیوں بار بار وہ منظر میری آنکھوں پر سے ہٹ ہی نہیں رہا ہے جتنا سونے کی کوشش کرتی ہوں اتنا ہی وہ بی بی جان کا گدھا مجھے ستانے آجاتا ہے -- افففف

ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی تھی اور منہ گھٹنوں میں چھپا لیا تھا ---

exponovels

تھوڑی دیر بعد منہ نکالا جو دونوں ہاتھوں میں چھپا رکھا تھا ----- تھوڑی سی جھری بنا کر اس نے پورے کمرے میں آنکھیں مٹکائیں تھیں پھر حمنہ کی طرف دیکھا تھا جو اسکے ساتھ بڑے مزے سے سو رہی تھی ---- جب یقین ہوگیا کہ اسے کوئی نہیں دیکھ رہا تو چہرے پر سے ہاتھ ہٹا لئے تھے --------

پیاری سی شرمیلی مسکان تھی جو اسکے مکھڑے پر ثبت ہوچکی تھی -----

دل میں کہیں گدگدی سی ہو رہی تھی ایک الگ ہی طرح کا سرور تھا جو اس پر چھائے جا رہا تھا ------ ہر طرف جیسے جلترنگ سے بجنے لگ پڑے تھے ----

عجیب سی کیفیت تھی تو اس پر طاری ہوچکی تھی-----

افففف کیا ہے مسٹر بی بی جان کے گدھے ----!!

exponovels

کیا کردیا ہے آپ نے میرے ساتھ کہ مجھے کچھ ہوش ہی نہیں آرہا ---- میری نیند حرام کرکے آپ خود اس وقت یقینا" خواب خرگوش کے مزے لے رہے ہوں گے مگر میں بھی نہ ثمی ہوں صادق آباد کی ڈان جو اپنا بدلہ تو لے کر ہی چھوڑتی ہے ایلے ہی نہیں بخشتی وہ ہاں----------

بستر سے اٹھ کر حمنہ کے دونوں سائیڈ میں اس نے تکیے سیٹ کئے کہ کہیں سائیڈ پلٹنے پر وہ گر ہی نہ جائے پھر اس کے ماتھے پر پیار کرتی وہ دھیرے سے چوروں کی طرح اپنے کمرے سے نکل کر محتاط قدموں سے چلتی محند کے روم میں آئی تھی جیسے ہی اس نے دروازہ دھیرے سے بند کیا اور کمرے میں نظر دوڑائی تو اسے پتہ چلا کہ محند تو ابھی تک آیا ہی نہیں ہے یا پھر شائد سٹڈی روم میں ہو-----

کوئی بات نہیں چلو بدلہ کسی اور دن سہی ابھی آپ کے کمرے کی زرا تلاشی تو لے لی جائے کیا خزانہ چھپا رکھا ہے آپ نے.....

exponovels

ثمال اسکے کمرے کی تلاشی لیتے ہوئے بولی

پورا کمرہ بہت ہی پیارا تھا پہلے بھی جب وہ آئی تھی تو پلک جھپکنا تک بھول گئی تھی۔۔۔

ہائے لگتا ہے بی بی جان کے گدھے نے سب سے اچھا والا کمرہ تو خود ہی ہڑپ لیا ہے ۔۔۔ دیکھو تو کتنا بڑا کمرہ ہے انکا۔۔۔۔۔۔

انکی الماری تو چیک کروں میں شاید کچھ مزے دار مل ہی جائے پھر وہ میں چھپا لوں گئی ڈھونڈتے رہیں پھر بعد میں۔۔۔۔۔۔

آخر بدلہ بھی تو لینا تھا نہ ثمال نے۔۔۔۔۔۔

ادھر تو کپڑے ہی کپڑے ہیں توبہ کتنے کپڑے پہنتے ہیں یہ ۔۔۔۔۔

exponovels

ثمال محند کی وارڈروب میں گھسی چیکنگ کر رہی تھی اسے یہ کرنے میں بہت مزا آرہا تھا۔

ہائے ثمی کتنی بیویوں والی فیلنگ آرہی ہے -----

ہا ہا ہا ہا---------

ویلے والی فیلنگ کا کیا مطلب بیوی ہوں تو بیوی جیسا ہی کام کروں گی نہ------

کھلی آنکھوں سے ثمال حسین خواب دیکھنے لگ گئی تھی یہ سب محند کی اس حرکت کے بعد ہوا تھا اسے لگنے لگا تھا کہ محند کو وہ شائد اچھی لگنے لگ پڑی ہے اسی لئے محند اسے مار ہی نہیں سکا اور پھر وہ سب --------

exponovels

کوئی بات نہیں ویلے ہر کسی کو ایک موقع ملنا چاہیے تو انہیں بھی میں ایک موقع ضرور دوں گی ویلے بھی تب وہ غصے میں ہوں گے اسی لئے وہ سب برا بول گئے لیکن میں بھلا دوں گی معاف کرنے والا اللہ کے نزدیک ہوتا ہے تو میں بھی انہیں معاف کردوں گی

ثمال وارڈروب کے سب سے نچلے ڈرار میں ہاتھ مارتے ہوئے کہہ رہی تھی کتنا سکون مل رہا تھا اسے یہ سوچ کر کہ وہ محند کو معاف کرکے اسکے ساتھ پھر سے نئی زندگی شروع کرے گی --- طمانیت کا احساس ہی کتنا خوش کن تھا-------

اوہ-------- اپنے خوابوں میں وہ اتنا ڈوب گئی تھی کہ اسے دھیان ہی نہیں رہا اور اس کا ہاتھ لگنے سے کچھ چیزیں نیچے گریں---

اوہ ہو ثمی دھیان کہاں ہے تمہارا --------

exponovels

یہ کیا ہے-------- کوئی البم لگتی ہے یہ تو -----؟؟

ثمال ساری چیزیں سمیٹ کر اوپر رکھ رہی تھی کہ اس کی نظر چھوٹی فوٹو البم پر پڑی --- دیکھنے سے تو وہ کوئی شادی کی البم لگ رہی تھی------

دیکھتے ہیں کس کی شادی کی ہے ------

ثمال نے جیسے ہی البم کھولا سامنے ہی بڑے بڑے حرفوں میں مسٹر اینڈ مسز محند سلطان لکھا ہوا تھا -----

ایک دم سے ثمال کے تاثرات بدلے تھے

ساری البم میں محند کی اور کسی لڑکی کی تصویریں تھیں شائد محند کی پہلی بیوی --- نہیں پہلی بیوی ہی ہے یہ-------

exponovels

ثمال نے اپنے شک کو یقین دیا۔۔۔

دونوں ہی تصویروں میں بہت قریب تھے اور خوش بھی بہت زیادہ نظر آرہے تھے ۔۔۔

یہ تو مجھ سے بھی پیاری ہے۔۔۔۔۔

بجھے دل کے ساتھ اسکی تصویر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ثمال نے ہولے سے کہا ۔۔۔۔

یہ دونوں اگر اتنے خوش تھے تو طلاق کیوں ہوئی پھر ۔۔۔۔؟؟انہیں دیکھ کر تو ایسا بلکل بھی نہیں لگ رہا کہ ان میں لڑائی بھی ہوتی ہوگی بلکہ ایسا لگ رہا ہے کہ دونوں ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں ۔۔۔اور اب یہ البم انہوں نے اپنے پاس کیوں رکھی ہوئی ہے اب تک ۔۔۔۔کہیں وہ ابھی بھی اس سے پیار کرتے ہیں ؟؟ کیا وہ اسے بھلا نہیں پائے ؟؟؟

exponovels

ثمال کا دل بہت عجیب ہو رہا تھا

ثمال نے وہ البم واپس اس جگہ پر رکھی تھی کہ اس میں اور ہمت نہیں ہو رہی تھی اپنے شوہر کو کسی اور کے ساتھ اتنا قریب اور خوش دیکھ کر چاہے وہ اسکی سابقہ بیوی ہی کیوں نہ ہو------

ابھی وہ البم رکھ کے سیدھی ہی ہوئی تھی کہ اسکی نظر آدھے کپڑوں کے نیچے اور آدھے باہر نکلے پیپر پر پڑی ---- وہ شائد اسے اگنور کر دیتی مگر اس پر موجود اپنا لکھا نام دیکھ کر اسکے ہاتھ بے خودی میں اس طرف بڑھے تھے اور اگلے ہی پل وہ کاغز اسکے ہاتھ میں تھا

کیا تھا یہ ----؟؟ ابھی تو اسے ایک جھٹکا تصویروں کی صورت میں ملا ہی تھا کہ دوسرا جھٹکا بھی تیار کھڑا تھا۔

exponovels

ابھی تو وہ خوش ہوئی تھی --- ابھی تو اسے لگا تھا کہ سب ٹھیک ہورہا ہے ---ابھی تو اسکے معصوم دل نے نئی لے پر دھڑکنا شروع کیا تھا

کتنی خوش ہو کر وہ اپنی آگے کی زندگی محند کے ساتھ ہنسی خوشی گزارنے کے خواب دیکھ رہی تھی کہ اس کے ہاتھ میں لٹکتے اس عام سے کاغذ نے اس کے سارے خواب ایک ہی وار میں چکنا چور کردئے تھے ---- جھٹکا ایسا شدید ترین تھا کہ ثمال کے ہاتھوں سے وہ کاغذ لہراتا ہوا اسکے پیروں میں گرا تھا --- اسکے ہاتھ ہوا میں ہی رہ گئے تھے ---

طلاق---------؟؟؟

ساری خوشی پلینگ پل بھر میں ملیا میٹ ہوگئی تھی ----

تو وہ سب جھوٹ تھا ؟؟ فریب تھا ---؟؟

ان ن ن ----- کا وہ ------ جو اس ----- دن --------آفس------

exponovels

تو کیا وہ وقتی------؟؟

مطلب ------ مطلب-------؟؟؟ وہ----- وہ سب ناٹک تھا ----- وہ مجھے دھوکے سے ------

نہیں ------ میں ---. - میرے ساتھ ----- کیوں ------

چوٹ تھی کہ شدید لگی تھی اور درد بی بے تحاشہ ہو رہا تھا

یہ جان کر ہی کہ محند اسے طلاق دینے والا ہے اسکے وجود میں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

exponovels

نہیں ۔۔۔۔۔ اپنے چہرے سے آنسو صاف کرتے اس نے نفی میں سر ہلایا

اب اور نہیں مسٹر محند سلطان اب میں آپ کو کوئی موقع نہیں دوں گی بہت ہوگیا میں ہی بے وقوف تھی جو آپ پر بھروسا کرکے اتنا آگے تک سوچ بیٹھی تھی مگر اب آپ کو میں بتاؤں گی کہ دل دکھانا کسے کہتے ہیں ۔۔۔۔۔۔

میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی کبھی بھی نہیں۔۔۔۔۔۔

ایک بار پھر سے وہ گھٹنوں کے بل بیٹھی اشک بہا رہی تھی ۔۔۔۔۔۔

او او او ۔۔۔۔۔ واؤ یہ تو میری اینجل ہے ۔۔۔۔۔۔

exponovels

حامد سلطان پیلس داخل ہوا تو سامنے سے ثمال حمنہ کو گود میں اٹھائے آرہی تھی --

مرحبا حامد بھائی ------

مرحبا میری بہن جان-----

اسے کہاں لیکر جارہی ہو صبح صبح اتنا تیار شیار کر کے------؟

حمنہ کو اس سے لیکر اپنی گود میں لے کر اسے پیار کرتا ہوا بولا

آفس جارہی ہوں حامد بھائی آپ کو بتایا تو تھا کہ بی بی جان نے مجھ کم عقل پر اتنی بڑی زمیداری سونپ دی ہے اب بے شک نبھا نہ سکون مگر جانا تو لازمی ہے نہ----

exponovels

ہا ہا ہا ہا ---- ہائے میری کم عقل بہن ---- کتنا ظلم ہے نہ تمہارے ننھے سے دماغ پر ----چیچ---

ہا ہائے حامد بھائی آپ کو تو یہ کہنا چاہیے کہ تم اداس نہ ہو فکر مت کرو میں ہوں نہ تمہارا بھائی تو ٹینشن کی کیا بات ہے مگر آپ ہیں کہ میرا مزاق بنا رہے ہیں----

ثمال منہ بسورتے بولی کہ اسے پہلے ہی اتنا ڈر لگ رہا تھا کہ اب اوپر سے حامد بھائی نے جلتی پر تیل کا کام کیا---

او ہو یار میں بنا نہیں رہا بلکہ مزاق اڑا رہا ہوں تمہارا-------

حمنہ کو ہوا میں اچھالتے حامد نے ثمال کو مزید تنگ کیا جبکہ حمنہ انکی باتوں سے انجان کھلکھلانے میں مصروف تھی

exponovels

حامد بھائی ییییی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا اب چلو بھی کہ یہی جھنڈے گاڑنے ہیں اپنی کم عقلی کے میری بہن نے

۔۔۔۔۔۔۔

حامد کہہ کر فورا" سے حمنہ کو لئے باہر نکل گیا پیچھے ثمال منہ کھولے پاؤں پٹختی ان دونوں کے پیچھے چل دی

دیکھ لوں گی میں آپ کو بھی ۔۔۔۔ہونہہ۔۔۔!

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

کتنی دفعہ کہا ہے مجھے تنگ مت کیا کرو بار بار فون کر کے -----

محمد سیکریٹری کے فون کرنے پر چلاتے ہوئے بولا تھا

سوری سر وہ بہت ضروری تھا اسی لئے آپ کو ڈسٹرب کرنا پڑا -----

اب بکو بھی ---------

اب کی بار آواز پہلے سے زیادہ اونچی تھی

جی ----- وہ سر فاطمہ یزدانی آئیں ہیں میں نے بہت روکا انہیں مگر وہ سن ہی نہیں رہیں الٹا دھمکیاں دینے لگ گئی ہیں کہ اگر اندر نہ جانے دیا تو میرے ساتھ بہت برا پیش آئیں گیں----

exponovels

سیکریٹری نے ڈرتے ڈرتے جلدی جلدی سارا مسئلہ اسے بتادیا کہ کہیں اسکا جلاد باس اب فون سے ہی نہ اسکا گلا دبادے------

محند نے یہ سننے پر اپنے تاثرات یکدم بدلے تھے اسکے چہرے پر پر اسرار سی مسکراہٹ چھائی تھی -------

تو سہی کہہ رہی تھی وہ تم نے اسے اندر کیوں نہیں آنے دیا بلکہ تمہیں تو اسے فورا" اندر بھیجنا چاہیے تھا ---- اب بنا دیر کئے عزت سے اسے میرے روم میں بھیجو ہڑی اپ-------

محند نے دھیمے لہجے میں کہتے فون رکھ دیا تھا مگر سیکریٹری منہ کھولے فون کو گھور رہی تھی کہ اس کے باس نے بھی اس سے جو کہا ہے کیا وہ وہی کہا ہے کہ جو اس نے سنا ہے یا پھر اسکا وہم ہے-----

exponovels

مگر پھر خجل ہوکر فون رکھتےاس نے سامنے کھڑی ہستی کو اندر جانے کا کہا تھا جس پر وہ طنزئیہ مسکراتی بلیک اونچی ہیل پہنے گولڈن کمر تک آتے بال لہراتے فل میک اپ اور بلیک ہی ٹوپ اور منی اسکرٹ پہنے ایک ادا سے چلتی محند کے آفس روم میں داخل ہوئی تھی اور اپنے اسٹائلش پرس کو شیشے کی میز پر پھینکتی گلاس وال کی طرف منہ کئے محند کی جانب بڑھی اور اسے پشت سے اپنے گورے ہاتھوں سے جکڑ کر اپنا سر اسکے کندھے پر ٹکا دیا تھا-----

آئی مس یو سو مچ بے بی----------

لال رنگ سے رنگے بھرے بھرے ہونٹ اسکی گردن پر رکھے تھے جو اپنا نقش اس پر چھاپ گئے تھے

می ٹو----------

exponovels

اسکے حصار کو توڑ کر پیچھے مڑ تے اسکی نیلی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا جس پر مقابل خوشی سے دیوانہ ہوتی شوخ سی گستاخی کر گئی تھی

تھینک یو کے تم نے میری اتنی ہیلپ کی جس سے میں یہ پروجیکٹ حاصل کر پایا ---

اسے آہستہ سے پیچھے کرتے اسکے بال جو منہ پر آرہے تھے کانوں کے پیچھے اڑستا رومانوی انداز میں بولا تھا

نو-------- اسکا چلتا ہاتھ روکتی وہ اسکے اور قریب ہوئی تھی

تھینکس ٹو یو کے تم نے میری غلطی معاف کرتے مجھے دوسرا موقع دیا ------

exponovels

پھر وہ اسکے گلے لگتی آنکھیں موند گئی تھی

محند اسکے گرد حصار باندھتا اب سنجیدہ ہو چکا تھا اسکی نظریں گلاس وال سے نظر آتے باہر کے منظر پر ٹھہر گئی تھیں جہاں حامد حمنہ کو گود میں اٹھائے ثمال کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہنستا ہوا آرہا تھا اور ثمال منہ بسورتے اسکے بال خراب کرتی شائد اپنی ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی

اس منظر نے محند کی آنکھوں میں مرچیں سی بھر دیں تھیں------

حد ہوگئی حامد بھائی آپ ----------؟؟؟

شششش--------

exponovels

حامد نے جھٹ سے ثمال کے آگے آتے اسکے منہ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا اسے چپ کروانے کے لئے۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟

حامد کے اس طرح کرنے پر ثمال چونکتے ہوئے بولی

دیکھو ایک بات تو تم کان ناک منہ ہاتھ پیر کھول کر سن لو کہ تم مجھے آفس ورک میں بھائی تو بلکل بھی نہیں بولو گی اور نہ ہی اس کے علاوہ باہر یا گھر میں کسی لڑکی کے سامنے تو بلکل بھی نہیں بولو گی ۔۔۔۔۔ بھئی میری کوئی پرسنالٹی ہے یار کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری دیکھا دیکھی ساری لڑکیاں مجھے بھائی بولنے لگ جائیں اور میں یونہی کنوارہ رہ جاؤں۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

حامد نے اسے سرگوشی میں بتایا کیونکہ آفس گرلز اسکے سامنے سے گزر کر جا رہی تھیں جنہیں وہ دیکھتے مسکراتے ہاتھ ہلاتے ہوئے ثمال کو بول رہا تھا

اوہ تو آپ بھی مجھے چڑانا بند کریں نہیں تو میں بھی آپ کو ایک ایک لڑکی کے سامنے پکڑ کر بھائیپی کہوں گی بلکہ کہلواؤں گی بھی ---

ثمال کو تو موقع چاہیے تھا تو بس لگا دی دھمکی حامد کو -----

اب آیا چوہا ہاتھی کے نیچے----------

پہلے ہم تھے جو لوگوں کو چونا لگاتے

مگر اب یہ ہیں جو ہمیں چونا لگاتے

exponovels

یک ---- چھی------ آہ------ الٹی آرہی ہے مجھے تو آپ کے ان باسی شعروں سے ۔
-- نہ کرا کریں نہ ایسی باتیں ابھی میں نے ناشتہ کیا تھا آپ کے ان باسی تباسی شعروں سے کہیں سارا یہی نہ اگل دوں ------

ثمال منہ بناتی حامد کا منہ بسور کر آگے بڑھ چکی تھی جبکہ حامد اپنے شعروں کی بے عزتی پر منہ کھولے ابھی بھی وہی کھڑا صدمے میں چلا گیا تھا

ب---- ا----- س----- ی----------

ثمال یار یہ کیا کہہ دیا------- رکو-----!!

---

exponovels

ثمال ہنستے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی کہ سامنے سے آتی فاطمہ یزدانی اس سے ہلکا سا ٹکرائیں تھی مگر دونوں نے بنا ایک دوسرے کو دیکھے اپنی خوشی میں مگن ہاتھ اٹھاتی ایک دوسرے کے مخالف چلیں گئیں تھیں۔۔۔۔۔

محند اپنے آفس میں کھڑا طیش سے مٹھیاں بھینچے خود پر کنٹرول کر رہا تھا مگر اسے سمجھ بھی نہیں آرہا تھا کہ اسے اتنا غصہ کس لئے چڑھ رہا ہے۔۔۔۔

فون اٹھا کر اس نے اپنی سیکریٹری کو ثمال کو اسکے روم میں بھیجنے کو کہا تھا پھر فون رکھے اسکا انتظار کر نے لگا

اسکی آنکھوں کے سامنے صبح کے وقت کا منظر اور ابھی کا منظر بار بار آنکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا حامد کا اسکے منہ پر ہاتھ رکھنا پاس آکے سرگوشی کرنا حتی کہ ثمال کا بھی حد درجہ اس سے فری ہونا محند کو برداشت نہیں ہو رہا تھا دل کر رہا تھا کہ کھینچ کر ثمال کے منہ پر مارے جو حامد کے ساتھ اتنا چپک کر ہنسے جارہی تھی ۔۔۔۔

exponovels

انتظار طویل سے طویل ہوتا گیا مگر ثمال نہیں آئی اس نے سیکریٹری سے فون کرکے دوبارہ کہا تو اسے اس نے بتایا کہ ثمال نے کہا ہے کہ وہ ابھی بزی ہے تو نہیں آسکتی اس لئے جس کو بھی اس سے کام ہے وہ اسکی مصروفیت ختم ہونے کے بعد خود چل کر آئے کیونکہ کام اسے ہے ثمال سے ---- ثمال کو نہیں------

فون پٹخنے کے انداز میں پھینکتا وہ تن فن کرتا لفٹ میں داخل ہوا تھا -------

---

محند غصے سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا نچلے فلور پر آیا تھا جہاں سے گزرتے اسکی نظر حامد کے روم کے کھلے دروازے سے نظر آتے منظر پر پڑی جہاں وہ حمنہ کو گود میں لئے ٹیبل کی سامنے کی دو چیئرز میں سے ایک پر بیٹھا تھا اور سامنے مین چیئر پر ثمال بڑے مزے سے

exponovels

بیٹھی کر سی جھلاتے ہوئے ان دونوں کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھ کر کچھ بول رہی تھی جس کا جواب حامد منہ بسورتے ہوئے ہاتھ جھلا جھلا کر دے رہا تھا

محند تلملاتے ہوئے اندر داخل ہوا اور سیدھا جاکے ثمال کی چیئر کو سیدھے ہاتھ سے پیچھے دھکیلتا اس پرجھکا اور اپنا چہرہ انتہائی قریب کرکے پھنکارتے ہوئے اس سے بولا

تو یہ ہے تمہاری مصروفیت ----------؟؟؟

ہونہہ----------!!

کسی کو زوردار جھٹکا دے کر خونخوار نظروں سے ثمال کو گھورا ..

جی بلکل ----- !!

exponovels

اگر آپ کو نظر آگیا ہے تو آپ پلیز واپس تشریف لے جائیں --------

پہلے ثمال اسکے انداز اور قربت پر بوکھلا ئی مگر پھر سینے پر ہاتھ باندھے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے مضبوط لہجے میں بولی تھی

جہاں اسکی اتنی ہمت و جرات پر حامد عش کر اٹھا وہیں محند کے غصے کا گراف انتہائی بلند ہوا تھا --

آج تک کسی کی اتنی ہمت نہیں ہوئی تھی جو محند سلطان کو یوں ترکی بہ ترکی جواب دے سکے مگر آج چھٹانک بھر لڑکی کی اتنی ہمت کہ کسی کے سامنے وہ اپنے ہی شوہر سے وہ بھی محند سلطان کو اپنی بد تمیز ی سے للکار رہی تھی تو محند سلطان کا فرض بنتا تھا کہ وہ اسکی للکار کا جواب دیتا۔

exponovels

آں ں ----------؟؟؟

محند مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتا سیدھا ہوا تھا

ایک نظر حامد پر ڈالی جو پریشان نظروں سے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا کہ اب کون سا لاوا پھٹنے کو ہے ---- سب جانتا ہوں تمہاری ہمت کو جو آج میرے سامنے اتنا سر چڑھ کر بول رہی ہے ----- اسکا اشارہ حامد کی طرف تھا جسے یقینا" ثمال سمجھ گئی تھی اور حقیقت بھی یہی تھی ثمال حامد کی موجودگی میں بنا ڈرے بولی تھی اسے لگا تھا کہ محند کم از کم حامد کے سامنے اسے کچھ نہیں کرے گا مگر یہ اسکی بھول تھی---

اگر اتنی ہمت تم کل میرے سامنے دکھاتی جب تم بلکل تنہا و لاچار تھی میرے سامنے اور پھر جو میں نے کیا تھا ------ ؟؟؟تو ضرور حیران ہوتا کہ کوئی تو ایسا ہے دنیا میں جو میرے مقابل کھڑا ہوسکتا ہے-----

exponovels

طنزئیہ مسکراتے وہ حامد کی موجودگی کو یکسر نظر انداز کئے ثمال کو کل ہوئی بات یاد کروا رہا تھا

ثمال کے سامنے بھی وہ پل چھن سے لہرایا تھا اور ایک بار پھر اسکا دل ازیت سے لرزا تھا کہ اسی پل کے بل بوتے پر تو اس نے نہ جانے کیا کچھ سوچ لیا تھا اور پھر اسکے وہی خواب اور خوش فہمیاں اسی شخص کی بدولت ہوا میں تحلیل ہو کر اس پر ہنسیں تھیں

یاد ہے مسٹر محند سلطان ------ بہت اچھی طرح یاد ہے مجھے---- کل کا دن تو میں کسی قیمت پر بھی نہیں بھولی اور نہ ہی کبھی بھولوں گی --
جب کبھی میرا دل آپ کی طرف سے زرا بھی موم ہونا چاہا نہ تو اس دن کے بارے میں لازمی سوچوں گی -------- نم آنکھوں سے ہلکی آواز میں بولتی وہ محند کو چونکا گئی تھی

حامد ان کو اکیلے بات کرنے کی غرض سے دور ہو کر کھڑا ہوگیا تھا اور حمنہ کی طرف بظاہر گم وہ ان دونوں کی طرف ہی متوجہ تھا

exponovels

محند کو لگا تھا کہ وہ حامد کے سامنے اسکی کل کی بات یاد دلا نے پر شرمندہ ہوگی مگر وہ تو نہ جانے کیسی معنی خیز بات کر رہی تھی

اوپر سے اسکی گہری کالی آنکھوں میں تیرتی نمی محند کو ایک بار پھر اپنی طرف کھینچ رہی تھی

ثمال اس سے رخ موڑ تے حامد سے حمنہ کو لیکر اسے باہر آنے کا بولتی خود روم سے باہر چلی گئی ----

حامد اسی پوزیشن میں کھڑے کچھ سوچتے محند کی جانب آیا اور اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے اپنی طرف متوجہ کیا---

exponovels

محند اپنے کندھے پر پڑتے دباؤ سے چونکا تھا اور پھر سامنے کھڑے حامد کو دیکھ کر ناگوار نظروں سے اسکے ہاتھ کو دیکھا تھا --- اشارہ صاف تھا کہ اپنا ہاتھ پرے ہٹاؤ------

حامد نے ٹھنڈی سانس بھرتے اپنا ہاتھ واپس کھینچا تھا اور گلا کھنکار تے اپنی بات شروع کی تھی

دیکھو محند ثمال اور لڑکیوں سے ہٹ کر ہے --- مطلب------- وہ بہت معصوم دل کی ہے اس میں آج کل کی لڑکیوں کی طرح دھوکہ بازی چالاکی یا تیز طراری نہیں ہے وہ بہت پیارے دل کی مالک ہے سب کا خیال رکھنے والی بس ہر وقت خوشیوں کی متلاشی زندگی کو انجوائے کرنے والی ہے وہ --- تم تو بہت خوش قسمت ہو کے تمہیں اللہ تعالہ نے ثمال سونپی ہے ورنہ جیسے تم خود کو بنا رہے ہو اس لحاظ سے تو اللہ تعالہ کو تمہیں جھٹکا دینا چاہیے تھا تاکہ تم سدھر سکو----- مگر خیر ایک لحاظ سے ثمال تمہارے لئے ایک جھٹکا ہی ہے جو تمہیں ہلا کر رکھ دے گی میرے بھائی -------

exponovels

حامد نرم دوستانہ انداز میں محند کو ایک بھائی کی طرح کچھ سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا حالانکہ یہ بھی اچھی طرح سے جانتا تھا کہ کوئی فائدہ نہیں ہے اسے کچھ سمجھانے کا کرے گا وہ اپنی ہی آخر پہلے کب سنی ہے اس نے کسی کی جو وہ اب سنے گا مگر پھر بھی اس نے کوشش ضرور کی تھی

مسٹر حامد بہتر ہوگا کہ تم اپنے کام سے کام رکھو کیونکہ تم بھول رہے ہو کہ میں تم سے ایک سٹیپ اوپر ہوں اور ففٹی پرسینٹ شئیرز کا مالک ہوں تو اس لحاظ سے میں تمہارا باس ہوا تو تم پچیس پرسنٹ شئیرز کے ساتھ اپنی اوقات میں رہو تو بہتر ہوگا ----

حامد کے کندھے پر زور سے ہاتھ مارتے محند نے حامد کی بھڑاس بھی نکال ہی لی تھی

ہا ہا ہا ہا------ محند تم میرے بھائیوں کی طرح ہو اسی لئے میرا فرض تھا تمہیں سمجھانا اب ایٹ لیسٹ میں سکون سے تو رہ سکوں گا کہ میں نے اپنا فرض تو پورا کیا باقی تم جانو اور تمہارے کام ------

exponovels

حامد کہہ کر مڑا ہی تھا کہ اسکے کانوں میں محند کی آواز پڑی تھی

بلکل صحیح کہا تم نے میں جانو میرے کام جانیں اور میری بیوی سے بھی میں ہی جانوں اس لئے میری بیوی اور میری بیٹی سے دور رہو تم -------

محند کہتا اسے حیران پریشان چھوڑے خود نکل گیا تھا

اوہ ہ ہ----------

یہ عشق نہیں آساں بس اتنا سمجھ لیجئے

جیلسی کا سمندر ہے اور تمہیں ڈوب کے جانا ہے

exponovels

ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا--------.

حامد چئیر پر بیٹھا ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوتے دوہرا ہو رہا تھا

محند بیٹے فائنلی مل ہی گیا تمہارے سدھار نے کا راستہ ---

ثمال حامد کی گاڑی میں بیٹھی اسکا انتظار کر رہی تھی اسکے آنے پہ فورا" آنسو صاف کرتی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

حامد مسکراتا ہوا گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی سٹارٹ کر کے سڑک پر چلنے چھوڑ دی ------

exponovels

دیکھو ثمال تم میری بہنوں کی طرح ہو نہیں بلکہ میری بہن ہو اس لئے میں جو بھی کروں گا تمہاری بہتری کے لئے ہی کروں گا -----

حامد نے دیکھ لیا تھا کہ ثمال کب سے گاڑی میں بیٹھی آنسو بہا رہی تھی اور اسکے آنے پہ فورا" آنسو صاف کئے تھے کہ اسے پتہ نہ چل جائے اسی لئے تھوڑی دیر کی توقف کے بعد حامد نے کچھ سوچتے ہوئے بات شروع کی تھی -------

کہنا کیا چاہتے ہیں آپ حامد بھائی -------ثمال الجھی الجھی سی بولی

میں جانتا ہوں ثمال کہ تمہارا اور محند کا رشتہ کیسا جارہا ہے میں زیادہ کھل کربات نہیں کروں گا کیونکہ اس سے سوائے تکلیف کے اور کچھ حاصل نہیں ہوگا

آپ کیا کہہ رہے ہیں ----؟؟؟ایسا تو کچھ بھی نہیں ہے میں تو-------

exponovels

بی بی جان نے مجھے سب بتایا ہے تو میں جانتا ہوں اس لئے اب جھوٹ بولنا بند کرو۔۔۔۔۔۔۔

ثمال بول ہی رہی تھی کہ حامد نے اسے بیچ میں ہی ٹوک دیا تھا

آپ کچھ نہیں جانتے حامد بھائی کچھ بھی نہیں ۔۔۔۔۔۔ ثمال کو لگا کہ اب چھپانے سے اچھا ہے کہ وہ کسی کے کندھے پر سر رکھ کر اپنا سارا غبار باہر نکال دے ورنہ وہ ایسے ہی گھٹ گھٹ کر دوہری ہوجائے گی

میں جانتا ہوں ۔۔۔۔۔ سب جانتا ہوں ۔۔۔۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ۔۔۔۔۔۔ کہ محند نے ڈائیوورس پیپرز بھی تیار کروا لئے ہیں ۔۔۔۔

حامد کے اس انکشاف پہ ثمال اسے حیرانی سے دیکھنے لگی

exponovels

مجھے سب پتہ ہوتا ہے ڈئیر میرے بھی کچھ مخبر ہیں جو مجھے پل پل کی خبریں دیتے ہیں اور اسکے علاوہ بھی ایسا بہت کچھ ہے جو مجھے معلوم ہے --------

حامد اسے بتاتے ہوئے سنجیدگی سے بول رہا تھا

تو --------؟؟؟

کیا تو --- تو-------؟؟

اب حامد کے ہاتھ ایک ترپ کا اکا لگا ہے

کیسا اکا -------؟؟

exponovels

بس تم دیکھتی جاؤ اب محند سلطان کے ساتھ اب ہم سلطانی کریں گے

جو بھی کریں بس آپ نے میری سائڈ لینی ہے میرا بھائی بن کے بس--------

ثمال کو لگا کہ حامد محند سے بدلہ لینے میں اسکا ساتھ دے گا اس لئے لاڈ سے بولی

بھائی بن کے تو نہیں-----!!

حامد منہ ہی منہ میں بڑ بڑایا

کیا---------- ؟؟؟

exponovels

کچھ نہیں ----- میں تو کہہ رہا تھا کہ وہ تم اپنے گھر والوں سے بات وات نہیں کرتی جب سے آئی ہو مجھے کچھ بتایا ہی نہیں کسی کے بارے میں -------- حامد نے اس کا دھیان بھٹکایا ----

وہ تو ہوتی رہتی ہے کل بھی ببلو سے بات ہوئی تھی وہ سب مجھے بہت یاد کرتے ہیں اور----

ثمال اسے اپنی فون پر بات چیت اور اپنی شرارتوں کے قصے سنانے میں مگن ہوگئی تھی اور حامد اسکا دھیان ہٹنے پر شکر کرتا آگے کی پلیننگ کر رہا تھا

---

exponovels

بی بی جان یہ دیکھیں زرا حامد بھائی کو اچھے بھلے ہم گھر واپس آرہے تھے کہ یہ ہمیں شاپنگ کرانے لے گئے بچاری حمنہ کتنے سکون سے میری گود میں سو رہی تھی مگر انہوں نے میری ایک نہیں سنی اور زبردستی لے گئے اپنے ساتھ۔۔۔۔۔۔

بی بی جان تسبیح پڑھتیں ثمال کی شکایتیں سن رہ تھیں جو وہ جب سے آئی تھی تب سے شروع تھیں اور اب رک ہی نہیں رہی تھیں۔۔

اچھا اچھا بس کیا ہوگیا اگر وہ تمہیں شاپنگ کرا لایا تو بھئی یہ شخص کبھی کبھی ہی اپنی جیب ڈھیلی کرتا ہے تو تم ایسے موقعے کا بھرپور فائدہ اٹھاؤ۔۔

بی بی جان حامد کے کھلے منہ کی پرواہ کئے بنا ثمال کو پٹیاں پڑھا رہیں تھیں جو حامد کے تاثرات سے لطف لیتی مزے سے اثبات میں سر ہلا گئی۔۔۔

exponovels

واہ جی واہ آپ کو جو شخص اپنی ساری جما پونجی سے خوش رکھتا ہے آپ اسے ہی کنجوس کہہ رہی ہیں بی بی جان یہ تو سراسر غلط بات ہے -----

حامد نے خفگی جتائی ۔

ہا ہا ہا ہا----- بھئی یہ ہنسی مزاق تو چلتا رہے گا اب آپ حامد بچے یہ بتاؤ اس شاپنگ کے پیچھے تو کوئی وجہ ہوگی نہیں تو آپ بنا کوئی خاص موقعے کے اتنی جلدی میں میری بہو کو لے گئے ------ضرور کوئی خاص بات ہے ---

بی بی جان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

وجہ تو ہے بی بی جان اور وہ بھی بہت خاص الخاص وجہ-- --

کیا وجہ حامد بھائی ----.--؟؟؟

exponovels

ثمال تجسس کے مارے جوش سے بولی

وہ کیا ہے نہ بی بی جان جو پروجیکٹ ہماری کمپنی کب سے حاصل کرنے کی جی توڑ کوشش کر رہی تھی جسے ہم نے کھو بھی دیا تھا یا یوں کہا جائے کہ ہم سے دھوکے سے بے خبر رکھ کے ہتیا لیا گیا تھا وہ پروجیکٹ ہماری کمپنی کے ہیرو دی گریٹ محمد سلطان نے حریف کے حلق سے چھین لیا ہے اور اب وہ پروجیکٹ ہماری ملکیت میں ہے بی بی جان----

حامد نے ڈرامائی انداز میں پرجوش لہجے میں خوشخبری سنائی جسے سن کر بی بی بی جان نہال ہوگئیں اور خوش ہوتے اللہ تعالہ کا شکریہ ادا کرنے لگیں

مجھے پتہ تھا کہ میرا ہونہار پوتا یہ پروجیکٹ ہاتھ سے جانے ہی نہیں دے گا

exponovels

بی بی جان کے لہجے میں محند کے لئے مان تھا جس پر ثمال نے منہ بنا کر غائبانہ محند کو زبان نکالی -----

ہونہہ ------- بی بی جان کا گدھا -------

جی بلکل کوئی شک نہیں اس میں تو اسی لئے تو میں ریلیکس رہا کہ ہمارا ہیرو سب دیکھ لے گا--- تو بس اسی بڑی سی خوشی میں پارٹی رکھی گئی ہے ---

ریلیکس انداز میں بیٹھتے حامد نے محند کی مزید تعریف کی----

ثمال سے اب اسکی تعریف. برداشت نہیں ہوئی اسی لئے کھڑے ہو کر اپنے شاپنگ بیگز اٹھاتی جانے لگی-----

exponovels

ہاں ۔۔۔۔ ثمی وہ تم جو ڈریس میں نے لے کر دیا ہے وہ ہی پہننا تم پارٹی میں ٹھیک ہے اور میں بھی تم سے میچنگ میچنگ کرتا ڈریس پہنوں گا ۔۔۔۔۔

حامد نے ثمال کو ثمی بلایا تو ثمال بہت خوش ہوئی اور اثبات میں سر ہلاتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی جہاں وہ پہلے ہی سوتی ہوئی حمنہ کو میڈ کی نگرانی میں بھیج چکی تھی

اچھا بی بی جان اب میں بھی چلتا ہوں کیونکہ پارٹی کی تیاریاں میں ہی دیکھ رہا ہوں نہ۔۔۔۔۔

بی بی جان کے آگے سر جھکاتے حامد نے پیار لیا اور اپنا بیگ اٹھائے سلطان پیلس سے باہر نکل آیا

گاڑی سٹارٹ کرتے اسے گیٹ سے باہر نکالتے ہوئے وہ کسی کو فون ملا چکا تھا

exponovels

ہائے ---- لیڈی بیوٹی -----

ہا ہا ہا ہا------ نہیں نہیں وہ میری گرل فرینڈ نہیں تھی یا ہے بھی وہ تو تمہیں پارٹی میں آکر ہی پتہ چلے گا ویسے تو میرا تمہیں انوئٹ کرنا بنتا تو نہیں کیونکہ تم آج محند سے ملی ہو تو مجھے پکا پتہ ہے کہ اس نے تمہیں سب سے پہلا انویٹیشن دیا ہوگا-----
کیوں------؟؟؟

ہا ہا ہا---- دیکھا مجھے پہلے سے ہی پتہ تھا---تو چلو پھر کل شام پارٹی میں ملتے ہیں ایک نئے دھماکے کے ساتھ -------

ارے ویٹ تو کرو لیڈی بیوٹی سب معلوم ہو جائے گا بس تھوڑا سا صبر اور پھر میٹھا میٹھا پھل -----

چلو بائے ورنہ تم مجھ سے اگلوا ہی لوگی آخر --

exponovels

اسے بائے کہتے حامد نے فون بند کیا اور گاڑی اپنی گھر کی طرف موڑ دی ----

---

پارٹی شروع ہو گئی تھی سارے مہمان زرق برق سے تیار یہاں وہاں ہنستے مسکراتے پھر رہے تھے

حامد مہمانوں سے ملتے دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا اسے اکیلے ہینڈل کرنے میں کوفت ہو رہی تھی مگر محمد تھا کہ نواب صاحب ابھی تک آہی نہیں رہے ---

یہ دیکھو بھلا پورے ترک میں سے نامور بزنس مین آچکے ہیں اور ان کو دیکھو پتہ نہیں کونسی فئر اینڈ لولی لگوارہے ہیں کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہے

exponovels

حامد بھلا شوخ مزاج بندے کو جب سنجیدگی کا لباس پہننا پڑے تو یہ ویسا ہو جائے گا کہ اچھے خاصے موٹے بندے کو تنگ فٹنگ کپڑے پہنادئے جائیں جس میں وہ سانس بھی نہ لے سکے ۔۔۔۔ یہی حال حامد کا بھی تھا اس وقت ۔۔

اب جب نظر گھما ئی تو نواب صاحب کسی کے ساتھ کھڑے باتیں بھگار رہے تھے

یہ کب آیا ۔۔۔۔۔۔۔؟؟

میں تو کب سے اینٹرینس پر نظر جمائے کھڑا ہوں مگر مجھے تو یہ آتا ہوا نہیں دکھا۔۔۔۔

افف ۔۔۔۔۔۔

exponovels

حامد نے اب جاکر پر سکون سانس لی کہ چلو اب کم از کم اسے تو کسی کو کمپنی نہیں دینی پڑے گی کیونکہ اب سارے کے سارے محند سلطان کی کمپنی کو ہی ترجیح دیں گے

محند اپنی رعب دار شخصیت کے ساتھ ایک ہاتھ پینٹ میں پھنسائے دوسرے ہاتھ میں وائن کا گلاس اٹھائے ہر کسی پر گہرا اثر چھوڑ رہا تھا

حامد ایک نظر اس کو دیکھتا اسکی طرف چلتا ہوا کسی کو فون ملانے لگا

ثمال جو کب سے تیار ہو چکی تھی اب آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر مسلسل خود کو گھورے جارہی تھی بی بی جان بھی اسکے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھیں اور حمنہ بیڈ پر لیٹی کھل کھل کر رہی تھی

بس بھی کردو بچے اب کتنا دیکھو گی کتنی پیاری لگ رہی ہو میں تو کہتی ہوں افعت کہ ایک بار پھر سے اسکی نظر اتارو بھئی ---- میرا بچہ کتنا پیارا لگ رہا ہے ---

exponovels

بی بی جان اس کو دیکھتے ہوئے پاس ہی کھڑی افعت سے بولیں تھیں

بی بی جان یہ کچھ زیادہ ہی بھڑکیلا نہیں ہے --- میرا مطلب ایسے لگ رہا ہے جیسے میں کوئی فلم کی اداکارہ ہوں ----

ثمال جھجھکتے ہوئے دھیمے سے بولی

تو کیا ان سے تم کم ہو کوئی بلکہ انکے منہ پہ تو پتہ نہیں کون کون سے ٹیکے گے ہوتے ہیں --

بی بی جان ہاتھ اٹھاتے ہوئے بولیں

exponovels

ہا ہا ہا--- بی بی جان یہ تو آپ کا پیار ہے

ثمال انکے گلے میں بازو حمائل کئے لاڈ سے بولی

اوہ حامد بھائی کا فون ہے------

فون کی بیل پر اس نے دیکھا تو حامد کی کال آرہی تھی

مرحبا--------- حامد بھائی ------!!

ہا ہا مرحبا------ میری چھوٹی سی جان -------

exponovels

محند کے پچھلی سائڈ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر حامد نے چہکتے ہوئے جواب دیا اسکی پشت بلکل محند کے ساتھ تھی

حامد بھائی کیا پارٹی شروع ہو گئی ----؟؟

شروع -----؟؟ارے یہاں تو آدھا بھی ہوگیا ہے مگر تم ہو کے آہی نہیں رہی ---- اور کتنا انتظار کرواؤگی بھئی تم مجھے-----

حامد لہجے کو بے چین بناتے اس سے بولا جبکہ محند اسکی آواز صاف اپنے کانوں میں محسوس کر سکتا تھا اور پھر ناگوار نظر اس پر ڈال کر دوبارہ اپنے گیسٹ کی طرف متوجہ ہوا -----

اسے لگ رہا تھا کہ وہ شائد اپنی کسی گرل فرینڈ سے بات کر رہا ہے---

حامد بھائی کیا میرا آنا ضروری ہے----؟؟؟

exponovels

جہاں بی بی جان نے اسکی وہی رٹ پر اسے خشمگیں نظروں سے گھورا وہیں حامد مصنوئی ناراضگی جتانے لگا---

بلکل بھی نہیں ---تمہیں صرف میرے لئے آنا ہے سمجھی تم سوئیٹی اور وہی ڈریس پہن کر آنا ہے جو میں نے تمہیں کل شام شاپنگ کراکے دیا تھا اوکے---!! میں نے بھی بلکل ویسے کلر کا میچنگ سوٹ پہنا ہے ہاں ٹھیک ہے----؟؟

جی--------

ثمال نے آخر کار تھک ہار کر بات مان ہی لی ---

exponovels

گڈ سوئیٹی ---- مجھے پتہ تھا تم کبھی بھی مجھے نہ کر ہی نہیں سکتی ---- اب جلدی سے ڈرائیور کے ساتھ آجاؤ میں تمہیں گیٹ پہ پک کرتا ہوں پھر ہم ساتھ ہی اندر جائیں گے اوکے----؟؟

حامد نے پیار بھرے لہجے میں ثمال سے کہا مگر ثمال اسکے پیار کو بھائی والا رعب سمجھتی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا گئی

کیا کہہ رہا تھا---؟؟

بی بی جان نے اسکے فون بند کرنے کے بعد اس سے پوچھا

وہ کہہ رہے تھے کہ وہ مجھے باہر گیٹ سے پک کر لیں گے پھر ساتھ ہی اندر جائیں گے---

exponovels

ثمال اب تھوڑی ریلیکس ہوئی تھی ورنہ اسے یہ سوچ کر ہی عجیب لگ رہا تھا کہ وہ اس حلیے میں اکیلے کیسے جائے گی اندر---

چلو جلدی کرو ڈرائیور کب سے انتظار کر رہا ہے

بی بی جان نے اسے پھر سے شیشے کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر کہا تھا

بی بی جان اسکا تو دوپٹہ بھی نہیں ہے اوپر سے کتنا لمبا بھی ہے اور وہاں تو کتنے لوگ بھی ہوں گے میں چینج نہ کر لوں ----

ثمال نے الجھی نظروں سے بی بی جان کو کہا

exponovels

بس اب بہت ہوگیا ثمال اب جلدی سے جانے کی کرو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا اب -- حد ہوگئی پوری تو تم ڈھکی ہوئی ہو اس میں --- وہاں دیکھنا تم کیسے کیسے کپڑے پہن کر لڑکیاں مٹکتے ہوئے ملیں گیں تمہیں۔ --

بی بی جان اسے ہاتھ سے پکڑ کر باہر کی طرف دھکیلتے ہوئے بولیں ---

ثمال بھی اب کی بار چپ کرکے گاڑی میں بیٹھ گئی تھی

اوہ تو تم آگئی لیڈی بیوٹی--------؟؟؟

حامد کھڑا جوس کا گلاس پکڑے ثمال کا ویٹ کر رہا تھا کہ اسے پیچھے سے کسی نے آواز دی اس نے مڑ کر دیکھا تو فاطمہ یزدانی پیچھے کھڑی اسے دیکھتے مسکرا رہی تھی

exponovels

کیسے نہ آتی دی موسٹ ہینڈسم بیچلر ہاٹ مین نے جو بلایا تھا مجھے------

لال رنگ کا سلیو لیس گہرے گلے کے ساتھ چست گاؤن پہنے وہ پارٹی میں آئے مردوں کی مرکز نگاہ بنی ہوئی تھی ---- اسے گلے ملتے آنکھ دبا کر بے ہودگی سے بولی-----

اوہ تو تم ٹائم کیوں ویسٹ کر رہی ہو اپنے بیچلررر-------- بوائے کے پاس جاؤ نہ یقینا" اسے تمہارا بے چینی سے انتظار ہوگا

حامد اسکے گلے ملنے پر اسے خود سے دور کرتے زبردستی ہنستے ہوئے بولا تھا--- وہ جلد از جلد اس بلا سے اپنا پیچھا چھڑانا چاہتا تھا

exponovels

وہ تو میں مل ہی لوں گی ------ تم بتاؤ آخر کس دھماکے کی بات کر رہے تھے تم فون پر اور وہ لڑکی اس دن جو تمہاری ساتھ تھی وہ کہاں ہے مجھے ملواؤ گے نہیں اس سے--------

حامد کی بات پر اتراتی ہوئی فاطمہ اس سے دھماکے کی بابت دریافت کرنے لگی جو حامد نے فون پر اس سے کہا تھا

دھماکہ تو آج ہی ہوگا ڈیئر اور وہ بھی محمد سلطان خود کرے گا یہ دھماکہ-------

حامد پراسرار لہجے میں دور کھڑے وائن کا گلاس ہونٹوں سے لگائے محمد کو دیکھتے ہوئے بولا تھا

اور لڑکی سے بھی تم تب ہی لوگی پہلے اسے آنے تو دو ---------

exponovels

اوہ کہیں محند اس پارٹی میں مجھے پرپوز تو نہیں کرنے والا کہیں----- ؟؟؟

فاطمہ جھٹ خوشی سے اچھلتے ہوئے بولی

ہونہہ------- کر ہی نہ لے کہیں اس سے شادی----

حامد ہولے سے بڑبڑایا

اگر ایسا ہے نہ تو میں تو خوشی سے مر ہی جاؤگی

تو جلدی سے مر جاؤ نہ---------.

exponovels

فاطمہ اسے پکڑ کر جوش سے بولی تھی جس پر حامد ہنستے ہوئے اردو میں اس سے بولا تھا جس کی مقابل کو بلکل سمجھ نہیں آئی

اوہ تھینک یو سو مچ------

فاطمہ اسکے مبارکباد دینے پر اسے ہوائی بوسہ دیتی فورا" سے محند کی جانب بڑھی تھی جبکہ اسکے جاتے ہی حامد اسکی بے وقوفی پر مشکل سے اپنے قہقہے کا گلا گھونٹ رہا تھا

تبھی اسے فون پر ثمال نے میسج کیا کہ وہ آگئی ہے---- تو حامد دور کھڑے محند کے ساتھ چپکی فاطمہ کو طنزیہ دیکھ کر ہنستا باہر نکل گیا----

---

واؤ --

exponovels

امیزنگ-------

Sen are seyir çok güzel.....

(تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو-----)

کیا-------؟؟؟

حامد کا ثمال کے گرد گول گول گھوم کر کہنے پر وہ نا سمجھی سے بولی----

میں نے کہا تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو ثمی یار---------

exponovels

حامد نے اسکے سر پر چپت لگاتے ہوئے کہا جس پر ثمال شرما کر ہنس دی

چلو اب جلدی سے اندر چلو آخر تمہارے سو کالڈ شوہر کو بھی تو ایک حسین تتلی سے ملانا ہے--

حامد نے اسکے آگے اپنا بازو پھیلا کر اسکا ہاتھ اس میں ٹکا کر کہا

مجھے نہیں ملنا ان سے ------

ثمال منہ بناتے ہوئے بولی

اوکے اوکے مت ملنا اس سے تم پر میرے ساتھ اندر تو چلو اور سنو اندر ہم دونوں نے کھل کر انجوائے کرنا ہے ---- بتادو محند کھڑوس کو کہ تمہیں اس کی موجودگی سے کوئی فرق نہیں پڑتا تم اسکے بغیر بھی خوش رہ سکتی ہو ---

exponovels

حامد اندر جانے سے پہلے پلین کے مطابق اس سے بولا

ہاں بلکل میں تو بہت مزے کروں گی جل جل کر نہ مار دیا نہ انہیں تو میرا نام ثمال نہیں ہونہہ------

ثمال ناک رگڑتی ادا سے بولی تھی

وہ تو آج ویلے بھی سو فیصد جلنے والا ہے ہا ہا۔

کیا-- ؟؟؟

حامد کے منہ ہی منہ بڑبڑا نے پر ثمال نے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا تھا

exponovels

وہ --- کچھ نہیں اب ایک بات تو تم غور سے سنو میری --اندر یہ بھائی بھائی مت بولنا تم مجھے بلکل بھی سمجھ آئی ورنہ میں محند کی ٹیم میں چلا جاؤں گا

حامد نے اسے ڈرانا چاہا

نہیں نہیں میں تو نہیں کہوں گی آپ کو کوئی بھائی وائی ---- لیکن پھر میں آپ کو کیا کہہ کر بلاؤں گی ---

ثمال نے فورا" سے اسکی ہاں میں ہاں ملائی تھی کیونکہ اسے حامد بھائی کو کسی بھی قیمت پر اپنی ٹیم میں رکھنا تھا

اممممن-------- تم مجھے------. ؟؟؟

exponovels

Sevgilim.....

(Darling)

بولنا تم مجھے ٹھیک ہے اور اسکا مطلب میں تمہیں پہلے ہی بتادوں کہ پیارے دوست کو کہتے ہیں ---- اور ہاں یہ صرف تم مجھے مخند کے سامنے ہی بلانا اور کسی کے بھی نہیں ٹھیک ہے

حامد نے چالاکی سے اسے یہ ورڈ بتایا جس پر ثمال زور سے سر ہلاتی تیار ہو چکی تھی

مشن مخند جلانے پر ------ (sevgilimٹھیک ہے تو چلیں سیو گلم)

ہا ہا ہا ہا---- ہاں چلو سوئیٹی ------

exponovels

دونوں ہنستے ہوئے اینٹرینس کی طرف بڑھے تھے۔۔۔

محند ڈارلنگ چلو نہ ڈانس کرتے ہیں۔۔۔۔۔

فاطمہ محند کے بلکل ساتھ لگی اس سے ڈانس کرنے کو کہہ رہی تھی مگر مغرور شہزادے کو تو اپنے نخرے اٹھوانے کی عادت تھی تو وہ ڈھیٹ بنا اسے مزید ترسا رہا تھا

اوہ ۔۔۔۔۔۔۔ تو آہی گئی حامد کی گرل فرینڈ ۔۔۔ ویلے ماننا پڑے گا کہ گرل فرینڈ اسکی واقعی میں بہت خوبصورت ہے ۔۔۔

exponovels

فاطمہ کی نظر بلاارادہ ہی اینٹرینس پر پڑی تھی کہ اسے حامد کے ساتھ ایک حسین لڑکی آتی ہوئی دکھی تو وہ اسے حامد کی گرل فرینڈ سمجھتے پرجوش سی بولی۔۔۔۔۔۔

محند کے کانوں میں آواز پڑی تو اس نے بھی سرسری سا اس طرف دیکھنا چاہا تھا مگر اسکی سرسری نظر کب وہی کی وہی جم کر رہ جائے گی اسے کہاں پتہ تھا

حامد کے ساتھ ہنستی مسکراتی اسکے ہاتھوں ہیں ہاتھ دئے قریب ہو کے دھیرے سے چلتی پارٹی میں شامل ہوئی تھی

محند اسکی معصوم سی خوبصورتی پر ٹھٹکا ضرور تھا مگر پھر بہت جلد اسکے مبہوت زدہ تاثرات میں غصیلے سلگتے ہوئے تاثرات شامل ہوئے تھے جس سے بے پرواہ وہ حامد کی کسی بات پر کھلکھلاتی اسی کی نظروں کے سامنے سے گزر چکی تھی

exponovels

وہ دونوں دوسری سائڈ پر ٹیبل کے سامنے کھڑے ہوئے تھے اور کن اکھیوں سے محند کو جلتا ہوا صاف صاف دیکھ رہے تھے

حامد کو تو خبر تھی کہ محند کس وجہ سے جل بھن رہا ہے مگر ثمال اسی خوشی میں مزید چہکی تھی کہ وہ ثمال کو خوش دیکھ کر برداشت نہیں کر پایا اسی لئے اب اس کو اپنی تیز ترار نظروں سے گھور رہا ہے----

پلین کامیاب ہو رہا ہے ہمارے ٹارگٹ نے تو ابھی سے جلنا sevgilim سیو گلم شروع کردیا ہے

ثمال حامد کے ہاتھ پر تالی مارتی چہکتے ہوئے بولی

ہمممم وہ تو ہوگا ہی -----بس------

exponovels

تم آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا

یہ ہینڈسم کھوتا، کھوتا ہے کیا

ہا ہا ہا ہا ہا---- کیا-----؟؟؟

اپنا ٹیمپر اور کیا------- ہا ہا ہا ہا---

یہ دونوں تو یہاں اپنی باتوں میں مگن ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے مگر وہاں محمد انگاروں پر لوٹ رہا تھا اسے ثمال کا یوں بار بار حامد کو چھونا برداشت ہی نہیں ہو رہا تھا اسکا دل کر رہا تھا کہ وہ اسے گھسیٹ کر یہاں لائے اور پھر بتائے کہ کسے چھونا ہے اس نے ---

وہ کیسے کسی اور کے ساتھ اتنا قریب جاکر ہنس سکتی ہے ---

exponovels

مٹھیاں بھینچے محند کا ضبط آخری حدوں پر جا رہا تھا جسے اس نے بڑی مشکلوں سے یہ کہہ کر روک رکھا تھا کہ وہ تو ثمال کو طلاق دینے والا تھا تو اس لحاظ سے وہ جو چاہے جس سے چاہے ملے جلے اسے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے مگر پھر بھی نہ جانے کیوں وہ برداشت نہیں کر پارہا تھا وہ اسی کشمکش میں کھڑا غصے سے کبھی انکی طرف دیکھ رہا تھا تو کبھی دوسری طرف مگر نظریں تھیں کہ پلٹ پلٹ کر ادھر جائے جا رہیں تھیں

چلو نہ ڈارلنگ ڈانس کریں ... چلو اب----

فاطمہ کب سے اسکی بے دھیانی نوٹ کر رہی تھی پھر جب برداشت نہیں ہوا تو اسے بازو سے کھینچتے ڈانس فلور پر لے آئی اور اسکے گلے میں بازو حمائل کئے اسکے قریب ہوتے تھرکنا شروع کردیا

exponovels

ثمال نے جب محند کا جلتا چہرہ دیکھنے کے لئے ترچھی نظروں سے اس طرف دیکھا جہاں وہ کھڑا تھا مگر پھر اسے وہاں نہ پاکر وہ ارد گرد نظر دوڑا نے لگی تھی جب اسے محند کسی لڑکی کے ساتھ ڈانس کرتا ہوا دکھا

ہونہہ ---- بی بی جان کا گدھا -----

ہاتھ میں پکڑا جوس کا گلاس ثمال نے پٹخ کر ٹیبل پر رکھا جس پر حامد نے اسکی طرف دیکھا جو تیوری چڑھائے ڈانس فلور پر موجود محند کو گھور رہی تھی جو فاطمہ کے ساتھ ڈانس کر رہا تھا

چل کرو بھئی سوئیٹی ----- تم نے اسے جلانا ہے الٹا خود نہیں جلنا ہے اس سے------

exponovels

حامد اسکے تیور سے گھبراتا اسے پر سکون کرنے لگا کہ کوئی پتہ نہیں جاکے فاطمہ کے بال جکڑ کر جڑ سے ہی نہ اکھاڑ دے --- پاکستان میں تو بیویاں ایسا ہی کچھ کرتی ہیں تو وہ ہڑبڑاتے ہوئے اسے ہاتھ سے مضبوطی سے پکڑ کر ٹھنڈا کر رہا تھا

آپ کو کیا ہوا ----؟؟ اتنا زور سے کیوں پکڑ رکھا ہے مجھے -----

ثمال نے چونکتے ہوئے حامد کی طرف دیکھا جو بوکھلائے تاثرات سے اسے ایسے دیکھ رہا تھا کہ جیسے کسی الگ مخلوق کو دیکھ لیا ہو

چھوڑیں مجھے میں بلکل نارمل ہوں آپ ٹینشن مت لیں اور چلیں ہم بھی ڈانس کرتے ہیں جاکر--

کہتے ساتھ ہی ثمال اسے کھینچتے ہوئے ڈانس فلور پر لے آئی بنا یہ سوچے کہ اسے تو سوائے بھنگڑا ڈالنے کہ اور کچھ بھی نہیں آتا---

exponovels

محند جو فاطمہ کے ساتھ زبردستی بندھا ہوا تھا ثمال کو حامد کا ہاتھ پکڑ کر ڈانس فلور پر لاتے دیکھ اسکی دماغ کی رگیں پھر سے تن گئیں تھیں جو پہلے ہی کافی خطرناک حد تک تنی ہوئیں تھیں

ثمال حامد کے ساتھ ڈانس کرنا شروع کر چکی تھی یا پھر یہ کہا جائے کہ صرف کھڑی ہو کر پاؤں اٹھا کر ہل رہی تھی جس پر حامد اسکے ہونق تاثرات کے ساتھ عجیب ڈانس کرتے ہوئے دیکھ مشکل سے اپنی ہنسی روکے ہوئے تھا

ہا ہائے ۔۔۔۔۔۔ مجھے تو آنا ہی نہیں چاہیے تھا سب کیسے کر رہے ہیں ڈانس مجھے تو کچھ نہیں آتا ایلے ہی آگئی میں تو اب قسم سے بہت ہی پچھتاوا ہو رہا ہے مجھے تو۔۔۔۔

ثمال حامد کی مسکراتی نظروں کو سمجھتے ہوئے شرمندہ لہجے میں منہ جھکائے ہی بولی جو وہ کب سے جھکائے ہوئے تھی شرمندگی سے۔۔۔۔

exponovels

ہاں اب تو واقعی تمہیں پچھتانا چاہیے سوئیٹی۔۔۔۔

حامد غصے سے انکی طرف آتے محند کو دیکھتا ہوا زیرلب بولا تھا جس پر ثمال نے جھٹکے سے منہ اٹھا کر نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا

اس سے پہلے کہ وہ کچھ پوچھتی کسی نے بے دردی سے اسکی کمر کو جکڑ کر پیچھے کھینچا تھا

ثمال کے منہ سے اس اچانک افتاد پر چیخ نکل گئی تھی جو تیز میوزک میں کسی کو بھی سنائی نہیں دی تھی۔۔۔۔

محند نے اسے ایک ہی جھٹکے میں موڑ کر اسکا رخ اپنی طرف کیا تھا اور اپنے ساتھ بھینچنے کے انداز میں اپنے انتہائی قریب کیا تھا

exponovels

ثمال نے جب ایسا کرنے والے کی طرف دیکھا تو ڈر سی گئی کیونکہ محند اسکے بے انتہا قریب کہ جس سے ان دونوں کی دل کی دھڑکنیں آپس میں ہی الجھ رہیں تھیں اس کو غصیلی آنکھوں سے گھور رہا تھا

ڈانس کرنا ہے تمہیں-----ہونہہ----؟؟

اپنی انگلیاں اسکی کمر میں دھنساتے اسے تڑپنے پر مجبور کرتے محند اسکے کان کے پاس غرایا تھا

ثمال کو ایک دم سے اس سے خوف آنے لگا تھا

ڈری نظروں سے اسکی طرف دیکھنے کی کوشش کی مگر اسکی شعلے برساتی نظروں کی تاب نہ لاتے وہ آنکھیں بھینچ گئی

exponovels

اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ڈانس کیسے کرتے ہیں۔۔۔۔!!

اسکا جوڑا کھولتے اپنا منہ اس میں چھپاتے محند نے غصے سے بھری جسارت کی تھی

ثمال کو لگا کہ اسکی گردن پر کسی نے گرم پانی ڈال دیا ہو نم ہوتی بند آنکھوں سے وہ خود کو اس سے چھڑانے کی کوشش کرنے لگی مگر بے سود مقابل کی گرفت کافی سخت تھی

نہ ۔۔۔۔۔۔۔ ڈانس کرنا تھا نہ تمہیں ۔۔۔۔ تو کرو اب ڈانس ۔۔۔۔

کسمساتی ہوئی ثمال کو روکتے اسے گھمایا تھا اور پیچھے سے اسکے گرد حصار باندھتا اسکے گال کو ناک سے چھوتا پھنکارا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ایسا ڈانس کرواؤں گا کہ تم ساری زندگی نہیں بھولوگی۔۔۔۔۔

exponovels

گرفت سخت کرتے اس نے ثمال کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑائی تھی

ثمال نے مدد طلب نظروں سے حامد کی طرف دیکھا مگر وہ ہوتا تو مدد کرتا

یہ کہاں چلے گئے ------- اب مجھے ان سے کون بچائے گا اللہ جی-----؟؟

حامد کو نہ پاکر ثمال کی رہی سہی ہمت بھی ختم ہو گئی تھی

محند اسے سختی سے پکڑے گول گول گھمانے لگا تھا

exponovels

اسکے تیز تیز گھمانے پر ثمال جو بمشکل ہی ہیل میں خود کو کھڑا رکھنے کی تگ ودود میں لگی تھی گرنے ہی والی تھی کہ محند نے جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچا تھا

ثمال اسکے سینے سے آلگی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ محند اسے پھر سے پھینکتا ثمال نے فورا" سے محند کے گلے میں اپنے بازو حمائل کرکے گرفت سخت کردی تھی

محند حیرت سے ثمال کو دیکھ رہا تھا جو بلکل اسکے ساتھ چپکی اسکے گلے میں بازو ڈالے کھڑی تھی محند کے ہٹانے کی کوشش پر وہ اور اس سے چپکی تھی جس پر محند کا غصہ پل میں ہی کافور ہوا تھا اور بے ساختہ اسکا دایاں ہاتھ اسکے کھلے بالوں میں اٹکا تھا اور دوسرا ہاتھ اسکی کمر کو جکڑ گیا تھا

آنکھیں بند کئے ثمال محند کو سختی سے پکڑے کھڑی تھی کہ اب کسی قیمت پر بھی نہیں اسے چھوڑنا ۔۔۔۔ اگر غلطی سے بھی چھوڑا تو آج بی بی جان کے گدھے نے اسکی ہڈیاں

exponovels

توڑ دینی ہیں گرا گرا کر ------ اور میں گر تے ہوئے کتنی عجیب لگوں گی --- سب کتنا ہنسیں گے مجھ پر ---- نہیں نہیں چھوڑنا ہی نہیں ہے ثمی تم نے تو پھر بی بی جان کا گدھا کیسے تمہیں گرائے گا ---

ثمال اسکی گردن میں منہ چھپائے دل ہی دل میں بول رہی تھی اور اپنی پلیننگ پر بنا یہ جانے کہ وہ کسی پر قیامت بن کے چھائی ہوئی ہے زیر لب مسکرا پڑی ----

محند جو اسکے وجود کی دلکشیوں میں خود کو کھوتے اسکے بال جکڑے دوسرے ہاتھ سے اسکا چہرہ اوپر کیا تھا اور اسے مسکراتے دیکھ جو پہلے ہی مدہوش تھا اور بھی زیادہ بے خود ہوکر اسے دیکھے جا رہا تھا

یہ دونوں اپنی اپنی سوچوں میں گم اردگرد سے بے خبر ہوچکے تھے

exponovels

دور کھڑا حامد اپنے موبائل میں مسکراتے ہوئے انکی ایک ایک پل کی تصویر کھینچ رہا تھا کسی کا فون آنے پر اسے ریسیو کرتا شور سے پرے ہٹ گیا تھا

ابھی وقت نہیں آیا ہے تم لوگ کچھ دیر انتظار کرو جیسے ہی صحیح وقت ملا میں تم لوگوں کو میسج کردوں گا اوکے ۔۔۔۔۔ابھی فی الحال صرف باہر ہی کھڑے رہو بعد میں تم لوگوں کو اندر آنے سے کوئی بھی نہیں روکے گا ۔۔

حامد فون بند کرتے جیسے ہی مڑا تھا سامنے سے نظر آتے نفوس پر جب نظر پڑی تو وہیں ٹھٹھک کر رک گیا

اللہ اللہ ۔۔۔۔۔۔۔ اسی کی کمی تھی اب تو ۔۔۔۔۔!!

وہ دونوں ہاتھ تھامے پارٹی میں جا چکے تھے پیچھے حامد لمبا سانس کھینچتا انکے پیچھے گیا تھا

exponovels

اللہ خیر کرے اب پتہ نہیں محند کیسے ری ایکٹ کرے گا

محند کی نظریں اسکے چہرے کے ایک ایک نقش سے ہوتے اسکے لال ہونٹوں پر رکیں تھیں

دھیمی سی مسکان نے اسکے لبوں کو مزید دلکشی سونپ دی تھی وہ دھیرے دھیرے بے خودی کے عالم میں اسکی طرف جھک رہا تھا

فاطمہ جو محند کے ایک دم سے جھٹک کر چھوڑنے پر نیچے گری تھی اور ہونق بنی کب سے محند کو حامد کی گرل فرینڈ کے ساتھ ڈانس کرتا ہوا دیکھ جل جل کر کوئلہ ہو رہی تھی پیر پٹختے کھڑی ہوئی تھی

ارے ------ شمائل---------؟؟؟

exponovels

اس نے سامنے سے آتی شمائل کو دیکھ کر چلانے کے سے انداز میں بولا تھا وہ بھی شمائل کے یوں اچانک آنے پر حیران ہوئی تھی

محند کے کانوں میں جب یہ نام پڑا تو جھٹ سے اس نے اینٹرینس کی طرف دیکھا تھا جہاں سے ایک بے انتہا خوبصورت لڑکی سلمان یزدانی کے ساتھ چلتی ہوئی آرہی تھی

شولڈر کٹ بیک لیس منی گولڈن ڈیزائینر ڈریس میں بالوں کا اونچا جوڑا بنائے لمبی ہیل میں ہرنی کی سی چال چلتی اپنے سفید دلکش سراپے کے ساتھ پارٹی میں موجود ہر کسی پر اپنی اداؤں کی بجلیاں گراتی آرہی تھی

محند کے تاثرات اسے دیکھتے ہی تبدیل ہوئے تھے

exponovels

ثمال کو خود پر کی گئی گرفت ڈھیلی پڑتی محسوس ہوئی تو وہ جلدی سے اس سے دور ہوئی تھی مگر جب اسکی نظر محند کے سرخ پڑتے چہرے پر پڑی تو وہ ٹھٹھکتے ہوئے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھنے لگی تھی---

لیکن جس پر اسکی نظر پڑی تھی وہ اسکے بھی ہوش اڑا گئی تھی

یہ تو تصویروں سے بھی کہیں زیادہ خوبصورت ہے ---

یہ حسین عورت کوئی اور نہیں محند کی سابقہ بیوی شمائل تھی

ثمال نے محند کی جانب دیکھا تو اسے غصے سے سرخ پڑتے وہ آہستہ سے اس سے دور ہونے لگی اور پھر شمائل کی طرف دیکھا تھا جو ایک نظر محند پر ڈال کر اپنے ساتھ چلتے آدمی سے کچھ بولی تھی جس پر وہ ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلا گیا تھا

exponovels

اوہ تو یہ جیلس ہو رہے ہیں ----

ثمال کو اسکے غصے کی وجہ یہی لگی تھی کہ اسکی پہلی بیوی کسی اور کے ساتھ تھی

ثمال کا ہاتھ حامد نے تھاما تھا

حامد----- بھائی---------

دھیرے سے بولتی ثمال اس سے اپنا ہاتھ چھڑواتی وہاں سے ہٹ گئی تھی تاکہ وہ یہ منظر نہ دیکھ سکے------

حامد نے ایک نظر انکی طرف دیکھا تھا جہاں اب شمائل اور سلمان یزدانی محند کے پاس کھڑے کچھ بات کر رہے تھے اور پھر وہ سر جھٹکتا ثمال کے پیچھے گیا تھا

exponovels

ہائے مسٹر محمد سلطان ----------

سلمان یزدانی اپنا ہاتھ اسکے آگے کرتا مسکراتے ہوئے بولا تھا

مجھے لگا تھا کہ تم نہیں آو گے ------

محمد اس سے ہاتھ ملاتا نارمل انداز میں بولا تھا

جبکہ اسکے عام سے بی ہیوئیر پر سلمان کے ساتھ ساتھ شمائل بھی ٹھٹھکی تھی

مبارک ہو مسٹر محمد سلطان ------

exponovels

شمائل اسکے آگے ہاتھ کئے مسکراتے ہوئے اس سے بولی تھی اور اپنی گہری نگاہوں سے اسکا سر سے پاؤں تک جائزہ لیا تھا ------

محند اسکی آنکھوں کی زبان کو پڑھتے مسکراتا ہوا اس سے ہاتھ ملانے لگا----

افکورس ------ مسز سلمان یزدانی------- !!

محند کے اسکے ہاتھ پکڑ نے پر ایک سیکنڈ کے لئے شمائل نے اپنی آنکھیں بند کر کے کھولیں تھیں -----.

ایکسکیوز می--------- انجوائے دی پارٹی-------

محند کو جب فیل ہوا کہ ثمال اسکے ساتھ نہیں ہے تو ان سے ایکسکیوز کرتا وہاں سے ہٹا تھا اور اپنی نظریں آس پاس دوڑائی تھیں

exponovels

ثمال کونے میں کھڑی تھی اسکے ساتھ حامد بھی کھڑا تھا اور وہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے جوس پلانے کی کوشش کر رہا تھا مگر ثمال مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی

محند کا غصہ پھر عود کر آیا تھا

اس سے پہلے کہ وہ اسکے پاس جاتا کسی نے اسکا ہاتھ تھاما تھا

پلٹ کر دیکھا تو شمائل تھی جو اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی

محند نے درشتگی سے اپنا ہاتھ کھینچا----

بہت بدل گئے ہو مان ----------اور کافی ہینڈسم پلس رچ بھی -------

exponovels

اسکے سامنے وائن کا گلاس رکھے وہ خمار زدہ آنکھوں سے اسکی آنکھیں میں جھانکتے ہوئے بولی تھی

اور تم بھی کافی بدل گئی ہو ------ مکار پلس پہلے سے بھی زیادہ بے ہودہ -----.---

محند نے طنزا" مسکراتے ہوئے اسے اسی کے انداز میں جواب دیا تھا

ہا ہا ہا ہا-------

اسکے لئے لایا ہوا وائن کا گلاس اپنے ہونٹوں سے لگاتے وہ قہقہ لگا گئی تھی

ہاں لیکن تم میں ایک چیز ابھی بھی وہی ہے ---

exponovels

شمائل اسکے تھوڑا اور قریب ہوئی تھی

تم ابھی بھی اکیلے ہو ہر چیز ہے تمہارے پاس دولت شہرت اونچا مقام واہ وائی اور تو اور صاحب اولاد بھی ہو مگر پھر بھی تمہارے پاس سکون نہیں ہے تمہارے پاس ہمسفر نہیں مان -- تمہیں نہیں لگتا تم نے مجھے ٹکھرا کے بہت بڑی غلطی کی ہے ------

وہ دکھی نظروں سے اسے حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولی

طلاق لینے والی تم تھی ----- اپنے بچے کو بھی چھوڑنے والی تم تھی ------ تمہیں چاہیے تھا مزید پیسہ ---- اسی لئے مجھے گنوا کر تم گئی تھی سلمان یزدانی کے پاس

-----

exponovels

محند تو اسکی بات پر چڑ ہی گیا اور دور کھڑے کسی سے باتوں میں مصروف سلمان یزدانی کو دیکھتے سرد آواز میں اسے باور کرواتے ہنسا تھا

تو اب بھی تو میں خود ہی آئی ہوں نہ مان ----

اسکے سینے پر ہاتھ رکھتی وہ نم آنکھوں سے بولی -----

تم شائد بھول رہی ہو کہ تمہارا شوہر بھی یہی موجود ہے اگر اس نے تمہیں یوں کسی غیر مرد کے ساتھ ایسی حرکتیں کرتے ہوا دیکھ لیا نہ تو بہت برا ہوسکتا ہے تمہارے لئے ------

اسکے ہاتھ کو جھٹکے سے جھٹکتے وہ تنفر سے بولا تھا مگر مقابل پر کچھ اثر ہی نہیں پڑا تھا

exponovels

ہو جانے دو برا ---- زیادہ سے زیادہ کیا ہوگا طلاق دے دیگا نہ وہ تو اچھا ہی ہوگا تم اور میں پھر سے ایک ہو جائیں گے مان ----- تم نہیں جانتے کتنا مس کیا ہے میں نے تمہیں ----بہت پچھتائی ہوں میں--- اپنی زندگی کے سب سے بیوقوفانہ غلط فیصلے پر ---- لیکن اب مجھے احساس ہوگیا ہے کہ میں غلط تھی ---- احساس ہوگیا ہے کہ میں تم سے شدید محبت کرتی ہوں --- نہیں رہ سکتی میں تمہارے بغیر ---

پلیز ایکسکیوز می مسز سلمان یزدانی مجھے کسی بہت اپنے کو ڈھونڈنا ہے آپ پارٹی انجوائے کیجئے اور میرے میگا سرپرائز کا ویٹ کریں یقینا"آپ کو بہت زیادہ اچھا گے گا

محمد سنجیدگی سے اس کی باتوں کو اگنور کئے اس سے کہتا ثمال کی طرف بڑھ گیا تھا

پیچھے شمائل اسکی پشت کو تکتی رہ گئی تھی ----

exponovels

چچچچ------- بہت افسوس ہو رہا ہے مجھے ڈئیر بھابھی ایک بار پھر سے تہی داماں رہ گئیں آپ تو ----

فاطمہ کب سے ان دونوں کو بات کرتے ہوئے سن رہی تھی اور دل ہی دل میں شمائل کی حالت پر بہت خوش بھی ہو رہی تھی کہ محند نے اسے کیسے مزیدار طریقے سے اگنور کیا تھا اور پھر اسے چھوڑ کر چلا بھی گیا تھا جسکے پیچھے ایک دنیا دیوانی تھی اسے اسی کا سابقہ شوہر ٹھکرا کر چلا گیا تھا

تم کیوں اتنا خوش ہو رہی ہو کہ جیسے تمہیں محند مل گیا ہو ------ میں نے تو کم از کم ایک وقت اسکی رفاقت میں گزارا ہے اور تو اور اسکے بچے کو بھی اس دنیا میں لانے والی میں ہی ہوں تو تم کیوں اتنا اڑ رہی ہو----

شمائل کہاں اسے اپنی بے عزتی کرنے دیتی الٹا اسے ہی گھسیٹ لیا تھا اس نے ---

exponovels

ہا ہا ہا ہا ---- بھابھی جان آپ کو کچھ معلوم نہیں ہے اس لئے زیادہ مت باتیں بنائیں کیونکہ ابھی بھی جو محند نے آپ سے کہا ہے نہ کہ وہ کوئی میگا سرپرائز دینے والا ہے تو میں آپ کو بتاتی چلوں کہ وہ میگا سرپرائز میں ہی ہوں--- محند کی گرل فرینڈ ہوں میں ---شمائل--- بھابھی---!!

فاطمہ محند پر نظریں ٹکائے جو کسی کو ڈھونڈ رہا تھا وہ شمائل کو بولی تھی

ہا ہا ہا ہا -----

کیوں جوک کر رہی ہو فاطمہ تم ---- ہا ہا ہا-- مت کرو ورنہ میں ہنس ہنس کے پاگل ہو جاؤں گی--گرل فرینڈ کی بات کرتی ہو تم --- ارے تمہاری تو شکل بھی نہیں یاد اسے اور تم اسکا میگا سرپرائز---- ہا ہا ہا ---

شمائل اسکی بات پر بے ساختہ ہنستے ہوئے بولی تھی

exponovels

شکل...؟؟ ---- ہاہہہ---- افسوس کے ساتھ بھابھی میں آپ کو بتاتی چلوں کہ جو پروجیکٹ سلمان بھائی کے ہاتھ لگا تھا وہی پروجیکٹ جسکی خوشی میں یہ پارٹی دی گئی ہے وہ میری ہی وجہ سے مخند کو دوبارہ حاصل ہوا ہے --- میں کل ہی مخند کے ساتھ ایک لمبی ڈیٹ کرکے آرہی ہوں----

فاطمہ کچھ سچ کچھ جھوٹ کی آمیزش لئے بولی تھی جس پر شمائل کا رنگ اڑا تھا

تم ----- بے ہودہ لڑکی تم نے اپنے ہی بھائی کے ساتھ غداری کی----

شمائل اسکے پاس ہوتی غرائی تھی زیادہ غصہ تو اسے ڈیٹ پر آیا تھا

آں ں ں------ دیکھو تو سہی کون کہہ رہا ہے مجھے جو دنیا کی سب سے بڑی دھوکے باز عورت --- دھوکے باز بیوی اور دھوکے باز ماں ہے ----

exponovels

ہونہہ اپنی حد میں ہی رہیں تو اچھا ہے بھابھی جان ورنہ آپ سلمان بھائی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گیں---

گلاس کو ٹیبل پر پٹختے فاطمہ اسے بہت کچھ باور کروا کے جا چکی تھی جبکہ شمائل اسکے جانے کے بعد تلملا اٹھی تھی

حامد ثمال کو منا رہا تھا مگر ثمال اس سے سخت ناراض ہوچکی تھی کہ وہ اسے بی بی جان کے گدھے کے پاس چھوڑ کر ہی کیوں گئے

لیکن حامد نے بہانے سے کیسے بھی کر کے اسے آخر کار منا ہی لیا تھا

exponovels

ثمال محند کو شمائل سے باتیں کرتے ہوئے بھی دیکھ چکی تھی اور دل ہی دل میں کڑ بھی رہی تھی مگر اسے خود بھی نہیں پتہ چلا کہ وہ بھی جیلس ہو رہی ہے

ابھی اسے یہاں کچھ دیر ہی گزری تھی کہ محند ماتھے پر بل سجائے برہم سا اسکی طرف بڑھتا ہوا دکھا

حامد اسکے لئے جوس لینے گیا تھا کیونکہ پہلے اس کے منع کرنے پر وہ اس نے خود پی لیا تھا

افف ایک تو پتہ نہیں حامد بھائی عین موقع پر ہی کیوں غائب رہتے ہیں

ثمال کو پھر سے ڈر لگنے لگا تھا کہ وہ سب کے سامنے کیا کرے گا اسکے ساتھ۔۔۔۔

exponovels

اپنے بچاؤ کے لئے اس نے آس پاس دیکھا تو ایک ویٹر ٹرے میں گلاسس رکھے یہی سے گزر رہا تھا

ثمال نے ایک نظر محند کی جانب دیکھا جو اسکے پاس تقریبا" آچکا تھا اس نے فٹ سے ٹرے سے ایک گلاس اٹھا کر سیدھا محند کے منہ پر ہی الٹ دیا -------

محند نے سوچا بھی نہیں تھا کہ ثمال ایسا کچھ کرے گی بھی مگر اسکے ایسا کرنے پر منہ کھولے اسے حیران نظروں سے دیکھنے لگا جو اب گھبراتے ہوئے گلاس زمین پر پھینکے وہاں سے پیچھے کی طرف والی راہداری میں بھاگی تھی محند بھی اسکے پیچھے لپکا تھا اور بنا کسی تگ ودود کے اس نے ثمال کو جا لیا تھا اور پھر اسے بازو سے گھسیٹتے ایک روم میں لایا تھا اور دروازہ بند کرنے کے بعد اسے لئے باتھروم میں گھس گیا تھا

ثمال اسکے دروازہ بند کرنے پر ہی سرد پڑ چکی تھی کہ اسکے باتھروم میں. لانے پر بے ہوش ہونے پر پہنچ گئی تھی

exponovels

صاف کرو میرا منہ۔۔۔۔۔۔!

اسے دیوار سے لگائے وہ غرایا تھا

ثمال اسکے غرانے پر چلائی تھی وہ تو پہلے ہی اس سے کافی حد تک ڈری ہوئی تھی مگر محند تھا کہ اس پر حکم چلا رہا تھا

اگر تم نے جلدی سے میرا منہ صاف نہیں کیا تو پھر میں اپنے طریقے سے صاف کروں گا

اسکے چیخنے پر محند کو اور بھی غصہ آیا تھا

نن۔۔۔۔۔ نہیں ۔۔۔۔۔ مم۔۔۔۔ میں کرتی ہوں۔۔۔۔۔۔

exponovels

ثمال پر اسکی دھمکی کا مثبت اثر پڑا تھا اسی لئے اس نے فورا" سے نل کھولے ہڑبڑی میں اپنے ہاتھوں سے ہی اسکا منہ صاف کرنے لگی تھی

جلد بازی میں وہ خود کا بھی منہ دھوچکی تھی

محند مدہوش سا اسکے نرم ملائم ہاتھوں کا مسرور سا لمس اپنے چہرے پر گہرائی سے محسوس کر رہا تھا جبکہ اسکی نظریں ثمال کے گیلے چہرے پر تھیں جس کے نقش اسکی طرح بوکھلائے بوکھلائے سے تھے

وہ ثمال کے قریب ہوا تھا جس پر ثمال کے چلتے ہاتھ ایک دم سے تھم گئے تھے وہ یک ٹک محند کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جو اسے الگ ہی پیغام دے رہی تھیں

محند نے دایاں ہاتھ بڑھاکر اسکی پیشانی سے لیکر اسکے سرخ ہونٹوں تک لکیر کھینچی تھی

exponovels

ثمال جسے اسکے ارادے نیک نہیں لگ رہے تھے اور اوپر سے وہ اس کے ساتھ اکیلے بند کمرے میں اکیلے بند باتھروم میں اسکے بے حد نزدیک تھی

اس سے پہلے کہ محند کوئی گستاخی کرتا ثمال نے بائیں طرف رکھی شیمپو کی بوتل اٹھائی تھی اور اسکے بازو پر مارتی اسے دھکا دیتی باتھروم سے باہر نکلی تھی

اس سے پہلے کہ وہ روم سے بھی باہر نکلتی محند جو کہ الگ ہی کیفیت کے زیر اثر مدہوش سا کھڑا تھا اسکے مار کر باتھروم سے بھاگنے پر ہوش میں آیا تھا فورا" سے ثمال کو بازو سے اپنی طرف
کھینچا تھا جس پر وہ بہت زور سے اسکے سینے سے لگی تھی نتیجتا" وہ ٹکرانے سے زمین بوس ہوئی تھی اور اسکے ہاتھ سے شیمپو کی بوتل چھوٹ کر دور جا گری ----

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ زمین پر بیٹھی محند کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ رہی تھی

exponovels

محند دو قدم کے فاصلے پر تھا کہ ثمال نے ایک بار پھر سے ہمت پکڑی تھی اور کھڑے ہو کر ڈریسنگ ٹیبل کی طرف جاکر فورا" سے بوتل اٹھائی تھی اور اپنا رخ محند کی جانب کر کے بوتل کو اسکی طرف کیا تھا جیسے وہ بوتل نہیں بندوق ہو------

محند اسکی بچکانہ حرکت ہر زیرلب مسکراتا آگے بڑھا تھا

ثمال کا دل کیا کہ وہ یہ شیمپو سیدھا محند کے سر پر دے مارے ---

اسے پھر سے دورہ پڑ رہا ہے-----!!!

اب میں کیا کروں------؟؟؟

exponovels

ثمال پیچھے ہٹتی جارہی تھی اور محند کے قدم اسکی طرف اٹھ رہے تھے ۔۔

دیکھیں اگر آپ نہ رکے نہ تو میں نے اس سے آپ کا سر پھاڑ دینا ہے

ثمال نے شیمپو کی بوتل محند کو دکھاتے ہوئے اسے دھمکانا چاہا مگر محند جو بے خودی کے عالم میں اسکی طرف بڑھ رہا تھا اسکی دھمکی پر مسکرا دیا

تو پھاڑ دو سر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پر میں نہیں رکنے والا۔۔۔۔۔۔

پراسرار لہجے میں بولتا وہ ثمال کو ڈریسنگ ٹیبل سے لگا چکا تھا

اسکے دونوں طرف اپنے ہاتھ رکھتے وہ اس پر زرا سا جھکا تھا

exponovels

ثمال نے فورا" اپنی آنکھیں بند کیں تھیں------

محند اسکے ڈرنے پر ہنسا تھا اور اسکے گیلے چہرے کے ساتھ چپکے نم بال کانوں کے پیچھے اڑسے تھے جس پر ثمال کی ریڑھ کی ہڈی میں بجلی کی لہر اتری تھی

محند اسے مبہوت سا اسکے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ رہا تھا

کھٹکے کی آواز پر اس نے شیشے میں دیکھا جہاں شمائل کھڑی پردے کی اوٹ سے اندر جھانک رہی تھی

محند کی آنکھیں لال ہوئیں تھیں بہت کچھ یاد آیا تھا اسے---

پھر اس نے ثمال کی طرف دیکھا تھا جو ہنوز آنکھیں سختی سے بند کئے ڈری ڈری سی کھڑی تھی

exponovels

اسکی آنکھوں نے اس منظر پر اپنا رنگ بدلہ تھا جہاں اب لالی کی جگہ چمک نے جگہ لے لی تھی ---- پھر ایک نظر شیشے میں دیکھ کر محند نے جو کیا اس پر ثمال تو کیا شمائل کی بھی سانسیں بند ہوئیں تھیں ----------

شمائل جو محند کو کسی لڑکی کے پیچھے جاتا دیکھ چکی تھی خود بھی اسکے پیچھے آئی تھی مگر اسے لڑکی کو زبردستی کمرے میں لے جا کر دروازہ بند کرتے دیکھا تو بری طرح ٹھٹھکی تھی پھر تجسس کے مارے وہ کھلی کھڑکی کا زرا سا پردہ سرکا کر اسکی اوٹ میں ہوتے اندر جھانکنے لگی تھی جہاں محند اس لڑکی کے بہت قریب کھڑا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ثمال پر جھکا تھا اور شدت بھری گستاخی کر گیا تھا۔

شمائل کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں

محند نے اس پر ہی بس نہیں کیا تھا وہ مزید اس میں اپنی شدتیں منتقل کر رہا تھا

exponovels

شمائل کو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ جو وہ دیکھ رہی تھی وہ سب کیا تھا آخر محند اس طرح کسی لڑکی کے ساتھ زبردستی -----؟؟

محند کو تو کبھی کسی لڑکی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں پڑی تھی بلکہ لڑکیاں خود اسکی طرف قدم بڑھاتی تھیں مگر پھر بھی اس نے انکا حوصلہ نہیں بڑھایا تھا

شمائل سوچوں سے تب نکلی جب محند نے اسکے منہ پر ٹھک سے و نڈو بند کی تھی ---

شمائل اپنی اس بے عزتی پر سلگتی وہاں سے تن فن کرتی چلی گئی تھی

ثمال کو جیسے ہی خود پر سے بوجھ ہٹتا محسوس ہوا وہ فورا" سے دروازے کی جانب لپکی تھی اور فورا" سے پیشتر دروازہ کھول کر باہر کی طرف بھاگی تھی

exponovels

محند اسے بھاگتے دیکھ شوخی سے ہنسا تھا

جو بھی تھا مگر محند نے جو بھی کیا تھا وہ ناٹک تو بلکل بھی نہیں تھا جو اسکا دل چیخ چیخ کر اس سے کہہ رہا تھا

ثمال--------!!

ہے سے محبت بھرے لہجے میں محند بڑبڑایا تھا

ثمال اپنا حلیہ درست کرتی پارٹی میں آئی تھی جہاں حامد اسے ہی ڈھونڈ رہا تھا

exponovels

کہاں چلی گئی تھی تم ثمال میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہا ہوں۔۔۔۔

ثمال کے نظر آنے پر وہ اسکے پاس آکر بولا تھا

وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟

حامد دو منٹ کے اندر اندر مجھے میڈیا میرے سامنے چاہیے ۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ ثمال کچھ کہہ پاتی محمد فورا" سے وہاں آیا تھا اور حامد کو دو ٹوک انداز میں بولا تھا اور ثمال کو کھینچتے سٹیج کی جانب بڑھا تھا

ثمال نے بہت کوشش کی مگر وہ خود کو اسکی سخت گرفت سے نہیں چھڑا پائی۔۔۔۔

exponovels

محند نے سٹیج پر جاکر ہی دم لیا تھا اور اسکی کمر کو پکڑے اپنے ساتھ لگائے تمام گیسٹ اور میڈیا کی طرف متوجہ ہوا تھا جو پہلے ہی حامد نے بلوائی تھی بھاگتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی اور اپنے اپنے کیمرے محند پر فوکس کئے تھے

ثمال تو یہ سب دیکھ کر ساکت کھڑی تھی اسے سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کہ یہ ہو کیارہا ہے

میں آپ سب کو ایک بہت ضروری خبر سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں

محند نے بات کا آغاز کیا تھا

سب محند کی جانب متوجہ تھے فاطمہ اور سلمان یزدانی کے ساتھ کھڑی شمائل بھی محند کی طرف متوجہ تھی

exponovels

اور وہ خبر یہ ہے کہ میں محند سلطان اب بیچلر نہیں رہا ---- میں نے اپنی سیو گلم سے شادی کرلی ہے sevgilim

ثمال کو پیار بھری نظروں سے دیکھتے محند نے آخر کار سب کو سچ میں سرپرائز کر ہی دیا تھا

دور کھڑا حامد مسکراتے ہوئے ان دونوں کو دیکھتے بی بی جان کو فون ملا چکا تھا آخر کار ان دونوں کا پلین سکسیسفل جو رہا تھا

ثمال محند کو دنگ نظروں سے دیکھ رہی تھی اور محند اسے محبت سے----------

---

exponovels

محند نے کیا کہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آئی تھی بس منہ کھولے دنگ نظروں سے دیکھتی رہی تھی گھر واپسی پر بھی وہ صرف خاموش رہی تھی پچھلی سیٹ پر محند کے ساتھ بیٹھی سارے رستے وہ اپنی ہی سوچوں میں گم رہی تھی

حیران تو محند بھی تھا اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ اس نے جو بھی آج کیا تھا کیا وہ خود اس نے کیا تھا

اپنے ساتھ بیٹھی ثمال پر ایک اچٹتی سی نظر بھی ڈالی تھی جو باہر دیکھ رہی تھی

اصل جھٹکا تو ثمال کو گھر پر آکر لگا تھا جب بی بی جان اس پر واری جارہی تھیں اور پھر بی بی جان کی زبانی اسے محند کی زبان سے ادا ہوئے لفظ بھی پتہ چلے تھے جس پر وہ منہ کھولے بی بی جان کو دیکھے جارہی تھی

exponovels

منہ تو بند کریں ثمال بچے ۔۔۔۔۔۔۔

اسکے منہ نہ بند کرنے پر بی بی جان نے اسے پیار سے کہا تھا جو ابھی تک یہی سن کر حیران تھی کہ محند نے سب کے سامنے اسے اپنی بیوی بتا دیا تھا

یہ کیسے ہوگیا---؟؟؟

بی بی جان آپ کے گدھے نے یہ کیسے کر لیا--؟

ثمال معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتی بی بی جان سے بولی تھی

چپ بھئی یہ کیا بول رہی ہو تم میرے بچے کو--

exponovels

بی بی جان مصنوئی خفگی جتاتیں ثمال کو ٹوک گئی تھیں جسے اب اپنی بے اختیاری پر احساس ہوا تھا اور وہ اپنے ہونٹوں پر تھپڑ مارتی جھٹ سے سوری بولی تھی

چلو کوئی بات نہیں مگر آئندہ میں نہ سنوں ایسا ٹھیک ہے------؟؟

جی ---- بی بی جان انکی قسم آئندہ نہیں بولوں گی -----

بی بی جان نے اسے تنبیہہ کی تو ثمال گلے پر ہاتھ رکھتی محند کی قسم کھانے لگی----.

چلیں جائیں اب حمنہ کو لیکر محند کے روم میں ---- میں نے آپ کا اور حمنہ کا سامان وہی سیٹ کروا دیا ہے --

ثمال جو بی بی جان کے کہ جائیں پر کھڑی ہی ہوئی تھی کہ انکے محند کے روم میں جاؤ پر ایک جھٹکے سے مڑی تھی

exponovels

جی-------؟؟

اسے لگا کہ اس نے کچھ غلط سنا ہے اس لئے ایک بار پوچھنا مناسب سمجھا تھا

میں نے کہا محند کے روم میں جاؤ تم دونوں--

بی بی جان بھی اسکی حیرت سمجھتیں زور دے کر بولی تھیں انکے الفاظوں میں کچھ تو تھا کہ ثمال بنا کچھ بولے بے ساختہ سر ہلا گئی تھیں

کھانا کھایا اس نے ----------؟؟؟

exponovels

حامد پارٹی کے فورا" بعد اپنے فلیٹ آیا تھا اور ادھیڑ عمر ملازمہ سے پوچھا تھا جس پر انہوں نے نفی میں سر ہلایا تھا

ہمممم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے سر کے اشارے کرنے پر ملازمہ چلی گی تھیں

حامد گہری سانس بھرتا روم میں داخل ہوا تھا

کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔ وہ سمجھ گیا کہ پھر سے بارش برسائی گئی ہے۔۔۔۔۔

مرحبا۔۔۔۔۔۔

exponovels

فون کی لائٹ جلا کر حامد گلا کھنکھارتے بولا

سامنے بیڈ پر موجود وجود نے سر اٹھا کر سلام کرنے والے کی طرف دیکھا تو حامد کھڑا مسکرا رہا تھا

اس نے پھر سے اپنی سرخ آنکھیں جو رونے کے سبب ہوئی تھیں موند کر گھٹنوں میں منہ دے دیا تھا

اسے یہاں تین دن ہوچکے تھے مگر حامد ابھی تک اسے چپ کروانے میں ناکام ہی ثابت ہوا تھا

چل بیٹا حامد شروع ہو جا ------

exponovels

منہ پر ہاتھ پھیرتے اس نے دروازہ کھلا چھوڑتے بیڈ پر بیٹھے وجود کے سامنے رکھے تھری سیٹر صوفے پر بیٹھا اور گہری سانس بھرتے اس سے گویا ہوا ----

دیکھو تم کب تک یونہی روتی رہو گی ---؟؟ مجھے تو لگتا ہے کہ ایک دن تمہاری یہ جو ٹینکی ہے نہ جہاں سے اتنے سارا پانی آنسؤوں کی صورت نکلتا ہے وہ ختم ہوجائے گا--

ہا ہا ہا ہا----------

حامد اپنی ہی بات پر ایسے ہنسا تھا کہ اس نے کوئی بہت بڑا جوک مار لیا ہو مگر جب اس وجود کو ٹس سے مس نہ ہوتے دیکھا تو وہ کھسیا گیا

یار حامد بڑے بڑوں کو تم نے اپنی انگلیوں پر نچایا ہے مگر پتہ نہیں یہ کیسی مغلوق ہے کہ اس پر میری باتوں کا کچھ اثر ہی نہیں ہوتا---

exponovels

اب کی بار حامد اردو میں بولا تھا کیونکہ اسے اردو نہیں آتی تھی وہ پکی ترکش تھی

آہم آہم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک بات پھر سے گلا کھنکھارا گیا

مگر اسے سمجھ ہی نہیں آیا کہ وہ کیا بولے۔۔

جب کچھ سمجھ نہیں آیا تو حامد نے اسے بازو سے پکڑ کر زبردستی کھڑا کیا پھر اسے کھینچتا باہر کچن میں لایا اور زبردستی ہی اسے لنچ ٹیبل کے سامنے رکھی ایک کرسی پر پٹختا فریج سے کھانا نکالنے لگا تھا

وہ جو رونے کے شغل میں مصروف اسکی باتوں کو اگنور کر رہی تھی اسکے اچانک اس رد عمل پر آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی جو اب کھانا گرم کرکے ٹیبل پر لگا رہا تھا

exponovels

وہ ایلے بی ہیو کر رہا تھا کہ جیسے وہ اکیلا ہو۔

کھانا ٹیبل پر لگانے کے بعد وہ بھی چیئر پر بیٹھا اور پلیٹوں میں اسکے لئے کھانا نکالنے لگا

چپ چاپ کھاؤ اب ورنہ جیسے جیل میں قیدیوں کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے نہ اسے الٹا لٹکا کے بجلی کے جھٹکے دینے کے بعد موٹے موٹے ڈنڈوں سے ٹھکائی کی جاتی ہے میں بھی ویسے ہی ------ کرواؤں گا ملازمہ سے ---

حامد اسے ڈرانے کے لئے کہ وہ کھانا کھا لے اس لئے یہ سب بولتے ہوئے آخر میں ویسے ہی میں کروں گا کہتے کہتے خود کو روک گیا کہ یہ مناسب نہیں لگے گا پھر ملازمہ سے کراؤں گا کہہ گیا

وہ اسکی دھمکی سن کر واقعی میں ڈر گئی تھی اور اسے دیکھتے خود بھی کھانے لگ پڑی

exponovels

حامد نے کھاتے ہوئے ٹیڑھی نظر اس پر ڈالی جو اسکی دھمکی پر کھانا شروع کر چکی تھی --- وہ بھی مسکراتے ہوئے کھانے کی طرف متوجہ ہوا ۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد وہ فورا" سے اٹھ کر واپس کمرے میں چلی گئی اور دروازہ اندر سے بند کرلیا --- مطلب صاف تھا کہ وہ اب اسے بلکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی ----

ہائے شکر ہے کم از کم اب وہ کھانا تو کھایا کرے گی --

ماتھے سے پسینہ صاف کرکے وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے بڑبڑایا تھا پھر ملازمہ کو چند ہدایات دینے کے بعد ایک نظر اسکے بند کمرے پر ڈالتا وہ وہاں سے چلا گیا تھا

---

exponovels

ثمال کو سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کہ وہ کیسے اسکے روم میں جائے جس نے شادی کی پہلی ہی رات اسے آسمان سے زمین پر پٹخا تھا

وہ تزبذب کے مارے کافی دیر تک اپنے روم میں ٹہلتی رہی پھر جب گھڑی نے 1 کا ہندسہ پار کیا تو وہ سوتی ہوئی حمنہ کو گود میں اٹھاتی مخند کے روم میں دبے پاؤں داخل ہوئی

کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا صرف زیروبلب کی مدھم سی روشنی تھی جس میں ثمال مشکل سے انداز" چلتے ہوئے بیڈ پر آئی تھی جہاں مخند بنا چینج کئے اوندھے منہ سویا ہوا تھا

اب میں کہاں سؤوں گی بی بی جان کے گدھے نے تو سارا بیڈ ہی لیا ہوا ہے

ثمال مخند کو بیڈ پر پھیلے دیکھ کر منہ بناتے بولی تھی

exponovels

حالانکہ بیڈ تو کافی بڑا تھا مگر اسکے بیچ و بیچ لیٹنے کی وجہ سے ثمال جھجھک رہی تھی

کچھ سوچتے ہوئے اس نے حمنہ کو محند کی بائیں جانب لٹایا اور پھر صوفے پر سے کشن اٹھا کر محند کی طرف بلکل 1 انچ کے فاصلے پر لائن سے رکھ دئے اس طرح حمنہ والی سائڈ پر اسکی جگہ بن چکی تھی کیونکہ اس نے بیچ میں کشن سے اپنے لئے حفاظتی بارڈر جو بنا لیا تھا

ثمال آہستہ سے بیڈ پر لیٹی اور حمنہ کو کشنز والی سائیڈ پر کئے خود پائینتی کے ساتھ لگ کر لیٹ گئی

محند کا چہرہ دوسری طرف تھا اس لئے وہ اسکی پشت کو دیکھتی آج کے پورے دن کو یاد کرنے لگی بے شک آج کا دن اسکے لئے کسی سرپرائز سے کم نہ تھا

کیا ہیں یہ ------؟؟

exponovels

کتنے چہرے ہیں انکے ------ میں جتنا سوچتی ہوں کہ آپ اب یہ کریں گے وہ کریں گے مگر ہوتا اس سے الٹ ہے

اب پتہ نہیں آج جو انہوں نے کیا اسکے پیچھے نہ جانے انکا کون سا مقصد پنہاں تھا ---؟؟

ضرور کوئی کھچڑی پک رہی ہے انکے اندر -----

ہا ہ ہ ----------

ثمال ایک دم سے اٹھ کر بیٹھی تھی

اچھا تو مطلب کہ یہ سب کے سامنے خود کو اچھا شوہر ثابت کرتے ہوئے مجھے بری بیوی ثابت کرکے مجھ سے آسانی سے اپنی جان چھڑانا چاہتے ہیں تاکہ وہ جب مجھے طلاق دیں تو

exponovels

سب کی نظروں میں معصوم بنیں اور مجھے ظالم ظاہر کریں ------ اللہ اللہ --- کتنے چالاک ہیں یہ ----- ہمممم ---- تو جانتے ہیں نہ کہ بی بی جان میری سائڈ ہیں اسی لئے آج سب کے سامنے مجھے بیوی بھی قبول کر لیا تاکہ بی بی جان ان سے خوش ہو کر انکی ٹیم میں چلی جائیں ----- چچچچ------ کتنے گھنے میسنے ہیں یہ -- تبھی تو انکا تیر سیدھا نشانے پہ لگا تھا اسی لئے بی بی جان نے مجھے انکے روم میں کیسے جانے کو بولا

ہمممم ----- مگر میں بھی ثمی ہوں اتنی بھی آسان شے نہیں ہوں -- ناک و چنے نہ چبوائے میں نے تو میرا بھی نام ثمال صادق آباد کی ڈان نہیں ----- ہونہہ-----

اب تیار ہو جائیں بی بی جان کے گدھے ثمال سے مقابلہ کرنے کے لئے ----- ہائے اللہ جی بہت بہت شکریہ آپ کا کہ مجھے بروقت انکا ڈرامہ سمجھا دیا ورنہ میں تو انکے جال میں پھنس جاتی ---- اب دیکھیں کیسے میں انہی کی بازی انہی پر الٹتی ہوں-------

exponovels

ثمال آہستہ آہستہ بڑبڑاتی اب لیٹ کر آگے کی پلیننگ کر رہی تھی پھر نہ جانے کب سوچتے سوچتے اسے نیند نے آلیا اور وہ ہر شے سے غافل ہو گئی -------

---

محند کو نیند میں عجیب سا احساس ہوا تھا

کچھ عجیب سی خوشبو تھی جو اسکے نتھنوں سے ٹکرا کر اسے آنکھیں کھولنے پر مجبور کر گئی تھی وہ خوشبو بے بی پاؤڈر کی تھی--

سب سے پہلی نظر تو اسکی کشن پر پڑی حیرت سے اٹھ کر بیٹھا تو اسے جھٹکا لگا ----

یقین نہیں آنے پر اس نے اپنی آنکھیں مسلیں کہ شائد اسکا کوئی وہم ہو مگر منظر ویسے کا ویسا ہی رہا

exponovels

ثمال اسکے بیڈ پر حمنہ کو اپنی آغوش میں لئے مزے سے سو رہی تھی

یہ --------،؟؟؟

میں نے آج تھوڑا نرمی سے کیا برتاؤ کرلیا کہ اسکی اتنی ہمت بڑھ گئی کہ وہ میرے روم میں ہی آگئی اور تو اور اپنے ساتھ اسے بھی-----

محند کی جیسے ہی نظر حمنہ پر پڑی تو وہ جو نان سٹاپ بول رہا تھا ایک دم سے خاموش ہوگیا تھا اور یک ٹک حمنہ کو دیکھنے لگا وہ بلکل شمائل کی کاپی تھی مگر اس میں دوڑتا خون اس کا بھی تو تھا

عجیب سی بے چینی نے اسے گھیرا تھا جس سے گھبرا کر اس نے سرعت سے اپنا رخ موڑا تھا

exponovels

تھوڑی دیر بعد جب وہ خود کو کمپوز کرچکا تو بیڈ سے اٹھا اور ثمال کی طرف آکر اسے جھنجھوڑنے لگا ۔۔۔۔۔

ثمال گہری نیند میں جا چکی تھی کہ اسے کسی کی انگلیاں اپنے کندھوں پر دھنستی ہوئی محسوس ہوئیں تھیں فورا" سے آنکھیں کھول کر اس نے جب اوپر دیکھا تو محند کو اپنے اوپر جھکے ہوئے پایا جو سخت نظروں سے اسے گھور رہا تھا

کیا ہے آپ کو کیوں مجھے سکون سے نہیں رہنے دیتے۔ ابھی تو میں پلیننگ کرکے مشکل سے سوئی تھی مگر مغرور خوبصورت شہزادے کو تو اپنی پیاری بے چاری سی شہزادی کو تنگ کرنے میں مزا جو آتا ہے اسی لئے مجھے تنگ کرتے رہتے ہیں ۔۔۔

ثمال پھر سے غنودگی میں جاتی ہولے سے بڑبڑائی تھی

exponovels

محمد نے کچھ بولنا چاہا تھا مگر اسکے پٹر پٹر شروع ہو جانے پر وہیں رک گیا اسکی بڑبڑاہٹ سنتا ہولے سے مسکرا دیا تھا اور پھر اسکے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے ہٹاتے اس پر جھکا تھا جو اب پھر سے گہری نیند میں جا چکی تھی

اس پر جھکا اسکے چہرے کے ایک نقش کو غور سے دیکھ رہا تھا

میں نہیں جانتا کہ میں جو کروں گا وہ ٹھیک ہوگا یا نہیں مگر میں یہ رسک لوں گا ایک آخری رسک ------- ہولے سے بولتا وہ اسکی پیشانی چومتا اپنی جگہ پر آکر لیٹ گیا تھا مگر نیند اس سے کوسوں دور تھی

---

exponovels

ثمال کی جب آنکھ کھلی تو محمد آفس جا چکا تھا سائیڈ میں دیکھا تو حمنہ بھی نہیں تھی شاید میڈ لے گئی ہوگی ثمال سوچتے ہوئے اٹھی کیونکہ جب سے وہ یہاں آئی تھی ایسے اکثر ہوتا تھا جب ثمال نہ جگی ہوئی ہوتی تو میڈ آکر حمنہ کو لے جاتی تھی ابھی بھی ایسا ہی ہوا تھا

ثمال فریش ہوکر واشروم سے باہر نکی اور ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہو کر بالوں میں برش کرنے لگی اور ساتھ ہی ساتھ آج کے لئے پلیننگ بھی دماغ میں دہرانے لگی کہ اس نے کیا اور کیسے کرنا ہے -----

ہمممم چلو ثمال شروع کرو بی بی جان کے گدھے کی ٹھکائی مشن کو --------

اپنے بیگ میں سے اس نے ڈائری نکالی اور اس میں آج کی ساری پلیننگ لکھنے لگی کہ اسے تب یہ کرنا ہے اس ٹائم یہ کرنا ہے اور ہر پوائنٹ کے سامنے کر اس اور گڈ کے لئے نشان لگایا کہ جو جو پلین کام کر گیا وہاں ٹک نہیں تو کر اس لگائے گی

exponovels

ہاں یہ تو ہوگیا اب چلو بھئی پہلے پوائنٹ پر عمل کرتے ہیں

ثمال جلدی سے تیار ہو کر نیچے آئی اور راہداری سے ہوتے ہوئے ملازمہ سے بی بی جان کے بارے میں پوچھ کر گارڈن میں آگئی جہاں بی بی جان حمنہ کو لے بیٹھی ہوئیں تھیں اور گھاس پر حمنہ کے بہت سارے کھلونے بھی پڑے ہوئے تھے

اسلام وعلیکم بی بی جان ------

بی بی جان کو سلام کرتی وہ نیچے گھاس پر ہی بیٹھ گئی تھی آسمان پورا بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا اور ہوا بھی چل رہی تھی

وعلیکم اسلام ----- کیا ہوا بچے بجھے بجھے سے ہو اور آج تو آپ اٹھے بھی کافی لیٹ ہو کیا بات ہے طبعت تو ٹھیک ہے نہ آپ کی ------

exponovels

بی بی جان سلام کا جواب دیتیں اسکے اترے ہوئے منہ کو دیکھ کر بولیں --

نہیں بی بی جان بس وہ رات کو نیند پوری نہیں ہوئی نہ تو اسی لئے آپ کو ایسا لگ رہاہے ساری رات حمنہ نے جگائے رکھا مجھے ---

تو آپ مجھے یا میڈ کو دے دیتیں بچے ----

نہیں نہیں بی بی جان اب اگر میں نہیں سنبھالوں گی تو پھر اس طرح اس کی شخصیت پر اثر پڑے گا نہ ----آپ کو پتہ ہے بی بی جان میرے گاؤں میں بھی ایک بچی تھی اس کے ماں باپ ہر وقت آپس میں لڑتے رہتے تھے اور اپنی اس لڑائی میں بچی بچاری کو اگنور کرنے گے اس طرح وہ غلط صحبت میں چلی گئی پھر تو نہ ہی پوچھیں بی بی جان وہ نشئی بن گئی پوری کی پوری پھر اسی طرح اس نے اپنی زندگی تک گنوادی اس کے ماں باپ کو جب سمجھ آئی تھی تب بہت دیر ہوچکی تھی بچی بچاری جوانی میں قدم رکھتے ہی اپنی زندگی کی ڈور کاٹ گئی اور اسکے زمے دار صرف اسکے ماں باپ تھے ----

exponovels

اب آپ ہی بتائیں بی بی یہ تو پہلے ہی حمنہ گڑیا سے دور دور رہتے ہیں تو میں کیسے اسے کسی اور کے حوالے کرکے اسے بھی احساس کمتری میں مبتلا کردوں ---

ثمال نے ایسا خطرناک نقشہ کھینچا کہ ایک پل کے لئے بی بی جان کو اس بچی میں حمنہ دکھائی دی تھی

نہیں ---------- اللہ نہ کرے کہ کسی کو بھی ایسی بری لت لگے ------

جی بلکل ----------!

ثمال نے بی بی جان کی ہاں میں ہاں ملائی-----

exponovels

وہ بی بی جان مجھے نہ آپ سے یہ بھی کہنا تھا کہ آپ ان سے بھی بات کریں نہ کہ وہ حمنہ کو ٹائم دیا کریں میرے ساتھ ساتھ حمنہ کو انکی بھی ضرورت ہے---

ثمال اصل بات کی طرف آئی وہ محند کو سبق سکھانے کے ساتھ ساتھ وہ دل سے یہ چاہتی تھی کہ محند حمنہ کو اپنا لے-------

ہمم ------- میں بات کروں گی محند سے کیسے بھی کرکے اسے راضی کر لوں گی میں تم فکر مت کرو --- میں حمنہ کو ویسا بلکل بھی نہیں بننے دوں گی ---. بلکل بھی نہیں------

بی بی جان پریشانی سے بولیں تھیں اور ثمال کو بھی کہہ دیا تھا کہ آج محند سے وہ دو ٹوک بات کریں گی

---

exponovels

شمائل نائیٹی میں ابھی تک اپنے گھر کے ٹیرس پہ کھڑی کل کی پارٹی کے بارے میں سوچے جارہی تھی اسے امید بھی نہیں تھی کہ محند دوسری شادی کر بھی لے گا۔۔۔ اسے تو لگا تھا کہ وہ اس کے عشق میں پاگل ہو کر اس کی منتیں کرے گا یا پھر اسے واپس پانے کی کوششیں کرے گا کیونکہ وہ تو ہے ہی اتنی حسین کہ کوئی بھی اسکے حسن کے آگے اپنا سب کچھ وار دے سکول کالج یونیورسٹی میں بھی اس کے حسن نے سب کو پاگل کر رکھا تھا ہر کوئی اسکی رفاقت پانے کے لئے بے چین تھا مگر جسکے پیچھے ایک دنیا دیوانی تھی وہ خود محند سلطان کے پیچھے دیوانی تھی مگر وہ تھا کہ اپنی مغرور شخصیت کے ساتھ اس کو تو کیا کسی کو بھی گھاس نہیں ڈالتا تھا لیکن شمائل نے اسکا پیچھا کسی قیمت نہیں چھوڑا تھا وہ ہر وقت جہاں کہیں بھی محند پایا جاتا وہیں شمائل بھی پہنچ جاتی اور یہ سب دیکھ کر سلمان یزدانی کو بے انتہا غصہ چڑھتا تھا

وہ دیوانوں کی حد تک شمائل کو چاہتا تھا مگر دولت مند اور ہینڈسم ہونے کے باوجود وہ شمائل کو اپنی طرف نہ کھینچ سکا اور پھر یہ شمائل کی خوش قسمتی ہی تھی کہ محند بزنس سٹیبلش کرنے کے بعد بی بی جان کے بار بار مجبور کرنے کے بعد اس نے شمائل سے

exponovels

ہی شادی کرلی تھی وہ جانتا تھا کہ شمائل یونیورسٹی کے زمانے سے اسے پسند کرتی تھی تو اس نے اسی سے شادی کرلی ----

اور یہاں شمائل کو لگا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے اسی لئے اس نے شادی کی مگر یہ اسکی خام خیالی ہی تھی

کچھ عرصے تک تو وہ بہت خوش رہی لیکن جب محند کی طرف سے روک ٹوک کچھ زیادہ ہی ہونے لگی تو وہ محند سے چڑنے لگی تھی حد تو تب ختم ہوئی جب اسے معلوم ہوا کہ وہ ماں بننے والی ہے تو وہ ہتھے سے ہی اکھڑ گئی اور محند سے ابارشن کا کہنے لگی مگر محند نے اسے سختی سے منع کردیا مگر شمائل اس سے متنفر ہو چکی تھی

اور باقی کسر سلمان یزدانی پوری کر رہا تھا اسے بھٹکا کر اور وہ بھٹک بھی گئی تھی -----

exponovels

جیسے تیسے کرکے وقت سرکا اور پھر حمنہ کی پیدائش کے بعد حالات کچھ زیادہ ہی خراب ہونا شروع ہوگئے اور پھر وہ محند سے طلاق لے کر سلمان یزدانی کے پاس آئی اور اس سے شادی کرلی ---

لیکن پھر اسے آہستہ آہستہ احساس ہونا شروع ہوا کہ سلمان نے اسے حاصل کرنے کے لئے وہ سب کیا تھا اور وہ بھی اسکی باتوں میں آگئی اور اپنی شادی توڑ بیٹھی ---- اسے اس بات کا شدت سے احساس ہوا کہ کیا ہوتا اگر وہ محند کو بہلا پھسلا کر اپنی حسن میں جکڑ کر ہر بات منوا لیتی لیکن یہ اسکی سوچ تھی محند عام مردوں سے ہٹ کر تھا جو لڑکی شادی ہونے کے عرصے میں نہ اسے جکڑ سکی تو بعد میں کیا جکڑتی---

پھر کل جو ہوا اس نے شمائل کو جھلسا کر رکھ دیا تھا اس کا ہر پل اذیت میں گزر رہا تھا

exponovels

میں تمہیں چھین لوں گی مان ---- تم صرف میرے ہو صرف شمائل کے ------

شمائل کے ہو تم ---میرے ہو------ ہاں----- تت----- تم---- مم---

میر---ہع ----- میرے---- ہہ-----ہو----- تت --- تم------

شمائل چلاتے ہوئے چیزیں توڑتی ہوئی پاگل لگ رہی تھی -----

اب نہ جانے حسد کی آگ میں کس کو جلنا تھا یا پھر کس کو جلانا تھا----------

---

تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو ---------؟؟

محند جیسے ہی میٹنگ روم سے باہر نکلا تبھی فاطمہ یزدانی اسکے سامنے آئی تھی اور چلاتے ہوئے اس سے بولی تھی

exponovels

محند اس پر ایک ناگوار نظر ڈالتا آگے بڑھا تھا اور میٹنگ روم میں داخل ہوا تھا اسکے پیچھے پیچھے فاطمہ بھی آئی تھی اور اب وہ دونوں میٹنگ روم میں تنہا کھڑے تھے

محند تم نے میرا استعمال کیا ----- پروجیکٹ حاصل کرنے کے لئے مجھے اپنے جال میں پھنسایا اور جیسے ہی پروجیکٹ واپس

لے لیا اور دوسری شادی وہ بھی کسی اور سے کا ڈھنڈھورا پیٹ دیا --------؟؟

بولو کیوں کیا تم نے ایسا------؟؟

فاطمہ پر سکون کھڑے محند کا بازو جھنجھوڑنے ہوئے چلا رہی تھی

محند نے اسکے ہاتھ سے اپنا بازو بڑے آرام سے نکالا اور مسکراتے ہوئے دو قدم پیچھے ہو کر چئیر پر ایک انداز سے بیٹھا اور اسے دیکھتے سرد لہجے میں بولا

exponovels

میں نے تم سے شادی کا کب کہا مس فاطمہ یزدانی -----؟؟؟

محند کا استہزائیہ لہجہ فاطمہ کو منہ کے بل گرا گیا تھا

میں نے تم سے صرف یہ کہا تھا کہ تم مجھے اپنے بھائی سے میرا پروجیکٹ دلانے میں میرا کام کروگی ----

محند نے مدد کے بجائے کام کہا

اور تم فورا" ہی ہاں کر گئی

محند اب کھڑا ہوا تھا اور چلتے پروجیکٹر کو آف کرتے اس سے مزید بولا تھا

exponovels

تم بھی شمائل کی طرح کی ہی لڑکی تھی مس فاطمہ اور تم ہی کیا تم جیسی بے شمار ایسی لڑکیاں تھیں اور ہیں بھی جو یونیورسٹی میں میرے آگے پیچھے پھرتی تھیں مگر افسوس کہ تمہاری دوست بازی لے گئی اور میں نے اسے یہ شرف بخش دیا لیکن اسکا یہ مطلب تو نہیں کہ میں اب ہر کسی سے شادی کے وعدے کرنے لگ جاؤں یا ہر لڑکی سے ہی شادی کر بیٹھوں ۔۔۔

محند چلتا اسکے سامنے آیا تھا

مانا کہ دنیا میں لڑکوں کی تعداد لڑکیوں کے مقابلے بہت کم ہے مگر آئی سو ئیر میں آخری مرد تو نہیں ہوں کہ تم میرے پیچھے ہی پڑ گئی ہو ۔۔۔

مزاق اڑا نے کے سے انداز میں محند نے اسے جلا کر رکھ دیا تھا

exponovels

اور ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔!!

محند جاتے جاتے مڑا تھا

میں نے جس سے شادی کرنی تھی کرلی ہے اور جس سے کی ہے وہ میری آخری بیوی ہے

۔۔۔۔

بائے۔۔۔۔۔۔۔

محند اس سے کہتا جا چکا تھا اور وہ آنکھوں میں آگ لئے ابھی تک دروازے کو ہی گھور رہی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

محند جیسے ہی گھر آیا بی بی جان کا پیغام ملا کہ وہ اسے اپنے کمرے میں بلا رہی ہیں محند جو چینج کر کے لیپ ٹاپ لے کر بیٹھا ہی تھا پر سوچ لکیریں ماتھے پر سجائے انکے روم میں اب بیٹھا انکی بات کا منتظر تھا

دیکھو محند ہم چاہتے ہیں کہ آپ شمال بچے کے ساتھ مل کر حمنہ کی دیکھ ریکھ کریں جیسے ایک بچے کے والدین کرتے ہیں اور ہم کوئی بھی بہانہ نہیں سنیں گے ورنہ ہم

ٹھیک ہے بی بی جان اور کچھ-----؟؟

بی بی جان ابھی اسے دھمکی دینے ہی والیں تھیں کہ محند نے بیچ میں ہی اپنی رضامندی دے دی تھی جس پر بی بی جان حد درجہ حیران ہوئیں تھیں کہ یہ سورج کہاں سے نکل آیا آج-------

exponovels

بی بی جان اور کچھ------؟؟

بی بی جان کو سوچتے دیکھ محند نے پھر سے پوچھا تھا

ہاں--------؟؟ نہیں------ نہیں بس ---یہی کہنا تھا

ٹھیک ہے میں چلتا ہوں مجھے بہت ضروری میل چیک کرنی تھی

محند ان سے سر پہ پیار لیتا اپنے روم میں چلا گیا مگر بی بی جان ابھی تک حیرت میں ہی ڈوبی ہوئی تھیں کہ اس گدھے نے کیسے میری بات ایک ہی بار میں مان لی وہ بھی. بنا کسی دھمکی کے-------؟؟

exponovels

حیرت پہ حیرت تھی----

کچھ تو گڑ بڑ ہے---------!!!

محند روم میں واپس آیا تو بیڈ پہ حمنہ کو سوتے ہوئے پایا

وہ چل کر بیڈ کے پاس آیا اور حمنہ کے سامنے بیٹھ کر اسے دیکھنے لگا

کتنی ہی دیر گزر گئی اور وہ اسے یونہی دیکھتا رہا مگر نظریں تھیں کہ پلٹنے سے انکاری تھیں

دھیرے سے وہ اٹھ کر ٹیرس میں آیا اور سگریٹ سلگا کر ہونٹوں سے لگایا

exponovels

گھٹن اتنی تھی کہ وہ شیڈ کے نیچے کھڑا برستی بارش کو دیکھ رہا تھا

ایک سگریٹ ختم ہوئی کہ دوسری جلا رہا تھا کہ اسے کسی کے ہنسنے کی آواز آئی -----
لائیٹر کو بجھا کر اس نے آگے ہو کر دیکھا تو نیچے گارڈن میں ثمال تیز بارش میں بھیگتی گول گول گھوم کر ہنسے جارہی تھی

محند بے ساختہ اسے نہارنے لگا

بارش میں مکمل بھیگی بھیگی سی وہ اسے بہت حسین لگ رہی تھی

ثمال سوچکی حمنہ کو کمرے میں چھوڑنے آئی تو اچانک ہونے والی بارش کو دیکھ کر وہ الٹے پیر باہر بھاگی تھی اور پھر وہ بارش میں بھیگتی ہنسے جارہی تھی اسے کوئی احساس نہ ہوا کہ کوئی اس کے ہوشربا حسن میں جکڑ اگیا تھا اور وہ ساکت کھڑا اسے تپش بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا

exponovels

ثمال لال گلاب کو بارش میں بھیگتے لہراتے دیکھ اسے توڑنے کے لئے آگے بڑھی تھی کہ اسے کسی نے کمر سے پکڑ کر اپنے کندھے پر ڈالا تھا اور اندر کی جانب چل دیا

پہلے تو ثمال گھبرا گئی مگر محند کی سینٹ کی مخصوص خوشبو کو پہچانتے اسے جہاں تسلی ہوئی وہی وہ پریشان بھی ہوئی کہ اسے پھر سے کون سا دورہ پڑ گیا

مگر اس سے بے پرواہ محند اسے گھر کی پچھلی سائڈ بنی بند انیکسی میں لایا تھا جو گھر کے بلکل پچھلی سائڈ پر تھی اور اسے کافی عرصے سے بند رکھا گیا تھا

ثمال حیران ہوتی گھبرا ئی تھی کہ وہ اسے کہاں لے کے آگیا ہے مگر پھر جب محند نے اسے ایک جھٹکے سے اندر صوفے پر پھینکا توثمال ہکابکا سی رہ گئی

یا اللہ اب کون سا جن چڑھا ہے ان پر ------؟؟؟

exponovels

ثمال فورا" سے اٹھ کر بیٹھی مگر اسکی ریڑھ کی ہڈی میں خوف کی لہر دوڑی تھی

محند کی آنکھیں بے تحاشہ لال ہوچکی تھیں

ماتھے سے ٹپکتا پانی اور اسکا بگڑا تنفس اسے خوفناک بنا رہا تھا اوپر سے بادلوں کی گڑگڑاہٹ اور گہرا اندھیرا کچھ الگ ہی داستان سنا رہا تھا

حامد آفس سے تھکا ہارا واپس آیا تو پھر سے محترمہ نے دروازہ لاک کیا ہوا تھا

exponovels

ایک تو پتہ نہیں اسے کیوں دروازے لاک کرنے کا شوق چڑھا رہتا ہے ہر وقت بندہ کہے کہ مجھے اندر لاکر لاک کرلے مگر نہیں اکیلے اکیلے ہی بند ہونا ہے محترمہ نے تو

بند دروازے کو دیکھ کر اس کا منہ ہی بن گیا جب سے اسکا نکاح ہوا تھا وہ ایسے ہی کر رہی تھی اسے اپنے پاس تو کیا اپنے روم میں بھی نہیں گھسنے دیتی تھی

حامد کو کچھ یاد آنے پر وہ ڈرار میں سے چابیوں کا گچھا نکال لایا اور مطلوبہ چابی سے دروازہ کھولنے لگا

ٹک کی آواز پر لاک کھلا اور حامد چہکتے ہوئے دروازہ بند کرتے اندر داخل ہوا مگر اسکی سوچ کے برعکس کے وہ اسے اندر آتا دیکھ کر حیران رہ جائے گی مگر وہ تو پورے بیڈ پر مزے سے پھیل کر سو رہی تھی

exponovels

حامد منہ کے عجیب سے زاویے بناتا سکے سرہانے آکر کھڑا ہوگیا اور اسے یک ٹک گھورنے لگا

ہائے ربا تیریاں شاناں۔۔۔۔۔۔۔!!

اسکی من موہنی صورت تکتے وہ ہولے سے بڑبڑایا تھا

آہستہ سے وہ اسکے داہنی سائڈ پر بمشکل جگہ بناتا سمٹ کر لیٹ گیا اور اپنی نظریں اسکے خوابیدہ چہرے پر ٹکالیں ایک بار پھر سے اسے تین دن پہلے کا واقعہ یاد آنے لگا

حامد کے آفس جانے والے راستے میں پھولوں کی دکان پڑتی تھی جہاں پر اس نے جاناں کو دیکھا تھا عمر میں اسے وہ انیس بیس کی لگی تھی ایپرن پہنے روز وہ مسکراتے ہوئے گاہکوں کو پھول بیچا کرتی تھی اور حامد ہر روز صبح ہی صبح جا کر اسکا دیدار کرتا تھا پسند کی نگاہ کب محبت میں بدل گئی حامد کو خود بھی پتہ نہیں چلا۔۔۔۔۔

exponovels

حامد نے اسکے بارے میں سب پتہ لگا لیا تھا وہ ایک ہی بیٹی تھی اپنے باپ کی اور ان دونوں کا ایک دوسرے کے علاوہ اور کوئی بھی نہیں تھا مگر جاناں پھولوں کی دکان پر کام کرکے اپنا اور اپنے باپ کا سارا خرچا اٹھاتی تھی

حامد صحیح وقت کے انتظار میں تھا کہ کب وہ جاناں سے اظہار محبت کرے مگر خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا جاناں کے باپ کی اچانک وفات اور اوپر سے جاناں کو کام سے نکال دینے سے وہ گھر کا کرایہ بھی نہیں دے سکی اور پھر چھوٹا سا بیگ تھامے وہ فٹ پاتھ پر آگئی تھی

حامد کو جب پتہ چلا تو بھاگا بھاگا آیا تھا اور جاناں کو فٹ پاتھ پر بیٹھے روتے دیکھ اس کے دل کو کچھ ہوا تھا اور پھر وہی کھڑے کھڑے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس نے کیا کرنا ہے

exponovels

جاناں کو وہ جاب کا دلاسہ دے کر اپنے فلیٹ لایا اور پھر زبردستی اس سے نکاح بھی کر لیا وہ تو اب حامد ہی جانتا تھا کہ اس نے کیسے ڈرا ڈرا کے اسے نکاح کے لئے راضی کیا تھا

تم بہت پیاری ہو۔۔۔۔۔۔۔۔!!.

حامد اسکی ناک کو چھوتا کسی بچے کی طرح بولا

تمہاری نیلی آنکھوں کا رنگ گہرے سمندر جیسا ہے ۔۔۔

اسکی بند آنکھوں پہ بوسہ دیتا وہ اسکے بالوں میں اپنی انگلیاں چلانے لگا

اسکا سر اپنے بازو پر رکھ کر وہ اسے دیکھتے دیکھتے نیند کی وادیوں میں اتر گیا

exponovels

جب اسکی گہری سانسوں کی آواز سنائی دی تو جاناں نے آنسوؤں سے بھری اپنی آنکھیں کھولیں تھیں اور اس کے چہرے پر ٹکالیں تھیں جو اسکے قریب گہری نیند سو رہا تھا

(I love you)

(I love you so much.....)

exponovels

(مگر میں تمہیں کبھی نہیں بتاؤں گی ---)

آنکھوں سے بہتے مسلسل آنسو اسے دیدار یار میں مشکل پیش کر رہے تھے کتنے دنوں بعد تو وہ اسے جی بھر کر دیکھ رہی تھی کیسے اس نے شدت سے اس پل اسے یاد کیا تھا جب وہ ہر چیز سے کٹ گئی تھی ----- کتنا پیار تھا اسے اس سے مگر وہ ہمیشہ کی طرح اس بات سے انجان کہ جاناں اسے بے پناہ چاہنے لگی تھی ---- روز وہ اسے فلاور شاپ کے سامنے سے گزرتے ہوئے دیکھتی تھی مگر پھر فورا" ہی نظر جھکا لیتی تھی کے کہیں اسے کچھ پتہ ہی نہ چل جائے --- خواب تو بہت دیکھے تھے اس نے اسکے سنگ مگر صرف خوابوں تک ہی محدود رکھا تھا اس نے خود کو کیونکہ وہ اسکے اور اپنے بیچ کے تمام فاصلوں کو بہت اچھے سے جانتی تھی کہاں وہ شہزادوں سی آن بان رکھنے والا اور کہاں یہ غریب گھرانے کی معمولی سی لڑکی --------

نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی وہ اسے جی بھر کر دیکھنا چاہتی تھی کیونکہ جاگنے میں تو وہ اس سے نظریں ہی نہیں ملاتی تھی کہ کہیں اسکا راز ہی نہ کھل جائے کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے بلکہ نہیں وہ تو عشق کرتی ہے اس سے --------

exponovels

اب ساری رات اسکی اسکے لمس کے میٹھے احساس اور حواسوں پر چھا جانے والی خوشبو میں مقید اسے نہارنے میں گزرنی تھی --------

---

چمکتی بجلی میں ثمال محند کے خوفناک چہرے کو دیکھ کر کانپ رہی تھی کہ یہ کیا کرے گا اسکے ساتھ --------

محند پوری طرح سے بھیگ چکا تھا

اپنی سرخ آنکھوں سے ثمال کو مسلسل خود سے خوف کھا کر لرزتے دیکھ وہ چل کر بیڈ پر بیٹھ گیا تھا اور نیچے بچھے قالین کو گھورنے لگا تھا

exponovels

ثمال اسکا دھیان اپنی طرف سے ہٹنے پر حیران ہوتی سیدھی ہوئی تھی اور گردن اونچی کر کے اسے دیکھنے لگی

انہیں کیا ہوا اب مجھے کچھ کہہ کیوں نہیں رہے ----؟؟؟

اب اسے یہ پریشانی کھائے جا رہی تھی کہ وہ اسے کچھ کہہ کیوں نہیں رہا ---- اسے تو شکر منانا چاہیے تھا مگر یہ تو ثمال تھی الٹی کھوپڑی کی مالک---------

کافی دیر تک جب مخند نے سر نہ اٹھایا اور نہ ہی اسے کچھ کہا تو وہ تجسس کے مارے اٹھ کھڑی ہوئی اور آہستہ سی چلتی اسکے بلکل ساتھ آکر بیٹھ گئی

مخند محسوس کر رہا تھا کہ ثمال اس کے کچھ نہ کہنے پر اضطراب اور تجسس کے مارے چڑ رہی ہے اور پھر خود ہی آکر اسکے پاس بیٹھ کر اپنا منہ نیچے کر کے اسکے ماتھے پر بکھرے بالوں کو زرا سا ہٹاتی اسے دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی

exponovels

ثمال اسکے فیس ایکسپریشن سے اندازہ لگانا چاہتی تھی کہ وہ کیا سوچ رہا ہے مگر وہ اس بات سے انجان کہ اس نے سانپ کے بل میں خود ہی اپنا ہاتھ دے دیا ہے تو ہاتھ آئی خوراک کو سانپ کیسے چھوڑ دیتا اسی لئے اسکے اور قریب ہوکر دیکھنے پر فٹ سے اسے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور پیچھے بیڈ پر گر گیا

محند کے اچانک رد عمل پر ثمال چیخ پڑی جسے اس نے خود ہی ہاتھ رکھ کر روک لیا وگرنہ کچھ بعید نہیں کہ پچھلی بار کی طرح ---

محند نے اسکے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ مزید شوخ ہوا تھا

کیا ہوا منہ میں درد ہونے لگ گیا اچانک----؟؟

اوہون----------

exponovels

ثمال ہنوز منہ پہ ہاتھ رکھے سر نفی میں ہلا کر جواب دینے لگی محند اپنے اوپر کمبل ڈالتا جو بیڈ کو ڈھکی ہوئی چادر کے نیچے تھا اسے پاؤں سے نکال کر اپنے اور ثمال کے اوپر دیا تھا

ثمال اسکے کندھے میں منہ چھپائے ہوئے تھی

اچھھھا----------؟؟

محند اسکے بال سائیڈ پر کرتا اسکا چہرہ اوپر کرکے اسے تنگ کرنے کی نیت سے اسے محبت بھری نظروں سے دیکھنے لگا

ہا------ ہائے------- ایسے کیوں دیکھ------ رہے ہیں --؟؟

exponovels

ثمال اسکی جزبے لٹاتی آنکھوں سے سٹپٹاتی بوکھلا کر بولی ----

کیونکہ تم پہ پیار جو آرہا ہے مجھے------ !!

اسکے بھیگے گال پر پیار کرتا وہ مزے سے بولا تھا

ثمال اسکی حرکت پر مزید لال ہوئی تھی---

کیوں آرہا ہے پیار------؟؟

ہڑبڑی میں ثمال کو خود بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ کہہ کیا رہی ہے ----

exponovels

محند اسکی بات پر بائیں ابرو اچکاتا اسکے مزید قریب ہوا تھا اور اسکے کان میں ہلکی آواز میں بولا تھا

کیونکہ میرا دل کر رہا ہے اس لئے۔۔۔۔۔۔۔۔ ساتھ ہی اسکے ماتھے پہ بھی پیار کیا وہ اسکو ایسی باتیں کرتی ہوئی بہت اپنی سی لگی تھی کہ دل کچھ اور ہی کہہ رہا تھا کرنے کو۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔۔۔۔ ؟؟؟ دل کیوں کر رہا ہے۔۔۔۔۔؟؟ ۔۔۔۔ اسکی گرم سانسوں کو محسوس کرتی وہ الجھی سی بولی

کیونکہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ؟؟

محند کو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ اسے کیسے بتائے کہ ایسی باتیں کرکے وہ اس کے جزباتوں کو اور بھڑکا رہی ہے۔۔۔۔۔

exponovels

کیونکہ یہ دل تم پہ آگیا ہے اس لئے -------

محند کو خود پتہ نہیں تھا کہ اس نے کیا کہا ہے ابھی --وہ تو اسکے گال پر مزے سے پیار کر کے بولا تھا

نہیں مجھ پہ تو آپ آئے ہوئے ہیں دل تو آپ کے اندر ہے -------

ثمال جھٹ سے سر ہلاتی ہوئی اسکی بات کو رد کر کے بولی تھی اور اسکی اس قدر معصومیت پر محند اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا قہقہہ لگانے لگ گیا تھا

ثمال خجل سی ہوتی کمبل اپنے کندھے تک کرتی منہ بسور گئی تھی کہ اس نے تو سہی کہا ہے الٹا شرمندہ ہونے کی بجائے یہ تو ہنس رہے ہیں ----- بڑے ہی کوئی ڈھیٹ قسم کے بی بی جان کے گدھے ہیں یہ تو ---------

exponovels

ثمال دل میں ہی اسے گھورتے ہوئے بولی تھی

کیا جان لوگی کیا اب میری --------؟؟

محند اسکے اسے اس طرح دیکھنے پر خود کو روکتا اسے بولا تھا ورنہ دل تو کر رہا تھا کہ وہ اسے عملی مظاہرے کرکے بوکھلا دے جیسے وہ اسے اپنی اداؤں سے بہکا رہی تھی

توبہ استغفراللہ --------

ثمال نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگایا تھا

میں کیوں کسی گدھے کو مارنے لگی توبہ----

exponovels

کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟

محند اسکے خود کو گدھا کہنے پر صدمے سے چیخ پڑا تھا اور ثمال اسکے اتنے زور سے چلانے پر اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر آنکھیں بند کر گئی تھی ۔۔۔۔۔

کیا کہا ابھی تم نے مجھے۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟

محند اسے تکیے پر لٹا کر خود اس پر جھکا اور اسکے دونوں ہاتھ کانوں سے ہٹا کر اپنے ہاتھوں میں جکڑے تھے اور پہلے سے بھی زیادہ چلا کر پوچھا تھا

ثمال اسکی اس حد درجہ قربت پر زبان تالو سے لگا گئی تھی اور بے ساختہ اپنی پلکیں جھکائیں تھیں

exponovels

مگر محند اسکی حالت سے انجان ابھی تک اسی بات میں اٹکا ہوا تھا کہ اس نے ابھی ابھی مجھے یعنی ترکی کے دی موسٹ ہینڈسم رچ ڈیشنگ پرسنیلیٹی رکھنے والے بندے کو گدھا بولا تھا ؟؟؟------

گدھا.---------؟؟؟

میں کیا پوچھ رہا ہوں تم سے جواب دو مجھے---؟؟؟

اسکے پلکیں جھکا کر مسلسل خاموش رہنے پر محند نے پہلے سے بھی زیادہ چلا کر کہا تھا

میں نے تھوڑی آپ کو کوئی اپنا گدھا کہا ہے میں نے تو بی بی جان کا گدھا والا کہا تھا --- بس---!!

ثمال سکون سے معصومیت سے بولی تھی

exponovels

بی بی جان کا گدھا والا کا کیا مطلب ----؟؟

محند حیرانی سے الجھتے اس سے پوچھ بیٹھا مگر اسکا پوچھنا تھا کہ اس نے توبہ ہی کی اپنے پوچھنے پر کہ جو آگے سے شال نے جو اسے ڈیفینیشن دی تھی وہ سن کر اسکا دل چاہا تھا کہ اپنا سر دیوار پر دے مارے --

ارے آپ کو اتنا نہیں پتہ بی بی جان کا گدھا مطلب بی بی جان کا گدھا------!!.

تم----------؟؟؟

محند کو سمجھ نہیں آیا کہ کیا کہے اسے ---- اس نے تو مجھے گدھا ہی بنا دیا----

exponovels

چلو بی بی جان کا تو گدھا ہوا میں مگر تمہارا کیا ہوا پھر-------

محند ایک ہاتھ سے اسکے دونوں ہاتھ پکڑتا دوسرا ہاتھ اسکے پیٹ تک لایا تھا

ہمممم------بولو----------

آں ں ں ----------

ویلے اماں کہتی ہیں کہ شوہر کو عزت سے بلانا چاہیے مگر جب آپ مجھے اپنی بیوی ہی نہیں مانتے تو پھر اس ناطے میں بھی آپ کو شوہر نہیں مانتی اور پھر اسی لحاظ سے آپ کو میں کچھ بھی کہہ سکتی ہوں ---- تو-----؟؟؟

محند اسکی دلیل پر عش کر اٹھا

exponovels

ثمال نے بھرپور طرح سے سوچ میں ڈوبتے اس کے لئے نام سوچا تھا

ہاں--------!!

مل گیا نام------؟؟

ہاں مل گیا-------. !!

اسکے پوچھنے پر ثمال پرجوش سی بولی ---

کیا----- ؟؟

exponovels

محند اسکی ناک پہ پیار کرتا گھمبیر آواز میں بولا

آپ بی بی جان کے گدھے اور میرے "ککڑ"---------

ثمال چہکتے ہوئے بولی

کیا---؟؟ یہ ککڑ کیا چیز ہے------؟؟

محند کو سمجھ نہیں آیا کہ ککڑ کا کیا مطلب ہے------

لے-------- ثمال نے اپنے سر پر ہاتھ مارا--

آپ کو ککڑ کا مطلب نہیں پتہ -----؟؟

exponovels

چچچچ----------

اتنے بڑے بزنس مین کو جو پڑھا لکھا بھی ہے --

ظاہر ہے پڑھا لکھا ہی بزنس مین ہوتا ہے--

اس پہلے کہ ثمال مزید بولتی محند اسکے بالوں میں منہ چھپاتا مخمور لہجے میں بولا

ہاں ------ اچھا میری بات تو سنیں نہ-----

ثمال خجل ہوتی بولی تھی

exponovels

ہاں------ سناؤ-------

محند کی آواز بھاری ہو رہی تھی ثمال اس سے انجان اپنی ہی کہہ رہی تھی

ککڑ----- ہمارے گاؤں میں مرغے کو کہتے ہیں ----

ثمال اسے خوشی سے اتنے پڑھے لکھے بندے کو بتاتی اترائی تھی مگر محند جو اس میں گم ہو رہا تھا جھٹکے سر اٹھا کر اسے منہ کھولے دیکھا تھا

کیا------ کہا ----- تم ----- نے؟؟؟؟

صدمے پہ صدمہ تھا

exponovels

پہلے گدھا اور اب ککڑ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یعنی کہ مرغا۔۔۔۔

ہاں ککڑ مرغے کو ہی کہتے ہیں وہ بھی آپ کی طرح بے سری آواز میں بس بانگیں ہی دیتا رہتا ہے چاہے اگلے بندے کے کانوں سے خون ہی کیوں نہ نکل آئے۔۔۔۔۔۔

ثمال اسکے تاثرات سے بے خبر اپنی ہی جون میں بولی تھی

میں ککڑ مطلب مرغا ۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟

محند بیٹھتے ہوئے بولا اس طرح کے وہ ابھی بھی اسکے حصار میں قید تھی

ہاں ۔۔۔۔۔ چکن۔۔۔۔۔۔!!

exponovels

ثمال کو لگا کہ اسے انگریزی میں بھی بتائے---

ہمممم اب دیکھو کہ یہ ککڑ مطلب چکن تمہارے ساتھ کیا کرتا ہے -----

یہ کہتے ہی محمد بنا اسے کچھ بولے دیے اس پہ حملہ کردیا اور یہاں شور ہوا ثمال کے قہقہوں کا ------

ہا ہا ہا ہا ہا ہا----------- نہیں------ ہا ہا ہا ہا ہا----

ہائے ----- ہا ہا ہا ہا---- اللہ ---- ہا ہا--- جی ----- مر ---ہا ہا----- گئی------

محمد ثمال کو گدگدا رہا تھا اور ثمال کسی چھوٹے بچے کی طرح ہنس رہی تھی--

exponovels

اچانک محند کو کچھ یاد آیا اور اسکے ہاتھ بے ساختہ تھمے تھے

ثمال ابھی بھی ہنس رہی تھی

محند کی آنکھوں میں آنسو چمکے تھے اور پھر جب ثمال کی اچانک نظر محند پر پڑی تو اسکی ہنسی ایک دم تھمی تھی------

محند کی آنکھیں آنسوؤں سے لبالب بھری ہوئی تھیں اور وہ ثمال کی طرف ہی دیکھ رہا تھا

کیا ہوا -----؟؟

آپ رو کیوں رہے ہیں -----؟؟

exponovels

ثمال محند کے آنسو دیکھ کر بوکھلا گئی

بتائیں نہ کیا ---------

ثمال نے بوکھلائے ہوئے اپنا ہاتھ اسکے دائیں گال پر رکھا ہی تھا کہ محند سیدھا اسکے کندھے میں منہ چھپائے دھاڑیں مار مار کر رونے لگا

ثمال محند کی حالت پر بری طرح سے گھبرا گئی تھی محند کی چیخیں اسکے دل کو چیر رہیں تھیں

مار------ دیا ------- آاااا------- مار دیا سب کو ------ مار دیا ان کمینوں نے میرے بابا ------- میری ماما کو------- اہہہہ-------- میرے بھائی کو بھی میری گڑیا کو بھی نہیں چھوڑا -------- نہیں چھوڑا کسی کو بھی سب کو مار دیا -------- ہا

exponovels

ہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میرے دوست میرے چاچو ۔۔۔۔۔ میرے پورے خاندان کو مار دیا ثمال

۔۔۔۔۔ آاااااااااااا۔۔۔۔۔۔۔!!

محند اسکے کندھے پر سر رکھ کر آج اتنے سالوں کا بوجھ اپنے کندھے سے اتار رہا تھا

اسکی چیخیں اتنی دردناک تھیں کہ ثمال کو اپنا دل پھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

اسکے ہاتھ بے ساختہ اسکی کمر کو جکڑ گئے تھے

وہ خود بھی اسکے رونے پر بے تحاشہ رو رہی تھی

آاااااااااااااااااا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

محند بیڈ پر زور زور سے ہاتھ مارتا چلا رہا تھا۔۔۔ اسے بتارہا تھا کہ کیسے اس سے اسکے اپنوں کو ان ظالموں نے چھین لیا ۔۔۔۔ کس بے دردی سے انہیں مار دیا ۔۔۔۔۔۔۔

ثمال محند کا بوجھ نہیں سہہ پارہی تھی اس کی سانسیں تھم رہی تھیں بہت مشکل سے وہ سانس لے پارہی تھی لیکن وہ محند کو روک بھی نہیں رہی تھی بی بی جان سے پہلے ہی اسے سب کچھ پتہ چل گیا تھا تو اسی لئے وہ محند کے یوں رونے اور اپنی تکلیف اس سے شئیر کرنے پر اسے بولے دے رہی تھی ۔۔۔

ثمال چاہتی تھی کہ وہ آج اپنا سارا درد بہادے جس کی وجہ سے وہ اپنی زندگی کے اتنے سال کرب اور دوسروں سے نفرت میں بہا گیا تھا

ہاہہہ۔۔۔۔۔ پاپا ۔۔۔۔۔۔ ممممم۔۔۔۔۔ پا پا بھی مجھے ایلے ہی پکڑ کر گدگداتے تھے ۔۔۔۔۔۔ اور۔ ۔۔۔۔۔۔ اور میں ایلے ہی ہنستا رہتا تھا ۔۔۔۔۔ لیکن وہ مجھے اور زیادہ ہنساتے تھے ۔۔۔

exponovels

محند اسکے ماتھے پر اپنا ماتھا رکھے روتے ہوئے اسے مزید بتا رہا تھا ۔۔۔ اسکی آنکھوں سے نکلتے گرم پانی کے قطرے ثمال کی آنکھوں کو اپنے درد کا احساس بخشتے ثمال کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے

مجھے ان کی ۔۔۔۔ بب۔۔۔ بہت یاد۔۔۔۔۔۔۔۔ بہت ۔۔۔ یاد آتی ہے۔۔۔۔۔ مجھے انکا گدگدانا ۔۔۔۔ میں بہت ۔۔۔۔۔ مس کرتا ہوں انہیں ۔۔۔۔ آواز بھی دیتا ہوں مگر ۔۔۔۔ ہممم۔۔۔۔۔۔ کوئی ۔۔۔۔ بھی ۔۔۔ نہ ءں۔۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ آتا۔۔۔۔۔۔

بی بی جان۔۔۔۔ کہتی ہیں کہ مرد روتے ہوئے بہت برے لگتے ہیں ۔۔۔ لوگ دیکھیں تو ہنستے ہیں ان پر ۔۔۔ مزاق بناتے ہیں ۔۔۔۔۔ لیکن میں ۔۔۔۔۔۔ میں ۔۔۔ بھی تو ایک انسان ہوں نہ ۔۔۔۔ میرے سینے میں بھی ۔۔۔۔ تو۔۔۔ گوشت کا بنا دل ہے جس میں بھی بہت ۔۔۔ بہت درد ہوتا ہے ۔۔۔۔ مجھے بھی رونا ہے

ثمال ۔۔۔ بہت زیادہ ۔۔۔۔۔ مجھے بہت درد ہوتا ہے یہاں ثمال۔۔۔۔۔ بہت درد ہوتا ہے ۔۔۔ پلیز میرا درد کم کردو ۔۔۔۔۔ مجھے رونے دو۔۔۔۔۔ میں بہت تھک گیا ہوں ان آنسؤوں کو روکتے روکتے ۔۔۔۔ پلیز

exponovels

محند آنکھیں بند کئے اس سے التجا کر رہا تھا

ثمال محند کو ایسی حالت میں دیکھ کر تڑپ اٹھی تھی ---- اس سے تو اچھا تھا کہ وہ غصے میں ہی رہتا اور اسے جو چاہے کہتا --- لیکن ایسے تو ----

ثمال خود بھی محند کے ساتھ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔

آج جب محند نے حمنہ کو غور سے دیکھا تو اسے اپنا بچپن اپنے والدین یاد آئے تھے اسی لئے وہ ضبط نہیں کر پایا آج---

کافی دیر تک محند روتا رہا ---. آہستہ آہستہ اسکی آواز مدھم ہونے لگی تھی مگر جب محند کو احساس ہوا کہ وہ تو چپ لیکن -----؟؟

exponovels

ثمال ----------؟؟

محند نے دیکھا کہ ثمال ہچکیوں سے بلند آواز میں رو رہی ہے تو وہ جو اپنا درد بانٹنے کے بعد ہلکا ہوچکا تھا اسے روتے دیکھ تعجب سے بولا تھا

تم کیوں رو رہی ہو-- --------؟؟

exponovels

رونے سے محند کی آواز بیٹھ گئی تھی

کیونکہ-- آپ -------- جو----- روئے--- تو --- میں ---- بھی ----تو--- روؤں --- گی --- نہ-----

ثمال ہچکیوں کے درمیان مشکل سے بولی تھی

محند کو ثمال بہت اچھی لگی تھی ایلے بولتے ہوئے بلکل اپنی اپنی سی---

رونے سے ثمال کی آنکھیں سوج گئی تھیں اور وہ روتے ہوئے اسکی طرف دیکھ رہی تھی

ثمال------؟؟

ہمممم-----

وہ------ تمہاری ---- ناک بہہ رہی ہے------!!

محند اپنی ہنسی روکے اس سے بولا جس کا ناک غبارے بنا رہا تھا اور وہ اس حالت میں بہت مضحکہ خیز لگ رہی تھی

exponovels

اچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ثمال سر ہلاتی محند کے قریب ہوئی تھی اور پھر اپنا ناک اس کی شرٹ کے کالر سے صاف کیا تھا

اب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔

سوں سوں کرتی وہ محند کو حیران کرتی معصومیت سے بولی تھی

کچھ پل تو وہ اسے دیکھتا رہا ۔۔۔۔۔ ثمال بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی ۔۔۔۔ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں کھوچکے تھے۔۔۔۔۔

exponovels

بادلوں کے زور زور سے گرجنے پر ثمال کی چیخ نکلی تھی

کچھ یاد آتے محند نے مسکراتے ہوئے اسکی چیخ کا گلا ایک بار پھر سے اپنے ہی انداز میں گھونٹا تھا

ثمال جس نے خود سے ہزار وعدے کئے تھے کہ آئندہ کبھی بھی محند کے سامنے نہیں چیخے گی مگر وہ غلطی سے یہ کام کر بیٹھی تھی اور اب محند کی گرفت میں تیز دھڑکتی دھڑکنوں کے ساتھ بری طرح پھنس چکی تھی

محند نے تھوڑی دیر بعد سر اٹھا کر ثمال کی طرف دیکھا جہاں وہ لال ٹماٹر چہرے کے ساتھ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی

ثما------ل--------؟؟

exponovels

جزباتوں سی بھاری آواز میں محند نے لڑکھڑاتی آواز میں اس کا نام ٹکڑوں میں ادا کیا تھا

جس پر ثمال بری طرح سے کانپتی ہوئی اسکے سینے میں اپنا منہ چھپا گئی تھی

اسکا مطلب سمجھ کر محند مسکرا دیا تھا اور پھر اس برستی بارش میں آج جہاں محند نے اپنے اندر کا سارا غبار نکالا تھا وہیں برستی بارش کی بوندوں کی طرح وہ بہت پیار سے اس پر برسا تھا۔۔۔۔۔۔

ثمال کی آنکھ کھلی تو خود کو انیکسی میں اکیلے پایا۔۔۔۔ محند نہ جانے کب کا چلا گیا تھا رات کا ایک ایک منظر اسکی آنکھوں کے سامنے لہرایا تو جہاں وہ ہنسی وہیں شرم کے مارے کمبل میں منہ چھپا گئی

exponovels

افففف ۔۔۔۔۔ حمنہ تو اکیلی تھی کمرے میں ۔۔۔۔

جیسے ہی اسے حمنہ کا خیال آیا فٹ سے اٹھ کر دوپٹہ صحیح سے اوڑھا اور انیکسی سے باہر نکلتی گھر میں داخل ہوئی جیسے ہی کمرے میں پہنچی تو میڈ کو حمنہ کے پاس سوتا دیکھ اسکے دل کو تسلی ہوئی تھی

شکر ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔

پر سکون سانس خارج کرتی حمنہ کو پیار کیا اور وارڈروب سے کپڑے نکالتی شاور لینے چلی گئی

ثمال تیار ہو کر جب باہر نکلی تو حمنہ جاگ چکی تھی میڈ اسے پیمپر پہنا کر کپڑے چینج کر رہی تھی

exponovels

لاؤ مجھے دو میں چینج کروں گی اپنے بے بی کے پے پے---------

میڈ کے ہاتھ سے کپڑے لیتی وہ حمنہ کو گدگداتے پیار سے بولی تھی ایسا کرنے سے اسے محند کا کل رات اسکو گدگدانا یاد آیا تھا

شرم کی سرخی نے اسکے چہرے کو گلنار کیا تھا

حمنہ کو ریڈی کرکے جیسے ہی وہ اسے اٹھائے مڑی تب اچانک محند جاگنگ ڈریس میں ٹاول گلے میں لٹکائے روم میں داخل ہوا تھا

ثمال اسے اچانک سامنے دیکھ کر لڑکھڑاتی سنبھلی تھی اور جلدی سے اسکی سائڈ سے نکلتے باہر چلی گئی تھی

exponovels

محند بھی ثمال کو دیکھ کر خجل سا ہوگیا تھا کہ ثمال کیا سوچ رہی ہوگی اسکے بارے میں کہ میں کیسا آدمی ہوں اتنی جلدی بہک گیا اور اوپر سے جو آج تک اس نے خود سے بھی نہیں شئیر کیا تھا وہ ثمال کے سامنے سب کچھ عیاں کر گیا تھا

وہ تو بس بے اختیاری لمحہ تھا اور کچھ بھی نہیں ---- کچھ بھی نہیں -------

دل کی آواز کو دبائے وہ سر جھٹکتے آفس جانے کے لئے ریڈی ہونے لگا ------

حامد کی آنکھ کھلی تو وہ اکیلا بیڈ پر سو رہا تھا

ہائے کہیں بھاگ تو نہیں گئی -----؟؟؟

چھلانگ مار کر بیڈ سے اترا اور باہر کی طرف دوڑا پھر فورا" ہی بریک لگائی تھی---- سامنے ہی جاناں اپنا بیگ ٹیبل پر پٹخے صوفے پر منہ پھلا کر بیٹھی ہوئی تھی

exponovels

ہیں------ تم بھاگی کیوں نہیں------؟؟؟

اسکے بیگ کو اٹھا کر فرش پر رکھا اور خود اسکے سامنے ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے حیرانی سے بولا تھا

کہیں مجھ سے پیار تو نہیں ہوگیا میری جان کو---؟؟

اسکے پھولے پھولے گلابی گال کو زور سے کھینچتا وہ شوخی سے بولا

کیسے بھاگتی دروازہ جو تم نے لاک کیا ہوا تھا

جاناں اسکا ہاتھ زور سے جھٹکتی چبا چبا کر بولی تھی

exponovels

اوہ ---- ہاں----- یار ----- میں تو دیکھو بھول ہی گیا تھا کہ میں نے احتیاط" دروازہ لاک کر لیا تھا اور اسکی چابی بھی چھپا دی تھی --ہا ہا ہا---- شششششو-------- میں بھی نہ کتنا پاگل ہوں ایویں ہی اتنا گھبرا گیا کہ تم کہیں نکل ہی گئی نہ ہو-------

حامد ماتھے کا پسینہ پونچھتے ہنستے ہوئے بولا تھا ---- جاناں جو اسکی ہنسی میں چمکتے چہرے کو بے تحاشہ دیکھ رہی تھی فورا" سے اپنی نگاہیں پلٹیں تھیں

اب ایسے منہ تو نہ بناؤ ---- میری جان-------

حامد اسکے ساتھ جڑ کر بیٹھتا اسکے بال بگاڑتے بولا تھا جس پر جاناں نے اسے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا مگر بنا اسکا اثر لئے حامد نے اسکی گال کو چوم لیا----

اللہ اللہ------ بے شرم انسان پیچھے ہٹو زرا تمیز ہو جو تمہیں چھو کر بھی گزری ہو-----؟؟؟

exponovels

جاناں اسکے چھو نے پر پزل ہوتی شور کرتی دھڑکنوں کو ڈپٹتی جھنجھلا کر بولی تھی اور اٹھ کر وہاں سے جانا چاہا تھا کہ حامد نے اسکی کلائی تھام لی--

ابھی نہ جاؤ چھوڑ کر

کہ پیٹ ابھی بھرا نہیں

حامد اسے پھر سے بٹھاتے پیٹ پر ہاتھ رکھتا بے چارگی سے بولا

تھا جس کی جاناں کو ککھ بھی سمجھ نہیں آئی تھی کیونکہ اس نے اردو میں اچھے خاصے گانے کی ہڈیاں تک توڑ ڈالیں تھیں

کیا------؟؟؟

exponovels

وہ مجھے ناشتے کون بنا کر دے گا۔۔۔۔ تم نے خود تو کھالیا ہوگا اب میں کیا کھاؤں گا۔۔۔۔

حامد منہ بسورتے بچے کی طرح بولا جس پر جاناں نے مشکل سے اپنی ہنسی روکی تھی

تو مجھے کھا جاؤ۔۔۔۔۔۔!!

ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟

جاناں کے لاپرواہی سے مجھے کھا جاؤکہنے پر حامد ابرو اچکاتا معنی خیزی سے بولا تھا

افف میری جان چھوڑو ۔۔۔۔ کیوں صبح صبح تم میرا دماغ کھانے پہ تلے ہوئے ہو ۔۔۔۔۔۔

exponovels

جاناں اسکی معنی خیز نظروں کو نہ سمجھ پائی اور مزید بولتی پھر سے اٹھنے کی کوشش کی تھی مگر حامد اب کہاں اسے جانے دینے والا تھا ---

اے ے ے------ کہاں جارہی ہو جان----- اب جب خود ہی آفر کی ہے تو ----- کھانے تو دو خود کو تاکہ مجھے پتہ تو چلے کہ تمہارا زائقہ کیسا ہے میٹھا یا کڑوا-----؟؟؟

حامد اسکے لبوں پر انگلی پھیرتا گھمبیرتا سے بولا تھا

اسکا مطلب جب جاناں کو سمجھ آیا تو وہ سر نفی میں ہلاتی مسکراتے ہوئے اس سے بولی تھی

ہاں بلکل ---- ضرور چکھنا چاہیے تمہیں زائقہ تاکہ تمہیں پتہ چل سکے کہ میں کتنی تیکھی ہوں---

exponovels

جاناں نے نا محسوس انداز میں اپنا بیگ اپنے قریب کھسکایا تھا

ارے واہ اسکا مطلب میرا پیار کا جادو تم پر چل ہی گیا آخر۔۔۔۔

حامد مزید اسکے قریب ہوتا مسرور سا بولا

اپنی آنکھیں تو بند کرلو پہلے ۔۔۔۔۔

جاناں معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتی بولی تھی

ہائے ۔۔۔۔۔ یقین نہیں ہو رہا مجھے تم پہ کہ اتنی جلدی میری اسیر ہوگئی تم ۔۔۔۔۔۔

حامد کالر کھڑے کرتا مغرور سا بولا

exponovels

کرنا بھی مت کبھی-------

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی

کیا-----؟؟

کچھ نہیں تم آنکھیں بند کرونہ------

اوکے---- حامد نے جیسے ہی آنکھیں بند کیں جاناں نے فورا" پیپر سپرے نکال کر اسکے منہ کو ہاتھ سے دبا کر کھولا تھا اور سارا سپرے اسکے منہ میں ڈال دیا-----

exponovels

یہ سب اتنا اچانک اور جلدی کیا تھا جاناں نے کہ حامد کو سنبھلنے تو کیا کچھ سمجھنے کا بھی موقع نہیں مل سکا نتیجتا" اب وہ سی سی کرتا----- صوفے پہ چڑھا چھلانگیں مار رہا تھا اور جاناں اسکی حالت پہ پیٹ پکڑے ہنس رہی تھی------

آااں----- سی سی----- ا`نے (ماں)----- سی سی----

ہا ہا ہا ہا------- کیسا لگا زائقہہ------ ہا ہا ہا--- اب پتہ چلا میں کتنی تیکھی ہوں-------

جاناں اسکی بندروں کی طرح اچھل کود کو دیکھ کر ہنستے ہوئے بولی تھی

مگر حامد بے چارہ اس حالت میں ہی نہیں تھا کہ وہ کچھ کہہ پاتا بس اسے ایک عدد گھوری سے نوازتا منہ پر ہاتھ پھیرا جیسے کہہ رہا ہو تمہیں تو میں چھوڑوں گا نہیں اور بھاگتا ہوا کچن میں گیا تھا جہاں سے وہ اپنے اس چکھے تیکھے زائقے کا کچھ علاج کرسکے--

exponovels

ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ اسے اپنے پیچھے جاناں کے قہقہے صاف سنائی دے رہے تھے۔۔۔۔

نہیں ۔۔۔۔۔ سی سی ۔۔۔۔۔ چھوڑوں گا۔۔۔۔۔۔!!!

محند ناشتہ کر رہا تھا جب ثمال حمنہ کو گود میں اٹھائے وہاں آئی اور حمنہ کو ناشتہ کرتے محند کی گود میں بٹھا دیا تھا

exponovels

منہ میں جاتا آملیٹ کا پیس باہر انتظار کرتا رہ گیا تھا ۔۔۔۔ وہ تو آنکھیں پھاڑے حمنہ کو دیکھ رہا تھا جو روتے ہوئے محند کے ہاتھ سے کانٹے کو کھینچ رہی تھی جس میں آملیٹ کا ٹکڑا پھنسا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔ جبکہ ثمال اب چیئر پر بیٹھی اپنا ناشتہ شروع کر چکی تھی

محند نے ثمال کی طرف دیکھا پھر بی بی جان کی طرف لیکن وہ دونوں تو ایلے ناشتے کرنے میں مگن تھیں جیسے کتنے دنوں بعد کھانا نصیب ہوا ہو۔۔۔۔۔۔۔

محند تیوری چڑھاتا ملازمہ کو آواز دینے لگا

ایک دو پھر تین اور کئی ملازماؤں کو آوازیں دے ڈالیں مگر لگتا تھا کہ جیسے سب ہی نے محند کو اگنور کرنے کی قسم کھالی تھی

یہ سب کیا ہے ثمال۔۔۔۔۔۔؟؟؟

exponovels

محند حمنہ کو ایک ہاتھ سے بار بار اناری پن سے اپنی طرف دھکے مار رہا تھا کہ وہ آگے ہونے کی کوشش میں کہیں گر نہ جائے ------ اس لئے جھنجھلا کر غصے سے چیخ ہی گیا تھا وہ------

یہ سب یہ ہے کہ آج کا سارا دن آپ حمنہ کو سنبھالیں گے اور کل کا ثمال سنبھالیں گیں ،اسی طرح ایک دن آپ اور ایک دن ثمال یہ ڈیوٹی نبھائیں گیں------

بی بی جان نے ثمال کو خاموش رہنے کا اشارہ کرکے خود ہی محند کو جواب دیا تھا

محند کانٹا پلیٹ میں پٹکتا ہنسا تھا

بہت اچھا جوک ہے آج کا بی بی جان ، اب اسے پکڑیں ناشتہ تو میرا حرام ہو ہی چکا ہے لیکن میں اب آفس سے بلکل بھی لیٹ نہیں ہونا چاہتا اور---------- ----

exponovels

محند کر سی سے اٹھتا کھڑا ہوا تھا اور بڑے ہی عجیب انداز میں حمنہ کو اٹھایا جیسے وہ بچی نہیں ہو کوئی پپی ہو --- سر نیچے اور ٹانگیں اوپر تھیں اس طرح اٹھانے سے حمنہ کی ٹانگ اسکی آنکھ میں لگی تھی ساتھ ہی اس پوزیشن میں حمنہ نے خوش ہو کر کھلکھلانا شروع کردیا تھا مگر محند اپنی آنکھیں پکڑے کراہ اٹھا تھا

اب اور کچھ مت بولیے گا بچے ورنہ اسے بھی آپ کی طرح بہت غصہ آتا ہے-----

بی بی جان اسکی حالت پر ہنسی دباتیں بولیں تھیں

بس--------.

محند کو پھر سے بولنے کی کوشش کرتے دیکھ بی بی جان نےاسے بیچ میں ہی ٹوک دیا

exponovels

اب آپ نے کچھ اور بولا اور اگر جو ہم نے کہا ہے ویسا نہ کیا تو میں یہ بچی شمائل کو دے آؤں گی چاہے وہ اس کے ساتھ پھر کچھ بھی کرے میں اسے نہیں روکوں گی بلکل بھی

بی بی جان کا یہ کہنا تھا کہ محند وہی رک گیا تھا بی بی جان کا تیر بلکل صحیح نشانے پر لگا تھا

بی بی جان جانتی تھیں محند کی نیچر کو اس لئے چاہے چیز
اسکی پسند کی ہو یا نہ ہو وہ کسی بھی قیمت پر اپنے دشمن کو یا ناپسندیدہ شخص کو تو بلکل بھی نہیں لینے دے گا چاہے کچھ بھی ہوجائے تو یہاں تو اسکی بیٹی تھی اسکا خون تو وہ کیسے ایسی عورت کے حوالے کرنے دیتا جس نے اسے پیدا ہونے سے پہلے ہی اسے مارنے کی کوشش کی تھی-----

exponovels

بظاہر وہ یہ ظاہر کرتا ہو کہ اسے حمنہ سے کوئی لینا دینا نہیں ہے مگر ہمیشہ سے نا محسوس طریقے سے اس نے حمنہ پر نظر رکھی ہوئی تھی کہ وہ کس کے ہاتھوں میں ہے کہاں ہے اور بی بی جان کو اسکی خوب خبر تھی ----

اس لئے بی بی جان نے سیدھا تیرنشانے پہ لگا یا تھا

یا پھر تم میں اتنی ہمت ہی نہیں ہے کہ تم ایک چھوٹی سی بچی کی زمے داری ہی اٹھاسکو تو تم اپنی کم ہمتی کے بارے میں مجھے بتاسکتے ہو-----

میں تیار ہوں -------- میں اسکی زمہ داری بہت احسن طریقے سے اٹھاؤں گا کہ آپ کی بہو بھی نہیں اٹھا پائے گی ---

محند ایک نظر ثمال کو دیکھتا بی بی جان سے بولا تھا

exponovels

ہونہہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

محند کی بات پر ثمال نے ناک سے مکھی اڑائی تھی

پہلے بے بی کو اٹھاتے کیسے ہیں یہ تو سیکھ لیں

ثمال کی بات پر اس نے الٹے ہاتھ میں اٹھائی اپنی بیٹی کو سر جھکا کر دیکھا تھا جو الٹی لٹکی کھلکھلانے میں مصروف تھی

بی بی جان ان دونوں کو وہیں چھوڑ جا چکی تھیں

اوہ۔۔۔۔۔۔

رکیں میں بتاتی ہوں آپ کو ۔۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

ایلے پکڑیں اسے نہیں تو بے بی کو کنڈی چڑھ سکتی ہے ------

کیا ----- چڑھ سکتی ہے-----؟؟؟

ثمال اسے بے بی کو پکڑنے کا صحیح طریقہ بتا رہی تھی جب محند نے اسکے لفظ کو نہ سمجھتے ہوئے الجھن سے پوچھا تھا

وہ کنڈی---- مطلب اسکی ---(ہائے اب کیسے سمجھاؤں)----- کوئی بھی اندرونی چیز ادھر ادھر ہو سکتی ہے نہ---- ہی ہی ------

بہت ہی بھرے طریقے سے اس نے محند کو سمجھایا تھا

exponovels

واؤ۔۔۔۔ انسان نہ ہوئی کوئی کھلونا ہوگئی کہ اسکے پرزے نکل جائیں گے۔۔۔۔

محند اس پر طنز کرتا حمنہ کو سیدھی طرح سے پکڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے بہت قریب کھڑے تھے کہ ایک بار پھر سے محند کواسکا دل باغی کرنے لگا تھا

دور ہوکر رہو ۔۔۔۔ جب دیکھو تو مجھ سے چپکنے کی کوششیں کرتی رہتی ہو بس۔۔۔۔۔

اسے تڑخ کر کہتا وہ حمنہ کو لئے باہر نکل گیا تھا

ہا ہائے کل کا رومیو آج کا ہٹلر کیسے بن گیا

exponovels

ثمال اسکے رویے پر منہ کھولے کھڑی کی کھڑی رہ گئی تھی

حامد نے بڑی مشکل سے پتہ نہیں کتنا کچھ میٹھا کھا کھا کے منہ کا زائقہ کچھ بہتر کیا تھا مگر ابھی بھی اسکے منہ کا زائقہ تیکھا ہی تھا

جاناں صوفے پر پاؤں پسارے بڑے مزے سے حامد کو تیار ہوتے دیکھ کر مسکرا رہی تھی جو منہ کے عجیب عجیب زاویے بنا کر ٹائی باندھ رہا تھا اور ایک نظر اسکے مسکراتے چہرے پر بھی ڈال رہا تھا

بہت ہنسی آرہی ہے نہ تمہیں -------؟؟

آخر کار مزید نہ برداشت کرتے ہوئے کوٹ پہن کر اسکے سامنے کھڑے ہو کر چلایا

exponovels

ہاں ----------!!!

کمال ڈھٹائی سے جواب دیا گیا جو حامد کو اور بھی سلگا گیا

مت کرو تم اتنا غرور اپنی ان شرارتوں پر

جب ہم شرارت کر بیٹھے تو سرخ ہوجاؤ گے

اسکی طرف جھکتا حامد اسکے کان میں سرگوشی میں بولا تھا جس کی جاناں کو سمجھ تو نہ آئی مگر اسکا گھمبیر لہجہ اسے بہت کچھ جتا گیا تھا

ہا ہا ہا ہا--- ہٹو پرے میں نہیں ڈرنے والی تم سے -----

exponovels

اسکی بات کو ہوا میں اڑاتی جاناں اسکا ہاتھ ہٹاتی کھڑی ہوئی تھی کہ حامد نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکا رخ اپنی طرف ایک جھٹکے سے موڑا تھا اور اپنے حصار میں قید کرتا اسے دیوار کے ساتھ لگا گیا تھا اور اسکے فرار کے سارے رستے بند کردئے تھے

کیا ہوا تم تو مجھ سے نہیں ڈرتی نہ تو اب کیوں گھبرا رہی ہو---- ہاں-----؟؟

حامد اسکے گھبراتے سراپے کو دیکھتا اسکے گال کو شہادت کی انگلی سے چھو کر مخمور سا بولا تھا

دونوں ایک دوسرے کے بے انتہا قریب تھے کہ انچ بھر کا فاصلہ بھی نہیں تھا

جاناں کی تو ساری ہمت اسکے قریب آنے سے ہی ہوا میں اڑا گئی تھی وہ پلکیں جھکائے اسکی سانسوں کو اپنی سانسوں کے قریب محسوس کر کانپ گئی تھی

exponovels

ہممممم----------!!!

اسکے چہرے سے ناک رگڑے وہ گھمبیرتا سے بولا

تمہیں ٹیسٹ کرواؤں اسکا زائقہ جو اس وقت میرے منہ میں ہے اور مجھے بہت پریشان کر رہا ہے

اسکی معنی خیز باتوں نے اسکی لرزاہٹ میں اور بھی اضافہ کیا تھا کہ اس نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا تھا---- آواز تو اسکی کہیں دب کر رہ گئی تھی

اوکے----------!!!

exponovels

اسکے نفی میں سر ہلانے پر وہ اس پر مزید جھکا تھا اور پھر اسے زائقہ چکھاتا اس سے دور ہوا تھا اور اسے دیکھا تھا جو اب منہ پہ ہاتھ رکھے سر جھکائے کھڑی اپنی سانسیں درست کر رہی تھی

شام کو ملتے ہیں جان----------

اسکے سر پر بوسا دیتے حامد اس پر گہری نظر ڈالتا آفس کے لئے نکل گیا تھا

اسکے جانے کے بعد جب جاناں نے چہرے پر سے ہاتھ ہٹائے تو اسکا چہرہ آنسؤوں سے بھیگا ہوا تھا

مت کرو مجھ سے اتنا پیار کہ میں تمہیں چھوڑ کر جا ہی نہ سکوں-----

exponovels

میں نہیں رہ سکتی تمہارے ساتھ ------ جب تمہارا دل مجھ سے بھر جائے گا تو تم مجھے چھوڑ کر واپس اپنی قیمتی رنگین دنیا میں چلے جاؤ گے----- اس سے پہلے کہ تم مجھے چھوڑو میں ہی تمہیں چھوڑ کر چلی جاؤں گی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے------

شیشے کے سامنے کھڑی وہ حامد کی جسارت پر سرخ ہوئے چہرے کو دیکھتی بولی تھی جبکہ اسکے آنسو لگاتار اسکے چہرے کو بھگو رہے تھے

سارے رستے حمنہ نے اسکا جینا حرام کیے رکھا تھا کبھی وہ اسکی داڑھی کے بال کھینچتی تو کبھی اسکی ناک میں اپنی ننھی ننھی انگلیاں گھسیڑتی پھر اپنی کارستانیوں پر خود ہی ہنسنے لگ پڑتی -------

exponovels

یا اللہ کہیں یہ پاگل تو نہیں ہے -------- ؟؟؟؟ ایک تو گندے کام کر رہی ہے اوپر سے ایلے ہنستی ہے جیسے کوئی اہم کارنامہ سر انجام دے دیا ہو-----

محند اسے دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر اسے دیکھتا چڑ کر بولا تھا

ہی ہی ہی ----------

محند کی بات پر وہ پھر سے کھلکھلائی تھی

سر کمپنی آگئی----------!!

ڈرائیور گاڑی روکتا ڈور کھولے کھڑا مؤدب انداز میں بولا تھا ورنہ تو اسکا دل آج اپنے مغرور باس کی حالت پر قہقہ مارنے کو کر رہا تھا

exponovels

پتہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پھاڑ کھانے والے انداز میں اس کو بولتا وہ اسے پھر سے الٹا اٹھائے چل پڑا تھا اور اس طرح اٹھانے سے حمنہ نے پھر سے ہنسنا شروع کردیا تھا

وہ عجیب عجیب منہ بناتا اسے لئے بلڈنگ میں داخل ہوا اسکے انتظار میں کھڑی اسکی سیکریٹری اسکے آنے پر جلدی سے آگے بڑھی تھی اور آج کا شیڈول بتاتے جیسے ہی اسکی نظر الٹی لٹکی پیاری سی بچی پر پڑی تو وہ وہیں رک گئی اور منہ کھولے کبھی اپنے باس کو دیکھتی تو کبھی حمنہ کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!

اب تمہیں کیا مسئلہ ہے کیوں چپ کر گئی ہو۔۔؟؟

exponovels

محند اسکے چپ کرنے پر سیخ پا ہو کر بولا مگر اسکی سیکریٹری کی نظریں ابھی تک حمنہ پر ہی تھیں----

سر -------!!!

کیا سر سر لگا رکھی ہے آگے بھی کچھ ہے اسکے یا پھر سر ہی ہے------

سر وہ بے بی-------؟؟

کیا بے بی------؟؟

محند نے جب جھنجھلا کر حمنہ کی طرف دیکھا تو اسکی آنکھیں ہی باہر نکل آئیں-----

exponovels

یہ بھی کرنا تھا اس نے کیا-----؟؟

صدمے سے چور مخند کبھی اسے دیکھتا کبھی اپنے کپڑوں کو جہاں حمنہ نے چھیا کردیا تھا اور اسکا لش پش کرتا برانڈڈ تھری پیس سوٹ برباد ہوچکا تھا

وہیں سیکریٹری ناک پر ہاتھ رکھتی اس سے دور ہوئی تھی

مخند آنکھیں پھاڑے حمنہ کو دیکھ رہا تھا جو اب کارنامہ انجام دینے کے بعد رونے میں مصروف ہوچکی تھی

exponovels

افف۔۔۔ افف۔۔پہلے اسکا ہنسنا نہیں بند ہو رہا تھا اور اب رونا نہیں بند ہو رہا۔۔۔۔

محند کو اب کوفت ہو رہی تھی خود سے اوپر سے اسکا سوٹ خراب کردیا تھا اور اوپر سے اب گلا پھاڑے رونے میں مصروف تھی

ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

١٤

ابھی محند اس کو روتے دیکھ گھور رہا تھا کہ اسے کسی کے ہنسنے کی آواز سنائی دی

کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔۔؟؟ کس کی اتنی ہمت جو مجھ پہ ہنس رہا ہے ۔۔۔؟؟؟؟

محند سٹاف پر چلاتا بولا تھا

exponovels

مجھ میں ہے ہمت------- ہا ہا ہا ہا----

محند نے آواز کے تعاقب میں دیکھا تو ثمال سفید ڈریس میں کھڑی ہنستی ہوئی بہت دلکش لگ رہی تھی کہ ایک پل کے لئے محند یہ بھول گیا کہ اس کی گود میں الٹی لٹکی حمنہ نے اسکے سوٹ پر نقش و نگار بنائے ہوئے ہیں جسے دیکھ کر ہی تو ثمال قہقہہ مار رہی تھی---

ایلے اٹھائیں گے تو لازمی اسکے پیمپر نے لیک کرنا تھا ------ ہا ہا ہا ہا----- ہائے کتنا پیارا ڈیزائن ڈال دیا اس نے تو------- ہا ہا ہا ہا-------

ثمال کے مزاق اڑانے پر محند ہوش میں آیا تھا

چپ----------!

ایسی دھاڑ تھی کہ ثمال تو چپ کر گئی مگر حمنہ میڈیم پر الٹا ہی اثر ہوا تھا

exponovels

ایسا رونا ڈالا تھا اس نے کہ اسکے رونے کی آواز کے آگے محند کی دھاڑ کہیں دب کے رہ گئی تھی

اور چیخیں ڈرا دیا نہ میرے بے بی کو اب چلیں میں اسکا سارا سامان لائی ہوں اپنے ساتھ آپ نے تو لایا ہی نہیں خیر کیا یاد کریں گے کہ کس سخی بیوی سے پالا پڑا ہے آپ کا

ثمال اترا کر بولتی آگے چلنے لگ پڑی جبکہ اسکے پیچھے محند دانت پیستے چلا جیسے ان دانتوں کے نیچے ثمال ہی ہو-------

ثمال اسکے آفس سے ملحقہ روم میں آگئی تھی اور بیگ رکھے اب محند کی طرف متوجہ تھی جو اب بھی حمنہ کو الٹا ہی پکڑے اپنے سے کافی دور کرکے منہ بناکے کھڑا تھا

exponovels

یا اللہ ۔۔۔۔ آپ نے ابھی تک اسے الٹا ہی پکڑا ہوا ہے۔۔۔۔

ثمال اس سے روتی ہوئی حمنہ کو لیکر صوفے کے سامنے رکھے ٹیبل پر لائی اور اسے ٹیبل پر لٹا کر اسکا پیمپر کھولا اور بے بی ٹشو سے اسے صاف کرنے لگی ۔۔۔۔۔

محند کھڑا اسے حیرانی سے دیکھ رہا تھا جو ایک ماہر ماں کی طرح حمنہ کو صاف کر رہی تھی جبکہ اسکے ماتھے پر ناگواری کی ایک بھی شکن نہیں آئی تھی اور یہ تھا جو سگا باپ ہونے کے باوجود اس سے ناگواریت برت رہا تھا

ثمال کی حمنہ کو نیا پیمپر پہناتے محند پر نظر پڑی تو وہ اسے ہنستے ہوئے بولی

لگتا ہے آپ کو حمنہ کا تحفہ کچھ زیادہ ہی پسند آگیا ہے جو ابھی تک اسی حالت میں کھڑیں ہیں۔۔۔۔۔

exponovels

ثمال کی بات پر محند لب بھینچتا وارڈروب میں سے اپنے لئے رکھے ہوئے دوسرے سوٹ جو وہ احتیاط" رکھتا تھا میں سے نکال کر واشروم میں گھس گیا کہ اب مزید وہ اس سمیل کو برداشت نہیں کرسکتا تھا

ثمال اسکے جانے پر ہنسی دباتی اب حمنہ کی طرف متوجہ ہو ئی تھی جو منہ کو فیڈر لگائے دودھ پینے میں مصروف تھی

میرا بے بی ----- امممماہ------ ایلے ہی پاپا کو تنگ کرنا ہمیشہ اوکے میری جان -----

چھوٹی سی بچی دودھ پیتے ثمال کی بات کو نا سمجھ کر بھی کھلکھلائی تھی جیسے ساری سمجھ اسے ہی تو لگی ہے

ہاں----- یہ ہوئی نہ میری بے بی والی بات ---- اب ہم دونوں مل کر آپ کے بابا کی پنگی بجائیں گے--- ٹھیک ہے----؟؟

exponovels

ہا ہا ہا ہا ہا--------

ثمال حمنہ کے ساتھ باتوں میں لگی اتنی مگن تھی کہ اسے پتہ نہیں چلا کہ کب محند چینج کر کے نکلا اور کب اسکے سر پر کھڑا ہو کر اسکی حرکتوں اور باتوں کو غور سے سننے لگا تھا

ثمال نے جیسے ہی چہرہ اوپر کیا تو اسکی ہنسی کو فورا" بریک لگی محند اسکے سر پر کھڑا اسے ہی گھور رہا تھا

وہ ---- وہ ---- میں تو بس اسے یہ کہہ رہی تھی کہ ایلے تھوڑی نہ کوئی اپنے بابا کو تنگ کرتے ہیں بلکہ اس سے زیادہ -------- ممم----- میرا مطلب ایلے تو نہیں کرنا چاہیے تھا نہ اسے ---- ہی ہی ----- دیکھیں نہ آپ کے سارے کپڑے خراب کردیے اس نے --- وہ تو اچھا ہوا کہ آپ کے پاس دوسرا سوٹ بھی تھا نہیں تو آپ کو میرے دوپٹے کی لنگی بنا کے پہن کر گھومنا پڑتا----

exponovels

نن--- نہیں فیشن بھی تو ہے نہ یہاں پہ تو ہم پہ بھی فرض ہے کہ ہم بھی اپنا دیسی فیشن دکھائیں ان کو ---- آپ نے نہیں دیکھا جہاں لڑکیاں جب آدھی ننگی آدھی ڈھکی گھوم سکتی ہیں تو آپ تو پھر مرد ہیں تو کیسی شرم آپ بھی لنگی باندھ کر بے شرم بن کر گھوم لیتے ---- بھئی جب لڑکیوں کو کوئی فرق نہیں پڑتا تو پھر آپ کو کیوں----------

ثمال اسکے منہ کے بدلتے زاویے کے مطابق اپنی شامت نہ لانے کے لئے جتنے جتن کر سکتی تھی کر رہی تھی مگر اسکا کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا کیونکہ جتنا وہ بولتی جارہی تھی اتنا ہی محند کے ماتھے کی تیوریاں بڑھتی جا رہیں تھیں

محند جو اسے حمنہ کے ساتھ بڑے مزے سے معصوم منہ بناکے شیطانی پلین بناتے دیکھا تو غصہ ہونے کی بجائے الٹا اسے اس پر پیار آرہا تھا وہ ایلے بولتی ہوئی اسے بہت اچھی لگ رہی تھی وہ مزید اسکی شیطانیوں کے پلین اسکے خلاف اسی کی بیٹی کے ساتھ مل کر بناتے دیکھنا اور سننا چاہتا تھا مگر ثمال کو اسکی موجودگی کا علم ہونے پر وہ جب ڈر کر

exponovels

خاموش ہوئی تو محند کو ایک خیال سوجھا اور پھر وہ مصنوعی غصہ دکھاتے اسے مزید ڈرانے لگا مگر دل ہی دل میں وہ اسکی لنگی والے فنشن کی بات پر بہت زیادہ ہنسا تھا

ثمال کی بولتی کو بریک تب لگا جب محند نے اچانک اس پر جھکتے سنگل صوفہ کے گرد ہاتھ ٹکا کر اسکو اپنے حصار میں لیا اور اسکے ہلتے لبوں کو دیکھتے وہ اس پر جھکا تھا اور بنا کسی پرواہ کے وہ زبردست گستاخی کر گیا تھا

کافی دیر بعد جب اس نے ثمال کی جان بخشی کی تو ثمال کی چلتی زبان کے ساتھ اسکی سانسیں بھی روکنے کی پوری کوشش کر چکا تھا اگر وہ اسے نہ بخشتا تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(بیوی) اب تم اسے سارا دن سنبھالو گی اور وہ بھی بنا کسی چوں۔۔۔۔۔ karısıتو ڈئیر اور ۔۔۔۔ چراں کے ۔۔۔۔ اور نہ ہی اسکے بارے میں تم بی بی جان کو کچھ بھی بتاؤگی ۔۔۔۔ ورنہ۔۔۔۔

exponovels

میں اس سے بھی زیادہ تمہاری حالت بری کرسکتا ہوں وہ بھی اب کی بار باہر سب کے سامنے ۔۔۔۔۔ بقول تمہارے کہ یہاں تو سب بے شرم ہیں تو ان کو تو کوئی فرق نہیں پڑے گا مگر کارسی (بیوی) تمہیں ضرور کچھ ہوجائے گا ۔۔۔۔ ہے نہ۔۔۔۔۔۔۔۔

تو کرو گی اسکی دیکھ ریکھ ۔۔۔۔۔۔؟؟؟

محند اسکے کانوں کے پاس مخمور سا بولتا اسکے چہرے پر اپنی انگلیاں پھر رہا تھا جس پر ثمال سرخ چہرے کے ساتھ اپنی سانسیں روکے اسکی بات سن کر بمشکل سر اثبات میں ہلا پائی تھی ۔۔۔

گڈ ۔۔۔۔۔ اب تم اسے سنبھالو میں اپنا آفس سنبھالتا ہوں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔۔ اوکے۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

اسکے گال کو ہونٹوں سے چھوتا وہ اپنی بے ساختہ امڈتی ہنسی کو روکتا لب دانتوں تلے دبا گیا تھا اور اس پر ایک گہری استحقاق بھری نظر ڈال کر آفس روم میں چلا گیا اب وہ سکون سے اپنا کام کرکے بی بی جان سے حمنہ کو سارا دن سنبھالنے کا سرٹیفیکیٹ بھی لے گا

ہا ہا ہا ہا ہا----------

ثمال کا بوکھلایا ہوا چہرہ دیکھ کر وہ بار بار کام کے دوران نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس رہا تھا اور اس بات سے وہ خود بھی بے خبر تھا کہ اتنے سالوں بعد اسے خود ساختہ خول سے ثمال نے باہر نکال ہی لیا تھا آخر--------

---

exponovels

بی بی جان اپنے روم میں بیٹھی ہوئ تھیں اور حسب معمول تسبیح کرنے میں مصروف تھیں کہ افعت انکے پاس آئی تھی اور پاکستان سے آئے فون کے بارے میں بتا کر انہیں فون پکڑاتے وہ باہر نکل گئی تھی

-

بی بی جان حیران ہوتے کہ کس نے فون کردیا انہیں ---- شائید ثمال بچے کے گھر سے ہو --- سوچ کر وہ فون کان سے لگا گئیں لیکن دوسری طرف سے جو انہیں سننے کو ملا تھا وہ ان کے حواس اڑا نے کے لئے کافی تھا

فون انکے ہاتھ سے چھوٹتا بیڈ پر گر گیا تھا

١٤

exponovels

سارا دن آفس میں سر کھپانے کے بعد محند حمنہ اور ثمال کو لیے گھر کی طرف روانہ ہوچکا تھا خوشی کے تاثرات محند کے چہرے پر واضح نظر آرہے تھے کیونکہ اس نے آج سارا دن ثمال کو بہت تنگ کیا تھا اپنی ذمہ داری جو کہ بی بی جان نے محند کو سونپی تھی اس نے ثمال کے کندھوں پر ڈال دی تھی ثمال حمنہ کی دیکھ بھال کر رہی تھی لیکن جبکہ محند بڑے مزے سے اپنی آفس روم میں بیٹھا آفس ورک کرتا رہا اور ثمال حمنہ اور آفس کے بیچ پھنسی گھن چکر بن کے گھومتی رہی--------

سارا دن اسے ذرا سا بھی آرام کرنے کا وقت نہیں ملا کبھی کس طرف جاتی تو کبھی کسی کام کے لئے ---آج تو حامد بھی نہیں آیا تھا اس کی کمی اسے بہت محسوس ہوئی تھی

وہ ہوتے تو انکے ہوش ٹھکانے لگا دیتے-----!!

یہ ثمال کی سوچ تھی جو کہ بہت ہی فضول سوچ تھی

exponovels

گاڑی میں بیٹھا محند باربار ثمال کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پر تھکن اور غصے کے ملے جلے تاثرات نظر آرہے تھے

اپنی ہنسی ہونٹوں میں دباتا وہ کھڑکی سے باہر نظر آتے مناظر کی طرف متوجہ ہوا تھا

حمنہ ثمال کی گود میں سوئی پڑی تھی

جیسے ہی گاڑی پورچ میں آکر رکی ثمال حمنہ کو لئے باہر نکلی اور تیزی سے اندر چلی گئی

محند اس کی پھرتی کو دیکھتے زیر لب مسکراتا ہوا اس کی تقلید میں چل پڑا ---

ثمال نے سوچا تھا کہ گھر جاکر فورا ہی بی بی جان کو محند کی شکایت لگائے گی کہ کس طرح اس نے حمنہ کو اسے سونپ دیا تھا اور خود آرام سے اپنے کام نپٹاتا رہا تاکہ بی بی جان اس کی کلاس لے سکیں ------

exponovels

جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی اس کی سوچ کے مطابق کے بی بی جان محند کی رپورٹ لینے کے لیے لاؤنج میں ہی بیٹھی ہوں گیں

مگر اس کے برعکس وہ اسے نظر نہ آئیں ثمال نے حیران ہوتے ا

رفعت کی طرف دیکھا تھا اور اس سے پوچھا تھا کہ بی بی جان کدھر ہیں-----؟؟

اسے تو کچھ سمجھ نہیں آیا لیکن بی بی جان کا نام سن کر اسے اتنا سمجھ آگیا کہ وہ بی بی جان کے متعلق پوچھ رہی ہے ----- اس نے اشاروں سے ہی کمرے کی طرف اشارہ کیا جسے سمجھتے ثمال حمنہ کو گود میں لیے بی بی جان کے روم کی طرف بڑھ گئی جبکہ محند لاؤنج میں داخل ہوتا اسے اور بی بی جان کو نہ پاکر اپنے روم میں چلا گیا تھا

ثمال حمنہ کو گود میں لیے جیسے ہی بی بی جان کے روم میں داخل ہوئی تو بی بی جان کھڑکی کی طرف منہ کیے کرسی پر بیٹھیں تسبیح ہاتھ میں لئے کچھ ورد کر رہی تھیں

exponovels

ثمال بنا انکے تاثرات جانچے ان کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی اور سارے دن کی روداد ایک ہی سانس میں جلدی جلدی سنانے لگی-----

بی بی جان آپ کو پتہ ہے انہوں نے کیا کیا-----؟؟؟ مجھے ڈرا دھمکا کر حمنہ کو سونپ دیا اور خود بڑے مزے سے اپنے کام نپٹانے بیٹھ گئے ان سے میں نے کہا بھی تھا کہ میں آپ کی بی بی جان سے شکایت لگاؤں گی مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوئے مجھے زبردستی حمنہ کو دے دیا اور کہا کہ اسے سنبھالو ورنہ بہت برا ہوگا اور مجھے سختی سے منع کیا تھا کہ اگر میں نے اس بارے میں آپ کو کچھ بتایا تو میری صحیح سے خبر لیں گے-----

دیکھیں نہ بی بی جان مجھ معصوم کو انہوں نے کتنا تنگ کیا سارا دن آفس اور حمنہ کے بیچ میں پھنس کر رہ گئی میں تو----

exponovels

ذرا ان کی خبر تو لیں نہ آج--- میں اتنا تھک گئی ہوں کہ آپ کو بتانے سے قاصر ہوں ثمال تو نان سٹاپ بولتی چلی گئی مگر جیسے ہی اسے احساس ہوا کہ بی بی جان یک ٹک کھڑکی سے باہر نظر آتے درخت پر نظر جمائے ہوئی ہیں تو اس نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اپنی طرف متوجہ کرنےکی کی کوشش کی جس پر بی بی جان نے خالی خالی نظروں سے اس کی طرف دیکھا جیسے اسے پہچاننے کی کوشش کر رہی ہوں -----

کیا ہوا بی بی جان------؟؟؟

ثمال انکی نظروں سے گھبراتے ہوئے بولی تھی

اس کے سوال پوچھنے پر بھی بی بی جان نے کوئی جواب نہ دیا تھا بلکہ اس سے نظریں موڑے اپنا رخ ہی پھیر لیا تھا جیسے خود کو مضبوط کرنے کی کوشش کر رہی ہوں---

exponovels

انکے منہ پھیرلینے سے ثمال اب حد درجہ سنجیدہ ہوئی تھی کہ نہ جانے ایسا کیا ہوا ہے کہ بی بی جان نے اس سے یوں منہ موڑ لیا۔۔۔ وگرنہ تو جب بھی وہ ان کے سامنے آتی تو وہ اپنا شفقت سے محبت بھرا ہاتھ اس کے سر پر پھیرتی تھیں اور دعائیں دیتیں۔۔۔۔

لیکن آج بی بی جان نے اس سے اپنا منہ پھیر لیا لیکن کیوں ۔۔۔۔۔؟؟

وہ گھبراتی بی بی جان کی دوسری طرف جہاں انہوں نے اپنا منہ پھیر رکھا تھا آئی لیکن اس کے وہاں آنے سے بی بی جان وہاں سے اٹھ کر اپنے بستر پر جا کر بیٹھ گئیں وہ اس کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہی تھیں

حمنہ کو ان کی بائیں طرف لٹاتی حیران پریشان سی ثمال خود ان کے پاوں والی سائیڈ آکر بیٹھ چکی تھی اور پریشان نظروں سے ان کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔

exponovels

بی بی جان بتائیں نہ آپ کو کیا ہوا ہے---؟؟ آپ جواب کیوں نہیں دے رہی ہیں مجھے---؟؟ آپ ٹھیک تو ہیں نہ پلیز ایسا مت کریں بہت تکلیف ہو رہی ہے مجھے بتائیں تو سہی ہوا کیا ہے کیا آپ کو میری ان کی شکایت لگانا برا لگا ہے---؟؟

نم آنکھیں لئے ان سے پوچھتی وہ ازحد پریشان ہوچکی تھی

اگر ایسی بات ہے تو میں آپ سے معافی مانگتی ہوں آئندہ میں ان کی شکایت نہیں لگاؤں کی لیکن پلیز آپ مجھ سے یوں ناراض تو مت ہوں نہ----- بی بی جان پلیز میری بات سنیں-----

تم جاؤ یہاں سے ثمال ---- بہت تھک گئی ہوں میں ------

ثمال کو بیچ میں ہی ٹوک کر وہ تھکیں تھکیں سی بغیر اسے دیکھے بولیں تھیں اور کروٹ کے بل لیٹ کر آنکھیں موند لیں ---

exponovels

انداز ایسا تھا کہ اب وہ کچھ سننا کہنا نہیں چاہتیں۔۔۔

حمنہ کو ان کے پاس ہی چھوڑے پریشان سی نم آنکھیں لئے باہر آئی اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کے بی بی جان کو ہوا کیا ہے ۔۔ انہی سوچوں کے بیچ وہ روم کی طرف روانہ ہو گئی

محند ڈریسنگ روم سے چینج کر کے نکلا تو سامنے ثمال بیڈ پر گھٹنوں میں چہرہ دیے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

محنت اس پر ایک نظر ڈالتا اپنی کافی پینے لگا لیکن اس کی نظریں مسلسل اس کو ہی دیکھ رہی تھیں اسے لگ رہا تھا کہ ثمال آج بہت تھک چکی ہے اس لیے ایسے بیٹھی ہوئی ہے محند آج کے دن کے تمام لمحوں کو یاد کرتا ہوا مسکرا دیا

exponovels

بی بی جان ثمال کے جانے کے بعد اٹھ کر بیٹھ گئیں اور حمنہ کے سر پر ہاتھ پھیرا ان کے چہرے پر مستقبل کو لے کر متفکر سوچیں تھیں جو انہیں پریشان کئے دے رہی تھیں

یہ کیا ہوگیا میرے مالک ----ایسا تو میں نے سوچا بھی نہیں تھا نہ جانے میرے بچوں کا مستقبل کیسا ہو گا ----؟؟ یا اللہ ---!!

اے میرے مولا--- دو جہاں کے مالک ہے شک ہم سب کی جان تیرے قبضے میں ہے --- تو ہی ہم سب کی قسمتوں کو بدلے سوارنے والا ہے--- میری تجھ سے یہی دعا ہے کہ میرے بچوں کو ہمیشہ اپنی امان میں رکھنا چاہے میں رہوں یا نہ رہوں تو نے میرے بچوں کی حفاظت کرنی ہے جو بے شک تو کرتا آیا ہے اور ہمیشہ کرتا رہے گا ----

exponovels

دعا کے لئے ہاتھ پھیلائے بی بی جان روتے ہوئے اپنے خدا سے مخاطب تھیں کہ اب وہی تھا جو ان سب کو اس امتحان سے باہر نکال سکتا تھا

اور بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے------!!

حامد کو گئے ہوئے ایک گھنٹہ ہو چکا تھا اور اب جاناں اپنے سوچے ہوئے پلین پر عمل کرنے لگی --- جلدی سے اس نے پہلے سے پیک کیا چند جوڑوں پر مشتمل کالا بیگ اٹھایا اور الماری سے پیسے نکالے جو اس نے حامد کو رکھتے ہوئے دیکھے تھے

وہ ایسا نہ کرتی لیکن انکی اسے ابھی بہت ضرورت تھی تو نہ چاہتے ہوئے بھی پیسے اٹھائے اور دروازہ کھولتی کہ شکر آج شائد حامد لاک کرنا بھول گیا تھا اور دوسری یہ کہ ملازمہ بھی

exponovels

آج چھٹی پر تھی اس لئے وہ اسے اپنا لک سمجھتی جلدی سے فلیٹ سے باہر نکل گئی تھی

حامد کو چھوڑنا اس کے لئے جان چھوڑنے کے مترادف تھا لیکن حامد کے بعد میں اسے چھوڑنے سے تو بہتر یہی تھا کہ وہ ابھی ہی چلی جائے اسکی زندگی سے ورنہ اگر وہ اسکی عادی ہوگئی تو بہت تکلیف ہوگی ----

موٹے موٹے آنسو چھن سے پلکوں کی بار توڑ کر اسکے رخسار پر بہے تھے جنہیں وہ سرعت سے صاف کرتی ہمت جٹاکر روڈ پر چلنے لگی تاکہ ٹیکسی لے کر وہ اس علاقے سے جلد از جلد نکل سکے --------

سامنے سے آتی ٹیکسی کو ہاتھ سے رکنے کا اشارہ دیا اور پھر اسکے رکنے پر بیگ اٹھاتی ٹیکسی میں بیٹھ گئی اور اپنا سر سیٹ کی پشت کے ساتھ ٹکا دیا

exponovels

حامد کے ساتھ گزرے یہ چند دن اسکی آنکھوں کے سامنے آئے تھے

سارے رستے وہ آنسو بہاتی رہی تھی

مطلوبہ جگہ پہنچ کر اس نے ٹیکسی کا کرایہ ادا کیا اور اس جنگل نما جگہ پر موجود چھوٹے سے گھر جس میں ایک روم اوپن کچن اور چھوٹا سا لاؤنج تھا اور اسکے پچھلی طرف روم سے ہوتا راستہ تھا جہاں سے پیچھے جنگل کا حسین منظر نظر آتا تھا یہ چھوٹا سا گھر اسکی ماما کا تھا جو انہوں نے صرف جاناں کے لئے بچا کر رکھا تھا اور اسے بھی حامد کے فلیٹ میں آنے کے بعد معلوم ہوا تھا جب اس نے اپنے بابا جان کا دیا ہوا لفافہ چاک کیا تھا۔۔۔۔۔۔

روم میں آکر اس نے بیگ سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور اس میں سے لائٹ میرون کلر کا ٹراؤزر شرٹ نکالا اور شاور لینے چلی گئی

exponovels

بال سنوار کر اس نے بیڈ پر سے سفید چادر ہٹائی صفائی اس نے کل کے لئے چھوڑ رکھی تھی ابھی وہ زہنی طور پر بہت تھک چکی تھی اس لئے سنگل بیڈ پر اوندھے منہ گر گئی

کافی دیر تک ثمال ایسے ہی بیٹھی رہی تو محند کو تشویش ہونے لگی

یہ ہل کیوں نہیں رہی-------؟؟

محند اٹھ کر اسکے سر پر کھڑا ہوکر اسے ہلانے لگا ----

ثمال -----؟؟ اٹھو--------

exponovels

محند کے ہلانے اور اسکی آواز دینے پر وہ جو گھٹنوں میں منہ دیئے آنسو بہا رہی تھی اپنا چہرہ اوپر کیا تھا

روئی روئی کالی آنکھیں طوفان کا منظر پیش کر رہی تھیں اسکا پورا چہرہ آنسؤوں سے بھیگا ہوا تھا

محند کو ایک نظر دیکھ اس نے اپنی نظریں جھکا لیں تھیں

کیا ہوا ہے -----؟؟ تم ایسے کیوں بیٹھی ہو اور یہ رو کیوں رہی ہو ----؟

محند اسکے قریب بیٹھتا سنجیدگی سے بولا تھا

exponovels

اب وہ اسے کیا بتاتی کہ بی بی جان نے اسے اگنور کیا ہے اور وہ اسی لئے رو رہی تھی تو پھر محند اس پر ہنسے گا اور اس بات کا فائدہ اٹھاتے وہ اور بھی بی بی جان کو اسکے خلاف کرے گا

نہیں وہ بس مجھے اماں ابا اور ببلو کی یاد آرہی تھی تو ---- بس اسی لئے-----

آنسو پوچھتی اس نے بہانہ بنایا

تو رونے سے کیا ہوگا تم فون کیوں نہیں کر لیتی انہیں----- یوں ٹسوے کیوں بہا رہی ہو --؟

محند کو اسکے رونے سے تکلیف محسوس ہو رہی تھی اسی لئے جھنجھلاتے ہوئے وہ اسے ڈانٹنے لگا

exponovels

وہ میرے فون کی بیٹری ختم ہو گئ ہے--

اوہ---- ایک منٹ----

اسے بولتا محند اپنے فون سے اس کے گھر والوں کا نمبر ملانے لگا --

نمبر بتاؤ اپنے فادر کا---------

ثمال کے بتائے ہوئے نمبر سے کال ملا کر اس نے فون اپنے کان سے لگایا

پھر سلام دعا اور چند باتوں کے بعد اس نے موبائل ثمال کو پکڑا دیا اور اسے پرائیویسی دیتا خود لیپ ٹاپ اٹھائے سٹڈی روم میں چلا گیا----

exponovels

جہاں ثمال اسکے اپنے ابا سے بات کرنے پر حیران ہوئی تھی وہیں اسکے ابا کو بھی حیرانی کے ساتھ ساتھ بہت خوشی بھی ہوئی تھی کہ انکے داماد نے خود ان سے بات کی -----

ثمال اب اپنے گھر والوں سے اور خاص کر ببلو کی شرارتوں کے قصے سن کر سب بھلائے ہنسنے میں مگن تھی

سچ کہتے ہیں کہ اپنے اگر ساتھ ہوں تو انسان ہر غم اور تکلیف بھلا دیتا ہے جیسے ثمال نے بھلا دیا تھا

ہا ہا ہا ہا-------

محند لیپ ٹاپ پر اپنی انگلیاں مہارت سے چلاتا اپنا کام کر رہا تھا کہ اسکے کانوں میں ثمال کے ہنسنے کی آواز پڑی --- ایک دو بار تو اسنے اگنور کیا مگر جب تیسری بار پہلے سے بھی

exponovels

اونچی آواز آئی تو وہ لیپ ٹاپ رکھتا دروازے میں کھڑا ہوا تھا جہاں سے وہ ثمال کو فون پہ بات کرتا دیکھ رکا تھا

رونے سے اسکی آنکھیں اور بھی چمکیلی اور بڑی بڑی لگ رہیں تھیں اوپر سے اس کے بے داغ چہرے پر چھائی یہ دل موہ لینے والی ہنسی۔۔ اس پر اور ہی اثر کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ دروازے سے ٹیک لگائے اسکو دیکھنے میں مگن ہوگیا۔۔۔۔۔۔۔

بہت کم عرصے میں اس نے محند کے دل میں جگہ بنا لی تھی اور تو اور وہ اسے تمام حقوق بھی دے چکا تھا

نہ نہ کرتے بھی محند نے آخر کار یہ اعتراف کر ہی لیا کہ وہ اسے اچھی لگنے لگی ہے مگر وہ اس سے محبت نہیں کرتا۔۔۔۔۔

exponovels

یہ تو اس نے سوچا تھا لیکن یہ تو اسکا دل ہی اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ اس سے محبت کرنے لگ گیا ہے اور ہر وقت اسکی چاہ کرتا ہے

دل اسے اپنے پاس ---- بہت پاس رکھنے کی خواہشیں کرتا ہے --- بس ہر وقت اس سے باتیں کرنا اسے دیکھتے رہنا اسے محسوس کر نے کو یہ دل بے تاب ہر وقت مچلتا رہتا ہے ---

لیکن وہی نہ اپنی مردانہ انا کے چکر میں کہ اسے پہلے اس سے محبت نہیں ہو سکتی کم از کم ثمال سے پہلے تو بلکل نہیں ہو سکتی تو اپنے دل کو ڈپٹے وہ اسے خاموش رہنے پر تلا رہتا تھا مگر بھولے سے بھی کبھی قبول نہیں کرتا تھا کہ اسے ثمال سے محبت ہوچکی ہے-------

exponovels

ہا ہا ہا ہا ہا ------- ہا ہائے چاند تو بھی نہ بڑا ہی تیز ہے بلکل اسی طرح تو میرے ساتھ بھی چیٹنگ کرتا تھا لیکن میں تو پھر سدا کی زہین فتین تھی جو تیری چکروں میں کبھی نہیں پڑی ---

محند کے کانوں میں پڑنے والے لفظ چاند نے اسے ہوش کی دنیا میں پٹخا تھا

جبکہ ثمال مزید ہنستے ہوئے چاند سے باتیں بھگار رہی تھی---

دیکھ میرے پیچھے تونے ببلو کا خیال رکھا نہ میں بتا رہی ہوں اگر مجھے پتہ چلا نہ کہ اسے اسکے اسکول کے لڑکوں نے مارا پیٹا ہے تو میں نے تیری ہڈیاں توڑ دینی ہیں سمجھے یا پھر ٹھیک سے سمجھاؤں---------

ہا ہا ہا ہا----- اب ایسی بھی بات نہیں ہے تو تو میرا چاند ہے چاند اپنا جگر------

exponovels

ثمال دوستانہ لہجے میں اسے پچکارتے ہوئے بولی تھی کہ مبادہ وہ اس سے ناراض ہی نہ ہوجائے آخر کو اسکا بچپن کا دوست جو تھا

محند اسکی اتنی بے تکلفی سے بات کرتے ہوئے سن تناؤ میں آیا تھا بے ساختہ اسکے ہاتھ مٹھی میں بندھے تھے حد تو تب ختم ہوئی جب ثمال نے چاند کو اپنا جگر کہا تھا۔۔۔۔ تب تو اس کا غصہ سوا نیزے پہ پہنچ گیا اور تن فن کرتا اسکے پاس آیا اور اسکے ہاتھ سے موبائل کھینچتا زور سے دیوار میں دے مارا جیسے موبائل نہیں چاند ہو جسے اس نے اپنا جگر کہا تھا

ثمال اسکے اچانک موبائل چھین لینے اور دیوار پر دے مارنے سے ڈر کر کھڑی ہوئی تھی اور ٹوٹے موبائل کو دیکھا جو اپنی ٹوٹی پھوٹی حالت پر افسوس کے قابل لگ رہا تھا

یہ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟

exponovels

حیرانی سے اسکے منہ سے کچھ نکل ہی نہیں رہا تھا اتنا مہنگا موبائل اس نے یوں چٹکیوں میں توڑ دیا-----

کس سے بات کر رہی تھی تم ------؟؟

محند اسکے سوال کو اگنور کرتا اسے اپنی طرف کھینچا تھا اور اسکے جبڑے کو سختی سے پکڑتا غرایا تھا

ثمال کو اس سے خوف آنے لگا

وہ اس سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی مگر محند اسے بیڈ پر گراتا اس کے ہاتھوں کو جکڑے اسکے چہرے کے قریب تر ہوا تھا

میں نے پوچھا ---- کس--- سے---- بات--- کر---- رہی--- تھی------

exponovels

ایک ایک لفظ کو بری طرح چباتا وہ اس پر دھاڑا تھا

ثمال نے اپنی آنکھیں بند کر لیں

اللہ جی ایک تو ان کو ہر وقت غلط ٹائم پر ہی کیوں دورے پڑتے یں ---- پہلے بی بی جان کی وجہ سے میں پریشان تھی اوپر سے جو دل اچھا ہوا تو انہیں دورہ پڑ گیا

ثمال آنکھیں بند کئے اللہ سے بات کر رہی تھی کہ اسے اپنی گردن پر کچھ سلگتا ہوا محسوس ہوا---- اس نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھولیں تھیں----

محند اس پر جھکا اپنی شدت کا لمس چھوڑ رہا تھا--

exponovels

یہ دیکھ کر ثمال کی آنکھیں پھٹنے پر ہوگئیں ---- لرزتے ہاتھوں سے اسے اپنے سے دور کرنے کی کوشش کی مگر محند نے اسکے دونوں ہاتھ بائیں ہاتھ میں اتنی بری طرح جکڑ لئے کہ اسے اپنے ہاتھ کی ہڈیاں چٹختی ہوئی محسوس ہوئیں

آئیندہ میں تمہارے منہ سے جگر کا لفظ نہ سنوں-- ورنہ اس سے بھی برا کروں گا ----

کان میں غراتا وہ ثمال کی سسکی کو اگنور کئے

ابھی تک شدید غصے میں تھا

ایک جھٹکے سے اسے چھوڑتا وہ ایک گہری نظر اس پر ڈالتا روم سے باہر نکل گیا ----- اسکا رخ جم کی طرف تھا جہاں وہ مشین پر دوڑتے اپنا غصہ کنٹرول کرنے والا تھا ورنہ وہ شائد ثمال کے ساتھ کچھ بہت برا کرجاتا-------

exponovels

اسکے جانے کے بعد ثمال اٹھ کر بیٹھی اور اپنی کلائیوں پر پڑے سرخ نشانوں کو مسلتے اسے صلواتیں سنانے لگی------

پتہ نہیں کون سی بیماری ہے انہیں جو ایک دم سے مجھ پر چڑھ دوڑتے ہیں ---- ہائے اللہ کتنی بری طرح سے میرے ہاتھ پکڑ کر دبائے ہیں ----

بدلہ تو میں بھی لے کر رہوں گی ان سے سمجھتے کیا ہیں خود کو-------- ہونہہ-----

دل میں ہی اس نے اس سے اپنا بدلہ لینے کے بارے میں پلین بنایا اور پھر پراسرار مسکراتی بیڈ سے اتری تھی----------

---

exponovels

رات کے آٹھ بجے جا کر کہیں اسکی آنکھ کھلی تھی ٹائم دیکھ کر اسے جھٹکا لگا تھا کہ وہ اتنی دیر سوتی رہی------

جاناں نے آنکھیں مسلتے ہوئے جمائی لی اور یہ لگا اسے دوسرا جھٹکا -----

یہ گھڑی------ ؟؟

یہ گھڑی تو بند تھی --- اسکا سیل کہاں سے آیا--؟؟

ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی کہ اسے اپنے ساتھ بیڈ پر کسی کی موجودگی محسوس ہوئی--

ڈرتے ڈرتے اس نے اپنی دائیں طرف دیکھا اور اب کی بار جو اسے کے جھٹکا لگا تو وہ ہڑبڑاتے بے ساختہ پیچھے ہوتی نیچے گری تھی -----

exponovels

اسے ابھی بھی یقین نہیں آرہا تھا جس سے بھاگ کر وہ یہاں آئی تھی وہ بڑے مزے سے اس کے ساتھ اسی کے بیڈ پر لمبا پڑا مزے سے سو رہا تھا

شاک سے کھڑی ہوتی وہ اسکے پاس آئی تھی کہ چھو کر تو دیکھے کہ کہیں اسکا کوئی وہم تو نہیں مگر نہیں یہ تو حقیقت تھی ----

حامد واقعی میں منہ کھولے چت لیٹا سو رہا تھا

کچھ دیر لگی تھی اسے خود کو سنبھالنے میں مگر جلد ہی اس نے خود پر قابو پالیا تھا

تو اسکا مطلب میں تم سے فرار حاصل نہیں کر سکتی کبھی بھی --------

exponovels

گہری سانس کھینچتی وہ بڑبڑائی تھی

جاناں نے پورے روم میں نظر دوڑائی تھی ---- روم بلکل صاف ستھرا تھا

ایک نظر حامد کو دیکھتی وہ روم سے باہر گئی تھی کمرے کی طرح سارا گھر جگ مگ کر رہا تھا

افففف------

سر پکڑتی وہ کچن میں آئی اور اسکی سوچ کے مطابق یہاں بھی کھانے پینے کی ہر شے موجود تھی ---- حیرانی تو اسے فریج کو دیکھ کر ہوئی تھی-----

تو مطلب کہ تم جانتے تھے کہ میں تمہارے فلیٹ سے فرار ہونے والی ہوں --------

exponovels

مسکراتی نظر وہ پورے گھر پر دوڑائے بولی تھی اور پھر اپنے اور حامد کے لئے نوڈلز نکالے تاکہ وہ رات کے لئے کچھ پکاسکے ---

اپنا اور حامد کا نوڈلز کا باؤل لئے وہ روم میں آئی اور ٹیبل پر رکھتی حامد کی طرف گئی جو ابھی تک منہ کھولے مزے سے سو رہا تھا

جاناں نے پانی کا گلاس اٹھا کر سیدھا اسکے منہ پر پھینک دیا جس سے حامد ہڑبڑاتے ہوئے اٹھا تھا

بارش ---- واللہ بارش-----

تم ----- تم نے مجھ پہ یہ پانی پھینکا-------؟؟

exponovels

چلاتے ہوئے جب اسکی نظر سامنے کھڑی جاناں پر پڑی جو خشمگیں نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی مگر اسکے یوں مصنوعی رعب جمانے پر ناک سے مکھی اڑاتی مڑی تھی اور ٹیبل سے نوڈل کا باؤل لا کر اسکے ہاتھ میں دیا تھا جبکہ وہ خود ٹیبل کے سامنے رکھی واحد کرسی پر بیٹھ کر اپنے باؤل سے نوڈل کھانے لگی ۔۔۔۔ کھاتے ہوئے وہ شو ایلے کر رہی تھی کہ وہ روم میں اکیلی ہو۔۔۔۔۔۔۔

حامد منہ بسورتا اسکے سامنے ٹیبل پر چڑھ کر بیٹھ گیا اور نوڈل کھاتے کھاتے اسکا دماغ بھی ساتھ میں کھانے لگا

حد ہوگئی مطلب ایک تو اپنے معصوم شوہر کو چھوڑ کر خود یہاں آگئی اور میں پھر بھی اسکا پیچھا کرتے یہاں آیا اور پھر پورا گھر بھی صاف کیا۔۔۔۔ مطلب۔۔۔۔۔۔ شوہر کی تو کوئی ویلیو ہی نہیں ہے ۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

بجائے اسکے کہ پیار سے اس کے بال سہلاتے گال پر کس کرتے اپنی میٹھی سی پیاری سی آواز میں بے بی بے بی کہہ کر اٹھایا جائے وہاں اسے یوں کسی گندے بچے کی طرح جنکی امیاں انکے نہ نہانے پر ایسا کرتی تھیں ویسے اٹھایا جائے-----

حامد اپنے بچپن کو سوچتے دکھی لہجے میں بولا تھا

امیاں-------؟؟؟

لا حولا ولا قوتہ---------

حامد نوڈل کھاتے اپنی ہی کب سے ہانکے جارہا تھا جاناں تو کھاکے اپنا باؤل دھو بھی آئی تھی اب بیڈ پر لیٹی سونے کی تیاری کر رہی تھی----

exponovels

حامد نے جب نوڈل ختم کرکے اسے سوتے ہوئے دیکھا تو باؤل کو وہی پٹختا اسکے سر پر جا کھڑا ہوا۔۔۔

میں کوئی جانور ہوں جو یوں بھونکے جارہا ہوں کب سے اور تم مسلسل مجھے اگنور کر رہی ہو۔۔۔ ؟؟

حامد نے جان بوجھ کر جانور کہا تھا

کتا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔!!

جاناں نے مندی آنکھوں سے ہی اسے جواب دیا تھا وہ جتارہی تھی کہ وہ گہری نیند میں جا رہی ہے مگر حامد اسکے ڈراموں کو بخوبی سمجھتا تھا اسی لئے اس پر چادر اتارتا خود بھی اسکے ساتھ جڑ کر لیٹ گیا

exponovels

یہ---- یہ کیا بے ہودگی ہے ہٹو میرے پر سے--- کسی جن کی طرح مسلط ہوگئے ہو تم مجھ پر افففففف---------

جاناں اسکے یوں اس پر بازو رکھ کرجڑکر لیٹنے پر جھنجھلاتے ہوئے بولی تھی

جتنا وہ اس سے دور ہونے کی کوشش کرتی اتنا ہی وہ اسکے قریب ہونے کی کوشش کرنے لگ جاتا----

اللہ معافی------- توبہ شوہر ہوں میں تمہارا لڑکی کوئی شوہر کے پیار کو بے ہودگی کہتا ہے کیا---

توبہ کرو نہیں تو سیدھا جہنم میں جاؤگی----

اسکے اٹھ کر بیٹھنے پر حامد نے اسے اپنی آہنی گرفت میں لیا تھا اور اسکی گردن پر جھکتا مخمور لہجے میں بولا تھا

exponovels

جاناں اسکی اس حد درجہ قربت پر یکدم خاموش ہوئی تھی

حامد اپنے محبت بھرے لمس سے اسے سیراب کر رہا تھا ۔۔۔۔ جاناں اسکی جسارتوں پر سمٹتی جا رہی تھی اور حامد اسے اپنے وجود میں سموتا جا رہا تھا

کافی پل ایک دوسرے میں گم وہ ہر شے سے بے خبر تھے ۔۔۔۔۔۔۔

انکے ساتھ میں حامد کے موبائل کی بجنے والی ٹون نے خلل ڈالا تھا جس سے یہ دونوں ہوش کی دنیا میں لوٹے تھے

جاناں تو شرم اور خود پر غصہ ہوتی اسکی طرف پیٹھ کرگئ تھی

exponovels

جبکہ حامد نے موبائل کو ایسے دیکھا تھا جیسے ابھی کچا چبا جائے گا

افففف ۔۔۔۔ اب غلطی سے اگر قسمت مہربان ہو ہی رہی تھی تو ثمال کو بھی ابھی ٹپکنا تھا

۔۔۔

منہ کے زاویے بناتا فون پر ثمال کی آتی کال دیکھتا حامد کمرے سے باہر نکل کر بولا تھا

ہیلو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پھاڑ کھانے والی آواز میں چڑ کر بولا

کہاں ہیں آپ سیو گلم ۔۔۔۔۔؟؟ آفس بھی نہیں آئے آپ ۔۔۔؟؟

exponovels

پتہ ہے میرے ساتھ کیا ہوا آج----------؟؟

اور ثمال بنا اسکی دلچسپی جانے کے ہے بھی یا نہیں ایک منٹ میں سارا معاملہ سنا ڈالا-----

دیکھا انہوں نے میرے ساتھ کیا کیا------ اور ابھی بھی غصہ کر کے پتی نہیں کہاں چلے گئے ہیں ---- اور تو اور اپنا ہی فون توڑ دیا انہوں نے ---- اچھا خاصہ بیٹھے بیٹھے نہ جانے انہیں کیا ہوتا ہے کہ عجیب ہی دورے پڑنے لگتے ہیں---

آپ سن رہے ہیں حامد بھائی-------؟؟

ہا---- ہاں ----- میں سن رہا ہوں سوئیٹی تم فکر مت کرو میں سب آکر دیکھ لوں گا اور اس مخند کے بچے کو تو میں ایسا سیدھا کروں گا کہ وہ ساری زندگی تم پر غصہ تک نہیں کرے گا-----

exponovels

حامد موبائل سے کان لگائے اسکی بات تو سن رہا تھا مگر اسکی ساری حسیات جاناں کی طرف تھیں ابھی بھی وہ اسکی قربت کے نشے میں گم تھا کہ ثمال نے چیختے ہوئے اسے بولا تھا

ٹھیک ہے پھر جلدی جلدی آئیں تاکہ ہم دونوں مل کر ان سے بدلہ لے سکیں۔۔۔۔۔۔۔

ثمال کو اسکی باتوں نے حوصلہ دیا تھا اور وہ جوش سے بولتی فون کاٹ گئی تھی

حامد زیر لب شوخی سے مسکراتا روم میں جانے کے لئے جیسے ہی دروازہ کھولنا چاہا تو لاک کئے دروازے نے اسے منہ چڑایا تھا۔۔۔۔

اوہ۔۔۔۔۔ نہیں یار۔۔۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

دروازے پر مکا مارتا حامد غصے سے بولا تھا

ثمال کی بچی ----------

ثمال کو صلواتیں سناتے وہ دروازے کی طرف حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتا لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھ گیا---اب جو بھی تھا جاناں نے دروازہ اب کسی قیمت پر نہیں کھولنا تھا

وہ سرد آہ بھرتے آنکھیں بند کر گیا

حامد کے موبائل اٹھا کر باہر جانے کے بعد جاناں خود کو سو بار لعنت ملامت کرنے لگی کہ کیسے وہ کمزور لمحے کی زد میں آتی خود کو حامد کو سونپنے جارہی تھی-----

exponovels

کافی دیر تک وہ ایسے ہی خود کو ڈانٹنے میں لگی رہی جب حامد کو کافی وقت ہو گیا گئے ہوئے تو تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ دروازے میں آکر کھڑی ہوئی تھی اور یہی وہ لمہہ تھا جب حامد نے ثمال کو سوئیٹی کہہ کر مخاطب کیا تھا اور پھر اسکی آگے کی باتیں سن وہ اس سے بدگمان ہوچکی تھی

اسے لگا کہ حامد کسی لڑکی سے پیار کرتا ہے اور وہ شائد کسی کے تنگ کرنے پر اس سے شکایت لگا رہی تھی -------

دروازے کو لاک کرنے کے بعد وہ بیڈ پر ڈھیتی بے تحاشہ رونے لگی ------

تو میرا شک سہی تھا تم کسی اور کو پسند کرتے ہو اور میرے ساتھ سوائے وقت گزاری کے تمہیں کوئی مطلب واسطہ نہیں ہے---- میں ہی پاگل تھی جو تمہاری باتوں سے پگھلنے لگی تھی ----- لیکن اب میں ایسا نہیں ہونے دوں گی --- تم تو اپنا مطلب پورا کرکے چلے جاؤ گے اور میں پھر دنیا کو کیا منہ دکھاؤں گی -------

exponovels

آنسو پوچھتی جاناں نے ایک فیصلہ کیا تھا اور وہ اپنے اس فیصلے سے حامد کو صبح آگاہ کرنے والی تھی۔۔۔۔۔۔

ثمال لاؤنج میں رکھے فون سے حامد سے بات کرنے کے بعد خوشی خوشی چہکتی ہوئی چلی گئی تھی مگر اسکے مسکراکر فون رکھنے کے بعد خوشی سے اچھلتے دیکھ اندر آتا ہوا محمد وہی رک گیا تھا

کچھ سوچتے ہوئے وہ فون اٹھا کر چیک کرنے لگا کہ ثمال کس سے بات کرنے پر اتنا خوش ہو رہی تھی ۔۔۔۔۔

محمد نے فون زمین پر دے مارا تھا جب اس نے حامد کا نمبر ڈائلنگ میں دیکھا ۔۔۔۔۔۔

exponovels

ایک تو سب ہی میری بیوی کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے ہیں ----- دنیا میں اتنی لڑکیاں ہیں مگر پھر بھی انہیں میری ہی ثمال ملتی ہے-------

غصے سے بڑبڑاتا محمد لاؤنج میں ہی چکر کاٹنے لگا ----

اب کچھ تو کرنا پڑے گا مجھے جس سے یہ پہلے تو حامد کا تو قصہ ختم ہو---------

صوفے کو ٹھوکر مارتا وہ وہیں بیٹھ گیا تھا اور سوچتے سوچتے وہیں پر بیٹھے بیٹھے وہ نیند کی وادیوں میں اتر گیا---------

---

exponovels

ثمال ----------!!!

بہت جلد تم بھی میرے پاس ہوگی ------

ویلے محند کی قسمت بہت اچھی ہے جو ایک سے بڑھ کر ایک لڑکی اسے ملتی ہے-----

لیکن کوئی بات نہیں اس بار بھی سلمان یزدانی محند سے اسکی پری کو چھین لے گا

ہا ہا ہا ہا----------

حسد اور جلن میں آج ایک اور انسان سب بھلا بیٹھا تھا اپنے خدا اور اپنی آخرت کو بھی

----

exponovels

گھناؤنے منصوبے بناتا وہ شراب کا سارا گلاس اپنے حلق میں انڈیل گیا تھا

شمائل ہر شے سے بے خبر سوئی ہوئی تھی ----

سلمان یزدانی اسے نخوت سے دیکھتا ٹیرس میں چلا آیا -----

تم میں اب وہ بات نہیں رہی شمائل ڈارلنگ تم اب وہ نازک کلی نہیں رہی جس کا میں دیوانہ تھا اب تو میرا دل تازہ کلی کو مسلنے کا کر رہا ہے ---- اور بہت جلد میری رسائی اس کلی تک ہوگی--------

ہا ہا ہا ہا ہا--------

---

exponovels

ثمال منہ بنائے بیڈ پہ بیٹھی ہوئی تھی حمنہ کو افعت صبح ہی اسے دے گئی تھی اور ساتھ ہی میں بی بی جان کا دیا ہوا رقعہ بھی دیا تھا جسے پڑھ کر ثمال جہاں خوش ہوئی تھی وہیں ٹینشن بھی ہوئی کہ کہیں بی بی جان اس سے ناراض ہوکر تو ایسا نہیں کر رہیں --

محند آنکھیں مسلتا انگڑائی لیتا روم میں آیا ساری رات بیٹھ کر سونے سے اس کی کمر اکڑ گئی تھی

آئیں جناب کہاں سے تشریف آوری ہو رہی ہے آپ کی ---؟؟ کہاں تھے ساری رات اور کسی کو بتا کر بھی نہیں گئے .... ہم ماں بیٹی ساری رات اکیلے سوئے اور اکیلے سونے میں کتنا ڈر لگتا ہے لڑکیوں کو اس بات کا علم ہے آپ کو یا نہیں ---

چچچچ------- بہت ہی غیر زمیدار شوہر ہیں آپ پلس باپ بھی ------- اتنا بھی نہیں پتہ کہ بیوی اور بیٹی کے کچھ حقوق و فرائض ہوتے ہیں --

exponovels

لیکن نہیں آپ تو جناب مہاراجا ہیں نہ یہاں کے جو جب چاہیں جیسا چاہیں جس وقت چاہیں کر سکتے ہیں

محند کو دیکھتے ہی ثمال نے اپنا سارا غصہ جھنجھلاہٹ اس پر انڈیلنی شروع کردی تھی محند تو بچارا ہوا میں ہی پاؤں اٹھائے پریشان سا ہوگیا کہ اسے کیا آفت پڑ گئی صبح صبح----

ہوش میں تو ہو تم یہ کیا تم صبح سویرے میرا دماغ کھانا شروع ہو گئی ہو-----؟

زبان سنبھال کر بات کریں آپ ---- میں ناشتہ کر چکی ہوں اور ویسے بھی مجھے کسی بی بی جان کے گدھے کا دماغ کھانے کی ضرورت نہیں ہے---- ہونہہ----

اور آپ ہی نے بی بی جان کو میرے خلاف کچھ کہا ہے نہ جو انہوں نے مجھے آفس جانے سے منع کردیا ہے؟؟؟؟

exponovels

اسکے پاس آکر ثمال کمر پر ہاتھ رکھتی آنکھیں نکالتی ہوئی بول رہی تھی

سب سمجھتا ہوں میں یہ تمہاری زبان نہیں چل رہی یہ تو حامد کی زبان بول رہی ہے جسے بند کرنا مجھے اچھے سے آتا ہے ----

محند اسکی بتمیزی پر سیخ پا ہوتا غرایا تھا

حامد کا نام لینے پر ثمال شعلہ برساتی نظروں سے اسے دیکھنے لگی------

خبردار اگر میرے سیو گلم کو کچھ بھی کہا آپ نے تو -------ورنہ میں آپ کو نہیں چھوڑوں گی

کیا------- کیا کہاں تم نے اسے ----؟؟ میرے-------- سیو گلم ------!!

exponovels

اسے کمر سے دبوچتا وہ انتہائی سختی سے اس سے پوچھ رہا تھا

ثمال کی کمر میں اسکی انگلیاں اندر گھستی ہوئی محسوس ہوئیں وہ کسمسا کر اس سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی مگر اب کی بار محند نے اسے دیوار سے زور سے لگایا اور اپنے جسم کا سارا بوجھ اس کے نازک وجود پر انڈیل دیا

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی حامد کو اپنا سیو گلم بنانے کی ----- کیسے ------.
بولو------ کیسے------

اسکے منہ سے آگ نکل رہی تھی جیسے اور ثمال کو جلانے میں پوری طرح سرگرداں تھی

چھو------ آہ------ چھوڑیں ------ پلی----ز--------

exponovels

اٹک اٹک کر بڑی مشکل سے اسکے منہ سے چند الفاظ نکلے تھے وہ حیران تھی کہ آخر ایسا بھی کیا بول دیا اس نے جو یہ اتنا غصہ ہو رہے ہیں

ثمال کو اتنا ڈر کبھی نہیں لگا اس سے مگر آج اسکی آنکھیں اسکی سرد آواز اور سخت وجود اسے بے حد وحشت میں مبتلا کر رہے تھے----

کیوں کہا تم نے اسے سیو گلم------؟؟ جواب دو---- آئی سیڈ آنسر می--------

اسکے ابھی تک خاموش رہنے پر محند اسکے بال جکڑتا تقریبا" اسکے چہرے کو اپنے چہرے سے مسلتے دھاڑا تھا

ثمال کو سہی معنوں میں آج اس سے بے تحاشہ خوف آیا تھا سن ہوتے وجود کے ساتھ وہ ہمت کرکے بڑی مشکل سے کچھ بول پائی-----

exponovels

میرے ------ دوس---ت----- ہیں-----تت-----و------ اس ----لئے----------

واٹ-------؟؟؟

دوست ہے تو تم اسے سیو گلم بولو گی ------؟؟ہاں ------ جواب دو مجھے------
پاگل لڑکی کس دوست کو بندہ سیو گلم پکارتا ہے -----؟؟

ہاں تو سیو گلم دوست کو ہی تو کہتے ہیں نہ---!

محند کے اسکی بات سن کر جھٹکے سے پیچھے ہٹ کر حیرانی سے پوچھنے پر ثمال بولنے کے قابل ہوئی تھی تو دھیرے سے ممنائی تھی---

واللہ ---- اوہ ----- کس بیوقوف نے کہہ دیا تم سے یہ ------؟؟

exponovels

محند کچھ سوچتے پھر سے اس کے پاس آیا تھا اور بازو مڑوڑتے اب کی بار مصنوئی غصے سے بولا تھا کیونکہ وہ سمجھ چکا تھا کہ ضرور کسی نے اسے سیو گلم کا غلط مطلب بتایا ہے

ووو۔۔۔۔۔ وہ ۔۔۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا وہ وہ لگا رکھی ہے جلدی بولو۔۔۔۔۔۔۔

اسکے ہکلانے پر محند اسکے مزید قریب ہوتا دھاڑا تھا

ثمال اسکے پھر سے قریب آنے پر بوکھلا ئی تھی اور جو اس نے پوچھا تھا جلدی سے اسکا جواب دے دیا کہ اب پتہ نہیں غصے میں کیا کر جائے۔۔۔

exponovels

حا------ حامد بھائی نے کہا تھا کہ اسکا مطلب دوست ہوتا ہے ------ تو-------

محند کے اچانک اسے گلے لگا کر بھینچنے سے ثمال چپ ہوئی تھی

محند کو اسکا حامد کو بھائی کہنا سکون دے گیا تھا اسی لئے وہ اسے اپنے اندر سمو گیا تھا نہیں تو پارٹی والے دن سے اس کے اندر حامد اور ثمال کو لے کر بے چینی لگی ہوئی تھی کہ انکے بیچ کیا چل رہا ہے ہر وقت حامد اسکے ساتھ کیوں ہے ---- ؟ ایسا کیوں کیا -----؟؟ ویسا کیوں کیا ---- ثمال کے ساتھ ڈانس کس خوشی میں کر رہا تھا وغیرہ ------

لیکن اب ثمال کا بھائی کہنا اور اسکا معصومیت بھرا سچا لہجہ اسے یقین دلا گیا تھا ثمال غلط نہیں تھی --- اسے الجھایا گیا تھا وہ بھی حامد نے اسے غلط راستے کی طرف بڑی چالاکی سے دھکیلا تھا ---- بس بہت ہوگیا اب وہ اپنی زندگی اور بیٹی کے بیچ کسی کو نہیں آنے دے گا

exponovels

محند اپنے ہی میں الجھا یہ بھول گیا کہ ثمال ابھی بھی اسکی باہوں میں ہے اور اسکی مسلسل پڑتی سخت گرفت اسے تڑپنے پر مجبور کر رہی ہے

چھوڑیں---

ثمال کی لرزتی آواز اسے ہوش میں لائی اور اس سے تھوڑا دور ہوتا وہ اسکے چہرے پر جھکا تھا

تم آئندہ سیو گلم کسی کو بھی نہیں بولو گی ہممممم------ چاہے عورت ہو یا مرد دوست ہو یا دشمن اور چاہے حمنہ بھی کیوں نہ ہو تم یہ لفظ کسی کو بھی نہیں بولو گی ----- سمجھی---؟؟؟

ثمال نے ایک پل کے لئے اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا مگر اسکی جزبے لٹاتی آنکھوں کی تاب نہ لاتے وہ اپنا سر اسکے سینے میں چھپا گئی تھی-----

exponovels

محند اسکا سر اسی کے سینے میں چھپانے سے محظوظ ہوا تھا اور اسکے سر پر اپنی تھوڑی ٹکاتا مزید بولا تھا

آج سے بلکہ ابھی سے تم مجھے سیو گلم کہہ کر پکارا کروگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن آپ۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ تو میرے دوست نہیں ہیں ۔۔۔۔

ثمال اسکے حصار میں چھپی آنکھیں موندے دھیرے سے بولی تھی

ہاں بلکل نہیں ہوں ۔۔۔اور ویسے بھی میں تمہارا شوہر ہی رہنا چاہتا ہوں ۔۔۔۔۔ دوست کے چکروں میں پڑنا بھی نہیں ہے ۔۔۔۔

exponovels

چلو اب بولو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔۔۔؟؟

سیو گلم۔۔۔۔۔۔۔۔!

اسکے کان میں سرگوشی کرتے محند نے اسے حکم صادر کیا تھا

ثمال پہلے تو کچھ پل خاموش رہی اسے محند کی دھڑکتی دل کی دھڑکنیں صاف سنائی دے رہی تھیں

سیو گلم۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!

exponovels

ثمال سرگوشی میں بولتی اسے مسرور کر گئی تھی۔۔۔۔۔

محند نے اسکے سر کا بوسا لیا تھا

پھر کہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سیو گلم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!

پیشانی پر پیار کیا

پھر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!

سیو گلم۔۔۔۔۔۔۔!!!!

exponovels

اب کی بار آنکھوں کو چوما

کہو---------- کہتی رہو-------

سیو گلم----------!!!

محند کسی بادشاہ کی طرح حکم دیتا جارہا تھا اور ثمال اسکے ہر حکم پر اپنا سر خم کرتی جارہی تھی

اسی طرح محند اسکے ہونٹوں سے بار بار بلواتا اسکے چہرے کے ایک ایک نقوش پر اپنی محبت برساتا گیا

exponovels

جانے کیسی بے خودی تھی جو دونوں کو ہر چیز سے غافل کر گئی تھی

کتنے مٹے بیت رہے تھے اور یہ دونوں ایک دوسرے کے احساس میں گم رہے تھے

ٹھک ٹھک ----------

ان دونوں کو ہوش کی دنیا میں پٹخنے والی دروازے پر ہوتی دستک تھی جو دونوں کو حواسوں میں لائی تھی

محند کو تو کوئی فرق نہیں پڑا تھا وہ تو بڑے مزے سے اسکے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ رہا تھا. اور ثمال شرم سے لال پیلی ہوتی اسکی بولتی آنکھوں سے گھبراتی اسے دھکا دے کر ڈریسنگ روم میں چلی گئی تھی

exponovels

محند ہنستا دستک دینے والے کو اجازت دیتا متوجہ ہوا تھا جہاں ملازمہ اندر آتی اسے بی بی جان کا پیغام پہنچا رہی تھی کہ انہوں نے انہیں اپنے روم میں بلوایا ہے

محند یہ سوچتا کہ بی بی جان نے اتنی صبح صبح کیوں بلایا ہے واشروم فریش ہونے چلا گیا

حامد نے جاناں کا من پسند ناشتہ تیار کر لیا تھا اور اب صوفے پر بیٹھا جاناں کا انتظار کر رہا تھا ۔۔۔۔ ایک دو بار اس نے ناک کر کے اسے آواز بھی دی تھی مگر جاناں نے کوئی جواب نہیں دیا تھا

دروازہ کھلنے کی آواز پر حامد اپنے خیالوں سے باہر آیا تھا اور جاناں کی طرف دیکھا تھا جو فریش سی اسی کی طرف آرہی تھی

exponovels

اوہ ----- تو تم اٹھ گئی -----؟؟؟

چلو اچھا ہوا ورنہ مجھے تو تشویش ہونے لگی تھی کہ تم اٹھ کیوں نہیں رہی ہو------ دیکھو میں نے بریک فاسٹ بھی ریڈی کر لیا ہے آؤ مل کر کھاتے ہیں ---- مل کر کھانے سے پیار محبت بڑھتا ہے -------- آؤ چلو بیٹھو -------

حامد نان سٹاپ بولتا جا رہا تھا جبکہ جاناں ہمت جٹا رہی تھی کہ وہ اسے اپنے فیصلے سے آگاہ کر سکے ------

یہ دیکھو میں نے چیز آملیٹ بنایا ہے مجھے تمہاری ہر پسند کے بارے میں پتہ ہے میں نے سب کچھ پتہ کروا لیا تھا تاکہ--------

مجھے ڈائیوورس چاہیے ----------!!

exponovels

حامد بول ہی رہا تھا کہ جاناں کے لفظوں نے اسکے چلتے ہاتھ اور زبان دونوں روک دیئے تھے

کیا کہا------؟؟

حامد کو لگا کہ اسے دھوکہ ہوا ہے سننے میں----

کان سلامت ہیں تمہارے ------

جاناں طنزا" بولی تھی

کان تو میرے سلامت ہی ہیں لیکن مجھے لگتا ہے کہ تمہارا دماغ سلامت نہیں رہا

شائد------

exponovels

حامد ٹرے پٹکتا غصے سے بولا تھا

میں کچھ نہیں جانتی مجھے بس ڈائیوورس چاہیے تم سے اور وہ بھی بہت جلد مزید میں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی اس لئے جتنا جلدی ہوسکے اپنا نام میرے نام سے ہٹاؤ------

جاناں پتھر بنی اسے اپنے لفظوں سے چھلنی کر رہی تھی مگر اس نے تو شاید قسم کھالی تھی کہ وہ آج ہی فیصلہ کروا کر رہے گی چاہے کچھ بھی ہوجائے اب----- وہ مزید خود کو اسکے ہاتھوں استعمال ہوتا نہیں دیکھ سکتی------

بول لیا--------؟؟؟

تو اب شرافت سے ناشتہ ختم کرو اور-----!

exponovels

میری بات کان کھول کر اچھی طرح سمجھ لو کہ میں ----- تمہیں ------ ڈائیوورس ------- نہیں ----- دوں----- گا-------

اسکے سامنے آتا وہ شائد زندگی میں پہلی بار اس قدر سنجیدہ ہوا تھا

اپنی بات پوری کئے حامد گاڑی کی چابی اٹھاتا وہاں سے چلا گیا تھا

جاناں کی آنکھوں سے کب کے رکے آنسو ضبط کی بار توڑ کر باہر نکلے تھے---

---

بی بی جان یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں ----؟؟

exponovels

ثمال اور محند بی بی جان کے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے اور بی بی جان کی بات سن وہ دونوں ہی حیران ہوئے تھے

جو آپ نے سنا--- اب مزید تفصیلا" کچھ نہیں ہے کہنے کو میرے پاس -----

اب جاؤ میں آرام کرنا چاہتی ہوں----

بی بی جان انہیں دو ٹوک کہتیں اٹھ گئیں تھیں

محند اور ثمال کمرے سے نکلتے اپنی اپنی سوچوں میں الجھے ہوئے تھے

ہائے اب ہم پاکستان شفٹ ہو جائیں گے کتنا مزہ آئے گا نہ------

exponovels

ثمال کی تو خوشی قابو میں ہی نہیں آرہی تھی

زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے ایسا کچھ بھی نہیں ہوگا ---- میں یہاں سے کہیں نہیں جانے والا ---- اور پاکستان تو بلکل بھی نہیں جہاں پر میرے اپنوں کا لہو بہایا گیا

محند اسے تڑخ کر کہتا اسے وہیں چھوڑے چلا گیا

ایسے ہی نہیں جانا -------

میرے ووٹ اور بھی پکے ہو جائیں گے اسی لئے انہیں کھد بھد ہو رہی ہے

میں تو جاؤں گی ----- چاہے کچھ بھی ہوجائے

exponovels

ثمال منہ بسورتی اسکے پیچھے زبان نکال کر مزے سے بولی تھی۔۔۔۔

محمد غصے سے تلملا رہا۔۔۔۔۔۔ اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ بی بی جان سب جانتے بوجھتے ہوئے بھی کیوں اسے سب وائنڈ اپ کرکے پاکستان جانے کا کہہ رہی ہیں ۔۔۔۔ جانتی بھی ہیں کہ اگر میں پاکستان گیا تو پھر جو لاوا اتنے سالوں سے بند کرکے رکھا ہے اس نے وہ پھٹ جائے گا اور پھر اس کی زد میں جن لوگوں نے آنا تھا وہ اس میں نیست و نابود ہو کر رہ جائیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ثمال مسکراتی ہوئی روم میں آئی اور وارڈروب میں سے اپنے کپڑے نکال کر بیگ میں رکھنے لگی ۔۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

محند اسے دیکھتا اسکے پاس آیا تھا

کیا کر رہی ہو یہ تم----------

بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اسکا رخ موڑا تھا

افف کبھی بھی نارمل انسان کی طرح نہیں بول سکتے یہ ---------

ثمال نے چڑ کر سوچا---------

اللہ--------- بتایا تو تھا آپ کو بی بی جان نے کہ پاکستان جانا ہے تو پھر اسی لئے پیکنگ کر رہی ہوں میں پہلے اپنی کر لوں پھر آپ کی بھی کرتی ہوں --------

exponovels

ثمال اسے بتاتی پھر سے مڑنے والی تھی کہ محند نے اسے دوبارہ اپنی طرف کیا۔۔۔۔

پھر کچھ کہا ہے بی بی جان نے۔۔۔۔۔۔؟؟

جی۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے کہا ہے کہ جلدی سے جاکر اپنی پیکنگ کرلو اور جو بھی ضروری سامان ہے وہ رکھ لو ہمیں کل ہی پاکستان جانا ہے اور پھر ہمارا ولیمہ جو رہ گیا تھا وہ بھی اس سے اگلے دن کریں گے ہائے کتنا مزہ آئے گا نہ میں تو اپنی ساری سہیلیوں کو بلاؤں گی سب مل کر ڈانس کریں گے شادی میں تو کچھ بھی نہیں ہوا تھا نہ لیکن اب میں پھر سے دلہن بنوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ثمال خوشی خوشی اسے بتاتی پھر سے پیکنگ کرنے میں مصروف ہوگئی تھی لیکن محند تو کل ہی پاکستان جانے کا سن کر تن فن کرتا بی بی جان کے کمرے میں گیا تھا

exponovels

یہ میں کیا سن رہا ہوں بی بی جان آپ نے ثمال سے کہا ہے کہ کل پاکستان جارہے ہیں اور پھر ولیمہ بھی وہیں کریں گے ---------؟؟

محند غصے سے شعلہ بنا ان سے پوچھ رہا تھا

بلکل ٹھیک سنا ہے آپ نے ---------

بی بی جان نے اسکے بدلے نہایت ہی پر سکون ہوکر جواب دیا تھا ----- بہت سوچنے کے بعد بی بی جان نے اتنا بڑا فیصلہ لیا تھا اور اب جلد از جلد پاکستان جانا چاہتی تھیں----------

یہ جانتے ہوئے بھی کہ ----------

exponovels

ہاں جانتے ہوئے کہ آپ کے باپ چچا ماں بہن بھائیوں بھابھیوں کو قتل کر دیا گیا تھا ان لوگوں نے بڑی بے رحمی سے زرا سی غیرت کے بل بوتے پر ہمارے پورے خاندان کو جلا کر خاکستر کر دیا تھا --------

بھیگی بھاری آواز میں بی بی جان بولیں تھیں

پھر بھی-------؟؟

انکے رونے پر محند تھوڑا نرم پڑتا ان سے گویا ہوا تھا کہ کہہ رہا ہو پھر بھی اسی سر زمین پر اپنا دل جلانے جانا چاہتی ہیں----------

ہاں پھر بھی---------- پھر بھی میں وہاں آپ کو لیکر جانا چاہتی ہوں ------- سب تو میرے انتقام سے پہلے ہی مر گئے لیکن ابھی بھی غیرت کا پتلا بے مردہ دل انسان سردار دراب خان ابھی زندہ ہے ------- اسکی گردن جھکانی ہے مجھے ---- اسکا

exponovels

وہ غرور جس کے بل بوتے پر وہ ابھی تک سینہ تان کر چلتا ہے اسکا وہ غرور توڑنے جانا ہے میں نے -------.

کیاآپ نہیں لیں گے اس سے بدلہ -----؟؟

روز رات کو میں اپنے جگر گوشوں کی چیخیں ستنی ہوں ------- انہیں آگ میں جلتا ہوا دیکھتی ہوں میں---------- مخند بولیں نہ آپ اسکی سانسیں چھینیں گے ------؟؟ اسکا غرور پاش پاش کریں گے نہ------ اسی دنیا کے سامنے اسکا سر جھکائیں گے جس دنیا کے سامنے اس نے میرے خاندان کی عزت پر وار کرکے تمہارے دادا کا سر جھکایا تھا

بی بی جان نے آج کھل کر مخند کے سامنے اپنی اتنے سالوں کی اذیت کھول کر رکھ دی تھی پھوٹ پھوٹ کر روتیں لرزتے نحیف وجود کے ساتھ اسے جھنجھوڑتے بولنے پر آئیں تو بولتیں ہی چلی گئیں --------

exponovels

محند انکے لرزتے کانپتے وجود کو اپنی آغوش میں چھپاتا خود بھی رو دیا تھا

بی بی جان------- وعدہ ہے میرا آپ سے ------- نہیں چھوڑوں گا میں سردار دراب خان کو ---.------- ایک ایک سیکنڈ کے اذیت کا بدلہ لوں گا میں اس سے ---------- وعدہ ہے یہ میرا آپ سے ------ وعدہ ----------

محند انتقام کی آگ میں بھڑکتا غصے سے بولا تھا کہ اب تو واقعی میں یا تو مرنا ہوگا یا مارنا-------.

جاناں کا مسلسل یہی رویہ تھا وہ حامد کے بہت منت سماجت کرنے پر بھی نہیں مان رہی تھی اس لئے تنگ آکر حامد اسے لئے زبردستی سلطان پیلس آیا تھا اس نے سارا کچھ

سوچ لیا تھا کہ کیسے اسنے جاناں کو سیدھا کرنا ہے سارے رستے جاناں نے اسے باتیں سنانے میں گزارا تھا۔۔۔۔۔۔۔ اللہ اللہ کرکے سفر تمام ہوا تو اس نے شکر کا سانس لیا ورنہ جاناں نے تو اسکا دماغ خراب کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی مگر یہاں آنے پر اسے معلوم ہوا کہ محمد ثمال اور بی بی جان حمنہ کو لیکر ہمیشہ کے لئے پاکستان شفٹ ہوگئے ہیں اور صبح ہی وہ چاروں پاکستان روانہ ہوئے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کب ہوا مجھے کچھ بتایا کیوں نہیں کسی نے اور ایسے کیسے بزنس ایک دم واینڈاپ کرسکتا ہے وہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حامد کو تو شاک ہی لگا تھا یہ سن کر۔۔۔۔۔۔

چلو خس کم جہاں پاک ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جاناں ہاتھ جھٹکتے صوفے پر پاؤں رکھتی ڈرامائی انداز میں بولی تھی

exponovels

حامد کو تو پہلے ہی غصہ چڑھا ہوا تھا اوپر سے جاناں کی باتیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں بلکہ اب تو واقعی میں مجھ سے ڈرنا چاہیے کیونکہ تم اب یہاں سے تو کم از کم اب کہیں فرار نہیں ہو سکتی میری ملکہ ۔۔۔۔۔۔۔.

ہونہہ۔۔۔۔۔۔۔۔

حامد کی بات پر جاناں نے ہنکارا بھرا تھا

یہ ہنہہ ۔۔ہاں۔۔وغیرہ سب نکال دوں گا میں تمہارا جب تم میری گرفت میں کسی نازک سی لچکیلی مچھلی کی طرح تڑپ رہی ہوگی ۔۔۔۔ لیکن ابھی تو میں فی الحال آفس جا رہا ہوں تاکہ پتہ کر سکوں کہ وہاں مسٹر کیا فرمان جاری کر کے گئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

اس پر جھکتا گستاخی کر مزے سے بولتا وہ جاچکا تھا اور جاناں ابھی تک منہ کھولے حیرانی سے پھٹی پھٹی آنکھوں سے دروازے کو ہی دیکھے جارہی تھی جہاں سے حامد کچھ دیر قبل گیا تھا

آہہہ------- جنگلی انسان ----------

یہ حویلی کتنی خوبصورت ہے یار----------

یہ لوگ جلدی پہنچ گئے تھے مگر گاؤں میں حویلی بائے روڈ آتے آتے انہیں رات ہوچکی تھی

exponovels

کھانا کھانے کے بعد بی بی جان جو خود کو سنبھال چکی تھیں وہ روم میں جاکر سو گئ تھیں شائد اور محند تو بنا کھانا کھائے شاور لیکر کپڑے بدلتا نہ جانے کہاں چلاگیا تھا اور ابھی تک واپس نہیں آیا تھا

ثمال حمنہ کو سلانے کے بعد ملازمہ کو اسکے پاس چھوڑے خود کمرے سے باہر نکل آئی تھی اور گھوم گھوم کر پوری حویلی کا جائزہ لے رہی تھی

پہلے تو ثمال کو اس لئے خوش ہوئی کہ چلو کم از کم اب یہاں نے اے نے اے کرنے والے نہیں ہوں گے ------- اب میں انسانوں کی طرح ٹھیک سے اپنی بات تو کہہ سکوں گی ----- نہیں تو ورنہ وہاں رہتے مجھے لگنے لگا تھا کہ میں کوئی گونگی ہوں جو اشاروں سے باتیں کرتی رہتی ہے ہر وقت------

پوری حویلی خاصی بڑی تھی اور یہاں کی بڑی بڑی دیواروں پر بیت پیاری نقش نگاری کی گئی تھی دیکھنے والا دیکھتا رہ جائے

exponovels

پوری حویلی دیکھ لینے کے بعد ثمال جمائیاں لیتی کمرے میں واپس جانے والے راستے کی طرف ہوئی تھی تاکہ وہ تو کم از کم سو سکے محند نہ جانے کب واپس آئے۔۔۔۔۔۔۔۔

بڑے اور بوڑھے برگد کے درخت کے پاس کھڑا محند چھوٹے بچے کی طرح آنسو بہا رہا تھا

بابا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

دیکھیں با با میں آگیا

exponovels

آپ کا بیٹا اپنوں پر ہوئے ایک ایک ظظلم کا بدلہ لینے آگیا با با جان۔۔۔۔۔۔۔۔ اور پھر کافی دیر تک وہ دل کا بوجھ اس پھر کے سامنے ہلکا کرنے لگا جہاں پر اس کی بچپن کی یادیں جڑی ہوئی تھیں

آنسو پوچھتے وہ پلٹا تھا اور اسی پل سامنے سے کالے رنگ کی پجارو گزری تھی محند بنا اس طرف دیکھے اپنے ہی دھیان میں گاڑی میں بیٹھتا حویلی کے لئے چلا گیا

اے فاروق یہ وہی تھا سلطانوں کا لونڈہ جو بچ گیا تھا اور اسکی بی بی جان اسے منہ چھپائے باہر لے گئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

سردار دراب خان کے وفادار پرانے ملازم سلیم نے گاڑی چلاتے فاروق سے پوچھا تھا جو خود بھی آج اتنے سالوں بعد سلطان خاندان کے فرد کو یہاں دیکھ رہا تھا وہ بھی انکے آخری وارث چشم وچراغ کو بنا کسی گارڈ وغیرہ کے یوں دندناتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

ہاں یہ تو وہی لگ رہا ہے پر یہاں کیا لینے آیا ہے ------؟؟؟

س**** بھول گیا اپنے خاندان کا انجام جو اب خود مرنے کے لئے آں دھمکا ہے----------

ہا ہا ہا ہا------ چل------ چل کر سردار کو بتاتے ہیں انکا آخری شکار بھی انکے پنجرے میں خود چل کر آیا ہے مرنے کے لئے------

ہا ہا ہا ہا---- ہا چل بڑا مزا آئے گا اب تو --- ہا ہا ہا ہا ہا--------

---

محند کمرے میں آیا تو ثمال سو چکی تھی ---

exponovels

وہ روم لاک کرتا بیڈ پر آکر اسکے پاس ہی لیٹ گیا اور اسکے نازک بازو کو لمبا کرکے اس پر اپنا سر رکھ کر آنکھیں بند کر لیں

ثمال گہری نیند میں تھی جب اسے لگا کہ اسکے بازو پر کوئی وزنی پتھر آن پڑا ہے تو فورا" آنکھیں کھولتی اپنی بازو ایک جھٹکے سے

کھینچا تھا جس سے ابھی ہی نیند میں گیا مخند جاگ گیا تھا اور اسکی طرف اپنی سرخ آنکھوں سے دیکھنے لگا جو اسے ہی آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی----------

مخند چند پل اسے گھورتا رہا مگر پھر اسے رخ موڑ تے دیکھتے ایک ہی وار میں اپنے اوپر گرایا تھا اور اسکے گرد مضبوط حصار کھینچا تھا

چھوڑیں -------پپ ---- پلیز-----

exponovels

نہیں۔۔۔۔ میں تو شرافت سے سو گیا تھا مگر تم ہی نے مجھے بہانے سے اٹھا دیا۔۔۔۔تو اب بگھتو پھر۔۔۔۔

محند بولتا اس کے لبوں پرمحبت بھری گستاخیاں کرنے لگاکہ ثمال اس کی شدتوں پر سمٹتی اسے اپنا آپ سپرد کر گئی تھی

وقتی طور پر ہی سہی مگر وہ اس تکلیف دے اذیت سے باہر نکلنا چاہتا تھا جس کے لئے اس نے ثمال کا سہارہ لیا تھا

سردار صاحب آپ کے لئے ایک اچھی خبر ہے

exponovels

فاروق اور سلیم سردار داب خان کے ساتھ اسکے گھر کے ڈرائنگ روم میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہوتے بولے تھے

کیسی۔۔۔۔۔۔۔ خبر جلدی بتاؤ۔۔۔۔۔۔

سردار داب خان چائے کی چسکی لیتا اپنی رعب دار شخصیت کے ساتھ بولا

ارے سردار صاحب ایسی خبر ہے کہ آپ کا دل خوش ہو جائے گا ۔۔۔۔

فاروق ہاتھ مسلتے مسکراتے ہوئے بولا تھا

تم تو رہنے ہی دو میں بتاتا ہوں سردار صاحب ۔۔۔

سلیم پیالے کو ٹیبل پر رکھتا تھوڑا آگے کو جھکا تھا

exponovels

بات یہ ہے کہ سردار صاحب آپ کے دشمنوں کا بچا ہوا وارث محمد سلطان یہاں واپس آچکا ہے----

خبر تھی کہ خوشی کی نوید تھی سردار دراب کا چہرہ خوشی کی تمازت سے تپتپا اٹھا تھا

کیا یہ سچ ہے--------؟؟ سوچ کر جواب دینا سلیم ورنہ میری بندوق کی گولی کا حقدار سلطان کے بیٹے کی بجائے تم بنوگے ---

سردار دراب کو یقین ہی نہیں آرہا تھا اس لئے اسے دھمکاتے وہ سختی سے بولا تھا

سو فیصد کھرا سچ ہے سردار صاحب جھوٹ نکلا تو میں ہوں گا اور میرا سینہ اتار لیجے گا گولیاں جتنی اتارنی ہیں آپ کو --------

exponovels

ہا ہا ہا ہا ہا------ بہت انتظار کیا ہے میں نے اسکا بس ایک یہی تو بچ گیا تھا جو اب بلکل نہیں زندہ رہے گا

سردار دراب قہقہہ لگاتا کھڑے ہوتے جوش سے بولا تھا

سفید پگڑی پہنے اور سفید ہی کرتا دھوتی اور پاؤں میں کھسہ ہاتھ میں چھڑی اور کندھے پر لٹکتی براؤن شال بھی اسکے ساتھ غروریت کی جھلک دکھا رہیں تھیں

تو بس اسے ختم کرنے کے بعد میرا بدلہ پورا ہوگا اور پھر میں سکون سے سو سکوں گا

سردار دراب خان کا چہرہ ایلے تپ رہا تھا جیسے آگ جل رہی ہو اس دیکھتے ہی انسان سمجھ جائے کہ وہ سلطان خاندان سے کس حد تک نفرت کرتا ہے------

exponovels

ولیمہ میں سارے مہمان حیرانی سے بی بی جان کو دیکھ رہے تھے تو کوئی کہہ رہا تھا کہ وہ شائد پاگل ہو گئیں ہیں ورنہ تو وہ اپنے اکلوتے پوتے کو کبھی بھی یہاں لے کر نہ آتیں اس گاؤں میں جہاں ان کا سب سے بڑا دشمن سردار دراب خان اس انتظار میں تھا کہ جب وہ یہاں آئے اور اسے انکے سامنے ختم کرے --------

لیکن آج اتنے سالوں بعد ایسا کیا ہوا کہ بی بی جان کے اندر اتنی ہمت آگئی کہ وہ اپنے پوتے کو لئے یہاں آگئیں تھیں---------

ثمال اورنج کلر کے ٹیل لانگ بھاری کام ہوئے شرارے اور اس رنگ کے نگوں کا ڈائمنڈ وائیٹ سیٹ اور ماہرانہ بیوٹیشن کے ہاتھوں جدید میک اپ اسے آج الگ ہی روپ میں لے آیا تھا اوپر سے پیا ملن کی سرخی نے بھی اسے اور حسین سے حسین تر بنا دیا تھا

exponovels

شرمائی گھبرا ئی سی ثمال سر جھکائے ریڈ نیٹ کے گھونگھٹ میں بمشکل ہی بیٹھی ہوئی تھی

اس نے بار بار نظریں اٹھا کر چاروں طرف دیکھنا چاہا کہ اسکے اماں ابا اور ببلو کہاں ہوں گے مگر وہ انہیں کہیں نظرنہ آئے نہ ہی اس کی ان سے بات ہو پائی تھی اوپر سے کسی نے بھی اس سے نہیں کہا کہ وہ اگر کسی کو بلانا چاہتی ہو لسٹ دے دے مگر ایسا تو ہوا ہی نہیں------

بی بی جان تو جب سے یہاں آئیں تھیں انہوں نے اور بھی زیادہ اس سے بے رخی برتنی شروع کردی تھی اور محند کو تو اس کے مطابق دورے پڑتے تھے تو اس کی تو اسے کوئی ٹینشن ہی نہیں تھی--------

exponovels

اس نے ہلکہ سا رخ موڑ کر اپنے ساتھ بیٹھے اپنے ہم سفر کی طرف دیکھا جو سنجیدہ سا مٹھیاں بھینچے سامنے دیکھ رہا تھا جہاں بی بی جان کسی نئے آنے والے مہمان کے ساتھ باتیں کر رہیں تھیں ------

افففف---- ایک تو میں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا اور یہ اتنا وزنی شرارہ ہے کہ میری تو گردن ہی جھک جھک کر ٹوٹ رہی ہے ----ہائے کب ختم ہوگا یہ فنکشن-------

ایک دم سے محند اٹھ کر سٹیج سے نیچے اتر کر پتہ نہیں کہاں چلاگیا پیچھے ثمال دانت پیستے رہ گئی تھی -------

کیا ہوتا اگر مجھے بھی ساتھ لے جاتے یہ ----

exponovels

کچھ دیر سوچتی پھر سے نظریں جھکا گئی کہ سب بار بار اسے ہی دیکھ رہے تھے جو کہ عموما" سب ہی شادیوں میں ہوتا ہے کہ دلہن کو دیکھنے کے علاوہ تو کوئی کام ہی نہیں ہوتا سب کو۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسے دیکھ رہیں ہیں یہ مجھے جیسے میں دلہن نہ ہوئی لچھے والا پتیسہ ہی ہوگئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ثمال کو لچھے والا پتیسہ بیت پسند تھا جو وہ اور ببلو اپنی پرانی کاپیاں یا اخباریں دے کر ردی والے سے لیکر کھاتے تھے

ثمال کے منہ میں پتیسے کا سوچ کر پانی ہی آگیا ساتھ میں ہی اسے پھر سے شدت سے اپنے گھر والوں کی یاد آئی تھی

ثمال کا دل بھی صبح سے خراب ہو رہا تھا عجیب ہی فیلنگ آرہیں تھیں اسے ۔۔۔۔۔ بچپن میں بھی جب کچھ برا ہونے والا ہوتا تو اسکا دل یونہیں لرزنے لگ جاتا تھا

exponovels

اللہ خیر کرے -------!!

اسکے منہ سے بے ساختہ یہ دعا نکلی تھی مگر کون جانے کہ یہ دعا راستے سے ہی واپس لوٹ آئی تھی اور اسکے لئے قدرت نے کڑی آزمائش رکھی تھی ----- بیت ہی کڑی آزمائش-------

---

سردار صاحب انکی طرف سے انکے پوتے کے ولیمے کا کرڈ آیا تھا لیکن میں نے صاف صاف منع کردیا ------ مجھے پتہ تھا آپ دشمنوں سے ملنے انکی خوشیوں میں شریک ہونے کیوں جائیں گے ------

exponovels

سلیم ڈیرے پر موجود سردار داب خان کو بتاتے ہنسا تھا لیکن سردار داب خان کے چلتے پیر یک دم رکے تھے اور اس نے سخت نظروں سے اسے دیکھا تھا

کس سے پوچھ کر تم نے منع کیا----؟؟؟

مت بھولو کہ تم میرے وفادار ملازم ہو ملازم -----میرے باپ نہیں ہو جو بنا پوچھے فیصلے کرتے پھر رہے ہو ------

سلیم دو قدم پیچھے ہٹا تھا مبادہ کہیں تھپڑ ہی نہ پڑ جائے اسے ------

وہ آپ کبھی دشمن ----------

چپ----------!!

exponovels

اس سے پہلے کہ سلیم کوئی وضاحت دیتا سردار دراب خان دھاڑے تھے

پھر سے کہہ رہا ہوں آئندہ ---------

انگلی اٹھا کر اسے سخت تنبیہ کی گئی جس پر سلیم سر کھجاتا فورا" سے سر ہلا گیا تھا

سردار دراب خان کو دشمن نے اپنی خوشیوں میں بلایا ہے تو یہ سردار ضرور جائے گا وہاں انکی آخری خوشیوں کو آخری بار دیکھنے---

ہا ہا ہا ہا ہا---------

exponovels

سفاکیت سے کہتا قہقہے لگاتا سردار دراب خان شاید بھول چکا تھا کہ خدا کی لاٹھی بے آواز ہے

بہت مبارک ہو صغراں بیگم پوتے کی دوسری شادی بھی کردی اور پوتی بھی بہت معصوم ہے تمہاری اور بہو بھی میں تو تمہاری فیملی کو ہنستا بستا دیکھ بہت خوش ہوں ----

ہاں جانتی ہوں دراب خان تم کتنا خوش ہوگے ---!!

بی بی جان اسکے لفظوں میں چھپی نفرت کو سمجھتی تھیں اسی لئے بے خوف مسکراتے بولیں تھیں جبکہ دل میں جوالہ مکھی پھٹ رہی تھی کہ ابھی اسے اپنے ہاتھوں سے نیست و نابود کردیں ------

exponovels

تو۔۔۔۔ دیکھو نہ میں تو تمہاری خوشی میں شریک ہونے کے لئے دوڑا چلا آیا مجھ سے تو صبر ہی نہیں ہو رہا تھا صغراں بیگم اپنے دشمنوں کے آخری چراغ کو دیکھنے کے لئے ۔۔۔۔

یقین مانو اس چراغ کو بھجانے میں بھی مجھ سے صبر نہیں ہو رہا ہے ۔۔۔۔۔۔

یہ ہمت اور حوصلہ ہی تھا جو بی بی جان اسے برداشت کر رہیں تھیں اور من ہی من اس پر دھماکہ کرنے کے لئے بہت متجسس بھی تھیں

سردار دراب خان تیار رہو کیونکہ تم پر ایسا آسمان ٹوٹنے والا ہے کہ تمہاری بنیادیں تک ہل جائیں گیں تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم اپنے پوتے کی پہچان بدل کر اسے یہاں سے بھیج دوگے اور کہوں گے کہ تمہارا کوئی پوتا نہیں تو یہ تمہاری بھول ہے دراب خان ۔۔۔۔۔ سارے پر دوں سے ایک ایک راز کا پردہ سرک چکا ہے ۔۔۔۔۔۔۔ اور اب وقت تمہاری بربادی کا شروع ہونے والا ہے ۔۔۔۔ اب تم سسکو گے دراب خان تمہاری نسلیں فنا ہوں گیں ۔۔۔

exponovels

اور تم----------؟؟

کچھ بھی نہیں کر سکوگے -------

بی بی جان کی بات پر دراب خان کے ہوش اڑے تھے مگر چہرے کے تاثرات نارمل رکھتے وہ نارمل سا بولا تھا

کیا مطلب ہے تمہارا ------؟؟

بی بی جان دراب خان کے اپنے خوف بھرے تاثرات چھپانے پر مسکرائی تھیں

بتاتی ہوں سردار دراب خان ------ سب بتاتی ہوں میں تمہیں ---------

exponovels

تمہارا پوتا بھی ہے اور پوتی بھی اور جو خبر تم نے اڑائی تھی کہ تمہارا بیٹا بہو اور بچے ایکسیڈینٹ میں مر گئے تھے جو کہ سراسر افواہ تھی ----- وہ مرے نہیں تھے بلکہ تم نے ایسا ظاہر کیا تھا دراب خان اور ان سب کو یہاں سے غائب کروا دیا ------

اب کی بار دراب خان کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں پھوٹیں تھیں جنہیں مسکراتی نظروں سے دیکھتیں بی بی جان مزید گویا ہوئی تھیں

اور میں اپنی آنکھوں کے سامنے رہتے دشمن کے خون کو نہ پہچان سکی ---

نن---- نہیں یہ ----- سب جھوٹ ہے ایسا کچھ نہیں ہے ------

پسینہ صاف کرتے وہ بوکھلا یا تھا اور یہی بوکھلاہٹ سردار دراب خان کی بی بی جان کے سینے میں سکون پہنچا رہی تھی وہ جانتی تھیں اپنوں کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر بھی دیکھے تو کیسے کیسے خوف لاحق ہوتے ہیں

exponovels

رہی بات یہ کہ تم نے یہ سب صرف محند کے بچ جانے اور اسکے واپس لوٹ کر بدلہ لینے کے علاوہ دراب خان اور بھی بہت سارے دشمن ہیں جنکی بہن بیٹیوں کی عزتوں کو تار تار کیا تھا تمہارے بیٹوں نے ------ اب وقت تمہارے پوتے پوتی کا ہے دراب خان وقت بہت بے رحم ہے سود سمیت بدلہ لیتا ہے ------

جھ------ جھوٹ میرا کوئی پوتا پوتی نہیں ہے تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے------

دراب خان بہت کوشش کر رہا تھا اپنے لہجے پر قابو پانے کی مگر ناکام ٹھہر رہا تھا

سلمان ---------- سلمان یزدانی --------!!

یہی ہے نہ تمہارا پوتا --------؟؟..

exponovels

یہ کیا ۔۔۔۔ سردار دراب خان نے جسے دنیا سے تو کیا خود سے بھی چھپایا تھا اپنے سے دور رکھا تھا وہ یوں سامنے آجائے گا انہیں یقین ہی نہیں ہو رہا تھا

تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم کچھ نہیں بگاڑ سکتی میرے پوتے کا ۔۔۔۔ تم ۔۔۔۔۔

غصے سے سردار دراب خان کے منہ سے جھاگ نکلنے لگ گئی

یہ تو کچھ بھی نہیں ہے دراب خان ابھی تو بہت کچھ پڑا ہے تمہارے وجود کے پرخچے اڑانے کے لئے۔۔۔۔۔۔

زرا سوچو تو اگر تمہیں فون آئے کہ تمہارے اکلوتے پوتے کا ایکسیڈینٹ۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

نہیں ں ں ں ----------

سردار دراب خان کی دھاڑ نے سنب کو انکی طرف متوجہ کیا تھا

ثمال کب سے اکیلے بیٹھے بیٹھے بری طرح تھک چکی تھی اور دیکھ رہی تھی کہ بی بی جان آئیں اور اسے آرام کرنا کا کہیں مگر وہ تو پتہ نہیں کس سے رازو شناس کر رہیں تھیں کہ آہی نہیں رہیں تھیں-----

اس سے پہلے کہ ثمال خود ہی اٹھتی اسے وہی شخص چلاتا ہوا محسوس ہوا اس نے جھٹ سے اس طرف دیکھا تھا

exponovels

ابھی وہ پریشانی سے اٹھ کر چلی ہی تھی کہ اسے کسی نے کھینچا تھا وہ جو اپنے ہی دھیان میں بہت مشکلوں سے بھاری لہنگے کو اٹھا کر چل رہی تھی دھڑام سے کسی کے سینے سے آلگی تھی --------

کھنچنے والے نے اسے سختی سے سیدھا کیا اور گھسیٹتا ہوا ہال سے باہر لے گیا

ثمال نے جب اسکی طرف دیکھا تو وہ مخند تھا

اللہ انہیں پھر سے دورہ پڑ گیا ----

وہ یہی سوچتی کہ اسے غصہ چڑ چکا ہے اور اب ہمیشہ کی طرح وہ اپنا غصہ اسی پر نکالنے والا ہے مگر اتنی خوفزدہ نہیں ہوئی تھی

کیونکہ مخند جب بھی اس پر اپنا غصہ اتارتا تھا وہ غصہ کم پیار زیادہ ہوتا تھا

exponovels

ثمال یوں سب مہمانوں کے سامنے کھینچ کر لے جانے پر خائف سی ہوئی تھی اور مسلسل اس سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی

مگر محند اسے گاڑی میں پٹکتا فل سپیڈ پر گاڑی دوڑائے حویلی جانے والے راستے کی طرف مڑ گیا

اچانک ہی طوفان چلنا شروع ہوگیا اور دیکھتے ہی دیکھتے زوردار بارش نے برسنا شروع کردیا بجلی چمک کے ساتھ خوفناک آوازیں نکال رہی تھی اور اس سب سے ثمال سردی سے ٹھٹرتی بے حد خوفزدہ ہوگئی تھی کیونکہ محند نے گاڑی کے تمام شیشے نیچے کئے ہوئے تھے وہ شدید غصے میں کانپ رہا تھا غصہ اور جنوں اتنا تھا کہ ہر چیز تہس نہس کرنے کا دل کر رہا تھا غصے سے اسکی آنکھوں میں پانی آ رہا تھا

حویلی پہنچ کر محند اسے کھینچ کر نیچے اتارتا بے دردی سے گھسیٹتا روم میں لاکر فِرش پر پھینکا تھا

exponovels

ثمال ٹوٹی ہوئی ڈال کی طرح نیچے فرش سے زور سے لگی تھی کہ اسکا سر پھٹ گیا اور خون کی لکیریں فوارے کی طرح بہنا شروع ہوگئیں

آہ ہ ہ ہ ----------

محند پاگلوں کی طرح اپنے بال نوچتا چلاتا دھاڑتا کمرے کی ہر چیز تباہ کرنے لگ گیا

ثمال اسے اتنے غصے میں دیکھتی ڈر کر دیوار سے جا لگی تھی وہ ڈر کے مارے سر سے بہتے خون سے بھی لاپرواہ ہوگئی

بادل زور زور سے چیخ رہے تھے جیسے محند کے ساتھ بھرپور شامل ہوں اسے ڈرانے میں اور وہ کامیاب بھی ہوگئے تھے ثمال کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا تھا مگر وہ اپنی آنکھوں کو جھپک جھپک کر کھلا رکھنے کی کوشش میں تھی

exponovels

محند نے اسکی جانب اپنا چہرہ کیا تھا اور اسے دیکھتی ثمال چیختی دیوار میں منہ دے گئی تھی

محند کی آنکھیں انتہائی لہو خیز ہو چکیں تھیں

وہ اسکے پاس آکر گھٹنوں کے بل بیٹھ چکا تھا

ثمال اسے اپنے قریب محسوس کرتی خود میں سمٹی تھی

محند نے اسے ایک جھٹکے سے اپنی گود میں اٹھایا تھا اور باہر برستی شدید بارش میں لے کر آیا

ثمال کی چیخ اس طوفان کے شور میں ہی دب کر رہ گئی تھی

exponovels

محند سامنے دیکھتا بڑھتا ہی جارہا تھا اسکے کانوں میں بی بی جان اور سردار دراب خان کی باتیں گونج رہیں تھیں

محند اپنے حواسوں سے باہر تھا وہ کچھ سوچ سمجھ نہیں رہا تھا کہ کیا کر رہا ہے

ثمال اسکے ساتھ ساتھ پوری طرح بھیگ چکی تھی آنکھیں تو اسکی تب باہر آئیں جب اس نے دیکھا کہ محند بلکل سوئیمنگ پول کے کنارے کھڑا ہوئے کھوئے کھوئے انداز میں پانی کو دیکھ رہا تھا جو بارش کی بوندوں سے اچھل رہا تھا

ثمال کو خطرے کی گھنٹی سنائی دی ------ اس نے اور بھی سختی سے اسے گردن سے پکڑ لیا

نہیں---------- نن----- پپ----- پلیز------

exponovels

محند کے زہن میں بی بی جان اور دراب خان کے الفاظ گونج رہے تھے جو اسے پاگل کر رہے تھے

کچھ دیر پہلے والا منظر اسکی آنکھوں کے سامنے لہرایا جب وہ ثمال کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تب ہی بی بی جان اسے دراب خان کے ساتھ باتیں کرتی ہوئی نظر آئیں غصے سے اسکی مٹھیاں بھینچ گئی تھیں جب وہ مزید برداشت نہیں کر پایا تو اٹھ گیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ سردار دراب خان کو گھسیٹتے ہوئے باہر نکالتا اسکے کانوں میں بی بی جان کے الفاظ ٹکرائے ----------

جیسے جیسے وہ سنتا گیا ویلے ویلے اسکے غصے کا گراف بڑھتا چلا گیا---------

exponovels

زمین تو اسکے پیروں تلے تب نکلی جب اسنے بی بی جان کو ثمال کے بارے میں راز کھولتے سنا

وہ دیکھ رہے ہو دراب خان ---------

ثمال کی طرف اشارہ کرتے بی بی جان نے اسکا دھیان اس طرف کیا تھا

جانتے ہو وہ کون ہے ---------؟؟؟

دراب خان کو مزید پریشانی نے گھیرا تھا ---- بے ساختہ گھبرا کر اس نے ثمال کو غور سے دیکھا -----

یہ تمہاری پوتی ہے--------!!

exponovels

میرے محند ---- تمہارے دشمن اول کے وارث اسکے بیٹے کی بیوی----------

دھڑ دھڑ دھڑ----------

نہ جانے کتنی ہی دیواریں اس کے سر پر آں گری تھیں

سوچا تو تم نے بہت اچھا تھا دراب خان کہ اپنے بچوں کو چھپا لوگے ------ ہا ہا------- لیکن کہیں نہ کہیں تم خود بھی ڈر رہے تھے کہ قدرت تمہیں منہ کے بل نہ گرادے کہیں مکافات عمل کا گھیرا تم پر نہ سخت ہوجائے----------

دراب خان کو لگ رہا تھا کہ اسکے پیروں کے نیچے سے زمین کھسک رہی ہے

exponovels

دیکھ لو قدرت نے تمہاری نازوں پلی لاڈلی پوتی جسے تم نے اپنی عزت و غیرت کی حفاظت کے لئے کسی اور کے گھر کی دہلیز پر رکھ آئے اور دوبارہ مڑ کر بھی نہ دیکھا آج وہی لڑکی --

تمہاری پوتی میرے پوتے کی بیوی بن چکی ہے اور جانتے ہو قتل کے بدلے قتل اور عزت کے بدلے عزت لی جاتی ہے دراب خان----------

دراب خان کا چہرہ پیلا پڑ رہا تھا

جانتے ہو جب مخند کو پتہ چلے گا کہ ثمال تمہاری پوتی ہے تو ------ معلوم ہے ------ وہ تو کب سے تم سے بدلہ لینے کے لئے تڑپ رہا ہے ------ اس تڑپ میں اس نے عام لوگوں کو جن سے اسکا کوئی واسطہ نہیں تھا ان کو نہیں بخشا تو پھر یہ تو اس شخص کا خون ہے جس نے اسکے گھر والوں کا خون بہایا تھا

تو پھر وہ اسکا کیا حشر کرے گا -------؟؟؟

exponovels

دراب خان لڑکھڑاتا دو قدم پیچھے ہوا تھا اور پھر رخ موڑے تیزے سے ہال سے نکل گیا تھا

وہ سوچ رہا تھا کہ ایسا کچھ نہیں ہوگا وہ لڑکی اسکی پوتی نہیں نکلے گی -----اس لئے آج اتنے سالوں بعد اسکے قدم وہاں اٹھ رہے تھے جہاں اس نے مکافات عمل کے ڈر سے ایک پوتی
کو کسی کے دہلیز کے باہر چھوڑ دیا

اسکے والدین کی حادثے میں وفات کے بعد سلمان کے والدین نے بھی اسکی زمیداری اٹھانے سے انکار کر دیا تھا اور پھر دراب خان نے ڈر کے مارے کہ کل کو اسکی وجہ سے کہیں اسکا سر نہ جھک جائے اسے کسی غیر کی دہلیز پر چھوڑ دیا تھا

فاطمہ ابھی پیدا نہیں ہوئی تھی ورنہ اسے بھی کسی کی دہلیز پر چھوڑ دیا جاتا

exponovels

محند بارش میں کھڑا بھیگ رہا تھا اسکے کانوں میں ابھی تک وہی باتیں گونج رہیں تھیں

ثمال تمہاری پوتی ہے سردار دراب خان---------

کسی کی آواز اسکے کانوں میں گونجی تھی

اسکی نظر پول پر گئی جہاں ثمال ہاتھ پاؤں مارتی تڑپ رہی تھی

نہ جانے کب اسکے ہاتھوں نے اسے پول میں پھینکا تھا

exponovels

بب------ بچ------- بچا------ؤ------- مم------

مجھ----ے-----بچاؤ---------پپ------پلیز------ مح---- محند

---------- می-----ری----- سا---ن---س----- رک----. رہی

--------- محند------

سی--- و-------- گل-------م---------- سیو گلم -------

محند کو ایک دم ہوش آیا تھا

سیو گلم-----!!

پھر سے کہو ----

سیو گلم------- پھر------ سیو گلم------

exponovels

کوئی منظر اسکی آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا

میں اب اپنی بیٹی اور بیوی کے بیچ کسی کو نہیں آنے دوں گا ---------

بچ-------ممم-------

ثمال کی اکھڑتی سانسیں اور آنکھوں میں چھاتا اندھیرا اسے ہوش کی دنیا سے باہر لے جا رہا تھا

دھند لائی آنکھوں سے وہ محند کو دیکھ رہی تھی جو اسے حیرانی سے دیکھ رہا تھا

دراب خان کی پوتی--------!!!!

exponovels

میری بیٹی اور بیوی-------

سیو گلم-------

پھر ایک پل لگا تھا اسے اور اس نے کوٹ اتار کر پھینکتے پول میں چھلانگ لگا دی تھی----

ڈوبتی ثمال کو محسوس ہوا کسی نے اسے کھینچا تھا پھر بس اسکی آنکھیں بند ہو گئیں تھیں ---------

ثمال---------- اٹھو -------- ثمال------؟؟؟؟

exponovels

محند اسے کمر سے تھامتا کھینچ کر باہر لایا تھا اور اسے گھاس پر لٹاتا جھنجھوڑنے لگا

مگر ثمال آنکھیں بند کئے بے ہوش ہو چکی تھی

محند خوف سے اسکے نیلے پڑتے ہونٹوں کو دیکھتا اس پر جھکا تھا اور مصنوعی سانس پہنچانے لگا

محند کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بہنی شروع ہو گئی تھی اپنی سانسیں اسے دیتے وہ خود پر بے انتہا غصہ تھا

کیسے وہ کسی اور کی سزا اسے دینے لگا تھا

محند نے اپنا چہرہ اوپر کیا تھا

exponovels

ثمال نے کھانستے ہوئے آنکھیں کھولیں تھیں

محند اسے اوندھا کرتا اسکی کمر تھپتھپا نے لگا

تم ٹھیک ہو -------؟؟؟؟

اسے اپنے سینے سے بھینچتا محند جزباتیت سے بولا تھا

آپ کو اتنے دورے کیوں پڑتے ہیں ---؟؟ جب دیکھو تو مجھے ہی ان دوروں کا شکار بناتے ہیں--------

exponovels

-------- پہلے تو دورے پڑتے تھے تو پیار کرتے تھے پتہ نہیں ابھی کے دورے پر پیار کی بجائے مجھے مار ہی ڈالنا تھا آپ نے ----------

ثمال بے ترتیب حلیے میں بیٹھی بال جھٹکتی جو کھل چکے تھے اس سے شکایتیں کر رہی تھی ------ بے دھیانی میں اس نے غور ہی نہیں کیا کے اسکی حالت کیسی ہے اور وہ کیا کیا بولے جارہی ہے -----

جب اسے سمجھ آئی تو اس نے اپنے ہاتھ کا تھپڑ اپنے لبوں پر مارا-------

اونہوں--------

محند اسکا ہاتھ ہٹاتا اسے اور اپنے قریب کر گیا تھا

exponovels

برستی بارش اور بنا دوپٹے کے ثمال کا دلکش قیامت خیز بھیگا حسن محند کو بے خود کر رہا تھا

آئندہ ایسے مت کرنا ----------

اسکے دونوں ہاتھوں کو کمر کے پیچھے لے جاکر اپنے ایک ہاتھ سے پکڑتا وہ اسکے لرزتے کانپتے سرخ ہونٹوں پر انگوٹھا پھیرتے بولا تھا

ورنہ--------!!

محند اسکے چہرے پر جھکا تھا اور اس پر اپنی مہر ثبت کرنے لگا

سزا بھی لے گی ----------

exponovels

گیلے بال کانوں کے پیچھے اڑسے --------

ثمال دھڑکتے دل کے ساتھ اپنی تیز بے ہنگم چلتی سانسوں کو درست کرتی سر اسکے سینے میں چھپا گئی تھی

محند نے اسے پھر سے اپنے ساتھ لگایا تھا

تم کیا ہو--------؟؟

انسان کی بچی ہوں-------!!

ثمال اسکے سوال پر معصومیت سے بولتی اسے ہنسنے پر مجبور کر گئی تھی

exponovels

تم ہمیشہ مجھ سے کچھ کا کچھ کروا دیتی ہو میری بد تمیز بیوی----------

کان کی لو کو چومتا محمد مخمور لہجے میں بولتا اسکے بالوں میں منہ چھپا گیا تھا

ثمال کو تو کچھ سنائی ہی نہیں دیا تھا سوائے بدتمیز بیوی کے -------

میں نے کون سی بد تمیزی کردی آپ سے -----؟؟

اسے دھکا دے کر پیچھے کرتی ثمال محمد کو گھورتے ہوئے بولی

یہ بد تمیزی نہیں تو اور کیا ہے کہ تم مجھ پر قبضہ کر چکی ہو ------ میرے فیصلوں کو بدل کر رکھ دیا ہے تم نے ----- مجھے بدل دیا ہے -----

exponovels

کیا تھا میں اور کیا بن رہا ہوں------

کیا جادو کیا تم نے مجھ پہ ------؟؟؟

ہاں بولو ----------کیا کیا میرے ساتھ-----؟؟

ثمال حیرانی سے اسے سن رہی تھی جو اب خاموش ہوئے اسکے نیلے پڑتے ہونٹوں کو دیکھتا متفکر ہوا تھا اور پھر سے گود میں اٹھاتا کھڑا ہوا تھا

ہائے اب پھر سے پھینکے گے کیا-------؟؟

exponovels

ثمال کو لگا کہ محند اسے پھر سے پول میں پھینکنے لگا ہے ۔۔۔۔ اسی لئے اس سے چپکتی چلا کر بولی

محند اسے دیکھ ہنستا ہوا اسے لئے حویلی کے اندر داخل ہوا اور ادھر ادھر نظر گھما کر شکر ادا کیا کہ کوئی بھی ملازم نہیں ہے ۔۔۔۔۔۔

محند اسے روم میں لاتا ڈریسنگ روم میں آگیا تھا

اسے نیلے رنگ کے کپڑے پکڑ اتا محند خود باہر نکل گیا اور وارڈروبروب سے اپنے کپڑے نکالتا واشروم چلا گیا

ثمال ٹھنڈ سے لرزتی ہوئی باہر نکلی اور بیڈ پر فورا" چڑھ کر بلینکٹ میں گھس گئی

محند جب واشروم سے باہر نکلا تو ثمال تب تک سو بھی چکی تھی

exponovels

محند نے احتیاط" اسے چیک کیا تو اس کا شک یقین میں بدل گیا ۔۔۔۔۔ ثمال کو بخار چڑھ گیا تھا

ملازمہ کو بلا کر اسے ثمال کا خیال رکھنے کو کہا اور خود ایک نظر اسے دیکھتا گاڑی میں بیٹھتے حویلی سے باہر نکل گیا

سردار دراب گھر کے سامنے کھڑا تھا اور اب سوچ رہا تھا کہ کیسے معلوم کرے کہ اسکی پوتی یہاں ہے یا نہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنے میں گھر سے کوئی شخص باہر نکلا تو سردار دراب منہ چھپاتا اسکے سامنے جا کھڑا ہوا

۔۔۔

exponovels

بھائی صاحب آپ کا نام مشتاق تو نہیں جس کی ایک بیٹی ہے جو شہر میں میڈیکل کالج میں پڑھتی ہے -------

وہ دراصل اس نے پیغام بھجوایا تھا کہ میڈیکل کے لئے مزید پیسوں کی ضرورت ہے تو میں یہی کہنے آیا تھا ---- وہ کہہ رہی تھی کہ آپ سے شائد رابطہ نہیں ہو پارہا ہے تو اس لئے اس نے مجھ سے کہہ دیا میں اسی ہاسٹل کا چوکیدار ہوں تو چھٹیوں پر یہاں اپنی فیملی سے ملنے آیا تو سوچا کیوں نہ اس بچی کا پیغام ہی پہنچا دوں -------

سردار دراب نے بڑی چالاکی سے جھوٹ کا سہارہ لے کر اپنا کام نکالنے کی کوشش کی تھی

سامنے کھڑا شخص ہنستے ہوئے اس سے مصافحہ کرنے کے بعد اس سے بولا تھا

exponovels

نہیں نہیں بھائی صاحب میری بیٹی کی تو شادی بھی ہو گئی یہی حویلی ہے نہ انکے پوتے محند سلطان سے ----- میری بیٹی نے تو بڑی مشکل سے میٹرک پاس کیا ہے میڈیکل کہاں پڑھے گی --------

ثمال کے بابا تو کہہ کر کہیں جانے کا بول کر معذرت کرتے چلے گئے مگر سردار دراب خان پیچھے کھڑے زلزلوں کی زد میں آچکے تھے

محند نے کسی سے ملاقات کی تھی اور اسے ہدایات دیتا کام رازداری سے کرنے کا کہتا واپس حویلی آگیا تھا جہاں بی بی جان اسکے یوں ثمال کو وہاں سے لے جانے پر گھبراتیں ہزاروں دعائیں مانگتیں کب سے ٹہل رہی تھیں کہ نہ جانے محند انکی باتیں سننے کے بعد ثمال کے ساتھ کیا کر جائے ----------

exponovels

محند انہیں پریشانی سے ٹہلتا دیکھ انکے پاس آیا -----

کہاں تھے تم محند ثمال کو اتنا بخار کیوں چڑھا ہے کیا کیا تم نے اسکے ساتھ ----- میں تو صرف سردار دراب خان کو ڈرا رہی تھی ---- مگر اسکا مطلب یہ تو نہیں کہ ہم انسانیت کے رتبے سے ہی گر جائیں-----

بی بی جان اسے دیکھتے ہی چلانے لگیں ---- جب وہ حویلی پہنچیں تو سیدھا محند کے روم میں گئیں تھیں جہاں ثمال بخار میں تپتی گہری نیند سو رہی تھی ----- اسکی حالت دیکھ کر انہیں لگا کہ کہیں محند نے تو ایسا کچھ نہیں کیا جس سے ثمال کی یہ حالت ہوگئی

بی بی جان ----------

محند انکے ہاتھوں کو تھامتا انکے جھریوں زدہ پریشان چہرے کو دیکھتا لمحہ بھر رکا تھا

exponovels

ایک بات میری ہمیشہ کے لئے یاد کرلیں

وہ مرد ---- مرد ہی نہیں ہے جو مرد کا بدلہ مرد سے لینے کی بجائے نامردوں کی طرح عورتوں سے اپنی نام نہاد مردانگی کو ٹھنڈا کرنے کی بے غیرت کوشش پر فخر کرتے ہیں

ان مردوں کو تو ہاتھوں میں چوڑیاں بھی نہیں سوٹ کرتیں وہ تو کوئی اور ہی مخلوق ہوتے ہوں گے جو ایسے کاموں پر سر تان کر چلتے ہیں اور سربازار اپنی نامردانگی کو دکھا دکھا کر اپنی ہی عزت اتار رہے ہوتے ہیں-------

محند انکے ہاتھ تھپکتا یہ بول اپنے روم میں چلا گیا اور اسکے پیچھے بی بی جان کو آج اپنی تربیت پر فخر محسوس ہوا تھا

محند نے انکی اتنے سالوں کی محنت کا صلہ اپنے ان چند بولوں سے ہی دے دیا تھا

exponovels

محند جب روم میں آیا تو ثمال غنودگی میں تھی ملازمہ کو جانے کا اشارہ کرتے وہ ثمال کے پاس آکر لیٹ گیا

اسکے ماتھے پر بوسا دیتا محند اسے اپنی آغوش میں لیتا اسے محسوس کرتا آنکھیں موند گیا تھا

صبح کی روشنی جیسے ہی محند کی آنکھوں پر پڑی تو اٹھ گیا اور منہ پر ہاتھ پھیرتا ایک نظر ثمال کو دیکھا جس کا بخار اب شکر تھا کہ اتر چکا تھا

حالانکہ گرمیوں کی بارشیں اتنی بھی خطرناک نہیں ہوتیں کہ اتنا سخت بخار چڑھ جائے ---- یہ تو ثمال کے سر پر لگنے والی چوٹ کا اثر تھا جس سے اسے بخار چڑھ گیا ----- چوٹ گہری تو نہ تھی مگر جس طرح خون بہا تھا اسے لگا کہ شائد ٹانکے لگیں مگر پھر پانی لگنے سے سر صاف ہوا تو زخم کی نوعیت کا معلوم ہوا جو کہ معمولی سا تھا

exponovels

اسکے جانے کے بعد ملازمہ نے ہی اسکی دیکھ بھال کی تھی اسے میڈیسن وغیرہ کے ساتھ پین کلر بھی کھلائی اور ماتھے پر موجود زخم پر مرہم لگا دیا تھا اور پھر اسے کھلا چھوڑ دیا کہ اس موسم میں زخم زیادہ خراب نہ ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔

محند اسکے زخم پر اپنے ہونٹ رکھتا جیسے اپنی غصے میں کی گئی غلطی کا ازالہ کر رہا تھا

ایک بار پھر سے اسے خود پر غصہ آیا کہ اس نے کیوں غصے میں اپنے حواس کھو دیئے

۔۔۔۔۔۔

اچانک اتنے بڑے دھماکے کا ہی اثر تھا کہ محند کو کچھ دیر کے لئے ہوش ہی نہیں رہا کہ وہ کیا کرنے جا رہا تھا

exponovels

اسے تو رہ رہ کر وہ سب یاد آرہا تھا جب جب سلمان یزدانی اسکے سامنے تھا اور وہ اپنے دشمن کو ہی نہ پہچان پایا اور پھر دوسرا شدید جھٹکا کہ ثمال اسکی بیوی بھی دراب خان کی پوتی تھی

غصے میں انسان اکثر اپنے حواس چھوڑ دیتا ہے اس لئے اسے حرام قرار دیا گیا ہے

محند کو ابھی تک شرمندگی نے گھیر رکھا تھا کہ بی بی جان کے سامنے تو ببانگ دہل بول آیا تھا مگر اگر وہ ہوش میں نہ آتا تو نہ جانے ثمال کے ساتھ کیا کر جاتا۔۔۔۔۔۔۔ مگر شکر ہے کہ اس نے اپنے غصے پر جلد قابو پالیا۔۔۔۔۔۔۔

محند سوچتے انگوٹھے سے اسکا گال سہلا رہا تھا

ثمال نے اس کے لمس پر کسمساتی ہوئے آنکھیں کھولیں تھیں

exponovels

محند اسے نیند سے جاگتا دیکھ مسکراتے ہوئے اس کے مزید قریب ہوا تھا

کیا بدتمیز بیوی ---- !!

میرا سپیشل دن برباد کر دیا تم نے اور پھر مزے سے ساری رات خود سو گئی اور مجھے کانٹوں پر سونا پڑا----------

محند مصنوعی پن سے بولا

اف اللہ سیو گلم ------- کتنے جھوٹے ہیں آپ -----

دن تو آپ نے برباد کیا تھا بھول گئے کتنا ڈرایا تھا آپ نے مجھے ------

افففف------- مجھے تو کل لگا کہ میں تو گئی اوپر آج ---------

exponovels

ثمال تیوری چڑھاتی ڈر کے بولی تھی

ایلے ہی چلی جاتی اوپر -------

محند اس کی بات پر غصہ ہوتا اس کا بازو سختی سے تھامتا اسے گھورتے ہوئے بولا تھا

ثمال منہ بناتی اس سے بازو چھڑواتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی

آپ مجھے آج بتا ہی دیں کون سی جائیداد غضب کی ہے میں نے آپ کی جو آپ ہر وقت مجھے اپنے دوروں کا شکار بناتے رہتے ہیں----

کمر پر ہاتھ رکھتی آنکھیں چھوٹی کئے وہ محند کو بہت کیوٹ لگی تھی اور پھر دل کی آواز سنتا اسے کھینچ کر بیڈ پر لیٹا کر خود اس پر جھک چکا تھا

exponovels

وجہ یہ ہے مائے سیو گلم -------!!

کہ تم ایک نمبر کی بدتمیز ، ان پڑھ ، کم عقل ،اور کم خوبصورت عورت ہو ---- اسی لئے ان خامیوں کی وجہ سے تم مجھے دورہ لانے پر مجبور کر دیتی ہو -----

محند سیریس ہوکر اس سے ان سیریس بات کہہ گیا تھا مگر ثمال اسکی شرارتی آنکھیں سمجھے بغیر روہانسی ہوگئی کہ واقعی اس سب وجہ سے یہ مجھ سے بے زار رہتے ہیں -----

محند جو کہ اسکے بھڑکنے کا بے صبری سے انتظار کر رہا تھا اسے سوچ میں ڈوبے دیکھ وہ شوخ سی شرارت کرتا اسے واپس ہوش کی دنیا میں لایا تھا

Timsah.....

exponovels

(مگر مچھ-----)

کیا سوچنے لگ گئی ----.

ثمال سرخ ہوتی ٹھٹھکی----------

یہ ابھی ----- ابھی آپ نے کیا تعریف کی میری ----ہاں-----؟؟

خشمگیں نظروں سے اسے دیکھتی وہ دایاں ابرو اچکا کر بولتی محند کو ایک بار پھر سے بہکنے پر مجبور کر گئی تھی لیکن ثمال اسکے ارادے سمجھتی فورا" سے اپنا چہرہ ہاتھوں کی اوٹ میں کر گئی -----

ہا ہا ہا ہا--------

exponovels

محند اسکی حرکت پر قہقہ لگاتا بیڈ سے اتر کر سامنے صوفے پر جا کر بیٹھا ------

یہ لو بھئی میں نے تم سے کوسوں دور دوری بنا لی ہے اب تو اپنا چہرہ ہٹا لو ------- مجھے تمہارے چہرے کے مزے مزے کے ایکسپریشن دیکھے بغیر مزہ نہیں آتا------.

اسکی بات سن ثمال نے پہلے زرا سی انگلی سرکا کر یقین دہانی کی پھر ایلے اکڑتے بیٹھی تھی کہ وہ تو بلکل بھی نہیں گھبرائی تھی اس سے ----

محند اسکا اشارہ سمجھتے مسکراتے سر جھٹک گیا تھا

بات مت گھمائیں مجھے اس کا مطلب بتائیں کیا تھا وہ ------ وہ ------- ہاں --------- چمٹا-------

exponovels

ثمال سوچتی الجھ کر بولی

ہا ہا ہا ہا------

اس کا مطلب تمہیں نہیں پتہ ---- اسے توے پر پرا ٹھا روٹی بنانے کے لئے استعمال کرتے ہیں

محند اسے جان بوجھ کر تنگ کرتا اسے چھیڑ رہا تھا

زیادہ شوخے نہ ہوں پتہ ہے غلط نام لے لیا ہے میں نے --------

ثمال اس سے خائف ہوتی چڑ کر بولی-----

exponovels

Timsah----------

یعنی چھوٹی لڑکی ----------

ویلے لڑکیاں نہ جانے کیا کیا نہیں کرتیں اپنی عمر کم بتانے کے لئے مگر تمہیں دیکھو ---- تم تو بھئی عمر چور نکلی ---- تمہیں دیکھ کر لگتا ہی نہیں کہ شادی میٹیریل عورت ہو --------- بلکل بچی لگتی ہو---------

محند دل ہی دل میں ہنستے اسے آسمان پر چڑھانے لگا

ایک منٹ یہ دوسری بار آپ کے منہ سے عو---رت-----نکلا ہے اب اگر دوبارہ کہا نہ تو سمجھ جائیں بیویوں کی دھمکیوں کو کیا کیا دیتی ہیں ------- اور ویلے بھی آپ کو تو ایکسپیرینس بھی ہے -------

exponovels

ثمال جہاں سکی بات پر خوش ہوتی اترا رہی تھی وہی اسکے پھر سے عورت کہنے پر اس پر اپنا رعب جمانے لگی

تمہارے کچھ زیادہ ہی نہیں پر نکل رہے --- تمساہ-------- مجھے بیوی کو سیدھا کرنے کا بھی خوب ایکسپیرینس ہے یہ اپنے کم عقل دماغ میں ہمیشہ کے لئے یاد رکھنا -------

محند ابرو اچکاتا اسے مصنوعی رعب سے ڈرانے لگا جسکا ثمال پر خاطرخواہ اثر بھی پڑا اور وہ تھوک نگلتی خاموش ہوگئی تھی کہ کوئی خبر نہیں اچھا موڈ یکدم دورے میں نہ بدل جائے

میں شاور لے کر فریش ہو کر آتا ہوں تب تک تم اپنے لئے ناشتہ اور میری بلیک کافی منگوا کر رکھنا ------

exponovels

محند وارڈروب سے بلیک چیک شرٹ اور بلیک ہی پینٹ نکالتا اور واشروم جاتے اسے ہدایات کر گیا

ہونہہ---------- بی بی جان کا گدھا نہ ہو تو -----

ایک تو زیادہ بولتے نہیں ہیں اب جب بول ہی رہے تھے تو پھر سے سنجیدہ ہوتے گھس گئے واشروم -------

ہائے کتنے مزے سے بولتے ہیں نہ ------ اور ہنستے ہوئے بھی کتنے ہینڈسم لگتے ہیں ------ آاااا-----

میرا غصیلہ دورے پڑنے والا کیوٹ ہزبینڈ------

ہا ہا ہا ہا ہا-------

exponovels

اسے نئے لقب سے نوازتی وہ کھلکھلا کر ہنس دی جبکہ اندر واشروم میں شاور لیتا محمد کسی کے انجام کو سوچ رہا تھا

حامد نے جاناں کو سلطان پیلس رکھا ہوا تھا

جاناں کو یہاں آئے ایک ہفتہ ہوچکا تھا حامد اسے یہاں چھوڑ کر خود کہاں غائب تھا کہ مڑ کر دیکھا تک نہیں تھا اس نے ------- اور یہی بات جاناں کو تکلیف دے رہی تھی

ہونہہ میں کیوں سوچ رہی ہوں اس کے بارے میں جائے بھاڑ میں مجھے کیا-------

ایک تو یہاں کے گارڈز کا پہرہ اتنا سخت ہے کہ میں نکل ہی نہیں سکتی ---

exponovels

حامد اسے یہاں چھوڑنے کے بعد تمام گارڈز اور ملازموں سے سختی سے کہہ گیا کہ یہ محند صاحب کی خاص مہمان ہیں اور انکا حکم ہے کہ انکا خاص خیال رکھا جائے جو چاہے انہیں دیں مگر گھر سے باہر نہیں جانی چاہیے کسی بھی حالت میں۔۔۔ ورنہ محند صاحب نے اسکی جان نکال دینی ہے۔۔۔۔۔

ان سب کو اچھا خاصہ ڈرا دھمکا کر وہ خود چلا گیا کیونکہ وہ جاناں کو سوچنے کا وقت دینا چاہتا تھا۔۔کہ وہ ٹھنڈے دماغ سے کچھ سوچ سکے اور اپنی زندگی کو تباہ نہ کرے۔۔۔

ایک ہفتہ ہونے کو آیا تھا مگر حامد کے اسے قید کرنے کے بعد وہ اسے ملنے تک تو دور فون پر ہی حال چال نہیں پوچھ سکا۔۔۔۔

exponovels

جاناں آگ میں جلتی کڑھتی روم میں ٹہل رہی تھی کہ اسے گاڑی کا ہارن سنائی دیا۔۔۔۔
پھر تھوڑی دیر بعد کسے کی بھاری قدموں کی چاپ اسے اسی طرف آتی محسوس ہوئی

۔۔۔۔۔۔۔

جاناں سمجھ گئی کہ یہ حامد ہی ہے ۔۔۔۔۔

شرٹ کے بازو اوپر کرتی وہ کھلے بالوں کے ساتھ غصے سے پڑتا سرخ چہرہ لئے اس کا کمرے میں آنے کا انتظار کرنے لگی ۔۔۔۔۔۔۔

حامد جو کب سے خود کو روک رہا تھا کہ ایک مہینے تک اسے ملنے نہیں آئے گا اور نہ ہی اس سے فون پر کوئی بات کرے گا ۔۔۔۔۔۔

ویلے تو روز وہ فون کرکے ملازموں سے اس کی روز کی روٹین کے بارے میں معلوم کر کے دل کو کچھ تسلی دے دیتا تھا مگر پھر بھی وہ بے چین سا تھا تو پھر دل کے ہاتھوں مجبور

exponovels

ہو کر وہ اپنا خود سے کیا وعدہ توڑتے ہوئے اس سے ملنے اسے دیکھنے چلا آیا تھا کہ اب برداشت سے باہر تھا اسے ایک منٹ بھی بغیر دیکھے رہنا۔۔۔۔۔۔

مجھے دیکھ کر تو محترمہ نے منہ ہی نہیں لگانا مگر کیا کریں کہ یہ محبت ہی ہوتی ہے جو انسان کو خوار کرکے رکھ دیتی ہے

ٹھنڈی سانس بھرتے وہ کمرے میں داخل ہوا

ابھی پہلا قدم ہی رکھا تھا کہ اسکے منہ پر آکر کچھ چیز لگی تھی

حیرانی سے منہ کھولے حامد نے ماتھا سہلاتے ہوئے نیچے دیکھا تو ہیر برش تھا جو اس کے سر پر مارا گیا تھا

حامد کی نظر جب جاناں پر پڑی تو وہ دروازہ بند کرتا اسکی طرف آیا۔۔۔۔

exponovels

یہ ------ یہ کیا تھا -------؟؟

حامد حیرانی سے اسکے سرخ چہرے کو دیکھتا اس سے پوچھ رہا تھا مگر اسکا جواب جاناں نے اب کی بار واس اٹھا کر اسے مارنا چاہا تھا لیکن حامد نے اب اسکا نشانہ لگنے ہی نہ دیا اور نیچے جھکتے اپنا سر بچایا ------ نتیجتاً" واس زمین پر گر کر چکنا چور ہوگیا -----

جاناں نے یہ سلسلہ یہی پر نہیں روکا تھا بلکہ کبھی کوئی چیز تو کبھی کوئی چیز اٹھا کر وہ اسے مارتی جا رہی تھی جس پر حامد خود کو بچاتا بریک ڈانس کرتا ہوا اسے رکنے کو بول رہا تھا

ارے -------- یار رکو تو سہی ------- مار کیوں رہی ہو --------

مار کیوں رہی ہوں میں ------؟؟؟

exponovels

زلیل انسان مجھے کہتے تھے کہ میں تم سے پیار کرتاہوں ----- تمہارے بغیر رہ نہیں سکتا --- تم میری محبت ہو ---- اورپتہ نہیں کیسے کیسے ڈائیلاگ مارے تھے میرے سامنے تم نے اداکار-------

تو اس میں غلط کیا ہے کرتا ----- تو----- ہوں میں تم سے پیار ------

حامد اسکے کشن پھینکنے پر بچتا بے چارگی سے بولا تھا

تو ----------؟؟؟

جاناں اسکے تو پر صدمے میں آتی ٹی وی کا ریموڈ اس پر اچھالتی مزید بولی تھی

تو یہ کہ مسٹر ڈرامے باز مجھے یہاں ایک ہفتے سے رکھا ہوا ہے اور خود نے نہ تو فون کیا نہ ہی ملنے آیا کہ میں تمہاری بیوی زندہ بھی ہوں یا مر گئی -----

exponovels

حامد اب کی بار منہ کھولے اسکا پھینکا ہوا پرفیوم کیچ کرتا ساکت ہوا تھا

مطلب تم مجھے مس کر رہی تھی -------؟؟؟

اسکی آواز میں حیرانی بے یقینی اور خوشی تینوں شامل تھے

وہ پرفیوم بیڈ پر پھینکتا اسکے پاس آیا اور اسکے دونوں ہاتھ پکڑتا جو اب بیڈ کی چادر اتار کر اس کو مارنے والی تھی

مس کرتی ہے میری جوتی ------ مجھے تو تمہارا اچار ڈالنا تھا نہ اس لئے کہہ رہی ہوں---

بھرائی آواز میں اس سے شکایت لگاتی جاناں سیدھا اسکے دل میں اتر رہی تھی

exponovels

حامد اسے اپنے ساتھ لگاتے آنکھیں بند کئے اسے محسوس کرتے اسکے بالوں میں منہ چھپا گیا

جاناں حامد کو اتنے دنوں بعد دیکھتی جزباتی ہو گئی تھی

اسکے سینے پر سر رکھے جاناں خاموش آنسو بہانے لگی ------

حامد اسے رونے دے رہا تھا کہ اچھا ہے سارا غبار نکل جائے ---------

تم بہت برے ہو ----- مجھے یہاں چھوڑ کر خود چلے گئے ----- زرا ------ بھی احساس نہیں کہ میں یہاں اکیلی ہوں ---

exponovels

جاناں سسکتی ہوئی اس سے بولی

تم نے کھانا کھایا ------؟؟

نرمی سے اسکے آنسو پوچھتے اس سے بولا

نہیں --------- بہت بھوک لگی ہے--------

سوں سوں کرتی جاناں نے اسے جواب دیا جس پر حامد بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہ گیا

ہائے کیسے کیسے ظلم ڈھاتی ہے یہ مجھ پر ---

اس پر نظریں ہٹاتے حامد منہ ہی منہ میں بڑبڑایا-----

exponovels

دونوں نے مل کر کھانا کھایا اور پھر جاناں کو بیڈ پر لٹاتا حامد اسکے سرہانے بیٹھ گیا

تو اب تو تمہیں اندازہ ہو ہی گیا ہوگا کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے۔۔۔۔۔

امید بھری نظروں سے حامد اسکے بال سہلاتے بولا

نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ محبت تو نہیں ہے۔۔۔۔

جاناں کچھ سوچتی اپنی ہنسی دباتی بولی تھی اسے اندازہ تھا کہ اب حامد کا منہ بن چکا ہوگا

واقعی حامد منہ بنائے اسے اب ناراض نظروں سے گھور رہا تھا

exponovels

چلو محبت نہ سہی پر طلاق کا خیال تو نکل ہی گیا ہوگا تمہارے چھوٹے سے دماغ سے-----

حامد کو امید تو نہیں تھی پر پھر بھی تکا لگایا

ہاں یہ تم نے سہی کہا ہے --------

حامد کا رکا ہاتھ اس نے پھر سے پکڑ کر اپنے بالوں پر رکھا کہ ہاتھ چلاتا رہے ------- کیونکہ اسے ایسے سکون مل رہا تھا-----

کیا واقعی --------؟؟؟؟

حامد بے یقین سا اسے اپنی طرف جھٹکے سے موڑتے ہوئے بولا

exponovels

افف اللہ کیا ہے سارا کندھا ہلا کے کر رکھ دیا میرا-----

کندھا سہلاتی جاناں حامد کو دور کرتے بولی جو خوشی سے اسکے بہت قریب آچکا تھا

اس کا مطلب کہ اب ہم اپنے رشتے کو آگے بڑھائیں گے

آوارہ لٹوں کو کان کے پیچھے اڑستا حامد اسکے چہرے پر جھکتے ہوئے بولا

کوئی ضرورت نہیں ہے اس کی میں نے یہ تو نہیں کہا کہ آپ کچھ زیادہ ہی شوخے ہو جائیں ----

exponovels

اسے خود پر جھکتا دیکھ جاناں نے اسے دھکا دیا تھا اور پھر بیڈ کے بیچ میں کشنز رکھ کر بارڈر تیار کیا---

اب اگر تم اس سے زرا بھی ادھر آئے تو تمہاری خیر نہیں --------- میں نے پھر سے طلاق مانگنے لگ جانا ہے------

جاناں اس کے ارمانوں پر پانی پھیرتی بڑے مزے سے چادر میں منہ دیتی سو گئی مگر حامد منہ بسورتا لیٹ گیا اور بیچ میں رکھے کشنز کو ان نظروں سے دیکھا جیسے وہ جاناں کی بیوی ہو اور تکیے اسکی سوتن--------

کوئی بات نہیں جب تم طلاق سے ہٹ گئی ہو تو پھر یہ دن بھی بہت جلد آئے گا جب تم خود اپنے ان میٹھے لبوں سے مجھے اپنی طرف بلاؤ گی ---------

exponovels

حامد تقریبا" چلاتا ہوا بولا تھا اور رخ موڑ کر لیٹ گیا کہ اب جو بھی تھا ساری رات انگاروں پر ہی لوٹنے والی تھی -------

جبکہ جاناں اسکی حالت پر ہنسی روکتی آنکھیں موند گئی تھی

جاناں نے ان چند دنوں میں حامد کے بغیر رہ کر محسوس کر لیا تھا کہ وہ اس سے دور نہیں ہو سکتی ----- اب چاہے کچھ بھی ہوجائے میں تو کسی ایری غیری کے لئے اپنے شوہر کو نہ چھوڑوں -------

سب سے پہلے مجھے اس کبوتری کا پتہ کرنا ہوگا جس نے میرے شوہر پر ڈورے ڈالنے کی کوشش کی ہے اسے تو میں پوچھوں گی

ڈائن----------

exponovels

دانت پر دانت رکھ کر پیستی وہ سوچ رہی تھی جیسے وہ لڑکی اسی کے دانتوں کے نیچے ہو

اب ثمال کو کیا پتہ تھا کہ کہ کوئی اسے بلاوجہ ہی گالیاں دے رہی ہے ----------

---

ہاں بولو کام ہوگیا----------؟؟؟

ہاں برو ------ کام تو تمہارا کر دیا میں نے مگر یہ تو بتاؤ کہ تم اچانک سب کو لے کر گاؤں کیوں چلے گئے ------

حامد بالکنی میں کھڑا ایک نظر جاناں کو دیکھتے دھیمی آواز میں بولا تھا

exponovels

بائے ----------

دوسری طرف محند نے بنا اسے کوئی اہمیت دیے فون کاٹ دیا تھا

حامد آرام سے بیڈ پر پٹ کر آنکھیں موند گیا مگر جاناں جو سونے کا ناٹک کر رہی تھی اسے کسی سے چھپ کر بات کرتے سن غصے سے بپھری تھی

میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں چڑیل----------

من ہی من میں ایک بار پھر سے ثمال بے چاری کو گالیاں پڑ رہی تھیں

سردار داب خان مبارک ہو تمہیں میری طرف سے پہلا تحفہ یقینا" تمہیں بہت پسند آئے گا

exponovels

میسج لکھ کر اس نے دراب خان کو بھیج دیا اور پراسرار سا مسکراتا اپنے دوسرے پلین کے بارے میں سوچنے لگا

ایلے کیسے ہوسکتا ہے ------

رات کے تیسرے پہر جب دراب خان سویا پڑا تھا اچانک فون کی چنگھاڑتی ہوئی آواز نے اسے نیند سے کھینچ نکالا تھا

فون کان سے لگانے پر سلمان کی بوکھلا ئی ہوئی آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی-------

exponovels

سلمان یزدانی کی کمپنی پر ریڈ پڑی تھی جہاں سے انہیں کچھ ثبوت ملے تھے جس سے یہ ثابت ہوا تھا کہ سلمان یزدانی کمپنی کی آڑ میں غیر قانونی کام کر رہا تھا اور پھر جرم ثابت ہونے پر اس کی کمپنی کو بند کر دیا گیا-----

سلمان یزدانی رات ورات فیملی سمیت ترکی سے بھاگ نکلا تھا اور اب کیسے بھی کر کے لٹی پٹی حالت میں پاکستان پہنچ چکا تھا اور اب اسلام آباد سے سردار دراب خان کو روہانسی آواز میں اطلاع پہنچا رہا تھا

فون بند ہو چکا تھا ----. سردار دراب خان نے اسے چند باتیں کیں تھیں اور اب اسکی شعلہ برساتی نظریں سامنے آئے میسج پر تھیں --

تمہیں اسکا بدلہ سود سمیت چکانا ہوگا محمد سلطان--------

---

exponovels

کہیں کا نہیں چھوڑا اس محند کے بچے نے مجھے صبح تک جو بادشاہ تھا وہ اب فقیر بن کر گھوم رہا ہے دو کوڑی کا محتاج ہو کر رہ گیا ہوں میں دادا ---

جب سے محند نے اسے غیر قانونی کام میں پھنسواکر کوڑی کوڑی کا محتاج کرکے رکھ دیا تھا اور راتوں رات ہی اسے ترکی چھوڑ کر یہاں پاکستان گاؤں آنا پڑا تھا سلمان کو تو ایک پل چین نہیں تھا

فکر مت کرو میری جان تمہارے دادا کی بھی یہاں کوئی معمولی جائیداد نہیں ہے یہ سب میرے پوتے کا ہی تو ہے یہ ساری زمینیں اور یہ حویلی سب میں نے اپنے پوتے کے نام کیا ہوا ہے

exponovels

دراب خان اسے پچکارتے لاڈ سے بولا کہ اسکا سب کچھ اسکا پوتا سلمان ہی تو تھا کہ جس کی خاطر اس نے اسے خود سے دور رکھا ہوا تھا مگر وہ اسے کم از کم دیکھ تو لیتا تھا لیکن اسکی سلامتی کے آگے اسے یہ بھی منظور تھا

میں کچھ نہیں جانتا مجھے بس اسکا انجام دیکھنا ہے اسے تڑپتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں میں جو تکلیف میں نے محسوس کی ہے اس سے بدتر تکلیف میں ------ میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں

سلمان کا تو غصہ قابو میں ہی نہیں آرہا تھا اس پر تو محند سے بدلہ لینے کا بھوت سوار تھا

اسکی تو تم فکر ہی مت کرو میرے جگر کے ٹکڑے اسکے ساتھ کیا کرنا ہے وہ میں کب کا سوچ چکا ہوں اب بس عمل کرنا ہے پھر تم دیکھنا کیسے تلملاتا ہوا آئے گا ہمارے قدموں میں ----

exponovels

ہا ہا ہا---------

مونچھوں کو تاؤ دیتا دراب خان شعلے برساتی نظروں سے خلا میں دیکھتا کچھ سوچتے ہوئے بولا جس پر سلمان قہقہہ لگاتا کچھ پر سکون ہوا تھا

ٹماٹر کا پیسٹ بھی لگا لیا---- ملتانی مٹی بھی ہوگئی--- ہمم ---- اب یہ فیئر اینڈ لولی لگا لیتی ہوں پھر میں بھی خوبصورت حسین ترین بن جاؤں گی اور یہ مجھے دیکھیں گے تو دیکھتے ہی رہ جائیں گے

منہ پر کریم تھوپتی ثمال آج محند کو چاروں شانے چت کرنے کے موڈ میں تھی

exponovels

کیسے کہہ رہے تھے کہ میں کم خوبصورت ہوں اب انہیں جب میں زیادہ خوبصورت بن کر دکھاؤں گی نہ تو دیکھنا زرا کیسے انہیں تڑپا تڑپا کر مارتی ہوں میں-------

آنکھیں بند کرکے وہ اب آنکھوں پر ٹھنڈے پانی میں بھگوئے ہوئے کھیرے رکھتے ہوئے بولی تھی

اگر خود ہی تڑپ گئی تو پھر کیا کروگی ----؟؟

ابھی اس نے ہاتھ نیچے کئے ہی تھے کہ اسکے کانوں کے قریب مخند کی گھمبیر آواز سنائی دی

ثمال اچھل کر سیدھی ہوئی تھی جو کاؤچ پر پاؤں لمبے کئے آرام دہ حالت میں بیٹھی ہوئ تھی

exponovels

آپ --------؟

اپنے اوپر جھکے مخند کو دیکھ کر اسکی چلتی زبان جو تھوڑی دیر قبل فراٹے بھر رہی تھی اب تالو سے جا چپکی تھی

جی میں----- کیا کہہ رہی تھی تم ------؟

میں-----؟؟؟

ہی ہی ہی ہی------ میں نے کیا ------ کہنا ہے ---- میں تو بس یہ کہہ رہی تھی کہ وہ بی بی جان نے کہا تھا کہ گاؤں کی کچھ عورتیں ہیں جو ولیمے میں نہیں آسکیں وہ سب آج شام مجھے دیکھنے آرہی ہیں تو اسی لئے تیاری کر رہی تھی کہ سب گاؤں کی حویلی کی بہوؤں سے زیادہ اچھی لگ سکوں اور انہیں تڑپا کر رکھ دوں آخر کو میں سلطان خاندان کی بہو ہوں کوئی عام گھرانے کی تو نہیں----

exponovels

اسے کھڑے ہوتے دیکھ ثمال بیڈ پر پڑا دوپٹہ کندھوں پر جماتی بوکھلاتے ہوئے بولی تھی

ہونہہ ۔۔۔۔ گڈ ۔۔۔۔۔ ایسا ہی سوچنا چاہیے تمہیں مگر ۔۔۔۔۔۔۔۔

مگر ۔۔۔۔؟۔۔۔۔۔ مگر کیا۔۔۔۔۔؟؟

محند کو خاموش ہوتے دیکھ کر ثمال جھٹ سے بولی تھی

وہ یہ کہ اب تم اگر اس طرح کی تیاری کرو گی تو واقعی میں تڑپا دوگی انہیں ۔۔۔۔۔۔

محند اسکے چہرے پر بے تحاشہ تھوپی گئی کریم کی طرف اشارہ کرتے اس پر چوٹ کرتا بولا

exponovels

آپ کو کیا پتہ لڑکیوں کی تیاریوں کا سو سو جتن کر کے کہیں زمے دار بہوؤں کا اثر نظر آتا ہے

ثمال کہاں اس سے بے عزتی کروا سکتی تھی اسکے پاس تو آگے سے ایک ہزار باتیں تھیں

ایک چیز اور ایڈ کرلو تم اس میں کہ تم عورتیں زمے دار بہوؤں کے ساتھ آدمیوں کے دماغ کھانے کی بھی زمے داری خوب اچھے سے اٹھا لیتی ہوں--------

محند آفس سے آتا واشروم شاور لینے کی نیت سے جا رہا تھا کہ وہ بات مکھیوں کے چھتے میں ہاتھ ڈال کر مکھی کو اپنے سر پر چڑھا لیا تھا

تم ایک کام کیوں نہیں کرتی ہو ڈرائیور کے ساتھ پارلر ہی چلی جاؤ ان جھمیلوں سے تو بچوگی تم کم از کم------

exponovels

جاتے جاتے محند نے اسے مفت میں مشورہ بھی دے دیا

ارے ہاں یار یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں -----

چل ثمی اتنا ٹائم برباد کر کے رکھ دیا تم نے اب پارلر ہی جاتی ہوں میں----

ثمال نے ٹشو سے منہ صاف کیا اور بیگ اٹھاتی جاتے ہوئے پلٹی اور محند کا والٹ جو وہ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ کے گیا تھا اس میں سے سارے پیسے نکال کر اپنے بیگ میں رکھے اور مزے سے ڈرائیور کے ساتھ گاؤں سے تھوڑا سا آگے شہر میں پارلر چلی گئی مگر فون وہ گھر پر ہی بھول چکی تھی

---

exponovels

او گاڈ کتنے مچھر ہیں یہاں میری تو ساری اسکن ہی ڈیمج ہوگئی ہے افففف سلمان کس دنیا کے کونے میں لے آئے ہو تم مجھے ---- ایک تو تمہارا یہ بھائی مجھے مار کر ہی دم لے گا ایک دن -------

شمائل جب سے پاکستان آئی تھی ایک پل بھی چین سے نہیں بیٹھی تھی حال تو فاطمہ کا بھی کچھ خاص الگ نہیں تھا تنگ تو وہ بھی تھی مگر شمائل تو سلمان سے بے زار آچکی تھی

اسے تو بس ہر وقت کوئی بھی ایسا موقع تلاشنے کی جلدی ہوتی کہ وہ سلمان سے اپنی جان چھڑا سکے خود تو کہہ نہیں سکتی تھی کیونکہ ایلے میں چھ کروڑ روپوں سے اسے ہاتھ دھونا پڑتا

مجھے کیا کہہ رہیں ہیں آپ میں کون سا یہاں ڈربے میں آکر چین میں ہوں دیکھ نہیں رہیں سارا میک اپ میرا بہہ گیا یہاں کی گرمی سے اور ڈسٹ سے تو میری ہیلتھ کتنی ڈسٹرب ہو رہی ہے -----

exponovels

فاطمہ کو تو رہ رہ کر اپنے بھائی سلمان پر غصہ آرہا تھا جو وہ اتنی اچھی خاصی زندگی چھوڑ یہاں آگیا تھا دھول مٹی میں ------

ویلے بھابھی میں نے سنا ہے کہ محند بھی یہی پر رہتا ہے اسی گاؤں میں ----------

اسکے ساتھ جڑ کر بیٹھتے ہوئے فاطمہ رازدارانہ بولی کہ کہیں دادا نہ سن لے

تو--------- کیا کروں میں ---- کہ تم نے سنا ہے ہاں----مجھے تو خود ہی پتہ تھا کہ وہ یہی پر ہے جہاں پر میں ہوں ---

بال جھٹک کر ادا سے پہلو بدلتی شمائل بولی تھی

آپ تو ایلے اسٹائل مار رہی ہیں کہ جیسے وہ آپ کے لئے ہی تو ہیں یہاں جیسے انہیں ان ہواؤں نے بتا دیا ہو کہ آپ یہاں تشریف لانے والی ہیں اور وہ یہاں آپ کے استقبال

exponovels

کے لئے پہلے سے ہی آگئے ہو اور اب آپ کے انکے گھر میں قدم رکھنے کا انتظار کر رہے ہوں

فاطمہ طنزا" اس سے بولتی جوس کا گلاس منہ کو لگاچکی تھی جو ابھی ابھی ملازمہ اسکے ہاتھ میں پکڑا کر گئی تھی

ہاں تو ٹھیک ہی تو کہا تم نے مائے نند اسکی پہلی بیوی ہوں میں اور مرد اپنی پہلی بیوی کے ساتھ بتائے ہوئے رفاقت کے مٹے کبھی بھی نہیں بھولتا اور میں تو اس کے بچے کی ماں بھی ہوں کتنی بار بتاؤں تمہیں میں یہ ---

شمائل اسکی باتوں سے کوفت کا شکار ہو رہی تھی جو اس غلط فہمی میں تھی کہ محند اسکا انتخاب کرے گا پاگل ہی تو تھی وہ جو یونی کے زمانے سے اس خوش فہمی میں تھی

exponovels

مگر اسکی یہ خوش فہمی ہمیشہ کی طرح خوش فہمی ہی رہ جائے گی کہ محمد اسے کبھی اپنی بیوی بھی بنائے گا

سو نند صاحبہ میرے پاس اتنا فالتو کا وقت نہیں کہ تمہاری فضول باتوں پر ضائع کر سکوں مجھے ایک بہت ضروری کام سے جانا ہے سو بائے ------

شمائل اسے آگ لگاتی چلی گئی اور فاطمہ آگ میں جلتی اپنا دماغ پر سکون کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

.----------

ثمال گاڑی میں بیٹھی خوش سی پارلر جا رہی تھی ابھی اسے گاؤں سے نکلے کچھ ہی وقت ہوا تھا

exponovels

ایک کام کرتی ہوں واپسی میں اماں ابا اور ببلو سے بھی ملتی ہوئی جاؤگی پتہ نہیں کیوں وہ لوگ ولیمے میں ہی نہیں آئے اور نہ ہی مجھ سے ملنے حویلی آئے نہ ہی مجھے فون کیا-----

ثمال دل ہی دل میں پلین بناتی پارلر آنے پر گاڑی سے اترتی اندر داخل ہوگئی

جو بھی ہوا بی بی جان اس میں ہمارا کوئی بھی ذاتی عمل یا دخل اندازی نہیں تھی یہ سب قدرت کو جو جو منظور تھا وہی ہوا ثمی ہمارا سگا خون تو نہ سہی مگر اسکی پرورش ہم نے کی ہے اسے پالا پوسا ہے ہم نے تو پھر کیسے آپ اسے دراب خان کی پوتی مان کر اسے ونی چڑھا سکتی ہیں ----

exponovels

میں نے تو ۔۔۔۔۔ میں نے تو ضمیر کے ہاتھوں مجبور ہو کے آپ کو سب کچھ سچ سچ بتا دیا کہ کسی دوسرے سے آپ کو یہ سب معلوم ہو اس سے پہلے ہی میں آپ کو اسکے بارے میں ساری حقیقت بتادوں ۔۔۔

ثمی کی سوتیلی ماں جنہوں نے اسے پالا تھا بی بی جان کو روتے ہوئے شکوہ کر رہیں تھیں

کس نے کہا تم سے کہ ثمال ونی کی گئی ہے ؟

بی بی جان تو اسکے الزام پر ششدر سی رہ گئیں

تو پھر آپ نے ہمیں اس سے ملنے کیوں نہیں دیا اور اسکے ولیمے میں بھی ہمیں آنے سے منع کر دیا ۔۔۔۔۔ اسکا مطلب ہم ونی نہیں سمجھیں گے تو کیا سمجھیں پھر ۔۔۔

انہوں نے تو رو رو اپنی حالت ہی خراب کر لی تھی

exponovels

دیکھو سلمی تم نہیں جانتی ہماری کیا مصلحت ہے اس میں لیکن ایک چیز میں تمہیں سمجھا دوں ثمال کو ہم نے ونی کی بھینٹ چڑھا دیا ہے یہ سراسر غلط ہے ایسا کچھ بھی نہیں ہے

ہم تمہارے سچائی بتانے والے عمل سے بہت متاثر ہیں ہمیں اچھا لگا کہ تم نے بروقت ہمیں تمام حقیقت سے آشنا ئی کروادی نہیں تو شاید کسی دوسرے سے معلوم ہونے پر کچھ غلط کر بیٹھتے تمہارے ساتھ---

بی بی جان سہولت سے بولیں----

بی بی جان ثمال نے بے شک میری کوکھ سے جنم نہیں لیا مگر میں نے اسے بلاول سے بڑھ کر چاہا ہے --- میں تو اپنی ماں بننے کی امید تک چھوڑ چکی تھی ہر منت دعا درگاہ کیا کیا نہیں کیا بچے کے لئے لیکن ------

exponovels

پھر اللہ نے ثمی کی صورت ہم پر اپنا کرم کر ہی دیا جب دراب خان صاحب اپنی پوتی کو ہماری دہلیز پر رکھنے آئے میں چھت سے سب دیکھ رہی تھی ابھی ہفتہ پہلے تو اس معصوم بچی نے انکی حویلی میں آنکھ کھولی تھی میں دیکھنے بھی گئی تھی اسے مگر اسے کیا پتہ تھا اسکا دادا اسے یوں ایک ملازم کے در پر بنا سوچے سمجھے پھینک جائے گا ۔۔۔۔ ثمی کے ابا نے جب اسے میری تڑپتی سونی گود میں لاکر رکھا تھا نہ تو بی بی جان کیا بتاؤں کیسا سکون ملا تھا مجھے بس پھر تبھی فیصلہ ہوگیا تھا کہ میں اسکی ماں ہوں اور وہ اسکے باپ ۔۔۔۔۔۔

بلاول کے پیدا ہونے پر بھی ہم نے ثمال کو اس پر ترجیح دی کبھی ایسا احساس ہی نہیں ہونے دیا کہ وہ ہمارا خون نہیں ہے

بس کرو سلمی ہم جانتے ہیں تمہاری ممتا کو کوئی شک نہیں تمہاری تربیت پر تم نے بے شک اعلی مثال قائم کی ہے اپنے سگے رشتے پر سوتیلے ۔۔۔۔۔۔

exponovels

نہیں سوتیلی نہیں ہے میری بچی ----- میری ہی بیٹی ہے وہ ----- میری سگی بیٹی------

بی بی جان کی بات بیچ میں ہی ٹوکتیں وہ تڑپ کر بولیں تھیں

ہاں ہاں تمہاری ہی بیٹی ہے وہ------

انکے یوں بچوں کی طرح کہنے پر بی بی جان نم آنکھوں سے مسکرا دیں تھیں

بی بی جان ثمال کے والدین سے ملنے آئی تھیں کہ یقینا" انہیں پریشانی ہوگی کہ انہیں ثمال سے ملنے کیوں نہیں دیا جارہا اسی لئے وہ انکے گھر بیٹھیں کچھ بات کرنے آئیں تھیں

---

exponovels

ثمال کی گاڑی گاؤں میں اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی کہ ایک دم سے گاڑی کو بریک لگی تھی

کیا ہوا بابا--------؟؟

بوڑھے ڈرائیور کو عزت سے بلا کر ثمال نے ان سے گاڑی اچانک بیچ سڑک میں روکنے پر پوچھا تھا

بیٹا سامنے سردار دراب خان کی گاڑی کھڑی ہے --- انہوں نے ہمارا راستہ روک لیا ہے آپ باہر مت نکلنا میں جاکر پوچھتا ہوں ان سے -----

exponovels

ڈرائیور بابا کو زیادہ تو کچھ معلوم نہیں تھا مگر وہ سردار دراب خان کی رعب دار شخصیت اور اس گاؤں میں اسکی حیثیت کے بارے کافی کچھ جانتا تھا وہ اپنی ایک بیٹی اور بیوی کے ساتھ کچھ عرصے پہلے ہی دوسرے گاؤں سے یہاں آیا تھا

ثمال پیچھے بیٹھی سامنے سے بابا کو انکی گاڑی سے باہر نکلتے گارڈ سلیم سے بات کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی

تھوڑی دیر بعد بابا گاڑی کے پاس آئے اور ونڈو کی طرف جھک کر ثمال کو بتانے گے

بیٹا وہ سردار دراب خان آپ سے کچھ بات کرنا چاہتے ہیں ---- وہ آپ کو اپنی گاڑی میں بلا رہے ہیں ----

بابا نے اسے گارڈ کا پیغام دیا تو وہ حیران ہوئی کہ یہ دراب خان ہے کون اور اسے کیوں بلا رہا ہے اپنی گاڑی میں --

exponovels

ثمال سامنے غور غور سے دیکھتی بڑبڑاتی ہوئی بولی

اوہ یہ تو وہی ہیں جن سے بی بی جان ولیمے والے دن بات کر رہی تھیں

کچھ سوچنے کے بعد ثمال گاڑی سے اتری اور دراب خان کے اشارے پر سلیم کے دروازہ کھولنے پر انکے ساتھ فاصلہ رکھتی بیٹھ گئی

مر----------

امم---- اسلام وعلیکم-------

exponovels

ثمال کو ترکی میں مرحبا بولنے کی عادت ہوگئی تھی تو وہ یہاں بھی یہی بولنے والی تھی مگر پھر رک کر انسانوں کی طرح صحیح طرح سے سلام کیا-----

دراب خان نے اسکے مر کہنے پر اچھنبے سے اسکی طرف دیکھا تھا پھر سر جھٹکتے اپنے سوچے گئے پلین کی طرف آئے تھے

تم جانتی ہو میں کون ہوں ------؟

سوال سے انہوں نے بات کا آغاز کیا تھا

بس یہ کہ بی بی جان آپ کو جانتی ہیں ------ مطلب آپ کو میں نے ان سے ولیمے والے دن بات کرتے ہوئے دیکھا تھا

جتنا ثمال جانتی تھی اسی لحاظ سے جواب دیا

exponovels

ہمم۔۔۔۔۔۔ لیکن پھر بھی تمہیں نہیں لگتا مجھے دیکھ کر تمہیں سب سے پہلے یہ پوچھنا چاہیے کہ میں تمہارا کیا لگتا ہوں کہ اس طرح تمہیں گاڑی میں بلا لیا اور تم بھی آکر بیٹھ گئی ۔۔۔۔ اس سے مجھے اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے تمہیں کتنی آسانی سے بیوقوف بنایا ہوگا

دراب خان اپنے چہرے پر انتہائی شفقت بھرے تاثرات لاتا دھیمے نرم لہجے میں اس سے بول رہا تھا

جی میں یہی پوچھنے والی تھی کون ہیں آپ اور مجھے کیوں بلایا اس طرح آپ نے۔۔۔

ثمال اپنی عقل پر ماتم کرتی اعتماد سے بولی تھی

exponovels

ہممم------ میں------ میں تمہارا ----- یا یہ کہنا بہتر رہے گا کہ تم میرا خون ہو -------- میرے بیٹے کی واحد نشانی میری پوتی ہو تم--------

آنکھوں میں نمی لاکر اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے دراب خان ڈرامائی انداز میں بولے

جی--------؟؟

ثمال کو سمجھ ہی نہیں آئی انہوں نے کیا کہا ہے یا پھر وہ سمجھ کر بھی انجان بن رہی تھی

میں صحیح کہہ رہا ہوں بیٹا تم کچھ ہی دن کی تھی کہ میرے گھر کام کرنے والی ملازمہ سلمی نے تمہیں اغواء کر لیا اور پھر ہمیشہ کے لئے تمہیں مجھ سے دور لے گئی ہمیشہ کے لئے ---- ارے میں تو اپنے بیٹے اور بہو کی موت کا ٹھیک سے غم بھی نہیں منا پایا تھا کہ تمہیں بھی مجھ سے چھین لیا گیا

exponovels

دراب خان نے اپنی چال بہترین اندازمیں چلی تھی آنکھوں سے آنسو بہاتا وہ ثمال کو شاک دے چکا تھا کہ وہ حیرانی کی تصویر بنی اسے دیکھ رہی تھی

ہاں میں سچ کہہ رہا ہوں میرا جگر کا ٹکڑا تمہیں مجھ سے جدا کردیا ان ظالم لوگوں نے میرے خون کو مجھ سے جدا کردیا---

اور اس سب کی سربراہ تھیں تمہاری بی بی جان تمہارے شوہر کی دادی------

یہ دھماکے ہی تو تھے جو دراب خان مسلسل ثمال کی سماعتوں میں کر رہا تھا پھٹی پھٹی آنکھوں سے وہ پیلے پڑتے چہرے کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی

ی---- یہ ---- آاا---- پ------- کیا------

exponovels

میں تمہارا دادا ہوں میرے بچے ۔۔۔۔۔۔ بہت تڑپا ہوں تمہارے لئے ۔۔۔۔۔ کتنا یاد کیا میں نے تمہیں میرے بچے کتنا یاد کیا

ثمال کو سینے سے لگاتے شاطرانہ مسکراہٹ سجائے وہ اپنے پلین کو کامیاب ہوتا دیکھ سرشار ہوگیا تھا

ثمال کی آنکھوں سے لگاتار آنسو گرنا شروع ہوگئے

اور پھر دراب خان نے جھوٹ کی کہانی گڑ کر اسے اپنی مٹھی میں قید کر ہی لیا تھا

کیا مصیبت ہے ۔۔۔۔۔۔ ایک تو یہ بیوقوف لڑکی فون بھی اپنا گھر چھوڑ گئی ہے

exponovels

محند کب سے ثمال کا ویٹ کر رہا تھا مگر وہ تھی کہ دوپہر کی گئی رات ہوگئی تھی ابھی تک حویلی واپس نہیں آئی تھی

ڈرائیور بھی فون نہیں اٹھا رہا سب کو ہی پتہ نہیں کیا مصیبت پڑ گئی ہے

یہاں سے وہاں ٹہلتا محند پریشانی میں فون کر رہا تھا مگر کوئی جواب نہیں مل رہا تھا

فون کو بیڈ پر پھینک کر اس نے پیچھے دیکھا تو ثمال تھکی تھکی سی چال چلتی کمرے میں آئی تھی

کہاں تھی تم ---- کچھ اندازہ بھی ہے تمہیں کہ میں یہاں پر کتنا پریشان ہو رہا ہوں کب سے ---- اور تم یہ فون کیوں گھر پر چھوڑ کر گئی تھی

exponovels

محند اسے دیکھتے ہی اس پر برسنا شروع ہوگیا تھا

ثمال سر جھکائے خاموشی سے اسے سن رہی تھی

کیا پوچھ رہا ہوں میں تم سے یوں بہری گونگی بن کر کیوں کھڑی ہو کچھ منہ سے بولو گی بھی کہ نہیں ------

اسکے سر جھکا کر خاموش کھڑے رہنے پر محند کو اور غصہ آیا تھا تیزی سے اسکے قریب آتے اسے جھنجھوڑتے ہوئے وہ تقریبا" چلا رہا تھا

ٹھک ٹھک--------

صاحب وہ-------

exponovels

ابھی وہ اسے کچھ بولنے ہی والا تھا کہ ملازمہ دستک دیتی بوکھلا ئی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی

واٹ دا ہیل ---------

کس کی اجازت سے تم اندر آئی ہو------؟

محمد تیش سے اسکی جانب بڑھتا بولا

وہ---- وہ صاحب باہر کوئی شمائل نامی خاتون آئیں ہیں اور آپ سے کب سے ملنے کی ضد کئے جارہی ہیں ----- میں نے کہا بھی جی کہ وہ اس وقت کسی سے نہیں ملتے کل آجانا مگر انہیں غصہ ہی آگیا اور مجھے -- مجھے اتنی زور سے تیھڑ مار کر بولیں کہ اپنے صاحب کو بلاؤ اسکی پہلی بیوی ہوں میں ---

exponovels

ملازمہ اسے غصے سے اپنی طرف بڑھتے دیکھ دو قدم پیچھے ہٹتی جلدی سے بولی تھی کہ کہیں دوسرا تھپڑ صاحب سے بھی نہ پڑ جائے

شمائل ----------؟؟

ثمال جو کب سے بت بنی کھڑی تھی شمائل کے نام پر جھٹکے سے اس نے سر اٹھایا تھا اور اسکا نام لیا تھا

محند نے ثمال کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں عجیب سا تاثر لئے اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی اسے بہت سے اندیشوں نے ٹھٹھکنے پر مجبور کر دیا

تمہاری ہمت بھی کیسی ہوئی میری حویلی میں قدم بھی رکھنے کی ----

exponovels

محند طیش میں بھرا لاؤنج میں آیا تھا اور اس پر چیختے ہوئے بولا کہ ایک پل کے لئے شمائل بھی ڈر گئ

یہ تم مجھ سے کس طرح سے بات کر رہے ہو محند -----؟؟

تڑخ کر کہتی شمائل صوفے پر پھر سے بیٹھی تھی

اٹھو -------

بازو سے پکڑ کر اسے کھڑا کیا

exponovels

اور نکل جاؤ یہاں سے تم میری کچھ نہیں لگتی اور نہ ہی میں نے انجان لوگوں کو اتنی اجازت دی ہے کہ وہ مجھے میرے نام سے پکاریں سو ---

گیٹ آؤٹ ------

آگے کی طرف دھکیلتے اس نے شمائل کو دو ہی منٹ میں اسکی اوقات دکھا دی تھی

تم--------- اوہ تم پر تو فی الحال اپنی نئی نویلی دلہن کا نشہ چڑھا ہوگا نہ تو اسی لئے اتنا تڑخ رہے ہو ------ کوئی بات نہیں ڈارلنگ------- اسکے قریب آتی وہ اسکے گلے کے گرد اپنے بازو رکھ چکی تھی -------- جب دل بھر جائے نہ تو مجھے بتا دینا ہم دونوں مل کر اسے نکالیں گیں---- اسکے گال پر لب رکھتی اسے آنکھ دبا کر کہتی وہ فورا" سے چلی گئی کیونکہ اپنا کام تو وہ کر چکی تھی ثمال کو آتے دیکھ جو اسے محند کی باتوں سے غصہ چڑھا تھا پل بھر میں اس نے اپنا شیطانی دماغ چلایا اور محند کے قریب ہوئی تھی مقصد صرف اسکا ثمال کو بھی انگاروں پر رکھنا تھا اور تکلیف پہنچانی تھی جس سے وہ آجکل گزر رہی تھی

exponovels

ثمال کے تو تن بدن میں آگ سی لگ گئی تھی یہ سب دیکھ اور سن کر ----

وہ صرف آخر میں اسکے دل بھر جانے والے الفاظ ہی سن پائی تھی اوپر سے اسکا محند کے قریب آکر اسے چھونا اسے پاگل کر گیا تھا

ہوگئی عیاشی مسٹر محند سلطان یا ابھی اور کرنی باقی ہے ------

چیختی ہوئی وہ اسکے سامنے کھڑی ہوئی تھی

محند اسکے یوں چیخنے پر حیران ہوا تھا اور اوپر سے اسکے الفاظوں نے اسے مزید غصہ دلایا

کیا بکواس کر رہی ہو تم--------

exponovels

وہ تو اس سے بھی زیادہ بلند آواز میں دھاڑا تھا

بکواس ------؟ بکواس میں کر رہی ہوں ------- ؟؟؟؟

اور تم ------ تم جو یہ کھلے عام دن دہاڑے بے ہودگیاں کر رہے ہو وہ کچھ نہیں------

ثمال نے اسکا گریبان ہی پکڑ لیا اور چیخ چیخ کر اس سے باز پرس کرنے لگی

سارے ملازم بھی شور سن کر آگئے تھے جنہیں محند لال آنکھوں سے گھور کر واپس بھیج چکا تھا

exponovels

بی بی جان بھی شور سن کر لاؤنج میں آگئیں تھیں اور انہیں آپس میں یوں لڑتا دیکھ دنگ رہ گئیں تھیں

یہ سب کیا ہو رہا ہے -------؟؟

سختی سے کہتیں بی بی جان محند کا گریبان ثمال سے چھڑوا چکی تھیں

مجھ سے کیا پوچھ رہیں ہیں پوچھئے اپنے آپ سے اور اپنے اس عیاش پوتے سے جو--------

چٹاخ----------

exponovels

بس------- بہت ہوگیا ------ بہت برداشت کر لیا میں نے ------ تمہاری بکواس اور نہیں سنوگا میں تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی بی بی جان سے یوں بات کرنے کی

ثمال جو مزید بول رہی تھی محند نے اسے زوردار تھپڑ مار کر اسکی بولتی ہی بند کر دی اور وہ لہراتے ہوئے صوفے پر جا گری تھی

محند----------

صدمے سے بی بی جان نے اسکے تھپڑ مارنے پر مری سی آواز میں اسے کہا تھا انہیں یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ محند نے ان کے سامنے ثمال کو تھپڑ مار دیا ہے

کب سے تمہاری جلی کٹی سن رہا ہوں اسکا مطلب یہ نہیں کہ میں اتنا بے غیرت بن جاؤں کہ بی بی جان کے ساتھ بھی تمہیں بد تمیزی کرنے دوں--

exponovels

اسے کندھوں سے جکڑ کر وہ اپنا چہرہ اسکے نزدیک کرتے غرایا تھا اسکی لہو چھلکاتی آنکھیں اسکے شدید غصے میں ہونے کا پتہ دے رہیں تھیں

ثمال اسکے ہاتھوں کی سختی اپنے کندھوں پر محسوس کرتی سسکی تھی اور ہمت جٹاتی اپنے پورے زور سے اسے خود سے دور دھکیلا تھا

آپ انتہائی گھٹیا بے غیرت اور لوز کریکٹر انسان ہیں ۔۔۔ اور آپ کو ایسا بنانے والیں یہ بی بی جان ہیں جنہوں نے آپ کو غلط باتیں اور بدلے کی آگ میں جلا جلا کر اتنا اندھا کردیا کہ آپ کو صحیح غلط کا کچھ ہوش ہی نہیں رہا

ثمال کے انداز آج ہر طرح سے بدلے ہوئے تھے وہ تو شائد خود بھی نہیں جانتی تھی کہ غصے میں کیا سے کیا بولے جارہی ہے

exponovels

بی بی جان لڑکھڑائی تھیں انہیں اپنی بوڑھی سماعتوں پر یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ یہ سب جو وہ سن رہیں تھی وہ ثمال کہہ رہی ہے

مجھے نہیں پتہ تھا کہ جس شخص کو میں نے اپنا سب کچھ سونپ دیا اس سے مجھے کبھی اتنی نفرت بھی ہوگی ---

مسٹر محند سلطان میں----- آپ ---- سے---- نفرت کرتی ہوں ----- بے انتہا ----- شدید ترین نفرت کرتی ہوں میں ---- سنا آپ نے ------ نفرت کرتی ہوں میں آپ سے -------

ثمال اتنی زور سے چیخی تھی کہ اسے اسکے گلے میں خراشیں پڑتی محسوس ہوئی تھیں

بے یقینی ہی بے یقینی تھی جو محند کو ابھی تک ہوش میں ہی نہ لا سکی تھی----- بت کی مانند کھڑا وہ اسے دنگ نظروں سے دیکھ رہا تھا---

exponovels

کیا کہا تم نے -------؟؟

سر جھٹکتے اس نے ثمال کو کندھوں سے تھامتے پوچھا

وہی ------ جو ---- آپ نے سنا-------

محند کے ہاتھ درشتگی سے ہٹاتی ثمال اسکی آنکھوں میں بے خوف سی دیکھ کر بولی

نفرت --------!!

نفرت کرتی ہوں میں آپ سے ---- آپ جیسے شخص سے نفرت کرتی ہوں میں ------

exponovels

چلا کر بولتی ثمال نے ایک بار پھر سے اس کے کانوں میں صور پھونکا تھا

تو---- نفرت------ کرتی ہو تم ----- مجھ سے------؟؟

اس سے رخ موڑتا بالوں میں اضطرابیت سے ہاتھ پھیرتا محند اٹک کر بولا تھا

ہاں------

مضبوطی سے بولتی ثمال کی آنکھ سے موتی ٹوٹ کر گرا تھا

اچھا----؟؟

exponovels

ایک منٹ تک وہ رخ موڑے کھڑا رہا پھر اسکی کلائی کو سختی سے پکڑتا اسے گھسیٹتے ہوئے حویلی کے گیٹ پر لایا اور زور سے باہر روڈ پر دھکا دے دیا

ثمال منہ کے بل نیچے گری تھی

دفعہ ہوجاؤ یہاں سے ------ نکل جاؤ ------ نفرت ہے نہ تو میرے ساتھ رہ کر کیا کر رہی ہو ----- چلی جاؤ---

دھاڑتے ہوئے محند اس سے بولا اور پھر زوردار آواز کے ساتھ گیٹ بند ہوا تھا

محند یہ کیا کر رہے ہو تم ------ پاگل ہوگئے ہو کیا ---- یوں حل کرتے ہیں مسئلے کہ اپنی ہی عزت کو یوں باہر اچھال دیں ---

exponovels

بی بی جان جو ابھی تک صدمے میں سن کھڑیں تھیں محند کو اس طرح گھسیٹ کر لے جاتے اور پھر باہر ہی نکال دینے پر ہوش میں آئیں تھیں اور اسکا رخ اپنی طرف کرتے غصے سے بولیں تھیں

نہیں ہے وہ اب میری عزت -------

آئندہ اس حویلی میں اگر کسی کی بھی زبان سے اسکا نام بھی نکلا تو گدی سے کھینچ نکالوں گا اسکی وہ زبان-----

بی بی جان کا ہاتھ تھپتھپاتے وہ دھیرے سے ان سے بول کر آس پاس نظر دوڑاتے گویا سب کو چلا کر اعلان کیا کہ آج سے کوئی بھی ثمال کا نام بھی نہیں لے گا ورنہ سخت ترین سزا کا حقدار ہوگا

exponovels

اور اسکی یہ آواز باہر گری ثمال نے بھی سنی تھی اور پھر وہیں بیٹھی گھٹنوں میں منہ چھپائے اپنی اس قدر تزلیل پر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گئی

فاروق نے موبائل نکال کر دراب خان کو فون ملا دیا اسے دراب خان نے ہی ثمال کی نگرانی کرنے کو بولا تھا تاکہ وہ موقعے کی مناسبت سے بروقت کوئی قدم اٹھا سکے

سردار جی اس نے ثمال بی بی کو گھر سے دھکے مار کر باہر نکال دیا ہے

جی جی---- جی سہی ہے --- ابھی کرواتا ہوں

ثمال نے منہ گھٹنوں میں چھپایا ہوا تھا کہ کسی نے اسے آواز دی جس پر اس نے سرعت سے سر اٹھا کر سامنے دیکھا تھا

exponovels

سردار دراب خان آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں

فون اسکے سامنے کئے وہ سر جھکا کر بولا

اسلام وعلیکم-------- رندھی آواز میں اس نے سلام کیا

جی ٹھیک ہے ----- ایک ہی پل میں اس نے دراب خان کو اپنے فیصلے سے آگاہ کیا تھا--- موبائل فاروق کو پکڑاتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور سامنے کھڑی پجارو میں بیٹھتی ایک نظر حویلی پر ڈالی اور آنسو رگڑتے شیشہ چڑھالیا

بس کردو میرے بچے بس کردو کیوں خود کو رو رو کر ہلکان کر رہی ہو وہ تو ہے ہی ایسے ان لوگوں کو اپنے علاوہ اور کچھ نظر نہیں آتا ارے ایسے کیسے تمہیں گھر سے ہی نکال دیا وہ بھی اس طرح زلیل کرکے------

exponovels

دراب خان اسکا سر اپنے کندھے سے لگائے غمگین آواز بناتے بولا مگر دل ہی دل میں وہ اور بھی خوش ہو رہا تھا کہ محند نے اپنے غصے میں اسکا کام اور بھی آسان کردیا ہے

کم از کم یہی خیال کر لیتے کہ تم اس گھر کی واحد بہو ہو عزت ہو انکی لیکن نہیں ۔۔۔۔۔ اپنی خود ساختہ دشمنی کے آگے انہیں تو کچھ نظر ہی نہیں آتا ۔۔۔۔

صحیح کہہ رہے ہیں آپ دادا جان کیسے انہوں نے مجھے تھپڑ مارا اسے تو کچھ بھی نہیں کہا اور میں جو انکی بیوی تھی اسے اتنی بے دردی سے مارا میں کبھی معاف نہیں کروں گی انہیں کبھی بھی نہیں ۔۔

ثمال ہچکیوں ساتھ روتی اپنے دادا سے محند کی شکایت لگا رہی تھی اسے تو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ محند نے اپنی پہلی بیوی کی خاطر اسے مارا ۔۔۔۔۔ غصے سے وہ روتی نہ جانے کیا کیا بولے جارہی تھی

exponovels

اچھا چلو خاموش تو ہو تم اور اتنا تم رو کس کے لئے رہی ہو ارے وہ تو جشن منا رہیں ہوں گے جشن آخر کار اتنے سالوں بعد سردار دراب خان کی پگڑی ایک بار پھر جو اچھال دی انہوں نے --- میری دلاری بیٹی کا گھر اجاڑ کر ------

گھر اجاڑ نے کی بات پر ثمال نے سر جھٹکے سے اٹھایا تھا

چلو جاؤ ملازمہ کے ساتھ کمرے میں جاؤ میں نے اپنی بیٹی کے لئے اسکا روم ریڈی کروا دیا ہے

جی ----------

آنسو صاف کرتی ثمال سر اثبات میں ہلاتی ملازمہ کے ساتھ چلی گئی

exponovels

یہ کیا کیا ہے تم نے محند -----؟ کس سے پوچھ کر اتنا بڑا فیصلہ کر لیا تم نے ابھی میں زندہ ہوں محند بیٹے----- تو آپ کو اتنی زحمت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی ابھی جائیں اور ڈھونڈ کر لائیں میری بہو کو پتہ نہیں کہاں کہاں بھٹک رہی ہوگی

بی بی جان کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ محند ایسا بھی قدم اٹھا سکتا ہے

بھٹکنے دیجئے بی بی جان اسے ----- آخر دماغ ٹھکانے تو گے گا اسکا بہت گرم ہوگیا تھا نہ -----

محند نے اب تک خود کو نارمل کر لیا تھا اسکے چہرے سے کوئی بھی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ اسکے دل میں کون سے طوفان سر اٹھا رہے ہیں

exponovels

لیکن ----------

بس بی بی جان اور کچھ سننا نہیں چاہتا میں ---

محند دو ٹوک کہتا روم میں چلا گیا مگر بی بی جان بے دم سی صوفے پر گرتیں گہرے اندیشوں میں گھر گئی تھیں

دادا کب کریں گے آپ دھماکہ آخر۔۔ کب سے میں اس انتظار میں ہوں کہ آپ مجھے کوئی خوشخبری سنائیں گے کہ محند کو جھٹکا لگا دیا ہے اور وہ اس جھٹکے کی تاب نہ لاتے مچل مچل رہا ہوگا

exponovels

سلمان دراب خان کے کمرے میں دھماکے سے آیا تھا اور چلا کر ان سے بول رہا تھا سلمان تو چین سے ہی نہیں بیٹھ رہا تھا اسے تو بس بدلہ چاہیے تھا چاہے کیسے بھی سہی مگر وہ محند کو تڑپتے ہوئے دیکھنا چاہتا تھا

بیٹا جی ٹینشن کیوں لے رہے ہو سارا پلین جو تمہارے دادا نے کیا تھا وہ کامیاب بھی ہو چکا ہے

کیا --؟ کیا دادا ---- کیا کیا آپ نے ----

سلمان بے تابی سے انکے پاس بیڈ پر بیٹھتے ان سے پوچھنے لگا تھا

محند کی بیوی یعنی میری پوتی تمہاری کزن ثمال اس سے جھگڑا کرنے کی وجہ سے گھر سے نکال دی گئی ہے اور پھر اسی موقعے کے انتظار میں جو میں کب سے منتظر تھا اسے یہاں حویلی لے آیا ہوں اب دیکھنا کیسے میں اس کے زریعے اسکی دھجیاں اڑاتا ہوں ----

exponovels

واہ دادا واہ کیا کمال کیا آپ نے جسے میں اپنے پاس لانے کے لئے نہ جانے کب سے بے چین تھا وہ ظالم تو خود ہی میری دہلیز پر آگئی

سلمان کے تو خوشی سے اوسان ہی خطا ہو رہے تھے دراب خان سے لپٹ کر وہ جوش سے بولتا چلا گیا

تم ---- مطلب ------؟

مجھے ثمال چاہیے دادا مجھے ثمال چاہیے محند کی بیوی چاہیے مجھے اپنی ہر ایک ناکامی کا بدلہ میں محند کی بیوی سے حساب لے کر پورا کروں گا بہت دفعہ اس محند نے مجھے نیچا دکھایا مجھ سے میرے پروجیکٹ چھینے اب ---- اور اب تو میری ساری کمپنی ہی بند کر دی اس نے کہیں کا نہیں چھوڑا اسکے دئے ایک ایک احسان کا بدلہ سود سمیت چکاؤں گا میں سود سمیت----------

exponovels

سرد آواز میں بولتا وہ انتقام کی بھڑکتی آگ میں جھلس رہا تھا جسے وہ بجھانے کے لئے حد سے زیادہ بے چین تھا

فکر مت کرو میرے شیر تم جو چاہو گے وہ ہوگا ---- ثمال چاہیے نہ تمہیں تو میں دوں گا تمہیں ثمال ----- اب سے وہ تمہاری ہے ---- بنالو اسے اپنی باندی -------

دراب خان اتنی پستی میں گر چکا تھا کہ وہ اپنے ہی بیٹے کی آخری نشانی اپنی پوتی کا سودا سلمان سے کر رہا تھا لیکن نہیں جانتا تھا کہ جو لوگ دوسروں کے لئے گڑھا کھودتے ہیں وہ اکثر خود ہی اس میں گر جاتے ہیں مگر اب دیکھنا یہ تھا کہ اور کتنے امتحان تھے جن کے بعد دراب خان کی اللہ کی عدالت میں پکڑ ہوتی ہے

---

exponovels

میں بہت خوش ہوں میں ابھی جاکر زرا اپنی ہونے والی مسسز سے تو مل لوں ----

سلمان ہنستا ہوا جیسے پیچھے مڑا تو اسکی ہنسی فورا" تھمی تھی اسکے ساتھ دراب خان بھی چونک تھے

کہیں اس نے سب سن تو نہیں لیا----؟؟

دل ہی دل میں بولتا سلمان ثمال کی طرف بڑھا تھا

ہائے کزن مجھ سے ملو میں تمہارا فرسٹ اینڈ موسٹ ہینڈسم کزن سلمان -----

اسکے آگے ہاتھ کئے سلمان نے ٹٹولتی نظروں سے اسے دیکھتے پہل کی تھی

exponovels

اسلام وعلیکم سلمان بھائی -------- وہ دادا جان میں چھت پر جا سکتی ہوں مجھے اچھا گے گا یہاں دم گھٹ رہا ہے

دوپٹے کے کونے کو مٹھی میں جکڑے ثمال سلمان کی اندر تک گڑھتی نظروں سے جھجھکتی بنا اس سے ہاتھ ملائے اسے سلام کئے دراب خان سے چھت پر جانے کی اجازت لے کر سرعت سے پلٹ کر چلی گئی تھی

واہ کیا چیز ہے یہ -------!!

کچھ کہا برخوردار ----؟

اوہ نہیں سوئٹ دادا میں زرا آیا -----

آنکھ مار کر بولتا سلمان چھت کی طرف گیا تھا جہاں ثمال گئی تھی

exponovels

ہونہہ سوئیٹ دادا لڑکی ملی نہیں کہ سوئیٹ دادا -------

ہا ہا ہا ہا------

ہائے آ گئے آخر --------- افففف مجھے تو لگا تھا سیو گلم کہ ہم پتہ نہیں کس سیارے پر جارہے ہیں کہیں گم ہی نہ ہو جائیں ------

حامد محند کی حویلی کے سامنے گاڑی کھڑی کرتا لمبی سانس کھینچ کر بولا تھا اور سر سٹیرنگ پر پٹخ دیا

exponovels

تو کس نے کہا تھا کہ بنا بتائے آؤ ۔۔۔۔۔ سرپرائز دیں گے دونوں دنگ رہ جائیں گے بلا بلا بلا ۔۔۔۔۔

اگر گم ہو جاتے ہم تو ۔۔۔۔۔ اوپر سے یہاں کسی کو جاننے تک نہیں ہم ۔۔۔۔۔۔ پتہ نہیں کیا ہوتا ۔۔۔۔

گم ہو جاتے تو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

حامد جاناں کی نقل اتارتے بگڑا تھا

ہم کوئی سوئیاں ہیں جو گھاس میں گم ہو جائیں گیں تو کبھی نہیں ملیں گیں ۔۔۔۔۔ حد کرتی ہو تم بھی ۔۔۔۔۔۔۔۔

اب کیا سارا دن یہی کھڑے رہنا ہے کہ اندر بھی جانا ہے ۔۔۔؟؟

exponovels

دروازہ کھول کر جاناں اسے خفیف سا بولتی خود ہی گیٹ کی بیل بجانے لگی اسکے پیچھے حامد گاڑی سے اترتا منہ کھولے اسکے پاس آیا

اوہ ہیلو میڈیم جی یہ میرے یار کا گھر ہے تم کس خوشی میں اتنی اتاولی ہو رہی ہو۔

حامد اسکا رخ اپنی طرف کرتے کمر پر ہاتھ رکھ کر بولا

اب وہ اسے کیا بتاتی کہ وہ اس چڑیل کے پیچھے آئی تھی جس سے حامد کا افئیر چل رہا تھا اسی لئے وہ جلد سے جلد اسکے بال اسکے سر سے اکھاڑنا چاہتی تھی

میں بہت تھک چکی ہوں اسی لئے جلدی کر رہی ہوں تمہیں تو پتہ نہیں کون سی ٹھنڈی ہوائیں لگ رہیں ہیں یہاں جو ہل ہی نہیں رہے-----

exponovels

جاناں کہاں شرمندہ ہونے والی چیز تھی

او صاحب اپنی لڑائی خانہ بند کرو اور مجھے یہ بتاؤ بیل کیوں بجائی ہے---؟؟

دونوں تو اپنی بحث میں مصروف ہوچکی تھے مگر چوکیدار جو بیل بجانے پر کب سے گیٹ کھولے ان دونوں کی تکرار سن رہا تھا آخر کار تنگ آکر بول پڑا ----

محمد صاحب گھر پر ہیں -----؟؟

حامد گردن اکڑاتے خوانخواہ ہی اس پر رعب جمانے لگا

ہاں ہیں ------آپ کون ------؟؟؟

exponovels

چوکیدار اسے سر تا پیر گھور کر بولا ۔

میں اسکا بزنس پارٹنر اور دوست پلس بھائی ہوں ۔۔۔۔۔ جاؤ بتاؤ اسے جاکر حامد آیا

اور حامد کی بیوی بھی۔۔۔۔۔۔

جاناں بھی تیزی سے بولی کہ چڑیل کو پتہ تو چلے کہ حامد کی بیوی اسکی خبر لینے آئی ہے

۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ؟؟؟ او برخوردار پہلے تو تم یہ سمجھ لو کہ تم ہمارے صاحب کے کیا ہو اتنے رشتے ایک شخص کے تو نہیں ہو سکتے سچ سچ بتاؤ کون ہو تم۔۔۔۔ اور یہ میڈیم کیا بول رہی ہے کیا چائنہ سے لائے ہو کیا اسے ۔۔۔۔

چوکیدار بندوق آگے کرتے تیز لہجے میں بولا

exponovels

یہ چائنہ کیوں بول رہا ہے کیا محند چائنہ چلا گیا ہے -----؟؟

ایک منٹ تمہیں تو میں ابھی جواب دیتا ہوں

چوکیدار کو آنکھیں دکھاتا حامد جاناں کی طرف مڑا تھا

جب پہلے تمہیں میری بات سمجھ آگئی تو اسکی بھی آہی گئی ہوگی نہ -----

حامد اسکے بیوی بھی آگئی بولنے پر چوٹ کرتا بولا تھا

وہ تو تم نے اپنا نام لیا اور باڈی لینگجوئج سے مجھے سمجھ آگیا تھا کہ تم نے انٹرو دیا ہے اپنا اسے-----

exponovels

پہلے مجھے بتاؤ ورنہ میں گیٹ بند کر رہا ہوں

چوکیدار انہیں دھمکاتے ہوئے بولا جانتا تھا کہ ایک بار بیوی بولنا شروع ہوئی تو دوسرا کوئی نہیں بول سکے گا آخر کو خود بھی شادی شدہ تھا

تم تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہو رہا ہے یہاں ۔۔۔۔۔۔؟؟

اس سے پہلے کہ حامد اسے کچھ کہتا محمد جو گارڈن میں ہی کھڑا تھا شور سنتا اس طرف چلا آیا تھا

exponovels

صاحب وہ یہ-------

محند ------ ہے بگ برو ----- شکر ہے تم آگئے یہ مجھے اندر ہی نہیں آنے دے رہا ایک تو میں پہلی دفعہ یہاں آیا ہوں اوپر سے یہ کب سے میرا دماغ پکا رہا ہے

حامد بے چارہ منہ بناتا اسکے گلے لگ گیا

کیا کہہ رہے ہو -----

جاناں کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا بول رہا ہے مگر چہرے پر مسکان لاتی محند کو سر کے اشارے سے سلام کیا اور حامد کے پیچھے کھڑی ہوتی سرگوشی میں بولی

ارے یار تم تو چپ کرو ایک تو اس نے اور ایک اس مچھ نے میرا سر پھاڑ دینا ہے

exponovels

تم چلو اندر ----------

محند چوکیدار کو دیکھتا انہیں لئے اندر کی طرف بڑھ گیا

مرحبا لیڈی--------!!

حامد نے بی بی جان کو دیکھتے ہی اونچی آوازمیں بلایا اور انکے کندھے پر سر رکھ دیا

ارے میرا بچہ ------ تم کب آئے -------

بی بی جان اسکی اچانک آمد پر حیران ہی ہوگئیں تھیں

exponovels

بس آگیا ۔۔۔۔ آپ کی یاد آئی تو چلا آیا میں آپ سے ملنے آپ کو سرپرائز دینے۔۔۔۔۔۔

حامد اب انکی گود میں سر رکھ کر لیٹ چکا تھا جبکہ جاناں ابھی تک کھڑی بی بی جان کے پرنور چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی

میرا بچہ۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے یہ بچی کون ہے پیاری سی۔۔۔۔؟؟

بی بی جان اسکے ماتھے پر پیار کرتیں سامنے کھڑی انجان لڑکی کو دیکھ کر بولیں

یہ آپ کی دوسری بہو ہے بی بی جان ۔۔۔۔۔ جاناں ۔۔۔۔۔۔میں نے شادی کر لی تھی

exponovels

حامد نے بڑے آرام سے انہیں ایک اور سرپرائز دے دیا تھا

کیا----؟ تم نے کب کی شادی ----؟؟ اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہیں کی

بی بی جان توحیران ہوتیں اس پر خفا ہو رہیں تھیں

چہ ------بی بی جان وہ بعد میں آپ کو تفصیل سے بتاؤں گا پہلے آپ اس سے مل تو لیں

exponovels

جاناں خاموش کھڑی انہیں آپس میں بات کرتا ہوا سن رہی تھی جب بی بی جان نے اسکی طرف دیکھا تو گھبراتے ہوئے اس نے حامد کو دیکھا تھا جس پر حامد اسے آنکھوں سے تسلی دیتا ملازمہ سے جوس کا گلاس لیکر منہ سے لگا گیا تھا

یہ ڈر کیوں رہی ہے حامد اتنا کیا کیا تم نے اس کے ساتھ ----؟؟

بی بی جان اسے گھبراتے دیکھ حامد کو کڑے تیوروں سے دیکھتے ہوئے بولیں

ایک تو سب کو میں ہی کیوں مشکوک لگتا ہوں اچھے خاصے ہینڈسم ہیرو بندے پر ہر کوئی شک کرنے لگ جاتا ہے

حامد پہلے ہی اتنے لمبے سفر اور حویلی ڈھونڈتے اور پھر چوکیدار کی وجہ سے بہت کوفت کا شکار ہو چکا تھا اب بی بی جان کے شک کرنے پر ناراض ہی ہوگیا

گھور کیوں رہیں ہیں اردو نہیں آتی چڑیل کو ترکش بولیں اس سے پھر دیکھیں کیسے پٹر پٹر کرتی ہے-----

آخری کے الفاظ اس نے منہ میں بڑبڑائے تھے

exponovels

یہاں آؤ بیٹا ----

اب کی بار اسی کی زبان میں بولتیں بی بی جان نے اسے اپنے پاس بلایا

ماشاءاللہ----- ماشاءاللہ کتنی پیاری لڑکی ہے یہ ---

نیلی جینز پر نیلا ہی گھٹنوں تک آتا فل سلیوز کرتا اور گلے میں مفلر لٹکائے وہ کھلے گھنگھریالے بالوں میں انہیں بہت پیاری لگی تھی

بی بی جان یہ ثمال کہاں ہے نظر نہیں آرہی اور یہ محمد دی اکڑو تو ہے ہی مغرور اسی لئے یہاں ہمیں چھوڑ کر خود بھاگ گیا مگر ثمال تو میری بیسٹ فرینڈ ہے وہ کیوں نہیں آئی ابھی تک مجھ سے ملنے ------- ؟؟

exponovels

چند باتیں کرنے کے بعد حامد کو ثمال کی کمی محسوس ہوئی تو اس نے بی بی جان سے اس سے متعلق پوچھا

ثمال کے زکر پر بی بی جان افسردہ سی ہوگئیں اور پھر اس سے کچھ بھی نہ چھپاتے ہوئے حامد کو سارا کچھ بتا دیا جسے سن کر پہلے تو حامد کے ہوش ہی اڑگئے

او گاڈ یہاں تو پوری کی پوری فلم ہی بن گئی اور میں ہی یہاں نہیں تھا

لیکن بی بی جان جو بھی ہوا محند کو اس طرح ثمال کو تھپڑ مار کر گھر سے نہیں نکالنا چاہیے تھا

اگلے ہی پل حامد کو محند کی حرکت پر غصہ آیا تھا جس کا اس نے کھل کر اظہار بھی کردیا تھا

exponovels

کیا کروں حامد بیٹاکتنا کہا میں نے کے جاؤ اسے لیکر آؤ لیکن وہ نہیں گیا تو دراب خان نے اسکا فائدہ اٹھایا اور وہ ثمال کو اپنے ساتھ لے گیا ہے اب پتہ نہیں وہ کس حال میں ہوگی۔

کیا-----؟؟ یہ تو کچھ اچھا نہیں ہوا بی بی جان دشمن کے گھر چلی گئی وہ ------
ایک تو یہ چھٹانک بھر کی لڑکی بھی نہ کبھی عقل سے کام نہیں لیتی ہمیشہ بیوقوفی ہی کرتی ہے کیسے وہ پھنس گئی دراب خان کی چال میں یقینا" بی بی جان دراب خان نے ہی اسے بھڑکایا ہے اور پتہ نہیں ایسا کیا کیا بولا کہ وہ اس حد تک بدگمان ہوگئی

حامد کو محند کے ساتھ ثمال پر بھی بے انتہا غصہ تھا اسے امید نہیں تھی کہ ثمال جیسی لڑکی بھی ایلے کسی کی بھی باتوں میں آکر ان سب کو چھوڑ سکتی ہے

جاناں بھی انکی گفتگو سن کر حیران ہوگئی تھی کیونکہ ملازموں کے چلتے وہ ترکش میں ہی بات کر رہے تھے

exponovels

اب کیا ہوگا حامد بیٹا۔۔۔۔ مجھے تو بہت فکر ہو رہی ہے ثمال کی پتہ نہیں کس حال میں ہوگی وہ ۔۔۔۔۔۔۔

فکر مت کریں بی بی جان اللہ سب بہتر کرے گا

اب کچھ نہ کچھ تو سوچنا ہی پڑے گا ان دونوں چولوں نے تو سب کچھ ہی بگاڑ کر رکھ دیا ہے اب حامد ہی ان کو سیدھا کرے گا

بیوقوف۔۔۔۔۔۔۔۔!!

بی بی جان کو تسلی دیتا حامد کچھ سوچنے میں مصروف ہوچکا تھا اور پھر ثمال کی بیوقوفی پر ایک بار پھر سے دل بھر کے اس پر غصہ ہوا تھا

exponovels

ہائے۔۔۔۔۔ اب آئے گا مزہ جب تمہاری بیوی تمہیں چھوڑ کر میرے پاس آئے گی تو مجھے بہت مزہ آئے گا ۔۔۔۔۔ شمائل بھی چھین لی تھی میں نے تم سے اب اسے بھی چھین لوں گا ۔۔۔۔۔ ہر خوشی ہر اس چیز کو تم سے چھین لوں گا جس سے تمہیں سکون نصیب ہو چین لے۔۔۔۔۔۔

سلمان دبے پاؤں چلتا ثمال سے کچھ فاصلے پر اسکے پیچھے کھڑا دل میں بول رہا تھا

ثمال کو روم میں عجیب سی گھٹن نے گھیر رکھا تھا جس سے تنگ آکر وہ یہاں پر آئی تھی اور سکون کی سانس لی تھی کہ ٹھنڈی ہوا نے اس کی بوجھل طبیعت پر کافی خوشگوار اثر ڈالا تھا لیکن کچھ دیر بعد ہی اسے پھر سے گھبراہٹ ہونا شروع ہو گئی تھی اسے یوں لگ رہا تھا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے مگر کون ۔۔؟

exponovels

شائد تم نے مجھے پہچانا نہیں ڈئیر کزن -----

بھاری مردانہ آواز ثمال کے کانوں پر پڑی تو وہ ڈر کر اچھل ہی پڑی

کیا ہوا تم ڈر گئی---؟؟

اسکے سراپے کا مکمل جائزہ لیتے وہ بھاری آواز میں بولا

آپ-------؟؟

exponovels

ثمال جب ڈر کر مڑی تو سلمان عجیب سی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا اور پھر اسکے ساتھ ریلنگ پر ہاتھ ٹکاتا باہر کی طرف دیکھنے لگا جہاں سے کھیت باآسانی نظر آتے تھے مگر اس وقت اندھیرے کی وجہ سے منظر نا تمام تھے

ڈرو مت مجھ سے کزن میں تمہارا بڑا کزن ہوں تمہارے تائے کا بیٹا -----

اس پر ایک نظر ڈالتا وہ اسکے متوجہ ہونے پر سامنے دیکھ کر بولا کہ وہ سمجھ گیا تھا ثمال اس کی نظروں کو پہچان رہی ہے اسی لئے وہ احتیاط برت رہا تھا تاکہ وہ اسے اعتماد میں لے کر اسے اپنی گرفت میں لے سکے

تائے کا ------- لیکن میں نے انہیں نہیں دیکھا یہاں ----- کیا کہیں گئے ہوئے ہیں وہ ----؟؟؟

exponovels

ہاں وہ اسلام آباد میں ہی رہ گئے تھے کیونکہ انہیں کوئی کام تھا تو ------- تم بتاؤ تم نے مجھے پہچانا یا نہیں -----؟

اسے بتاتے وہ پھر سے وہی سوال کر بیٹھا

جی ------- یاد آگیا ہے مجھے آپ محند کی پہلی بیوی کے دوسرے شوہر ہیں ------ جو اس شام پارٹی میں آئے تھے

ثمال پتہ نہیں کیوں اس پر طنز کر گئی تھی جس پر سلمان قہقہہ لگا گیا

ہا ہا ہا ہا------ بہت کیوٹ ہو تم اور حاضر جواب بھی -----

صحیح کہا تم نے میں اسکی پہلی بیوی کا دوسرا شوہر ہوں ------ اور ایک دن اسکی دوسری بیوی کا دوسرا شوہر بھی بنوں گا

exponovels

سلمان آخری بات دھیرے سے بولا تھا کہ ثمال سن نہیں پائی

جی ----------

وہ ---- میں کہہ رہا تھا کہ تم بتاؤ تم نے پورے گاؤن کی سیر ویر کی یا پھر تمہارے سو کالڈ شوہر نے گھر کی بندی بنا کر ہی رکھا ہوا تھا تمہیں------

سلمان منہ بناتا محمد کے بارے میں تحیر سے بولا جو ثمال کو زرا اچھا نہیں لگا

سلمان بھائی مجھے نیند آرہی ہے میں سونے کے لئے جاتی ہوں آپ بھی سو جائیے پھر کبھی اس موضوع پر بات کریں گے

exponovels

ثمال اس سے جان چھڑاتی بولی

اوکے فائین --- تم جاؤ مگر یہ یاد رکھنا تمہیں گھمانے میں ہی لے کر جاؤں گا

دوستانہ انداز میں سلمان اس سے جیسے وعدہ لینا چاہتا تھا جس پر ثمال سر ہلاتی مروتا" مسکراتی چلی گئی

اور ساتھ ہی تمہارے شوہر کو بھی----- ہا ہا ہا---------

حد ہوگئی بھئی ایسا بھی کبھی ہوتا ہے کیا ان دونوں نے تو قسم کھا رکھی ہے کہ یہ نہ تو خود چین سے بیٹھیں گے نہ ہی کسی دوسرے کو بیٹھنے دیں گے---

exponovels

حامد کمرے میں ادھر سے ادھر پریشانی سے ٹہلتا اونچا اونچا بول رہا تھا اور اسے یوں چڑیل کے لئے پریشان دیکھ کر جاناں کا دماغ اور بھی گرم ہوتا جا رہا تھا

دیکھو ۔۔۔۔۔۔۔ تم پریشان مت ہو وہ دونوں سمجھدار ہیں اپنی پرابلم خود سولو کرلیں گے

جاناں اسکے سامنے آتی اسکا کالر جو پہلے سے ہی ٹھیک تھا درست کرتی پیار سے بولی تھی مقصد اسکا دھیان چڑیل پر سے ہٹانا تھا

اگر حامد پریشان نہ ہوتا تو ضرور اسکے خود سے قریب آنے پر لازمی خوش ہو کر پھولے نہ سماتا مگر ابھی تو وہ ثمال کو لیکر کچھ زیادہ ہی پریشان تھا کہ وہ اکیلی اس سلمان کے ساتھ ایک ہی چھت تلے رہ رہی ہے جو کسی بھی لحاظ سے قابل اعتبار نہیں ۔۔۔

کیسے انکا مسئلہ ہے جاناں یار محند کو تو چھوڑو لیکن ثمال۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

ثمال--------؟؟

جاناں نے ثمال کا نام چبا کر بولا کہ وہ اسکے دانتوں کے نیچے ہو ----

ہاں ----- ثمال کو میں ایسے نہیں چھوڑ سکتا وہ بہت معصوم ہے یار ---- اسے کیا پتہ کہ دراب خان کیا چیز ہے میں تو ایسے نہیں بیٹھ سکتا مجھے محند سے دو ٹوک بات کرنی ہی ہوگی ایسے تو پتہ نہیں کیا ہوجائے

حامد اسکا ہاتھ ہٹاتا کمرے سے باہر چلا گیا

اللہ اللہ یہ تو کچھ زیادہ ہی اسکا سگا بن رہا ہے

تمہیں تو میں چھوڑوں گی نہیں چڑیل کہیں کی ایک شوہر ہونے کے باوجود میرے شوہر کو بھی اپنے قابو میں کیا ہوا ہے -----

exponovels

جاناں کو جی بھر کر طیش آرہا تھا

کچھ سوچ کچھ سوچ جاناں نہیں تو یہ حامد تو گیا سمجھو پھر------

بیڈ پر پاؤں پسارے وہ گہری سوچ میں چلی گئی جہاں اسے حامد کو قابو کرنے کا آئیڈیا ملا

یسس--------

اب دیکھتی ہوں میں تم کیسے اس چڑیل کو نہیں بھولتے----

---

exponovels

محند دیکھو ---- سمجھنے کی کوشش تو کرو یار تم جانتے نہیں ہو کیا وہاں پر سلمان یزدانی ہے ایک نمبر کا فلرٹی ہے وہ ---- کیا نہیں کرسکتا وہ ثمال کے ساتھ وہاں ------ اور کون بچائے گا اسے وہاں جب کوئی اونچ نیچ ہوگئی نہ تو بیٹھے رہنا تم پھر----

محند حامد کی باتیں سن کر ایک بار پھر وحشت میں مبتلا ہوگیا تھا

یہ سب تقریر تم اس کے سامنے کرو جاکر جسے کوئی عقل ہی نہیں کب کسی کی سنتی ہے وہ جو میری سنے گی ---

کیا مطلب -----؟؟

یہ مطلب وطلب تم اسی سے پوچھ لینا اب ہٹو میرے سامنے سے -----

محند اسے دھکا مارتا چلا گیا لیکن حامد منہ کھولے جھنجھلا ہی گیا تھا

اب یہ کیا بکواس تھی

حامد بیڈ شیٹ کی چادر خراب کرتا بولا کہ اب بال نوچنے کی کسر رہ گئی تھی

ثمال کمرہ لاک کئے بیڈ پر کروٹیں پر کروٹیں لے رہی تھی نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی بے چینی تھی کہ حد سے سوا تھی

افففف پتہ نہیں یہ نیند کیوں نہیں آرہی ہے مجھے ----

زچ آکر وہ جھٹکے سے اٹھی تھی دوپٹہ سائیڈ پر رکھا ہوا تھا کھلے بالوں نے اسکے کندھوں کو ڈھک رکھا تھا

exponovels

کلمہ طیبہ پڑھتی وہ پھر سے سونے کی کوشش کرنے لگی

تھوڑی ہی دیر میں ثمال نیند میں گم ہوچکی تھی

کوئی کھڑکی سے کود کر اسکے سرہانے آکر رکا تھا اسکی نظریں ثمال کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں ہاتھ بڑھا کر اس نے اسکے چہرے پر آتی آوارہ لٹوں کو ہٹایا تھا

بہت ستایا ہے تم نے مجھے ----- اب پورا بدلہ لوں گا تم سے اسکا تیار ہوجاؤ----------

اسکی انگلیاں ثمال کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چھو رہی تھیں

ثمال نیند میں تھی کہ اسے عجیب سی گھٹن ہونے لگی تھی چہرے پر کچھ رینگتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

exponovels

ہاتھ بڑھتے ہوئے اب اسکی گردن تک پہنچ چکا تھا ۔۔۔ ثمال جو کسی کے شدید لمس پر کسمسارہی تھی فورا" سے اس نے آنکھیں کھولیں تھیں

پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا

میں نے تو لائٹ آن رکھی تھی ۔۔۔

ایک خیال سا اسکے زہن میں کوندا تھا اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر لائٹ آن کرتی وہ جو یہ سمجھ رہی تھی کہ وہ سب جو اس نے ابھی محسوس کیا وہ اسکا وہم تھا کیونکہ دروازہ تو اس نے لاک کیا ہوا تھا تو کوئی کیسے اندر آسکتا ۔۔۔ مگر یہ اسکی محض خام خیالی تھی جس کا اندازہ اسے ابھی کسی کے شدید عمل سے ہوگیا تھا۔۔۔

exponovels

کوئی اسکا بلینکٹ ہٹاتا بلکل اس کے نزدیک لیٹ چکا تھا اور اسے اپنی گرفت میں لیتا اپنا چہرہ اسکے بالوں میں چھپا یا تھا

چھ۔۔۔۔۔ چھو۔۔۔۔ چھوڑ۔۔۔۔۔۔ ڑ۔۔ڑڑڑ۔۔۔۔۔ مجھ۔۔۔۔۔ چھھھھ۔۔۔۔۔۔

ثمال کی سانسیں تھیں جو رکنے لگی تھیں خوف سے اسکے پورے جسم میں لرزش شروع ہو گئی تھی یہ خیال ہی سوہان روح تھا کہ اسکی عزت خطرے میں ہے

کیا اس کا فیصلہ جو اس نے یہاں آنے کا کیا تھا غلط ثابت ہونے والا تھا

آواز تھی کہ گلے میں ہی کہیں گم ہوگئی تھی

ٹوٹ ٹوٹ کر سانس لیتی وہ خود کو بے انتہا ازیت میں محسوس کر رہی تھی

exponovels

ہمت کرکے اس نے چلانا چاہا تھا کہ اسکی یہ مزاحمت بھی اس ظالم شخص نے گھونٹ دی تھی

سیو گلم ----------!!!!

شدت بھری گستاخی کرتا وہ اسکے کان میں سرگوشی کر گیا تھا

ثمال جو اب بے ہوش ہونے کے در پہ تھی مانوس سی آواز پر اس کی روتی آنکھیں پٹ سے پوری کھلیں تھیں

دل کو لگا کہ اس نے اسکی آواز سنی ہے ----- جب اسکی نظر چہرے پر پڑی تو حیرانی کے ساتھ ساتھ اسے اس پر بے انتہا غصہ آیا---

exponovels

شرم تو نہیں آتی------ ایسے کرتا ہے کوئی ------ بہت برے ہیں آپ ---- میں مارڈالوں گی آپ کو ----

ثمال بے تحاشہ روتی محند کو اپنے نازک ہاتھوں کے مکے مار رہی تھی مگر محند پر تو اسکا کیا اثر پڑتا تھا الٹا وہ مسکراتا ہوا اسے دیکھنے لگا کیسے کیسے وہم و اندیشے نہیں تھے جو اسے نہیں آئے تھے

بہت کوشش کرنے کے باوجود بھی وہ خود کو یہاں آنے سے روک نہیں سکا تھا

بہت گندے ہیں آپ جان نکال دی میری ------ میں تو بس مرنے وال----------

ششش----------

exponovels

محند نے اسکے ہلتے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھا تھا

اسکی زمے دار بھی تم خود ہی ہو ---- کس نے کہا تھا یہاں آؤ ------ ہاں-----
بہت بڑی بنتی ہو تم میرا جانا ضروری ہے ایلے ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے
نہیں تو کبھی بھی دراب خان کو سزا نہیں دلا سکے گیں -----

محند اسی کی طرح آواز بنانے کی کوشش کرتا اسکی نقل اتار رہا تھا کہ ثمال اسکے منہ کے
اسٹائل پر روتے میں ہنسنے لگ گئی

ہا ہا ہا ہا--------آپ کتنے کیوٹ لگ رہے ہیں

اسکے گال کھینچتی وہ ہنستے ہوئی بولی ----- محند اسکے ہاتھ ہٹاتا اسکا سر سینے پر رکھ گیا اور
اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا

exponovels

ثمال جسے بے چینی نے جب سے پریشان کر رکھا تھا اب سکون سے اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی

اب مجھے پوری رپورٹ دو اول سے آخر تک -----

محند اس کہتا اسکے بالوں کو ہوا میں اڑا نے لگا

ابھی کیا رپورٹ دوں آج تو پہلا دن تھا تو کچھ نہیں کیا کچھ دن تو لگیں گے مجھے یہاں ---- اب اتنی جلدی تو نہیں کچھ ہوسکتا نہ---

آنکھیں موندے ہی اس نے بھاری آواز میں جواب دیا تھا وہ پھر سے نیند میں جا رہی تھی

کیا مطلب ہے تمہارا تم کچھ نہیں کرسکی ----- کیا کرنا چاہتی تھی تم اس سلمان کے ساتھ----

exponovels

محند تو اسکی بات سن ہتھے سے ہی اکھڑ گیا اسے بالوں سے ہی سختی سے پکڑ کر اسکا چہرہ اونچا کرکے رخ اپنی طرف کیا تھا اور خونخوار نظروں سے اسے دیکھتے غرایا تھا

آئیییییی----------

اللہ جی کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیں ------ ہو کیا گیا اچانک آپ کو---------

ثمال کا چہرہ محند کے چہرے سے مس ہورہا تھا لیکن اس وقت وہ صرف درد ہی محسوس کر رہی تھی

کیا ہوا ہے-----؟؟ تم مجھے کہہ رہی ہو کہ تم اس چھچھوندر کے ساتھ کچھ نہیں کر پائی اور کہہ رہی ہو کیا ہوا ہے ------

exponovels

بالوں کو زوردار جھٹکا ملا تھا ثمال کو مگر جو جھٹکا محند کی ہوش اڑا نے والی بات نے دیا تھا وہ اس جھٹکے سے کافی بڑا تھا

کیاااااا----------؟؟

ثمال تو چیخ ہی پڑی

میں نے کیا کرنا تھا اس کے ساتھ -----؟آپ ہوش میں بھی ہیں کہ نہیں ------- لگتا ہے پھر سے شراب پینا شروع کردیا ہے آپ نے جو ایسی بے ہودہ باتیں کر رہے ہیں

اب غصہ کرنے کی باری ثمال کی تھی اور وہ زور زور سے بولتی محند کے بال پکڑ کر کھینچنے لگی

exponovels

واہ واہ واہ --------- میں شراب پینے لگ گیا ہوں اور تم ---------؟؟ تم کیا لینے لگ گئی ہو جو شوہر کے ہوتے ہوئے چھچھوندر جیسے شخص کے ساتھ اسکے گھر میں رہ رہی ہو -----

محمد کہاں چپ رہنے والا تھا سارا غصہ ہی اس بات کا تھا

اور آپ اپنی پیاری معصوم بیوی کے ہوتے کسی دوسری چڑیل جیسی عورت سے کسی لیتے ہوئے نہیں گھبراتے کہ قیامت والے دن اللہ آپ کے اس گال کو دوزخ کی آگ میں دہکتے چمٹے سے کھینچیں گے ہاں---------؟؟

ثمال اس انداز سے بیٹھتی جیسے کسی شکار پر شیر جھپٹتا ہے اسکے گریبان کو کھینچتی بولی تھی

اور تم جو کسی کمینے کی آنکھوں کو خوراک دے رہی ہو یہاں رہ کر اس سے تم نہیں گھبراتی کہ تمہارا اللہ کیا حشر کریں گے

exponovels

محند اسے دھکا دیتا اب ثمال والی پوزیشن میں آچکا تھا

مجھ پر الزام مت لگا ئیں آپ نہیں تو میں نے چھوڑنا نہیں ہے ---- میں نے کب اسے کسی کرنے دے جو آپ----------

محند کی چلتی زبان کو تب بریک لگی جب محند غصے سے بپھرا اس پر جھکا تھا اور اسے اپنے سخت عمل سے ہی باور کروا دیا کہ وہ کیا غلط بول گئ تھی

ظاہر سی بات تھی محند کہاں یہ برداشت کر سکتا تھا کہ سلمان اسے------ اسے جیسے وہ منظر اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتا نظر آیا تو وہ طیش میں یہ سب کر گیا

وہ تمہیں اپنے وجود کے کسی حصے سے چھو تو کیا اگر دیکھے گا بھی نہ تو اسکے اس حصے کو ہی میں آگ لگا دوں گا

exponovels

محند اسکا منہ دبوچتا کھوٹے لہجے میں بولا کہ ثمال کو اپنی جان نکلتی ہوئی لگی

واؤ ------ فینٹیسٹک ----- امیزنگ--------

اور بھی کوئی سین میں ڈائیلاگ ہے تو وہ بھی بول دو میں ریکارڈ کر رہا ہوں--- لیکن ہاں قسم سے میں نے کچھ بھی نہیں دیکھا---- صرف سنا ہے وہ بھی تم لوگوں نے صرف زہر ہی اگلا ہے قسم سے تم لوگ بھی عجیب ہو عمل کچھ کر رہے ہو اور بول کچھ رہے ہو ----

محند اور ثمال ایک دوسرے کو ہی دیکھے رہے تھے کہ انکے کانوں میں کسی کی شوخ سی آواز گونجی تھی جس پر محند تو ایک پل ٹھٹھک کر آرام سے سیدھا ہو بیٹھا تھا مگر ثمال تو اپنی پوزیشن اور اسکی اس وقت موجودگی پر سٹپٹا ہی گئی تھی

exponovels

حامد بھائی آپ -------؟؟

دوپٹے سے خود کو چھپاتی وہ حیرانی سے بولی

جی میں وہ تو شکر ہے کہ میں ہی ہوں ورنہ جس حصاب سے تم لوگ چلا کر جو بول رہے تھے نہ کسی نے تو لازمی آجانا تھا اور تم لوگوں کا بھانڈہ پھوٹ جانا تھا لیکن مجھے تو لگتا ہے کہ سب نے بھانگ پی رکھی ہے جو ٹلی ہو کے سو رہے ہیں -----

حامد جب بولنے پر آیا تو بولتا ہی چلا گیا تھا

لیکن خیر ------ مجھے تم دونوں یہ تو بتاؤ کہ یہ چکر کیا ہے ------ ویسے میں سمجھ تو گیا ہوں مگر پھر بھی مجھے الف سے لیکر ے تک سب کہانی رٹو طوطے کی طرح سناؤ ---- چلو شاباش-------

exponovels

صوفے پر بیٹھتا پاؤں ٹیبل پر رکھے موبائل جیب میں رکھتا وہ بولا تھا اور نظریں ثمال پر جما لیں تھیں جو اب ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی نظریں جھکائے کھڑی تھی یہ سوچ کر کے پتہ نہیں حامد بھائی کب سے یہاں تھے اور ہمیں پتہ بھی نہیں چلا ------

محند ایک نظر اسے گھوری ڈالتا کھڑکی کے سامنے کھڑا ہوگیا جو اب کھلی ہوئی تھی کیونکہ حامد یہیں سے تو آیا تھا

اچھا ----------!!!

ویلے آئیڈیا تو تمہارا صحیح ہے ----مگر سیکیور نہیں ہے -------

حامد ساری کہانی سننے کے بعد سراہتے ہوئے بول رہا تھا مگر جب محند نے اسے گھورا تو اسے سرزنش بھی کی کہ محفوظ تو بلکل بھی نہیں ہے وہ-----

exponovels

لیکن اسکے بغیر کوئی چارہ بھی تو نہیں نہ حامد بھائی------

ثمال بے چارگی سے بولی

ہاں ں ں ں---- اب یہ بھی----- ٹھیک ہے----

لیکن آپ یہاں کیا کر رہے ہیں ----؟؟

ثمال اسکی یہاں آنے کی وجہ پوچھنے لگی

وہ میں تمہیں لے کر ٹینس تھا کہ پتہ نہیں تم کیسی ہوگی تو تمہیں دیکھنے آیا تھا

حامد اسکے پاس آتا اسے دیکھ کر بولا

exponovels

دیکھنے کے لئے میں کافی ہوں تم اپنی والی کو دیکھو تو بہتر ہوگا

محند یکدم اسکے اور ثمال کے بیچ آیا تھا اسے حامد کا ثمال کے لئے پریشان ہوکر یہاں آنا بلکل بھی اچھا نہیں لگا تھا اسکے لئے وہ ہی کافی تھا

اپنے والی ----------مطلب حامد بھائی----------؟؟

ثمال نا سمجھی سے اسے دیکھ کر بولی

وہ کچھ نہیں تم چھوڑو یہ کچھ بھی بولتا رہتا ہے

exponovels

حامد اسکے ایکدم سامنے آنے سے اسے گھورتا اور من ہی من ہنستے پھر سے بیٹھنے والا تھا کہ دروازہ پر دستک ہونے لگی

یہ کون آگیا اس وقت----------؟؟

محند ثمال کو گھورتا اس سے بولا

کیا مطلب آپ کا ------؟ آپ مجھے کیوں دیکھ رہیں ایلے کیا میں نے بلایا ہے کسی کو جو مجھے ایلے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہے ہیں----

ثمال اب بے حد چڑ چکی تھی کہ کچھ زیادہ ہی محند پوزیسیونس دکھا رہا تھا اسے لیکر جیسے دو جسم ایک جان کی مانند وہ دونوں کوئی لور ہوں ----- مطلب کہ حد ہی ہوگئی بھئی----

تو پھر کون ہے باہر اس وقت رات کے دو بجے --- ہاں----

exponovels

آہستہ آواز میں محند نے اسے طیش سے دیکھا تھا

مجھے کیا پتہ کہ کون ہے ---- میں کیا کوئی جادوگرنی ہوں جو بتادوں گئ باہر کون کھڑا ہے

ثمال بھی دھیرے سے بولتی حامد کے پاس آئی تھی

حامد بھائی پلیز انہیں لیکر یہاں سے جائیں ورنہ سارا بھانڈہ پھوٹ جائے گا

ثمال اسے چھوڑ حامد سے التجا کر رہی تھی کیونکہ وہ کوئی بھی غلطی نہیں کرنا چاہتی تھی جس سے سارا پلین ہی خراب ہو جائے لیکن محند کو اسکا اس طرح اس سے ہٹ کر حامد کے پاس جانا ناگوار گزرا تھا

exponovels

ثمال -----؟؟ دروازہ کھولو-------

ثمال-----؟؟

حامد نے چار قدم لئے ہی تھے کہ دروازے کے پار سے سلمان کی پریشان سی آواز آئی

اسکی تو میں ------ یہ کر کیا رہا ہے یہاں میری بیوی کے کمرے میں -----؟؟

محمد اسکی آواز سن کر آگ بگولا ہی ہو گیا فورا" سے دروازے کی طرف بڑھا کہ اسے کھول کر اس سے پوچھ سکے ---

پوچھوں تو سہی کہ وہ تمہارے کمرے میں اس وقت کیا کرنے آیا ہے

exponovels

محمد حامد کو راستے سے ہٹاتے ہوئے بولا

اوہ بھائی ۔۔۔۔۔۔ ٹھنڈا ہوجا ٹھنڈا کیوں رائتہ پھیلا رہا ہے چلو میرے ساتھ یہاں سے تم۔۔۔۔

حامد اسے روکتا آہستہ سے بولا کہ آواز باہر نہ چلی جائے دوسری جانب سلمان مسلسل دستک دے رہا تھا

ثمال تم ٹھیک تو ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟

سلمان کی آواز پھر سے آئی تھی جو محمد کو بلکل اچھی نہیں لگ رہی تھی

دیکھو تو سہی میری بیوی کے لئے کیسے پریشانی کا ناٹک کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

دیکھو محند تم چلو اس وقت بعد میں اسے بھی دیکھ لیں گے اور یہ گھر اسکا ہے ہمارا نہیں ہے جو تم اتنا اکڑ رہے ہو وہ کبھی بھی کہیں بھی آ جا سکتا ہے

حامد اسے پھر سے آگے بڑھے دیکھ روک کر بولا تھا

تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ کسی کی بھی بیوی کے کرے میں رات کو آئے ------

محند اسے دھکا دیتا چیخ کر بولا

افف ---- رکیں ایک کام کرتے ہیں میں دروازہ کھولے بنا سلمان --------

نام مت لو اسکا اپنی زبان سے --------

exponovels

اس سے پہلے کہ ثمال کچھ کہتی محند نے جب سلمان کا نام اسکے لبوں سے سنا تو اسکا بازو دبوچتے بولا تھا

لو۔۔۔۔ لگ گیا عشق کا کیڑا اس بد دماغ کو بھی۔۔۔۔۔۔

حامد اسکی حالت پر منہ چھپاتا ہنس رہا تھا

اچھا اچھا بھائی بول ۔۔۔۔۔

نہیں ۔۔۔۔۔۔ میرا مطلب بھائی تو۔۔۔ اس جیسا ہے مگر تم اسے وہ بولو گی جو میں کہوں گا

exponovels

محند کچھ سوچتے گردن اکڑاتے بولا

کیا--------؟؟؟

ثمال غور سے اسے دیکھتی پوچھنتی زرا آگے ہوئی تھی کہ پتہ نہیں ایسا بھی کیا کہنا ہے حامد نے بھی کان لگا لئے تھے

محند نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر ثمال کی آنکھوں میں دیکھتا دو ٹوک انداز میں بولا تھا

چھچھوندر----------!!!!

ثمال----------؟؟؟

exponovels

اب کی بار سلمان دروازہ توڑنے پر آگیا تھا

ثمال اور حامد جو منہ کھولے محند کو دیکھ رہے تھے دروازے پر لگنے والی ضربوں کی طرف متوجہ ہوئے تھے

کیا ہوگیا ہے کیوں دروازہ توڑ رہیں ہیں آپ-----

ثمال نے محند کا غصہ اس پر نکال دیا

سلمان جو اسکے روم سے چلا نے کی آواز سن کر آیا تھا اور بار بار دستک بھی دی مگر پھر بھی جب ثمال نے کوئی جواب نہ دیا تو وہ تشویش سے دروازہ توڑنے کی کوشش کرنے لگا تھا کہ تبھی ثمال کی جھنجھلاتی غصے بھری آواز اسے آئی تھی

تم ٹھیک ہو میں کب سے کھٹکھٹا رہا ہوں تم کچھ بول ہی نہیں رہی

exponovels

سلمان لگاوٹ سے بولا وہ اسے یہ بتانا چاہتا تھا کہ وہ اسکے لئے متفکر تھا

میں ٹھیک ہوں آپ جائیں اچھی خاصی سو رہی تھی کہ آپ نے آکر جگا دیا اب مزید مت تنگ کریں مجھے ---

لیکن----------

کہا نہ جائیں -------- اب آپ کی آواز نہ آئے مجھے ----

اوکے جارہا ہوں------

exponovels

سلمان بیزار سا بولتا کہ کوئی فاءدہ نہیں ہوا اتنی محنت کا اوپر سے کندھا بھی توڑ لیا اپنا وہاں سے چلا گیا تھا

بس اب جائیں یہاں سے ورنہ پھر مجھ سے کوئی برا نہیں ہوگا

ثمال محند کی طرف رخ کرتی دانت پیستے بولی تھی جس پر محند نے اسے تمسخرانہ نظروں سے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو تم چھٹانک بھر لڑکی میرا کیا بگاڑ لوگی

چلو ------

حامد کو بولتا وہ کھڑکی کی طرف مڑا اور ہاں سے اتر کر نکل گیا اسکے پیچھے حامد اسے پر سکون رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود بھی اتر گیا تھا

ہائے ----------

exponovels

بیڈ پر گرتی ثمال سر پکڑ کر رہ گئی تھی

کہاں سے آرہے ہو ------؟؟؟

حامد جب دبے پاؤں کمرے میں داخل ہوا کہ جاناں کی نیند نہ ڈسٹرب ہو جائے مگر جاناں تو کب سے جلے پیر کی بلی کی طرح یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہی تھی بے چینی سے اسی کا انتظار کر رہی تھی اور اسکے آتے ہی مشکوک نظروں سے اسے دیکھتی بولی تھی

تم جاگ رہی ہو اب تک ----؟؟

exponovels

حامد اسکے بولنے پر چونکا اور بیڈ پر بیٹھتا بوٹ اتارتے اس سے بولا

میں نے پوچھا کہاں سے آرہے ہو اس وقت ------؟؟

جاناں اسکے سر پر کھڑی چبا چبا کر بولتی اسے ٹھٹھکا گئی تھی ------ اسے جاناں کچھ دنوں سے عجیب سی حرکتیں کرتی لگنے لگی تھی مگر وہ زیادہ غور نہیں کر پایا تھا مگر اب اسے سر تا پیر دیکھتا نارمل سا بتانے لگا

میں ثمال کے پاس گیا تھا اسکی فکر تھی مجھے تو بی بی جان سے باتوں ہی باتوں میں حویلی کا ایڈریس معلوم کیا اور پہنچ ہی گیا بھٹکتے بھٹکتے -------

جاناں کو حامد کا رات کے اس وقت اسکی فکر میں جانا بہت برا لگا تھا مگر وہ اس سے لڑ کر اسے خود سے بدزن نہیں کر سکتی تھی اس لئے بالوں میں انگلیاں چلاتی اسکے قریب آکر

exponovels

بیٹھ گئی جو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بازو کا تکیہ بنائے اسے ہی نوٹ کر رہا تھا جو کچھ سوچ رہی تھی

حیران تو وہ تب ہوا جب جاناں اسکے نزدیک آکر بیٹھ گئی تھی

لیکن تمہیں بھی تو اپنا خیال رکھنا چاہیے تھا نہ اگر تمہیں کوئی دیکھ لیتا تو-------؟؟

اسکی شرٹ کے بٹنوں سے کھیلتے ہوئے جاناں مدھم سا بولی

حامد آج اسکے انداز پر حیران ہورہا تھا

لیمن کلر کی شرٹ اور وائٹ ٹراؤزر پہنے وہ کھلے بالوں کے ساتھ اسکے قریب بیٹھی دل کو دھڑکا رہی تھی

exponovels

کیا بات ہے ------- تم کچھ بدلی بدلی نہیں لگ رہی آج جان---------؟؟

اسے اپنے حصار میں لیکر حامد اسے تنگ کرنے کی نیت سے بولا تھا مگر الٹا وہ خود ہی تنگ ہو کر رہ گیا تھا جب جاناں نے اسکے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں موند لیں تھیں

ہیں -------؟؟ آج کیا کوئی خاص دن ہے جو تم اتنی مہربان ہو رہی مجھ پر ------

حامد اسکے ماتھے پر بوسا دیتا چہکتا ہوا بولا تھا

زیادہ مت پھیلنے کی کوشش کرو ------ چپ چاپ سوجاؤ -----

exponovels

جاناں اسکا سر تکیے پر پٹھکتے ہوئے بولی اور خود اسکے بازو کو اپنا تکیہ بنا کر سونے کی کوشش کرنے لگی

لگتا ہے میں نے شادی شدہ رہ کر کنوارہ ہی مرنا ہے ---------

حامد منہ بسورتا گہری سانس بھرکر بولا تھا

اچھا بس اب سو جاؤ-------

جاناں اسے ٹوک گئی جس پر حامد بنا کچھ مزید بولے آنکھیں موند گیا

---

exponovels

محمد ساری رات نہیں سو سکا تھا اسے رہ رہ کر ثمال کی فکر ہو رہی تھی کہ وہ کیسی ہوگی سلمان کہیں واپس تو نہیں آگیا اسکے پاس----

بار بار فون ملا کر وہ ثمال سے بات کرنا چاہ رہا تھامگر ثمال فون ہی نہیں اٹھا رہی تھی

ایک تو اسے میں مار ہی دوں گا دماغ خراب کردیا ہے اس نے میرا----

فون زمین پر دے مارا جس سے وہ ٹکڑوں میں بٹ گیا

ارے برو کیا کر رہے ہو یار----- کس کا غصہ اس بچارے پر نکال رہے ہو-----

حامد اور جاناں اسکے روم میں داخل ہوئے تو حامد اسکے ٹوٹے موبائل کو دیکھتے ہوئے بولا تھا

exponovels

تم کس سے پوچھ کر اندر آئے ہو نکل جاؤ یہاں سے------

محند اسے اپنے روم میں آتے دیکھ کر تیز لہجے میں بولا

ریلیکس ہوجاؤ یار مانا کہ میری بیوی کو کچھ سمجھ نہیں آرہا مگر وہ میری انسلٹ اپنے سامنے دیکھ تو رہی ہے نہ----

حامد اسکے کان میں گھستا منمنایا

پیچھے ہٹو اور جاؤ یہاں سے میرے روم میں --- میں کسی کو بھی آنے کی اجازت نہیں دیتا

exponovels

محند اسے دھکا دیتا بولا تھا

اچھا تو کیا صفائی بھی تم خود ہی کرتے ہو--؟؟

حامد مصنوعی حیرانگی سے اونچی آواز میں بولا

جبکہ جاناں ان دونوں کی لڑائی کو مزے سے دیکھ رہی تھی

محند اسے تیز نظروں سے گھور نے لگا

دیکھو میرے پاس ایک آئیڈیا ہے اگر تم سنوگے تو مجھے داد دوگے آخر ساری رات جاگتے ہوئے جو مجھے آیا تھا

exponovels

حامد سینہ تانے ایسے بولا جیسے اس نے کوئی ایٹم بم ایجاد کر لیا ہو

اگر جاناں کو سمجھ آئی ہوتی تو وہ ضرور اسکا پول کھولتی کہ حامد تو مزے سے خراٹے لیکر گہری نیند سو رہا تھا

تمہیں ثمال کی پروٹیکشن چاہیے یا نہیں -----؟؟

حامد اسکے تیور دیکھتا جلدی سے بولا

بولو------

سرد سی آواز میں محمد نے اسے بولنے کی اجازت دی جیسے ------

exponovels

وہ میں یہ کہہ رہا تھا کہ ہم ایک لڑکی یعنی اپنی بندی کو وہاں بھیجیں گے تاکہ وہ وہاں رہ کر ثمال کی پروٹیکشن کر سکے مطلب ہمیں کسی بھی برے وقت انفارم یا کچھ بھی ایسا سٹیپ لے سکے جو کہ ہمارے لئے اور خاص کر ثمال کے لئے مفید ثابت ہو ۔۔۔

حامد پرجوش سا اسے بتا رہا تھا جس سنتے محند اسکے آئیڈیا پر ایک ملے کے لئے سوچنے لگا تھا

وہ لڑکی اسکی ملازمہ بن کر جائے گی اسکی دیکھ بھال کے لئے میں نے اس بارے میں ثمال کو بھی سب سمجھا دیا ہے کہ کیسے وہ دراب خان سے اپنے لئے اسپیشل ملازمہ کی ڈیمانڈ کرے گی اور پھر وہ لڑکی اسکے ساتھ اسکے روم میں حتی کہ اس ہر جگہ ثمال کے سائے کی طرح رہے گی جہاں جہاں بھی وہ جائے گی

حامد اسکے تاثرات ٹٹولتا مزید بتا رہا تھا

ساؤنڈ گڈ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

محند کے سر اہنے پر حامد کی باچھیں پھیلیں تھیں

مگر وہ لڑکی ہوگی کون -------؟

محند نے لڑکی کے بارے میں پوچھا

حامد نے ایک نظر جاناں کی طرف دیکھا جو ان دونوں کو ہی آپس میں باتیں کرتی دیکھ اب کوفت میں مبتلا ہوچکی کیونکہ وہ کوئی ایکسٹرا لگ رہی تھی انکے بیچ میں---

جاناں ہوگی وہ لڑکی -------

حامد نے بم پھوڑا-----

exponovels

کیا----------؟؟؟

تم مزاق کر رہے ہو میرے ساتھ حالانکہ اچھی طرح جانتے ہو میرا تم سے ایسا کوئی بھی رشتہ نہیں ہے جو تم مجھ سے ایسے تھرڈ کلاس مزاق کر سکو----

حامد نے مزاق ہی کیا تھا محند سے ------ محند کو تو یونہی لگا تھا اسی لئے وہ اسے طنز بھرا ری ایکشن دے گیا تھا

مزاق نہیں کر رہا میں سچ کہہ رہا ہوں ------- اور اس میں مزاق والی بات کہا سے آگئی

حامد روہانسی آواز میں بولا

exponovels

تم اسے ------؟؟؟

محند نے جاناں کی طرف اشارہ کیا کہ انہیں دیکھتی جاناں اب الرٹ ہوئی تھی

یعنی اس لڑکی کو جسے نہ تو اپنی زبان کے علاوہ نہ تو کوئی زبان آتی ہے اور نہ ہی وہ اپنی زبان میں کسی کو کچھ سمجھا سکتی ہے ------

اسے تم بھیجو گے ثمال کے پاس جسے خود بھی ترکش نہیں آتی ------- واؤ امیزنگ ----- بہت شاکڈ کر دیا ہے تم نے مجھے ------- ایسے تو یہ دونوں لازمی پکڑی جائیں گیں

محند اسکی عقل پر ماتم کرتا جھنجھلاتے بولا تھا ----- دل تو کیا کہ اسے اسکے سر پر کچھ دے مارے جو اس نے اتنا شاندار آئیڈیا دیا

exponovels

دیکھو وہ سب میں نے سوچ لیا ہے کہ کیا کرنا بس تم زرا یہ بی بی جان کو جاکر بھی سب بتادو وہ کب سے پریشان ہیں ---- تم لوگوں نے ان سے کیوں کچھ چھپایا جانتے نہیں ہو انکی طبیعت خراب ہو جاتی ہے پھر بھی یہ بے وقوفی کردی ---------

حامد اسے چڑ کر کہتا اسکا دھیان بی بی جان کی طرف لے گیا کہ وہ انہیں سارا سچ بتا دے

میں نے نہیں چھپایا تمہاری "بہن " نے کہا تھا کہ جب تک وہ دراب خان کو اسکے انجام تک نہیں پہنچاتی اور خود کو بی بی جان کی وفادار ثابت نہیں کر دیتی تب تک کسی کو کچھ نہیں بتائے گی

محند لفظ بہن پر زور دیتا اسے سب بتایا جو ثمال نے اس سے کہا تھا

چلو سہی ہے ------ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں تم سے -------

exponovels

حامد سر پکڑتا بولا

باہر کھڑی بی بی جان جو کب سے انکی باتیں سن رہیں تھیں اب وہاں سے چلیں گئیں تھیں

تم نے اسے سب سمجھا دیا کہ کیسے کرنا ہے

ہاں ہاں سب بتا دیا ہے اسے میں نے اور یہ بلکل ریڈی بھی ہے تم فکر مت کرو ----

حامد اسے تسلی دیتا فون کان سے لگا گیا تھا اور ثمال کو اوکے کا سگنل دے دیا کہ محند کی طرف سے اب کوئی پریشانی نہیں ہے تم اپنا کام کرو اب -----پھر فون بند کرتا جاناں کو لیکر روم سے نکل گیا

exponovels

اسکے جانے کے بعد محند کو ایک بار پھر سے غصہ آیا تھا کیونکہ ثمال اسکا فون نہیں اٹھا رہی تھی مگر حامد کا کیسے ایک ہی بیل پر اٹھا لیا اس نے ----------

ایک بار یہ سب سولو ہوجائے پھر بتاؤں گا میں تمہیں--------

بیٹا سب ٹھیک تو ہے نہ آپ کو یہاں کوئی پریشانی تو نہیں ---- اگر کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتانا میں اپنے بیٹے کے لئے وہ ہر چیز اسکے قدموں میں لاکر رکھ دوں گا

ناشتے کے بعد دراب خان ثمال کو لئے پوری حویلی دکھا رہا تھا اور اسے اپنی چکنی چپڑی باتوں میں بھی پھسانے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا

ثمال دل ہی دل میں اسکے ڈراموں پر کڑھتی بظاہر مسکرا کر بات کر رہی تھی

exponovels

نہیں مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے آپ نے میرا بہت خیال رکھا ہے دادا جان

پھر بھی اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے لازمی کہنا

جی -------

یہ لوگ تقریبا" ساری حویلی دیکھ چکے تھے دراب خان اسے لئے دائیں طرف مڑنے ہی لگا تھا کہ ثمال بائیں طرف نیچے جاتی کونے میں بنی سیڑھیوں کو دیکھتی وہی رک گئی تھی

دادا جان وہاں کیا ہے ----؟؟؟ وہاں چلیں ہم -----؟

exponovels

ثمال اس جانب اشارہ کرتی بولی تھی اسے شک ہوا تھا کہ دراب خان نے اس جگہ کے علاوہ باقی ساری حویلی دکھا دی تھی

نہیں بیٹا اسے چھوڑو یہاں کچھ نہیں ہے -----

وہ ----- وہ تو بس ایسے ہی ہے سوائے فالتووو چیزوں کے ----- تم چلو ہم باہر گارڈن میں جاکر بیٹھتے ہیں ------

دراب خان خوابیدہ لہجے میں بولتا واپس مڑ گیا تھا

ثمال فی الحال خاموش ہوگئی اور دراب خان کے ساتھ باہر گارڈن میں آگئی

دادا جان مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی

exponovels

ثمال نے پلین کے مطابق بات کا آغاز کیا

ہاں بولو بیٹا کیا بات ہے -----

وہ دادا جان مجھے نہ اپنے لئے ایک ملازمہ چاہیے تھی تاکہ میں اپنے کام اس سے کرواسکوں

ہاں ہاں بیٹا کیوں نہیں یہاں پر جو بھی تمہیں اپنے مناسب لگے تم لے لو اسے----

دراب خان نے اسے پیار سے کہا

نہیں دادا جان یہ نہیں ------

exponovels

ثمال نے فورا" منع کیا

پھر ------؟؟

دراب خان تعجب سے اسے دیکھتا بولا

وہ میری ایک ملازمہ ہے یا یوں کہہ لیں کے دوست کی طرح ہے میرے ساتھ بچپن سے ہے پھر شادی کے بعد جب میں یہاں آئی تو وہ اکیلی تھی اسکے ماں باپ کی وفات ہوگئی اور میں اسے اکیلا دیکھ کر حویلی لے آئی تھی بس کچھ ہی دن میں وہ میرے ساتھ گھل مل گئی تھی ----- سارا بچپن ساتھ گزرا تھا ہمارا لیکن پھر وہ اور میں الگ ہوگئے تھے میں تو اسے اپنی ملازمہ نہ بناتی لیکن پتہ نہیں کیوں بی بی جان نے شرط ہی یہ رکھی کہ وہ اگر یہاں رہے گی تو ملازمہ کے روپ میں ورنہ نہیں ----- مجھے بہت برا لگا تھا اس وقت مگر پھر جھمکی نے بھی یہ کہا کہ وہ جب دوسرے گھر میں ملازمہ کا کام کر سکتی ہے تو

exponovels

میرے پاس کیوں نہیں تو پھر اسکے بار بار ضد کرنے کی وجہ سے میں مان گئی اسکی بات اور پھر وہ اور میں ساتھ ہی رہتے ہر وقت --------.

ثمال حامد کی بنائی کہانی دکھی لہجے میں اسے بتا رہی تھی ----- جب دراب خان نے بی بی جان کا نام سنا تو چہرے پر ہمدردی بھرے تاثرات لاتا نفی میں سر ہلانے لگا جیسے اسے انکا یہ فعل ناگوار گزرا ہو--

کیا کہہ سکتے ہیں بیٹا وہ ہے ہی ایسی اپنے سے نیچے لوگوں کو کم تر اور حقیر سمجھنے والی ---- خیر تم جسے چاہو بلوا لو مجھے کوئی پریشانی نہیں -----

دراب خان نے وہی کیا تھا جو ثمال چاہتی تھی اب وہ سوچتی اٹھ گئی تھی کہ وہ اور اسکی ملازمہ مل کر یہ مسئلہ جلد ہی حل کر لیں گے

ٹھیک ہے دادا جان دوپہر تک وہ یہاں آجائے گی

exponovels

ٹھیک ہے بیٹا -------

ثمال وہاں سے اندر جاتی حامد کو میسج کرکے اسے بتادیا کہ وہ جھمکی کو بھیج دے ----

---

ثمال باہر گارڈن میں بیٹھی جھمکی کا ویٹ کر رہی تھی --- وہ چاہتی تھی کہ سب سے پہلے وہی اس سے ملے اس لئے یہاں آکر بیٹھی بار بار گیٹ کی طرف نظریں گھما رہی تھی

حامد نے اسے جھمکی کی فوٹو سینڈ کردی تھی کہ وہ اسے پہچان سکے

exponovels

دروازے پر جیسے ہی ہلچل ہوئی اس نے فورا" مڑ کر دیکھا تو ایک لڑکی پیلی گہرے رنگ کی گھاگرا چولی پہنے بڑے سے دوپٹے سے الجھتی ہوئی لال چوڑیوں سے بھرے ہاتھ لئے کوفت سے چلتی اندر آرہی تھی

ثمال نے چوکیدار سے کہہ دیا تھا کہ کوئی بھی لڑکی آئے تو بنا کوئی سوال جواب کئے اسے اندر آنے دے اسی لئے وہ اتنی آسانی سے اندر آگئی تھی

ثمال اسے دیکھ کر جلدی سے اسکے پاس گئی

جاناں خود کو عجیب سے کپڑوں میں دیکھ کوفت سے بھری دراب خان کی حویلی آئی تھی اسے حامد اور محمد نے تھوڑی دور ہی اتار دیا تھا اور اسے احتیاط برتنے کا کہہ کر وہ اسے اندر جاتے ہوئے دیکھنے گے تھے جیسے ہی وہ اندر گئی حامد اسکے لئے متفکر سا گاڑی واپس لے گیا تھا

exponovels

اسکی حالت دیکھ محند نے استہزائیہ ابرو اچکائے کہ اب پتہ چلا کیسا لگتا ہے

حامد بس ہنکارہ بھر کر رہ گیا تھا

یہ تو تصویر سے زیادہ خوبصورت ہے حامد بھائی کو کیسے مل گئی یہ ملازمہ ----- مجھے تو نہیں لگتی کہ یہ ملازمہ ہو ------ بلکہ یہ تو کوئی ہیروئن لگتی ہے

ثمال اسے چاروں جانب سے گھوم گھوم کر دیکھتی ہوئی بولی تھی لیکن جاناں کو کچھ سمجھ نہیں آئی تھی

اوہ تو یہ ہے وہ چڑیل جسنے اپنے پیچھے میرے حامد کو لگا رکھا ہے ----- شکل سے کتنی معصوم لگتی ہے مگر حرکتیں دیکھو اسکی زرا --- اسے تو میں بتاؤں گی اب -------

exponovels

جاناں اسے خونخوار نظروں سے دیکھتی بڑبڑائی تھی وہ تو آئی ہی اسکے لئے تھی تاکہ اسے سبق سکھا سکے ------

تو تم ہو جھمکی --------؟؟؟

ثمال اسکی طرف انگلی اٹھاتی اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی جس کا اشارہ سمجھتی جاناں اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی منہ بنا گئی تھی

Ve Sen cadı kim astrict Kocam

(اور تم ہو وہ ڈائن جس نے میرے شوہر پر قبضہ جمایا ہوا ہے)

جاناں اسے تمسخر سے دیکھتی بولی تھی

exponovels

ثمال کا پہلے تو حیرت سے منہ کھلا پھر سر پر ہاتھ مارتے ہوئے نیچے گھاس پر ہی بیٹھ گئی

ہا ہائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لاکھ شکر کیا تھا اس۔۔۔ نے اے ۔۔۔ سے جان چھوٹی مگر یہاں بھی۔۔۔۔۔۔

نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟

ثمال کو بوکھلائے دیکھ جاناں اس سے پوچھنے لگی کہ وہ کیا کہہ رہی ہے ۔۔۔ اسے لگا کہ وہ انگلش میں اسے ٹرانسلیٹ کردے گی مگر اسے کیا پتہ کے اسکے ساتھ ساتھ ثمال کو بھی گونگا بہرہ بننا پڑے گا

ایک اور نے اے آگئی ۔۔۔۔!!

exponovels

ثمال نے اپنا رکا جملہ پورا کیا اور صدمے سے اس کو دیکھا جو اسے حیرانی سے دیکھ رہی تھی

Sen yapılan ????

(کیا تم پاگل ہو ----؟؟؟)

Eğer daha sonra nasıl Kocam olabilir sıkışmış sizin aldatma.....???

(اگر تم ہو تو میرا شوہر کیسے تمہاری چال میں پھنس سکتا ہے---؟؟؟)

جاناں ہاتھ کمر پر رکھتی لڑاکا عورتوں کی طرح بولی تھی

exponovels

ثمال کا تو وہ حال تھا کہ سامنے ہاتھی کھڑا ہے اور نیچے بیٹھی چیونٹی کو اپنے لفظوں کے وزن سے مارنے کے در پر ہے------

بی بی جی آپ کو صاحب اندر بلا رہے ہیں ---

ثمال یہی سوچ رہی تھی کہ اسکے ساتھ مل کر کام آسان ہوگا یا اور بھی مشکل کہ ملازمہ نے آکر اسے دراب خان کے بارے میں بتایا

ثمال تھکی سی اٹھی اور اسے ایک نظر دیکھ کر اندر کی طرف بڑھ گئی

جاناں جو سمجھ رہی تھی کہ ثمال اس سے دب کر ڈر گئی اس پر خوش ہوتی خود بھی اسکے پیچھے چل پڑی ---

آؤ بیٹا بیٹھو میرے پاس -------

exponovels

دراب خان اسے دیکھ کر اپنے پاس اشارہ کرتے ہوئے بولے مگر جب جاناں کو اندر آتے اور ثمال کے ساتھ بیٹھتے دیکھا تو انکے ساتھ باقی سب بھی حیران ہوگئے

(الو کی پٹھی میرے ساتھ ہی بیٹھ گئی)

ثمال نے جاناں کو گھورا کہ نیچے بیٹھو لیکن جاناں الٹا سمجھتی اسے بھی گھورنے لگی

یہ کون ہے بیٹا------؟؟

دراب خان نے ان دونوں کو ایک دوسرے کو گھورتے دیکھ تیز لہجے میں پوچھا اسے سخت ناگوار گزرا تھا اس عجیب سے حلیے کی لڑکی کا اس طرح ان سب کو اگنور کرکے ساتھ بیٹھ جانے پر-------

exponovels

وہ ---- دادا جان میں نے بتایا تھا نہ جھمکی کے بارے میں ----- یہی ہے وہ ابھی ابھی آئی ہے ---

ثمال خفیف سا ہنستی اسے بتا کر ایک بار پھر سے جاناں کو آنکھوں سے اشارہ کرنے لگی کہ نیچے بیٹھو مگر جاناں کو اسکا خود پر رعب جمانے زرا برداشت نہ ہوا تو سب کی نظروں سے بچ کر اسکی کمر پر اتنی زوردار چٹکی کاٹی کہ ثمال کی بلند چیخ نکلی

کیا ہوا ---- تم چیخی کیوں -----؟؟؟

سلمان جو اس خوبصورت ملازمہ کو گھور رہا تھا ثمال کے چلانے پر فورا" سے اٹھ کر اسکے پاس آگیا اور اسکا ہاتھ پکڑ تے بولا تھا

exponovels

اسکے اس طرح ہاتھ پکڑ نے پر ثمال کو بہت غصہ آیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی جاناں نے اپنا ہیل والا پاؤں اس کے پاؤں پر مارا تھا کہ اب چیخنے کی زوردار آواز سلمان کی تھی

سلمان ثمال کا ہاتھ چھوڑتا اب اپنا پاؤں پکڑے چیخ رہا تھا

اب تمہیں کیا ہوا ------؟؟؟ کیوں ہر کوئی چیخے جارہا ہے

دراب خان انکی چیخوں سے تنگ آتے بولے تھے اور غصے سے اٹھ کر وہاں سے چلے ہی گئے ---- مگر جاتے ہوئے وہ ثمال کو یہ کہہ کر گئے تھے کہ اپنی "ملازمہ" کو سب سمجھادینا---

ثمال انکی بات سمجھتی سر ہلا گئی تھی

exponovels

جبکہ سلمان حیرانی سے ثمال کو دیکھ رہا تھا کہ اس نے اسے کیوں مارا -------

جاناں نے تو لمبا سا گھاگرا پہن رکھا تھا جس وجہ سے وہ اسکی ہیل نہیں دیکھ سکا تھا بلکہ ملازمہ کہاں کوئی ہیل ویل پہنتی ہے

تو اسے لگا کہ ثمال نے ہی اسے مارا ہے کیونکہ وہ بھی ہیل پہن کر بیٹھی ہوئی تھی

ان سب کے بیچ فاطمہ محض خاموش تماشائی بنی بیٹھی محند کو بار بار فون ملا رہی تھی مگر وہ تھا کہ اٹھا ہی نہیں رہا تھا بلکہ اس کا نمبر ہی بلاک کردیا تھا اس نے-------

فون صوفے پر پٹخ کرایک نظر اس نے ان پر ڈالی جو سلمان کو ہی دیکھے رہے تھے جو اپنا پیر پکڑے ابھی تک کراہ رہا تھا

تمہیں کیا ہوا بھائی ایسے کیوں بھکاریوں کی طرح انکے قدموں میں بیٹھے ہو

exponovels

دانت پیس کر کہتی فاطمہ نے سلمان کو اسکی پوزیشن کا احساس دلایا تھا

اسکی بات سنتے ثمال تو ہنسی تھی مگر جاناں اب فاطمہ کو غور سے دیکھنے لگی

سلمان اٹھ کر صوفے پر بیٹھ گیا

تو یہ تمہاری ملازمہ ہے ------ ہونہہ----

فاطمہ جاناں کے سر پر کھڑی ہو کر اسکا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے بولی

ثمال نے محض اثبات میں سر ہلایا تھا

exponovels

تو تم یہاں صوفے پر مالک کے ساتھ کیوں بیٹھی ہو اترو ۔۔۔۔نیچے بیٹھو فورا" بے شک تم اسکی ملازمہ ہو مگر اپنی حیثیت کبھی مت بھولنا نوکر نوکر ہی ہوتا ہے وہ کبھی اپنے مالک کے ساتھ اونچائی پر نہیں بیٹھتا ۔۔۔۔

فاطمہ اسے استہزائیہ دیکھتی اسکی بے عزتی کرتی جا رہی تھی

لیکن مقابل کو کچھ سمجھ آئے تو تب نہ ۔۔۔۔

جاناں سمجھی تو کچھ نہیں لیکن اسے یہ لڑکی بہت بری لگی تھی دل میں ایک خیال آنے سے وہ مسکراتی کھڑی ہوئی تھی ۔۔۔۔۔ اسے کھڑا ہوتے دیکھ فاطمہ مسکراتی مڑی تھی مگر پھر دھڑام سے زمین بوس ہوگئ تھی

جاناں نے اسکے پاؤں کے نیچے کارپٹ کو کھینچا تھا جس وجہ سے فاطمہ بیلنس نہ رکھ کر گری تھی

exponovels

ثمال نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی چیخ کا گلا گھونٹا تھا ۔۔۔۔۔ اسے تو جاناں کوئی سیریل کلر ہی لگ رہی تھی جو جب سے آئی تھی تب سے کسی نہ کسی کو چوٹ ہی پہنچا رہی تھی

تم پاگل لڑکی ۔۔۔۔۔۔ تم نے مجھے گرایا تمہاری یہ ہمت ۔۔۔۔۔۔۔

فاطمہ کھڑی ہو کر اس پر چلانے لگی

دیکھو تم نے ہی تو اسے کہا تھا اس نے وہی کیا تو پھر کیوں چیخ رہی ہو ۔۔۔؟؟

جو بھی تھا مگر ثمال کو انکی یہ حالت دیکھ کر مزہ بہت آیا تھا خاص کر سلمان کی حالت پر تو اسے بہت ہنسی آرہی تھی

exponovels

میں نے کہا تھا------ ؟؟تم پاگل تو نہیں ہو گئی ہو کہیں ؟؟میں نے کب ایسا کہا اس سے کہ مجھے نیچے گراؤ-----

فاطمہ کا رخ اب ثمال کی جانب تھا

دیکھو میں نے کہا بھی تھا کہ یہ گونگی بہری ہے اسے ٹھیک سے سنائی نہیں دیتا لیکن تم ہو کے اشارے کرنے اسے نیچے بیٹھنے کا بول رہی تو جو اسے سمجھ آئے گا وہی تو کرے گی نہ وہ --------

ثمال معصوم منہ بناتی ہوئی بولی تھی

کیا -----؟؟ یہ گونگی بہری ہے ---؟ اور تم نے کب کہا ایسا -----؟؟

فاطمہ پہلے تو بہت حیران ہوئی پھر اسے مشکوک نظروں سے دیکھتی بولی تھی

exponovels

جب تم پتہ نہیں کس سے فون پہ بزی تھی تب ---

ثمال تھوڑی دیر پہلے اسکے فون میں گم ہونے کا بتانے لگی

جاناں اس بیچ لاؤنج میں گھوم کر ہر چیز کا جائزہ لے رہی تھی

گو ٹو ہیل یو بوتھ --------

(جہنم میں جاؤ تم دونوں ------)

پیر پٹکتی فاطمہ اسے گھوری سے نوازتی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی

exponovels

سلمان اپنا پیر پکڑے اپنے اگنور کئے جانے پر منہ بنا گیا تھا کیونکہ فاطمہ کے بعد ثمال جاناں کو کھینچتی وہ بھی جا چکی تھی پیچھے بیٹھا سلمان اپنے پاؤں کو گھور رہا تھا کہ جیسے اسی کا سارا قصور ہو۔۔۔۔۔

تمہیں کس نے کہا تھا کہ اپنے سے ہی سب شروع کردو ۔۔۔۔۔۔۔؟؟

ثمال اسے اپنے روم میں لاکر جھٹکے سے چھوڑتی دروازہ لاک کرتی دھیمی غصے بھری آواز میں بولی تھی

جاناں اسکی اتنی ہمت پر مزید اس پر غصہ ہوگئی

exponovels

Size kız içinde kalmak için sınırları....

(تم لڑکی اپنی حد میں رہو ------)

جاناں اسے دھکا مارتی چیخ کر بولی

دیکھو تم کچھ زیادہ ہی نہیں فری ہو رہی میرے ساتھ حامد بھائی نے مجھے لیڈر بنایا ہے اس کام کا تو تم میری جونئیر ہو اور جونئیر سے زیادہ مت کچھ بننے کی کوشش کرنا سمجھی تم----------؟

ثمال اسکے دھکا مارنے پر بیڈ پر جا گری تھی غصے سے تلملاتے ہوئے وہ اٹھی اور اسکے بالوں کو پکڑ کر کھینچا کہ جاناں کی ہلکی سی چیخ ہی نکل گئی

جاناں کو اسکی اتنی لمبی بات پہ صرف لیڈر جونئر اور حامد ہی سمجھ آیا تھا بہت زیادہ نہ سہی مگر ثمال سے پھر بہتر انگلش تھی اسکی ---

exponovels

Hamid benim ..... anlamak onun benim .... Kocam .....

(حامد میرا ہے ..... سمجھ آئی تمہیں وہ میرا ہے ----- میرا شوہر -------)

جاناں اس سے بال چھڑواتی غرائی تھی

وہی تو کہہ رہی ہوں میں حامد بھائی نے مجھے لیڈر بنایا ہے ---

ثمال غصے میں جھنجھلاتے ہوئے بولی کہ عجیب لڑکی ہے ایک بار میں بات نہیں سمجھتی میری -----

exponovels

Hamid değil sizin bhai o benim bhai sadece benim bhai ... Yok ona tekrar bhai ...

(حامد تمہارا بھائی نہیں ہے وہ میرا بھائی ہے صرف میرا بھائی ----- دوبارہ اسے بھائی مت کہنا -------)

جاناں اسکے بار بار حامد کے ساتھ بھائی لگانے پر تڑخ کر بولی تھی ----- اسے لگا تھا کہ ثمال کی زبان میں بھائی کوئی رومینٹک سا نام ہے جو گرل فرینڈ اپنے بوائے فرینڈ کو بولتی ہوں گیں----

ثمال اپنا سر پکڑ کر ٹہلنے لگی تھی ----- جب دو منٹ بعد وہ کچھ سنبھلی تو اسکے پاس آئی جو اسے ہی برہمی سے دیکھ رہی تھی

exponovels

دیکھو مجھے سمجھ آگیا ہے کہ تم بھی حامد بھائی کو اپنا بھائی بنانا چاہتی ہو تو ٹھیک ہے نہ بنالو تم بھی انہیں اپنا بھائی --- لیکن یاد رکھنا پہلے وہ میرے بھائی ہیں پھر تمہارے بھائی ----- اور ویلے بھی وہ میرے سیو گلم پلس والے بھائی ہیں تو اس ناطے میرا عہدہ تم سے بڑا ہوگا ----- ہاں-----

ثمال اس پر احسان جتاتی ہوئی بولی تھی

جاناں ایک تو اسکے بھائی کہنے سے ہی تلملا رہی تھی اوپر سے اس نے پلس لگاکر سیو گلم بھی بنا لیا تھا ----- حد ہوگئی تھی بھئی ثمال کتنی بے شرم لڑکی تھی

حامد تو میرا ہی بھائی بھی ہے اور میرا ہی سیو گلم بھی----- اسکا تو وہ سگا والا برادر ہوگا

جاناں دل میں بولتی اسکے پیچھے کھڑی ہوئی اور بلی کی طرح چھلانگ مار کر اسکی کمر پر چڑھ گئی

exponovels

آاااااا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ثمال اپنی بے ساختہ نکلنے والی چیخ کا گلا بمشکل گھونٹ پائی تھی

الو کی پٹھی اترو نیچے اپنا میاں سمجھ لیا ہے جو مجھسے چپک رہی ہو شرم کرو لڑکی میری کمر توڑ کر رکھ دی ہے تم نے ۔۔۔۔۔

ثمال کو لگا کہ اسکی ریڑھ کی ہڈی کی چیخ نکلی ہو ۔۔۔۔۔ ہائے بیچاری میری ہڈی

۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے جب کہا تھا کہ وہ میرا ہی بھائی اور سیو گلم ہے تو تم نے کیسے اسے اپنا سیو گلم کہا ڈائن کہیں کی میں تمہارا خون پی جاؤں گی ۔۔۔۔

exponovels

جاناں اسکی کمر پر لٹکی اسکے گلے میں بازو رکھتی بولی

حامد اور محند جو کب سے کھڑکی کے ساتھ لٹکے ان دونوں کی خونخوار کیٹ فائٹ دیکھ رہے تھے محند کہ غصے سے چھلانگ مار کر جاناں کی طرف بڑھتے دیکھ حامد بھی فورا" اسکے پیچھے کودا تھا

کیا بکواس کر رہی تم جاناں -------؟؟

محند کو روکتا وہ خود جاناں کی طرف بڑھا اور اسے ثمال کی کمر سے اتار کر اپنے مقابل کھڑا کرکے سختی سے بولا تھا

محند ثمال کو سیدھا کر رہا تھا جو ہنوز جھکی ہوئی تھی اور ہائے ہائے کر رہی تھی

تم ٹھیک تو ہو-----؟؟

exponovels

محند تشویش سے پوچھتا اسے سہارہ دلئے بیڈ پر لایا اور آرام سے بٹھایا

کس منحوس کو لے آئے ہیں آپ ----؟؟

سب سمجھتی ہوں میں آپ نے مجھ سے بدلہ لینے کے لئے کیا ہے نہ یہ -----؟؟؟

ثمال کمر کی درد سے بے حال ہوتی سوں سوں کرتی ہوئی بولی تھی رونا اسے درد کی وجہ سے نہیں آرہا تھا بلکہ محند کو اپنے لئے فکرمند ہوتا دیکھ پتہ نہیں کیوں دل رونے کو کر رہا تھا

تم پاگل ہو پتہ ہے مجھے خود سے ثابت کرنے کی کوشش مت کرو تم تو اچھا ہوگا

محند اسے گھور کر کہتا حامد کو اشارہ کیا کہ پھوٹ لو یہاں سے -----

exponovels

حامد سلگتا ہوا جاناں کو لیکر ڈریسنگ روم چلاگیا تھا

لیٹو میں دیکھوں زرا زیادہ چوٹ تو نہیں لگی --

محند اسکے کندھے پر زور دیتا اسے لٹانے کی کوشش کرتا ہوا متفکر سا بولا تھا

ککک------کیا---؟؟؟---مم------میں --- میں کیوں ----- لیٹوں -----
لیٹنا ہے تو آپ لیٹ جائیں میں کس خوشی میں لیٹوں ------

ثمال لڑکھڑاتی زبان کو قابو میں کرتی اس سے الٹی ہی بات کر گئی تھی

exponovels

چوٹ مجھے لگی ہے نہ جو میں لیٹوں ---- چپ کرکے لیٹو مجھے چوٹ کی نوعیت جاننی ہے جلدی کرو یہ ہمارا روم نہیں ہے جو تم اتنا ایزی ہوکر بول رہی ہو کوئی بھی آسکتا ہے یہاں جلدی کرو------

مگررررر--------

ثمال ----------!!

محند کے سرد انداز پر ثمال ڈرتی فورا" سے لیٹ گئی تھی اور سختی سے آنکھیں بھینچ لیں

پیپپ---- پلیز لائٹ تو آف کردیں ------

محند نے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ثمال کی منمناتی ہوئی آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی

exponovels

محند اسکی جھجھک سمجھتا اپنی ہنسی چھپا گیا تھا

تو زخم کیسے دیکھوں گا پھر میں----؟؟؟

محند اسے تنگ کرنے کی نیت سے بولا

ثمال اپنی بیوقوفی پر منہ بناتی اپنا چہرہ تکیے میں چھپا گئی تھی

محند اسکی شرم سے محظوظ ہوتا اسے واپس سے سیدھا کرتا اپنے ساتھ نرمی سے لگا گیا تھا

پاگل ہو تم بلکل ------- اس لڑکی سے سپرے کروالینا پھر----------

exponovels

گھمبیر آواز میں بولتا محند اسکے بالوں پر بوسا دے گیا تھا

ثمال سکون محسوس کرتی آنکھیں موند گئی تھی

کہا بھی تھا میں کسی اور طریقے سے وہ فائل نکلوالوں گا مگر تم نے میری ایک نہیں سنی اور آگئی یہاں ہیروئن بننے -----

محند نے اس سے ناراضگی جتائی

ثمال اسکے بچوں جیسے انداز پر کھلکھلا کر ہنسی تھی ----- محند اسکی ہنسی سنتا پر سکون ہوگیا

exponovels

اب بولو کیا بکواس کر رہی تھی تم باہر ------؟؟

حامد اسکی بازو سختی سے تھامتا اسے ڈریسنگ روم میں لایا تھا اور دیوار سے لگا کر اسے مقید کرتا غراتے ہوئے بولا تھا

وہی کہ تم صرف میرے بھائی ہو اور کسی کے نہیں ----

اسکے بدلے جاناں سکون سے بولتی اسکا سکون غارت کر چکی تھی

پھر سے وہی بکواس ------ نہیں ہوں میں تمہارا بھائی پاگل لڑکی صرف ثمال کا بھائی ہوں --- یہ بات اپنے اس بھوسے بھرے دماغ میں بٹھالو ---

exponovels

شہادت کی انگلی اسکی کنپٹی پر مارتا حامد سرد آواز میں بولا تھا ---- جاناں کیوں نہیں سمجھ رہی کہ وہ اسکا اور اپنا نکاح خراب کر رہی تھی بار بار بھائی بول کر -----

اسکے تم کیوں بھائی ہو بھائی تو تم صرف میرے------

اس سے پہلے کہ جاناں پھر سے اسے بھائی کہتی حامد نے اس پر جھک کر اسکی بولتی ہی بند کر دی تھی

اسکا بھائی میں صرف اس لئے ہوں کیونکہ وہ میری بہن ہے اور تمہارا اس لئے نہیں ہوں کیونکہ تم میری بیوی ہو ---- اور بیوی کا شوہر اسکا بھائی نہیں ہو سکتا کبھی بھی -----

آئی سمجھ یا نہیں ------

exponovels

حامد اب کی بار سنجیدہ سا اسے سمجھاتا ہوا بولا تھا مگر جاناں ابھی بھی اسے نا سمجھی سے دیکھ رہی تھی

دیکھو یار برادر والا بھائی ہے وہ ------- اب تم مجھے اپنا بھائی کہوگی تو ہمارا نکاح خطرے میں پڑ جائے گا یار ----- کیوں تم مجھے بھری جوانی میں طلاق یافتہ کہلوانا چاہتی ہو ---

حامد بچارگی سے بولتا اس سے منہ موڑ کر ناراضگی جتانے لگا

اوہ --------

جاناں کو اب سمجھ آئی تھی کہ وہ جسے اسکی گرل فرینڈ کہہ رہی تھی وہ تو اسکی بہن بنی ہوئی تھی ----- چچچ--- کتنا غلط سوچا تھا میں نے ------

جاناں افسوس سے بڑبڑائی تھی

exponovels

اونچی آواز میں سوری کرو مجھے ٹھیک سے سنائی نہیں دے رہا

حامد اپنی خفگی برقرار رکھتے بولا

سوری بولتی ہے میری جوتی ------

جاناں کے یوں ہری جھنڈی دکھانے پر حامد نے گہری سانس لی تھی ----- امید کے مطابق جاناں نے اسے ٹکا سا جواب دیا تھا

حامد اسکی جانب گھومتا جتاتی ہوئی نظروں سے دیکھا تھا کہ تم نہیں سدھر نے والی ---

جس پر جاناں ہونہہ کرکے رہ گئی -----

exponovels

محند ثمال کو ساتھ لگائے آنکھیں موندے بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے رومینس میں حامد نے ٹانگ اڑائی تھی

بس کرو یار اب یہ رومینس بعد میں کنٹینیو کرنا ابھی ہمیں چلنا ہے ورنہ اگر کوئی یہاں آگیا نہ تو سارا پلین دہی کی طرح پھیل جائے گا

حامد کی آواز پر ثمال فورا" سے اس سے دور ہوکر کھڑی ہوئی تھی جبکہ محند اسے گھورتا کھڑکی کی طرف بڑھ گیا تھا

ثمال میں نے جاناں کو سب سمجھا دیا ہے آگے کے پلین کے بارے میں وہ تمہیں بتا دے گی ٹھیک ہے اب میں چلتا ہوں----

exponovels

حامد جاتے جاتے اسے پلین کے بارے میں بتا گیا تھا

ثمال منہ کھولے ہی رہ گئی تھی کیونکہ حامد نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ وہ اسکی بات سمجھے گی کیسے-----!

میں تو چلی سونے ------

جاناں بیڈ پر چڑھ کر سونے لگی تھی اور ثمال اسے بنا کچھ سمجھائے سوتے دیکھ اس کے پاس آئی اور بلینکٹ اتار کر دور پھینکا تھا

نے----------؟؟

exponovels

اے سنو میری بات۔۔۔!! پہلے تو تم اپنی یہ نے نے نے کی دکان بند کرو..... ورنہ میں نے تمہاری وہ حالت کرنی ہے کہ یہ نے نے کی بجائے تم ہائے ہائے کرنے لگ جاؤگی..... اور دوسری بات حامد بھائی جو تمہیں کہہ کر گئے ہیں وہ مجھے بتاؤ تاکہ میں آگے کے بارے میں کچھ سوچ سکوں ..

ثمال پہلے تو اس سے سرد مہری سے بولی تھی پھر سینے پہ ہاتھ باندھ کر اسے جیسے آرڈر دیا تھا کہ چلو جونئیر مجھے بریفنگ دو ۔۔۔۔۔۔

جاناں کو بہت نیند آرہی تھی جس وجہ سے وہ لمبی تان کر سونے لگی تھی مگر بھلا ثمال کے ہوتے ہوئے کسی کو چین نصیب ہو ایسا کہاں ممکن ہے ۔۔۔۔۔؟

دیکھو میں تمہیں کہہ رہی ہوں مجھے آرام سے سونے دو میرا سر شدید درد کر رہا ہے تمہاری پک پک پک پکا ۔۔۔۔۔۔ سے تو جاؤ میرے سر پر سے ہٹو ۔۔۔۔۔

exponovels

جاناں مرغی کی آواز نکال کر اسے بولتی پھر سے لیٹ گئی تھی

اوہ میڈم -----ایک تو تم دوپہر کی بجائے شام کو آئی ہو اور یہ کوئی رات نہیں ہے ابھی جو تم نوابوں کی طرح لمبی پڑ گئی ہو ------- اور میڈم صاحبہ اب آپ سوئیں گیں یا مرغا نوش فرمائیں گیں جو مجھے اپنا آرڈر دے رہیں ہیں -----

ثمال اسکے کھانے میں مرغا مانگنے پر تڑخ کر بولی تھی ----- اب مرغے کی آواز نکالنے پر ثمال کو تو یہی سمجھ آیا تھا بلکل اسکی عقل کے مطابق -------

اوہ اللہ اللہ ایک تو یہ پتہ نہیں کس زبان میں چنے بیچ رہی ہے -----؟ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا ------ اوپر سے یہ لڑکی مجھے سونے بھی نہیں دے رہی ---------

جاناں کا دل کر رہا تھا کہ وہ اپنا سر دیوار پر ہی دے مارے -------

exponovels

جب اسے ساری بات سمجھ آگئی کہ یہ لڑکی کوئی حامد کی گرل فرینڈ وڑینڈ نہیں ہے بلکہ وہ دونوں تو ایک دوسرے کو بہن بھائی مانتے ہیں تو پھر اسکا مطلب کوئی اور ہی لڑکی ہے جس سے حامد کا افئیر چل رہا ہے ---- یہ بچاری تو ایویں ہی میرے عتاب کا شکار بننے والی تھی ----- شکر ہے کہ وقت رہتے سب پتہ چل گیا مجھے ورنہ پتہ نہیں میں اسکے ساتھ کیا کرتی ---

جاناں اسکی شکل پر نظریں جمائے اپنے خیالوں میں گھسی ہوئی تھی کہ ثمال اسکے ہمدردی والے ایکسپریشن کو بے چارگی بھرے ایکسپریشن سمجھتی کچھ نرم پڑی تھی

چلو سہی ہے تم سو سکتی ہو مگر پہلے مجھے پلین کے بارے میں بتاؤ---------

ثمال صوفے پر بیٹھ کر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بازو باندھتی اس پر احسان جتاتے ہوئے بولی تھی

exponovels

پلین----------؟؟

اوہ تو یہ حامد نے جو مجھے پلین بتایا ہے اس بارے میں پوچھ رہی ہے ---------

جاناں اونچا بولتی اسکے ساتھ دھپ کرکے بیٹھی تھی اور اسے بغور دیکھتے ہوئے اسنے بات شروع کی تھی

دیکھو تم یقینا" میری زبان نہیں سمجھ پاؤگی اور نہ ہی میں تمہاری تو اس طرح ہمارے پاس انگریزی چاچو ہی بچتے ہیں جن کا سہارہ لے کر ہم سارا کچھ نہیں تو شاید کچھ کچھ تو سمجھ ہی جائیں گے------

جاناں نے اسے رسان سے سمجھانا چاہا تھا یہ جانتے ہوئے بھی اسے ککھ سمجھ نہیں آیا ہوگا

exponovels

ہاں ------- ہاں----- تو بولو نہ میں سن رہی ہوں اب تم منتیں کیوں کر رہی ہو میری اس میں ------

ثمال نے امید کے مطابق اپنا ہی مطلب لے لیا تھا

جاناں خوش ہوتی اسکا رخ اپنی طرف موڑ گئی تھی کہ ان دونوں کا ایک پاؤں صوفے پر مڑا ہوا اور دوسرا نیچے کارپٹ پر تھا چہرہ ایک دوسرے کے بلکل سامنے -------

ہم کیا چھم چھم کھیلنے لگیں ہیں ------؟؟

ثمال خوش ہو کر بولتی اچھلی تھی

چھم چھم ----------؟؟؟

exponovels

جاناں کو سمجھ نہیں آیا کہ چھم چھم کیا ہے ----؟؟؟

ارے کہیں یہ میرا نیا نام تو نہیں رکھ رہی ----؟؟

نو نو نو ---------- دیکھو ایک تو حامد نے میرا پہلے ہی گندا سا نام رکھا ہوا ہے اور اب تم بھی رکھ رہی ہو--------- یہ تو اس سے بھی بہت برا ہے ------

جاناں گندا سا منہ بناتی ایلے بولی تھی جیسے اسکے منہ میں کڑوی گولی رکھ دی ہو-----

دیکھو ----- امممم------

Planning..... Hamid ..... Durab khan .....???

exponovels

جاناں اسے اپنی ٹوٹی پھوٹی انگلش میں بتانے کی کوشش کرنے لگی

اچھا ۔۔۔۔ آگئی سمجھ مجھے تم کہہ رہی ہو کہ حامد بھائی نے جو کہا تھا انہوں نے تمہیں پلین بتا دیا ہے وہ تم مجھے ابھی بتاؤگی

ثمال اسکا مطلب سمجھتی سکھ کا سانس لے گئی کہ چلو اسے انگلش تو آتی ہے کم از کم اب بات کر سکیں گے ۔۔۔۔۔۔ جیسے اسے تو انگلش میں ماسٹرز کی ڈگری ملی ہو۔۔۔۔۔

اوکے ۔۔۔۔۔ ٹولڈ ۔۔۔۔۔۔ ٹولڈ ۔۔۔۔۔۔۔۔

ثمال اردو میں پہلے اسے مارکس دیتی صوفے سے ٹیک لگاکر بولی تھی

exponovels

اب ٹولڈ کر بھی دو ایلے میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو -----

جاناں جب اسکے اسٹائل پر اسکا منہ دیکھتی رہی تو ثمال جھنجھلا کر بولی تھی

اوکے----------

جاناں نفی میں سر ہلاتی سانس بھرکر رہ گئی تھی

یو ----اینڈ ---- می------گوئنگ ---- ڈاؤن ----- یو ٹولڈ -----حامد ----

فون------ اینڈ واچ------ پیپر ---!!

جاناں اسے نیچے تہہ خانے کی تلاشی لینے کے بارے میں بول رہی تھی جو اس نے حامد کو فون پہ بتایا تھا جس کے مطلق-----

exponovels

اوہ ..... تم کہہ رہی ہو میں اور تم نیچے بیٹھ جائیں اور حامد بھائی کو فون کر کے بتائیں کہ ہم نیچے بیٹھ گئے ہیں اور پھر کاغذوں کو دیکھیں ہے نہ ----؟؟

ثمال اسکا مطلب سمجھتی جوش سے بولی تھی

لیکن یہ کیسا پلین ہوا ----؟؟؟ ہمارے نیچے بیٹھنے سے یہ کیسے پکڑے جائیں گے ----؟؟

مگر پھر ثمال کو یہ بھی خیال آیا کہ اس سے وہ دراب خان کو کیسے پکڑے گی

نے----------؟؟؟

جاناں کو اسکی زرا سمجھ نہیں آئی تو بولی تھی مگر پھر ثمال کا خود کو گھورتے دیکھ وہ زبان دانتوں تلے دبا گئی تھی

exponovels

سوری ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ !! واٹ۔۔۔۔۔۔۔؟؟

نہیں بلکل بھی نہیں۔۔۔۔۔۔ ایسے نہیں ہو پائے گا بھئی ہمیں چاہیے کہ سیدھا سیدھا حامد بھائی کو فون ہی کرلیں اس طرح کم از کم ایسے چوہوں کی طرح چک چک تو نہیں ہوگی نہ ۔۔۔

ثمال اپنا فون اٹھاتی اسے دیکھ کر بولی تھی جبکہ جاناں بس خاموشی اسکی کاروائی دیکھ رہی تھی

حامد بھائی ۔۔۔۔۔۔ آپ کو پتہ بھی ہے کہ ہم دونوں مشرق اور مغرب ہیں پھر بھی صرف جھمکی کو ہی سب بتا دیا مجھے کچھ نہیں حالانکہ لیڈر تو میں ہوں ۔۔۔۔۔

exponovels

ثمال حامد کے فون اٹھاتی ہی شروع ہو گئی تھی حامد سوائے مسکرا نے کے اور کچھ بھی نہیں بولا تھا

ہیلو ----؟؟ حامد بھائی کہیں آپ بھی تو مغرب نہیں چلے گئے ؟

ثمال حامد کے کچھ نہ بولنے پر اکتاتے ہوئے بولی

ڈئیر میں بھی سن رہا ہوں اور مخند صاحب بھی سن رہے ہیں تم زیادہ پریشان مت ہو میں تمہیں سب سمجھا دیتا ہوں اوکے -------

ٹھیک ہے اب سارا کام تم دونوں نے رات کو سب کے سونے کے بعد کرنا ہے احتیاط سے ---- کہیں تم لوگ پکڑے نہ جاؤ ---- اگر خدانخواستہ ایسا ہو بھی گیا تو تم دونوں کیسے بھی کرکے وہاں بھاگ نکلنا میں اور مخند اسی جگہ جہاں جاناں کو اتارا تھا وہیں ہوں گے ---- گھبرا نا مت ----

exponovels

تم سن رہی ہو نہ ثمال ----------؟؟

حامد اسے بولتا کنفرم کر رہا تھا کہ اسے سب سمجھ آگیا یا نہیں -----

جی سب سمجھ آگیا مجھے ----!

ادھر دو --------

exponovels

محند جو کب سے ان دونوں کی گفتگو سن رہا تھا بلآخر ضبط کھوتا اس سے فون لے گیا اور جیسے ہی اس نے سپیکر بند کرکے فون کان سے لگایا تو پتہ چلا کہ فون ہی بند ہو چکا ہے ---- اس پر تو اسے مزید غصہ آیا ----- حامد اسکی جلن پر اپنی بے ساختہ امڈنے والی ہنسی کو ضبط نہ کر سکا اور اسے دیکھتا ہنسنے لگا

محند فون اس پر اچھالتا اسے سخت تیوروں سے گھورتا واک آؤٹ کر گیا

ہیلو ------- جی وکیل صاحب میں نے جو کام دیا تھا وہ ہوا یا نہیں -----؟

جی میڈیم آپ کا کام ہوگیا ہے بس کسی بھی وقت نوٹس محند سلطان کو پہنچتا ہی ہوگا

وکیل متانت سے بولا

اوکے -----

exponovels

شمائل فون بند کرتی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوئی تھی اور اپنا عکس دیکھتی لپ اسٹک کو ایک اور ٹچ دیا تھا

اب دیکھتی ہوں محند تم کیسے مجھے نہیں اپناتے ------ میں تمہیں اس حد تک مجبور کر دوں گی کہ تم خود آکر مجھے پرپوز کروگے

چمکتی آنکھیں لئے وہ اپنا پرس اٹھاتی کمرے سے باہر نکلی تھی

تم تو کہہ رہے تھے کہ تم یہاں نہیں آؤگے تو پھر اب کیوں آئے ہو -------؟؟

دراب خان اپنے بیٹے اور بہو کو دیکھتے کچھ جتاتے ہوئے بولے تھے

exponovels

بابا جان آپ بھی نہ اب آتو گئے ہیں تو کیوں پھر واویلا کر رہے ہیں ------ کہتے ہیں تو واپس چلے جاتے ہیں ----

سلمان کا والد اسکی بات سن بگڑتے ہوئے بولا تھا

ہونہہ ------ڈرپوک ----------

دراب خان منہ میں بڑ بڑایا

او -------- واٹ آ سرپرائز ----- موم ----- ڈیڈ ----- آپ لوگ آہی گئے آخر

---

exponovels

سلمان انہیں دیکھ کر خوش ہوتا ان سے ملا اور اپنی والدہ کی گود میں سر رکھتا صوفے پر لیٹ گیا تھا

ہاں صرف تمہیں ہی ہمارے آنے کی خوشی ہوئی ہے ورنہ تو بابا جان منہ ہی بگاڑ کر بیٹھ گئے ہیں

چھوڑیں نہ ڈیڈ ------ آپ تھکے ہوئے آئے ہوں گے چل کر آرام کر لیں

سلمان ثمال کو آتا دیکھ اپنے باپ سے بولا کہ کہیں اسکے سامنے اسکی ریپوٹیشن نہ خراب ہو جائے کہیں-----

اسلام و علیکم---------

ثمال کے پیچھے جھمکی بھی تھی

exponovels

وعلیکم اسلام--------

حیرانی سے دیکھتے ہوئے ان دونوں نے اسکے سلام کا جواب دیا

ڈیڈ یہ ثمال ہے اور اسکی ملازمہ میں نے آپ کو بتایا تھا نہ فون پہ ثمال کے بارے میں؟
------ اور ثمال یہ میرے موم ڈیڈ ہیں ------

سلمان نے انکا آپس میں تعارف کروایا

اچھا اچھا یہ ہے میرے بھائی کی بیٹی اسکی آخری نشانی --------

لو شروع ہوگیا ڈرامہ -------

exponovels

ثمال سلمان کے باپ کا ڈراما دیکھ کر منمنائی

تایا ابو آپ تھک گئے ہوں گے چلیں چل کر آرام کر لیں پھر باتیں تو ہوتی ہی رہیں گی نہ اور ویلے بھی اب سونے کا وقت ہو چلا ہے

ثمال میں اس وقت بلکل بھی ہمت نہیں تھی کہ وہ انکی نوٹنکیاں دیکھ سکے اس لئے انہیں سونے کا کہا تھا اور ویلے بھی جتنا جلدی یہ لوگ سوتے اتنا جلدی ہی ان دونوں نے اپنا کام کرنا تھا

ہاں ٹھیک ہے ہم پھر جاتے ہیں ویلے بھی مجھے بہت نیند آرہی تھی

وہ دونوں اسے پیار کرتے آرام کرنے کی غرض سے چلے گئے تھے مگر ثمال انہیں نفرت سے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی جو لوگ مصیبت کے وقت اسے اپنے پاس رکھ نہیں سکے

exponovels

اور جن لوگوں نے بے گناہ لوگوں کو مار دیا وی کیسے اتنے سکون سے رہ سکتے ہیں ۔۔۔۔۔
اسے اپنے اندر دوڑتے اس خون سے نفرت ہو رہی تھی جو بد قسمتی سے ان گناہگاروں کا اسکی رگوں میں دوڑ رہا تھا

رات کا ایک بج رہا تھا جب ثمال اور جھمکی سب چیک کرنے کے بعد کے سب سوچکے ہیں تو آگے پیچھے دیکھتیں وہ دونوں اسی طرف گئیں تھیں جہاں دراب خان ثمال کو نہیں لے کر گیا تھا

ثمال آگے اور جاناں اسکے پیچھے تھی ۔۔۔۔ ثمال اسے کسی لیڈر کی طرح گایڈ کر ہی تھی کہ ایلے چلو یہاں رکو میرے پیچھے رہنا ۔۔۔۔ جاناں اسکی بار بار کی روک ٹوک پر اب تپ گئی تھی مگر سیچوئشن کے لحاظ سے بچاری چپ کر گئی تھی

exponovels

ثمال اور جاناں نیچے بنے رہی خانے کے دروازے پر پہنچ چکے تھے اب دونوں سامنے گے تالے کو دیکھ رہیں تھیں کہ یہ تو انہوں نے سوچا ہی نہیں تھا کہ تالا بھی لگا ہوسکتا ہے حالانکہ یہ تو یقینی بات تھی

لو چلو کر لو فائل چوری اب ----- تمہیں نہیں پتہ تھا کہ تالا بھی ہوگا -----؟؟

ثمال اسکی طرف منہ کرتی اس پر غصہ کرنے لگی تھی

جاناں اسکی چپڑ چپڑ کو اگنور کرتی آگے بڑھی تھی اور اپنے بالوں سے پن نکالتی تالا کھول گئی تھی

ثمال منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی جو اب دروازہ آہستہ سا کھولتی اندر جاتے ہوئے مڑی اور اسکا ہاتھ پکڑ کھینچا جو ابھی تک ہونق بنی اسے دیکھ رہی تھی

exponovels

تم کہیں چور وور تو نہیں ہو -----؟؟ مجھے پہلے ہی سمجھ لینا چاہیے تھا جو تم مار دھاڑ کر رہی تھی

ثمال دھیمی آواز میں بولتی ہوئی اسکے ساتھ اندر داخل ہوئی اور موبائل کی ٹارچ میں وہ دونوں اس بڑے سے ہال نما جگہ پر گھومنے لگیں جہاں ڈھیر سارا کاٹ کباڑ رکھا ہوا تھا

ثمال دوسری طرف دیکھ رہی تھی اور جاناں اسکی باتوں کو اگنور کرتی اسکی مخالف سمت دیکھ رہی تھی ------

بلآخر ثمال کو ایک پرانی سی الماری دکھی جہاں مکڑیوں نے جالا بنایا ہوا تھا

کچھ سوچتے اس نے وہ الماری کھولی اور اسے چیک کرنے لگی

exponovels

ثمال نے جب ایک بوکس کو کھولا تو اس میں سے اسے فائل ملی ---------- دل ہی دل دل میں دعا کرتے وہ فائل کھولی تو وہ فائل اسی کیس کی تھی جسے دراب خان نے دھوکے سے بند کر وا دیا تھا اور سارے ثبوت بھی لے لئے تھے

لیکن اس سے ایک بہت بڑی غلطی ضرور ہوئی تھی جو اس نے ان ثبوتوں کو ختم نہیں کیا تھا اور آج اسکی یہ غلطی اسے بہت مہنگی پڑنے والی تھی

ثمال اور جاناں نے بہت آسانی سے وہ فائل نکال کر حامد اور محند کو دی تھی جو مخصوص جگہ کھڑے انکا ہی انتظار کر رہے تھے

امید کے برعکس یہ کام بہت آسانی سے ہوگیا تھا جس کی انہیں امید تو بلکل بھی نہیں تھی یا پھر اللہ انکے ساتھ تھا جو کسی ظالم کو اسکے کے گئے ظلم کی سزا دینے کا فیصلہ کرچکا تھا

exponovels

واؤ یار امیزنگ تم دونوں نے تو بہت جلدی کر لیا یہ ----- مجھے تو لگا تھا کہ تم دونوں نے میں چیں میں ہی ٹائم لگا دینا ہے مگر یار ہیٹس آف ٹو یو بوتھ ---

یہ چاروں واپس سلطان حویلی آچکے تھے اور اب روم میں بیٹھے ان دونوں کو حامد سراہے جا رہا تھا کہ ان دونوں نے یہ کام بنا کسی چوک کے پورا کر لیا تھا--- لیکن محند انکے بیچ سنجیدہ سا بیٹھا ہوا تھا

یہ کیا ہے ---------؟؟

اسکی تعریف پر خوش ہوتی ثمال کی اچانک نظر ٹیبل پر پڑے اینویلپ پر پڑی تھی

exponovels

ہاں محند یہ ملازم دے گیا تھا مجھے کہ کوئی تمہارے نام پہ دے گیا تھا اس لئے میں نے اس سے لے کر یہاں تمہاری ٹیبل پر رکھ دیا تھا

حامد یاد کرتے ہوئے محند کو بتانے لگا تھا

محند اپنی جگہ سے اٹھتا ٹیبل پر رکھے اینویلپ کو کھول کر پیپر نکال کر اسے پڑھنا شروع کیا تھا

ایک رنگ آرہا تھا اور ایک جارہا تھا جو محند کے چیرے کو سخت تاثرات میں بدلتا ان تینوں کو بھی چونکا گیا

کیا ہے یہ محند -------؟؟؟

exponovels

حامد اس سے اینویلپ لیتا بولا اور جیسے ہی اسکی نظر پڑی اس نے حیرت سے محند کی طرف دیکھا جو ضبط کرتے غصے سے لال پڑچکا تھا

شماااائل----------

سلگتا ہوا نام اسکے بھینچے ہوئے لبوں سے نکلا تھا

کیا بکواس ہے یہ --------؟؟؟؟

محند فائل ہاتھ میں لئے ان دونوں کی طرف مڑا تھا اور اس حد تک چلایا کہ انہیں اپنے کان پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے تھے

exponovels

محند ان پر کیوں غصہ کر رہا ہے یار ------ انکا کیا قصور اس سب میں ---------؟؟

حامد ان دونوں کے سامنے جا کر کھڑا ہوگیا جو اسکی دھاڑ پر سہم گیئں تھیں

کیا قصور ہے ----؟؟؟------ یہ دیکھو کیا کارنامہ سر انجام دیا ہے ان دونوں کی بے وقوفی نے ----

محند اس پر فائل اچھالتا برہمی سے بولا تھا --- حامد نے حیرانی سے فائل اٹھائی کہ اب اس کو کیا ہوا ----- جب اس نے فائل کھول کر پڑھی تو اس کو بھی شدید جھٹکا لگا تھا۔

یہ تو ----------؟

ہاں یہ تو وہ فائل ہے ہی نہیں جو ہمیں چاہیے تھی ------ پتہ نہیں کیا سوچ کر انہوں نے یہ فائل اٹھائی تھی ---- کیا سوچ کر --------؟؟؟

exponovels

محمد تو پہلے ہی شمائل کے بھجوائے نوٹس پر بھرا بیٹھا تھا مگر دماغ میں کچھ کلک ہوا تو اس نے فائل اٹھائی تھی جو ثمال اور جاناں لے کر آئیں تھیں ----

یہ تو کسی پروجیکٹ کی فائل ہے ثمال ------ یہ تو وہ فائل ہے ہی نہیں جو دراب خان کے خلاف تمام ثبوتوں کی ہمیں چاہیے تھی

حامد وہ فائل ثمال کے سامنے کرتا پریشانی سے بولا تھا

کیا-------؟؟؟

ثمال اس سے فائل لیتی دیکھنے لگی کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے مگر یہ سچ تھا یہ تو کوئی اور ہی فائل تھی -----

ایسا کیسے ہوسکتا ہے ---؟؟میں نے تو خود دیکھا تھا --------

exponovels

ثمال شاکڈ سی محند کے سامنے آئی اور اسے دیکھتی بولنے لگی مگر محند تھا کہ اپنی تیز نظروں سے اسے گھور رہا تھا

ہاں بلکل میڈم صاحبہ آپ نے اپنی آنکھوں سے پروجیکٹ کی فائل کو ثبوتوں والی فائل سمجھ کر اٹھایا اور اپنی اس بیوقوفی پر خوش ہوتی کہ تم نے تو تمغہ جرات حاصل کر لیا ہے یہاں بیٹھی اپنی تعریفیں سن رہی ہو -------

محند نے سارا غصہ اس پر ہی نکالنے کی ٹھان لی تھی-------

اور یہ سب ہوا اس لئے کہ مجھے ایک ان پڑھ اور جاہل گنوار بیوی ملی ہے ------

ثمال کو اپنا وجود بکھرتا ہوا لگا ----- سب کے سامنے محند اسکی شخصیت کی دھجیاں اڑاگیا تھا

exponovels

کہا بھی تھا ایسی بچی سے مجھے شادی ہی نہیں کرنی لیکن نہیں ۔۔۔۔۔ کرادی ایسی امیچیور ان پڑھ سے میری شادی جسے پتہ ہی نہیں چلا کہ وہ جو فائل اٹھا رہی ہے وہ صحیح فائل ہے یا بھی نہیں بس منہ اٹھا کر چلی آئی ۔۔۔۔۔۔ جب نہیں کر سکتی تھی تو گئی کیوں تھی وہاں ۔۔۔ منع بھی کیا تھا میں نے خود کر لوں گا میں سب دیکھ لوں گا۔۔۔۔۔۔۔ مگر نہیں چلی گئی ضد کر کے اور میں بھی ایک نمبر کا بیوقوف تھا جو اسکی بچوں جیسی باتوں پر آگیا تھا ۔۔۔ سب تباہ کردیا اس نے ۔۔۔۔۔۔ سب کچھ اب تو لوگ بیٹھے ہم پر ہنس رہے ہوں گے ۔۔۔۔ مزاق اڑا رہے ہوں گے میرا ۔۔۔۔۔

محمد غصے میں اپنے زہریلے لفظوں کے تیر اس پر برسائے جا رہا تھا بنا یہ سوچے سمجھے کے سامنے کھڑا وجود دھواں دھواں ہو رہا ہے

ثمال سر جھکائے اسکے سامنے کھڑی خود کو مجرم سمجھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔ محمد نے اسے سب کے سامنے ایسا ہی تو ثابت کردیا تھا کہ وہ آنسو بہاتی اپنی تزلیل ہوتے سن رہی تھی

exponovels

اب ہٹو میرے سامنے سے۔۔۔۔ اپنی یہ شکل لے کر بھی میرے سامنے مت آنا اب کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اپنا آپا کھو کر کچھ غلط ہی نہ کردوں۔۔۔

محند اسے دھکا دے کر حویلی سے ہی نکل گیا تھا۔۔۔۔۔۔ ثمال زمین پر گری خود کو اسکے اندر دھنستا محسوس کر رہی تھی

ایسی بھی کیا غلطی کردی اس نے کہ محند اس کو سب کے سامنے بے مول کر گیا تھا

ثمال۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ثمال نے آنسؤوں سے بھرا چہرہ اٹھایا تو حامد اسے بازو سے پکڑے زمین سے اٹھا کر بیڈ پر لایا اور جاناں کو پانی کا گلاس لانے کا اشارہ دیا

exponovels

جاناں جگ میں سے پانی نکال کر گلاس میں ڈالتی اسکے پاس آئی تھی اور افسوس بھری نگاہ سے اسے دیکھتی گلاس اسے پکڑا گئی تھی

اسے اتنا تو اندازہ ہو ہی گیا تھا کہ محند نے اسکی بے عزتی کی ہے جس پر وہ اب رو رہی تھی

پانی پیو ثمال۔۔۔۔۔!

ثمال نے نفی میں سر ہلایا کہ وہ بلکل نہیں پیئے گی

حامد سانس خارج کرتا گلاس واپس سے جاناں کو پکڑا کر ثمال کی طرف متوجہ ہوا تھا

ثمال محند اس وقت غصے میں ہے ۔۔۔۔۔ شمائل۔۔۔ تم تو جانتی ہو اسکی فرسٹ وائف۔۔۔۔ اس نے اسے حمنہ کی کسٹڈی لینے کا نوٹس بھجوایا ہے ۔۔۔۔ بس اسی چکر

exponovels

میں اب فائل غلط لانے پر وہ جو پہلے ہی غصے میں تھا اور بھی پاگل ہو گیا اور پھر تمہیں اسکا شکار بنا دیا ------

حامد نے جب اسے نوٹس کے بارے میں بتایا تو ثمال نے ٹھٹھک کر اسکی طرف دیکھا تھا

حمنہ --------؟؟؟

ہاں ----- وہ حمنہ کو واپس چاہتی ہے اپنے پاس ---- اور پاکستان کے قانون کے مطابق اتنی چھوٹی بچی ماں کے پاس ہی جاتی ہے ایسے ہر کیس میں ------ تو بس اسی لئے مخند اپنے آپے سے باہر ہو کر سارا غصہ تم پر انڈیل کر چلا گیا--- پر تم فکر مت کرو جب اسکا غصہ ٹھنڈا ہوگا تو وہ خود تم سے سوری کرے گا اسکے لئے ----

حامد اسے بتاتے ہوئے تسلی دے رہا تھا لیکن ثمال اپنے کان بند کئے بیٹھ گئی ----- وہ مخند کے بارے میں مزید کچھ نہیں سننا چاہتی تھی ---- وہ تو ابھی حمنہ کو لیکر پریشان ہو

exponovels

گئی تھی کہ کیا شمائل حمنہ کو لے لیگی اس سے ----- ایسا کیسے ہوسکتا ہے ----- وہ کیسے رہے گی اسکے بغیر ------

ابھی بھی کتنی مشکلوں سے اس نے دراب خان کی حویلی میں وقت گزارا تھا --- کتنا یاد کیا تھا اس نے حمنہ کو ------ آخر کو اس نے بہت کم وقت میں ہی اس کے دل میں ایک خاص بہت گہری جگہ بنالی تھی کہ وہ اس سے اب چھڑ جائے گی یہ خیال ہی اسے تڑپا رہا تھا

نہیں ----- میں ایسا نہیں ہونے دوں گی ---- حمنہ میری بیٹی ہے اب ------ وہ اسے نہیں لے کر جائے گی ----- میں ایسا ہونے ہی نہیں دوں گی -----

کیوں ---- اب کیوں وہ چاہتی ہے حمنہ کو لینا ---؟؟ پہلے کہاں تھی جب حمنہ کو اسکی ضرورت تھی ----؟ تب تو وہ اسے چھوڑ کر خود دوسری شادی کرکے بیٹھ گئ تھی تو اب کون سی ممتا نے سر اٹھایا ہے کہ وہ یہ نوٹس بھیج رہی ہے ------

exponovels

ثمال کے تو پیروں پر لگی اور تلووں پر جاکر لگی تھی یہ بات ---- طیش سے کہتی وہ ایک ماں کا ہی روپ لگ رہی تھی جو اپنی اولاد کو اپنے سے دور ہوتا دیکھ تڑپ اٹھے

حمنہ -----؟؟؟ کہاں ہے وہ ----- کہاں ہے میری بیٹی -----؟؟

حمنہ کا نام لیتی ثمال اپنے کمرے سے باہر نکلی تھی اور پوری حویلی میں چکر لگاتی وہ حمنہ کے سامنے کھڑی دوڑتے ہوئے آئی تھی اور اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا

میں تمہیں اسکے حوالے نہیں کروں گی ------ کبھی بھی نہیں کروں گی----- تم میری بیٹی ہو میری جان ------ صرف میری ------ تمہیں اپنا مانا ہے میں نے اور اب یہ رشتہ تب تک نہیں ٹوٹے گا ------ جب تک میری یہ سانسیں چل رہیں ہیں

چاہے تمہارے لئے مجھے کسی بھی حد تک کیوں نہیں جانا پڑے میں جاؤں گی مگر تمہیں اسکے حوالے نہیں کروں گی ------

exponovels

ثمال اسے بے تحاشہ چومتی بڑبڑائے جارہی تھی

آہستہ آہستہ اسکی آواز دھیمی ہوتی گئی اور پھر بلکل بند ہو کر وہ اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ ایک طرف لڑک گئی تھی

۔۔۔۔۔ حمنہ اسکے سینے پر گری اسکی طرف دیکھ رہی تھی جو آنکھیں بند کئے بے ہوش ہو چکی تھی

ثمال۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟

حامد اسے گرتا دیکھ دوڑتا ہوا اسکے پاس آیا تھا اور ڈاکٹر کا ملازمہ کو کہہ کر اسے لئے روم کی طرف گیا تھا جاناں حمنہ کو اپنی گود میں اٹھاتی اسکے پیچھے گئی تھی۔

---

exponovels

محند حویلی سے نکل کر بے مقصد سڑک پر گاڑی دوڑا رہا تھا اسے شمائل کے نوٹس بھیجنے پر شدید طیش آیا ہوا تھا اسکا دل کر رہا تھا کہ وہ جاکر شمائل کے منہ پر تھپڑوں کی برسات کردے ۔۔۔۔۔ اسکی ہمت بھی کیسے ہوئی محند کو عدالت سے نوٹس بھجوانے کی ۔۔۔۔۔۔

اسے کیا لگتا ہے کہ میں اتنی آسانی سے اسکی یہ خواہش پوری ہونے دوں گا ۔۔۔۔۔۔؟؟؟

سپیڈ بڑھاتا محند زہرخند ساچسوچ رہا تھا

فون کی بیل پر اس نے اپنی بائیں طرف نظر ڈالی ۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکرین پر شمائل کا نمبر دیکھ کر اسکی رگیں تن گئیں تھیں ۔۔۔۔۔۔ گاڑی کو ایک جھٹکے سے روکا تھا اس نے فون نکال کر اسکی اسکرین کو لال آنکھوں سے گھور نے لگا جیسے یہ شمائل ہی ہو ۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

محند جب سے پاکستان آیا تھا تب سے شمائل اسے کونٹیکٹ کرنے کی کوشش میں تھی اس سے ملنے بھی آئی تھی مگر اسے کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا اسے۔۔۔۔۔۔ پھر اسی لئے اس نے حمنہ کو واپس لینے کا کیس کر دیا تھا اس پر تاکہ وہ محند کی دکھتی رگ کو دبا کر اسے حاصل کرسکے جانتی تھی چاہے ثمال اس سے الگ ہی کیوں نہ ہوجائے وہ پھر بھی اس سے شادی نہیں کریگا

کیسے ہو مائے ڈیئر ایکس ہزبینڈ۔۔۔۔۔۔؟

شمائل کی کھنکتی ہوئی آواز سپیکر سے نکلی تھی

بکواس بند کرو ۔۔۔۔۔

محند اسکے ایکس ہزبینڈ کہنے پر غرایا تھا

exponovels

اوہ۔۔۔۔ تمہیں بھی اچھا نہیں لگتا نہ یہ ورڈ "ایکس".....؟ہے نہ ۔۔۔۔؟تو ایسا کرتے ہیں کہ اس ورڈ کو ہی ختم کر دیتے ہیں ۔۔ کیسا ہے اچھا ہے نہ یہ۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے نوٹس بھجوانے کی ۔۔۔۔۔ تمہیں یہ خیال بھی کیسے آیا کہ تم مجھ سے حمنہ کو لے بھی سکوگی ۔۔۔ یو۔۔۔۔

محند اسکی بات کو اگنور کرتا چلایا تھا۔۔۔ بہت مشکل سے اس نے خود کو کچھ غلط کہنے سے روکا تھا

کیسا لگا سرپرائز ۔۔۔۔؟؟ یقینا" پسند آیا ہوگا ۔۔۔

بھاڑ میں گیا تمہارا سرپرائز تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں تمہیں جیتنے دوں گا ۔۔۔۔ محند ہوں میں ۔۔۔۔ محند ۔۔۔۔۔۔ آج تک مجھے کوئی بھی نہیں ہرا سکا

exponovels

ہمیشہ جیتا ہوں میں ---- تو تم کیسے سوچ سکتی ہو کہ تم جیسی معمولی سی عورت مجھے ہراپائے گی -------

ہا ہا ہا ہا------- محمد ڈئیر ------- تم اس بار لازمی ہاروگے مائے لے بی-----

مان------!

شمائل اس وقت پارلر گئی ہوئی تھی منہ پر ماسک لگائے وہ دھیرے سے بولی تھی

ناممکن-------!

ممکن ہوگا ڈئیر ----- ممکن ہوگا کیونکہ تمہارے ملک کی عدالت خود اتنی چھوٹی بچی کو اسکی ماں کے حوالے کرے گی اور تم یہ بات خود بھی جانتے ہو محمد ڈئیر ------ لیکن اگر تم ایسا نہیں چاہتے تو میں خود ہی اسکا حل بھی بتا دیتی ہوں ------ شمائل ایک پل کے لئے رکی تھی مگر جب دوسری طرف محمد کچھ نہ بولا تو اس نے بات جاری رکھی----

exponovels

اگر تم مجھ سے شادی کرلو تو میں یہ کیس واپس لے لوں گی پھر ہم دونوں مل کر اپنی بیٹی کی پرورش کریں گے

شمائل سکون سے بولتی اب اسکا ری ایکشن سننا چاہتی تھی

تمہیں تو میں دیکھ لوں گا -----

محند اسکی بکواس پر بولتا فون کاٹ گیا تھا

شمائل بند کال کو دیکھتی ہنستی چلی گئی

---

exponovels

فکر کی کوئی بات نہیں بس ایسی حالت میں ایسی کنڈیشن ہو جاتی ہے اور یہ بہت ویک بھی ہیں تو ان کے کھانے پینے کا خاص خیال رکھنا ہے آپ نے اور یہ چند دوائیاں لکھ رہی ہوں میں یہ انہیں کھلا دیجئے گا ------

ڈاکٹر پیشہ ورانہ بولتیں اسے حیرت میں مبتلا کر گئیں تھیں حامد انہیں چھوڑتا واپس روم میں آیا تھا جہاں ثمال انجیکشن کے زیر اثر سو رہی تھی

او گاڈ ---- جاناں ---- جاناں ---- جاناں ---- میں بہت خوش ہوں ---- بہت بہت بہت خوش ہوں تم جانتی ہو میں مامو پلس چاچو بننے والا ہوں---

حامد جاناں کو گود میں اٹھائے گول گول گھماتے ہوئے خوشی سے بولا

exponovels

واقعی حامد ----- یہ تو بہت خوشی کی بات ہے اس لحاظ سے تو میں بھی مامی پلس چاچی بننے والی ہوں----

جاناں نے سنا تو وہ بھی اسکی گود سے اترتی خوشی سے بھرپور لہجے میں بولی تھی

اتنی ٹینشن کے ماحول میں اس گڈ نیوز نے انہیں سکون پہنچا دیا تھا

جب محند کو پتہ چلے گا تو وہ کتنا خوش ہوگا نہ ----؟؟؟

جاناں سوئی ہوئی حمنہ کو ثمال کے ساتھ لیٹا دیکھ کر تجسس سے بولی تھی

حامد کے مسکراتے لب یکدم سکڑے تھے

exponovels

محمد --------

وہ تو اپنی پہلی بیٹی کی پیدائش پر خوش نہیں ہوا تھا تو کیا اس بار بھی نہیں ہوگا ---؟؟

کیا--------؟؟

حامد خود سے بولتا جاناں کے متوجہ کرنے پر ہوش میں آیا تھا اور یہ خبر بی بی جان کو سنانے کی غرض سے جاناں کو ثمال کا دھیان رکھنے کا بول کر بی بی جان کے روم چلا گیا تھا

بی بی جان میں کب سے نوٹ کر رہا ہوں کہ آپ نے آج کل اس جگہ کو ہی اپنا ہجرہ بنا لیا ہے نہ زیادہ بولتی ہیں نہ کھاتی پیتی ہیں ----- یہ سب کیا ہے -----؟؟

exponovels

حامد روم میں آیا تو ملازمہ کھانے کی بچی ہوئی ٹرے اٹھائے روم سے جا رہی تھی جسے دیکھتا حامد ان سے خفگی سے بولا تھا

تم لوگوں کو کیا گے میں جیوں یا مروں -----؟؟

بی بی جان سنجیدہ سا بولتیں اپنا رخ موڑ گئیں تھی

لا حولا ولا قوت---------

کیسی باتیں کر رہیں ہیں آپ بی بی جان ---؟؟

حامد کا تو دل ہی دہل گیا تھا

exponovels

تو کیسی باتیں کروں جب بچے خود سے ہی فیصلے کرکے اس پر عمل کرنے لگ جائیں اور مجھ سے پوچھنا تو دور بتانا بھی ضروری نہ سمجھیں------

بی بی جان نم آواز میں بولیں ----- انہیں گہرا دکھ پہنچا تھا کہ وہ یہاں دکھ سے آدھی ہو رہیں تھیں اور یہ لوگ اپنا ہی پلین بنائے اس پر چل رہے تھے اگر وہ انکی باتیں نہ سنتیں تو انہیں کب پتہ چلنا تھا

مطلب آپ کو سب معلوم ہوگیا ہے -----؟؟

جسکا اسے ڈر تھا وہی ہوا تھا بی بی جان کو دکھی دیکھ کر حامد اپنا سر جھکا گیا

بی بی جان ثمال آپ کے خفا ہونے پر دلبرداشتہ ہوگئی تھی اور پھر اس نے دراب خان کے بارے میں انہیں بتایا کہ کیسے وہ ثمال کو ملا اور کیا کیا جھوٹ گھڑا تھا

exponovels

بی بی جان یہ سن کر آگ بگولا ہو گئیں

اللہ غارت کرے اس خبیث کو ظلم ہم پر کیا اس نے اور اب مظلوم بننے کی کوشش کر رہا تھا یہ سفاک انسان -------

بی بی جان وہی تو دیکھیں آپ کو کتنا غصہ آیا اگر ثمال آپ کے سب بتا نے اور اسکی والدہ کی آپ کے ساتھ باتیں نہ سن لیتی تو شاید دراب خان کی باتوں میں آجاتی --- وہ تو اچھا ہوا کہ پارلر سے واپسی پر وہ اپنے والدین کے گھر ان سے ملنے چلی گئی اور پھر اس نے آپ دونوں کی باتیں سنیں وہ بہت ٹوٹ چکی تھی بی بی جان یہ سب اسکے لئے بہت بڑا تھا کہ وہ جن کو اپنے والدین مانتی آئی تھی وہ اسکے والدین تھے ہی نہیں بلکہ اسکے والدین تو ظالم تھے قاتل تھے -------

بی بی جان اس انکشاف پر حیران رہ گئیں

exponovels

پھر بس جب وہ گھر آئی تو اس نے محند کو قسمیں وعدے دے دے کر اسے اس پلین میں راضی کیا کیونکہ محند نے اس بتا دیا تھا کہ دراب خان کے پاس وہ فائل ہے جو یہ ثابت کردے گی کہ سلطان خاندان کا قاتل دراب خان اور اسکے بیٹے تھے تو پھر وہ آپ پر یہ ثابت کرنے کے لئے کہ وہ بے شک دراب خان کا خون ہے مگر وہ

آپ کے ساتھ ہے اسی لئے اس نے وہاں جاکر وہ فائل لانے کا پلین بنایا تھا۔۔۔۔ محند تو راضی ہی نہیں ہو رہا تھا بی بی جان لیکن ثمال کی ضد اور بار بار رونے سے تنگ آکر اس نے اسے صرف تین یا چار دن تک وہاں رہنے کی اجازت دی تھی کیونکہ اس سے زیادہ وہ اسے وہاں چھوڑ نہیں سکتا تھا

بی بی جان ثمال کا خیال سن کر تھوڑی شرمندہ بھی ہوئیں تھیں کیونکہ انکے اکھڑے برتاؤ کی وجہ سے ہی تو ثمال کو لگا تھا کہ وہ اس سے اب نفرت کرنے لگیں ہیں کیونکہ وہ دراب خان کا خون تھی

exponovels

پھر وہ آپ کی چڑیل شمائل ایکس بہو کی تشریف آوری ہوگئی جو انکے بیچ لڑائی کا موقع دے گئی جس سے محند اسے گھر سے نکال چکا تھا یہ جانتے ہوئے کہ دراب خان کا آدمی ثمال پر نظر رکھے ہوئے تھا تو بس پھر آگے یہ ہوا کہ سارے کئے کرائے پر پانی پھر گیا

حامد انہیں مزید بتاتا پر تجسس سا بولتا رک گیا

کیا مطلب کیا ہوا------؟؟؟

پھر یہ کہ -------- حامد انہیں ساری بات بتاتا چلا گیا اور بی بی جان منہ پر ہاتھ رکھتی حیرت سے سننے لگیں تھیں

اللہ----- یہ تو بہت برا ہوا ------

exponovels

بی بی جان کو بھی سب سن کر بہت دکھ ہوا تھا اور محند پر غصہ بھی کہ شمائل کا سارا غصہ اس نے ثمال پر نکال دیا --- ٹھیک ہے اس سے غلطی ہوگئی بچی ہے وہ ---- اسکے لئے یہی کافی ہونا چاہیے تھا کہ وہ اپنی جان جوکھم میں ڈال کر وہاں گئی تھی صرف اسکے لئے اور اسی نے اسے بے عزت کردیا

حامد نے انہیں وہ سب بتا دیا جو اسے محند سے معلوم ہوا تھا

ہمممم-------

بی بی جان آپ یہ چھوڑیں آپ کو میں بتا نے کیا آیا تھا اور بتا کیا رہا ہوں ------

حامد کچھ یاد آنے پر خوشی سے انکے برابر آکر بیٹھا تھا

بی بی جان آپ پھر سے پردادی بننے والی ہیں --

exponovels

حامد نے انہیں آخر سرپرائز دے ہی دیا تھا

کیا ------ واقعی ----- چلو یہ بھی اچھا ہوا کہ تم بھی باپ کے عہدے ہر فائز ہونے جارہے ہو

بی بی جان اسکے سر پر ہاتھ پھیرتی خوشی سے چور بولیں تھیں

ارے ہمارے ایلے نصیب کہاں ابھی-------

حامد دکھی لہجے میں بولتا بی بی جان کو چونکا گیا

کیا مطلب تم نہیں تو پھر --------؟

exponovels

کیا------؟؟؟

مطلب محند اور ثمال---------؟؟

بی بی جان سے خوشی میں کچھ بولا ہی نہیں جارہا تھا

جی بی بی جان آپ سہی سمجھیں -----

حامد ان کے شک پر یقین کی مہر لگاتا اس بات کی تصدیق کر گیا تھا

بی بی جان خوشی سے بھریں تشکر سے سجدے میں چلی گئیں

exponovels

محند جب گھر لوٹا تو رات کے بارہ بج رہے تھے شمائل سے فون کال پر بات کرنے کے بعد وہ سیدھا مشہور اور مہنگے ترین لائیر کے پاس گیا تھا جہاں اس نے امید تو بہت دلائی مگر اس نے بھی وہی بات کی تھی کہ قانون کے مطابق اتنی چھوٹی بچی ماں کے پاس ہی جاتی ہے ---- جسے سن کر محند اسے سرد انداز میں دھمکاتا یہ باور کروا آیا کہ اگر وہ یہ کیس ہارا تو اسکا کیریئیر تباہ کردے گا

محند روم میں داخل ہوا تو خالی کمرہ اسے منہ چڑا رہا تھا

اندر آتے ہی اسے اپنی کی گئی ثمال پر زیادتی یاد آئی تھی مگر ابھی بھی اسکا غصہ اترا نہیں تھا اور وہ ثمال کا یوں روم سے چلے جانے پر اپنی انا کا مسئلہ بناتا واشروم گھس گیا تھا

exponovels

ثمال کو جیسے ہی ہوش آیا اور جب حامد نے اسے خوشخبری کے بارے میں بتایا تو وہ خاموش سی ہوگئی اس نے اس خبر پر کوئی رد عمل نہیں دیا تھا بلکہ حامد کو منع کردیا تھا کہ وہ ابھی یہ بات محند کو نہیں بتائے گا اور پھر وہ حمنہ کو گود میں اٹھائے گیسٹ روم میں شفٹ ہو گئی تھی اور اب جب اسے محند گاڑی کا ہارن سنائی دیا تو ایک بار پھر سے اسے وہ سب یاد آیا تھا جو محند نے اس سے زہر اگلا تھا ایک بار پھر سے اسکی آنکھیں برسنا شروع ہوگئیں تھیں ------

ناراض سہی لیکن اسے یہ کہیں امید تھی کہ وہ اسے منانے آئے گا لیکن جب سوئی نے تین کا ہندسہ پار کیا تو ثمال ایک فیصلہ کرتی پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی

ساری رات ثمال نہیں سو سکی تھی فجر کی نماز پڑھنے کے بعد کہیں جاکر اسکی آنکھ لگی تھی اور اب حمنہ کے زور زور سے رونے کی آواز پر اس کی آنکھ کھلی تھی

exponovels

گھڑی کی طرف نگاہ کی تو دس بج رہے تھے ۔۔۔۔ثمال حمنہ کو گود میں اٹھاتی کمرے سے باہر نکلی تھی اور کچن میں آکر اسکا فیڈر تیار کرنے لگی

باجی جی مجھے دے دیں میں بنا دیتی ہوں

ملازمہ اسکے پاس آتی اس سے بولی تھی

نہیں تم رہنے دو میں خود کر لوں گی ۔۔۔۔۔ باقی سب نے ناشتہ کرلیا ۔۔۔۔۔۔؟؟

ثمال اسے کہتی فیڈر پر نپل چڑھاتی حمنہ کے منہ میں ڈال کر اس سے پوچھنے لگی

جی باقی سب نے تو کر لیا مگر مخند صاحب بنا ناشتہ کئے چلے گئے

exponovels

کہاں گئے ------؟؟

سرسری سا پوچھتی ثمال حمنہ کو لئے چیئر پر بیٹھی گئی

حمنہ منہ میں فیڈر لئے اسے دیکھ مسکرائی پھر اپنے سابقہ کام میں مصروف ہوگئی

ثمال اسکی معصوم سی حرکت پر بے ساختہ مسکرائی تھی اور اسے چومتی ملازمہ کی طرف متوجہ ہوئی تھی

جی وہ تو نہیں پتہ ----- مگر اچھی طرح تیار ہو کر گئے تھے وہ جیسے کسی تقریب میں جارہے ہوں

exponovels

ملازمہ اسے رازداری سے بتاتی اسکے پاس آکر بیٹھی تھی

ہمم ----- تم اپنا کام کرو ----

ثمال اسے اپنے پاس بیٹھتا دیکھ کوفت سے بولتی اٹھ گئی تھی کہ اب اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اسکی چغلیاں سنتی

ثمال حمنہ کو لیکر لاؤنج میں آگئی اسے کارپٹ پر بٹھا کر اس نے خالی فیڈر ٹیبل پر رکھا اور اسکے کھلونے لانے چلی گئی

اسکے سامنے سارے کھلونے پھیلائے اور اسکے ساتھ کھیلنے لگی ------ مقصد خود کو مصروف رکھنا تھا کہ اسکا دھیان محند کے خیالوں سے ہٹ سکے ------

exponovels

میلا بے بی. ---------- یہ دیکھو یہ کیسے گھوم رہا ہے ----- ثمال اسکے ساتھ بچی بنی اسکے ساتھ کھیلنے میں مگن تھی کہ بی بی جان ہاتھ میں چھڑی پکڑے ان دونوں کو دیکھتیں لاؤنج میں آکر بیٹھ گئیں تھیں

اٹھ گیا میرا بچہ -------؟

حمنہ کو دیکھتی بی بی جان ثمال سے بولی تھیں

جی بی بی جان ------- ابھی ہی اس کو فیڈر پلایا ہے ------

دھیرے سے انہیں کہتی وہ ان سے فاصلے پر صوفے پر بیٹھی تھی

تم نے ناشتہ نہیں کیا ------؟؟

exponovels

اسکے زرد چہرے کو دیکھتیں بی بی جان بولیں تمھیں

دل نہیں کر رہا -----

دل کر رہا ہے یا نہیں کرہا --- تمہیں پھر بھی کھانا پڑے گا وقت پر کیونکہ اب تمہارے ساتھ ایک اور جان بھی جڑ چکی ہے جسے میں بلکل بھی بھوکا نہیں رہنے دوں گی اور حمنہ کو بھی تم سنبھالتی ہو ------ اس طرح تو تم مزید کمزور ہوجاؤ گی ----- بس میں ناشتہ یہیں منگواتی ہوں تم ابھی میرے سامنے کروگی بلکہ میں خود تمہیں اپنے ہاتھوں سے ہی کھلاتی ہوں

بی بی جان نے اسے پیار بھری ڈانٹ پلاتے ہوئے ملازمہ کو اسکے لئے ناشتہ لانے کا کہا

ثمال نے سوچا کہ شائد حامد بھائی نے انہیں اس خبر ہے بارے میں بتایا ہو

exponovels

ناشتہ آنے پر بی بی جان اسے اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کرانے لگیں ثمال اتنے دنوں بعد انہیں اپنے لئے پیار جتاتے دیکھ آبدیدہ ہوگئی اور انکی گود میں سر رکھ کر رونے لگی

بی بی جان کی آنکھیں خود بھی نم ہوگئیں تھیں

رو لو بچے رو لو اس طرح تمہارا کچھ بوجھ ہلکا ہوجائے گا

اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ آزردہ سی بولتیں صوفے سے ٹیک لگا گئیں

بی بی جان سب کچھ خراب ہوگیا------ سب کچھ ---- پھر سے وہیں آکر کھڑی ہوگئی ہوں میں جہاں سے شروعات کی تھی

exponovels

ثمال کا دل کر رہا تھا وہ ساری عمر انکی آغوش میں ہی سر رکھ کر گزار دے

سب ٹھیک ہوجائے گا بچہ ------ سب ٹھیک ہوجائے گا اللہ پر یقین رکھو -----

بی بی جان میں اپنے گھر جانا چاہتی ہوں ---- کچھ وقت انکے پاس رہ کر اپنی آزاد اور بے فکر زندگی کو پھر سے جینا چاہتی ہوں -----

ثمال انکا ہاتھ پکڑتی التجا کرنے لگی

ضرور بیٹا جب جانا ہو ڈرائیور کو بول دینا وہ تمہیں چھوڑ دے گا

جی ----- میں حمنہ کو بھی اپنے ساتھ لے کر جاؤں گی بی بی جان------

exponovels

ثمال نے انہیں یہ بھی بتا دیا کہ وہ حمنہ کو لازمی اپنے ساتھ لے کر جائے گی

ٹھیک ہے بیٹا لے جانا مگر تمہیں مجھ سے وعدہ کرنا ہوگا کہ تم اپنا پورا دھیان رکھوگی

جی رکھوں گی ----- وہ بی بی جان آپ سے ایک بات کرنی تھی مجھے -----

ثمال ان سے کچھ کہتے رکی تھی

کہو نہ بیٹا رک کیوں گئی

آپ------ آپ یہ بات کہ میں ------- میری حالت کے بارے میں انہیں کچھ نہیں بتائیں گیں

exponovels

ثمال جھجھکتے ہوئے نظریں جھکائے بولی تھی

بی بی جان نے ایک تھکی ہوئی سانس خارج کی تھی

ٹھیک ہے ----- میں اسے کچھ نہیں بتاؤں گی ---- میں نہیں جانتی تم نے کیا سوچا ہے مگر بیٹا اتنا ضرور کہوگی کہ جو بھی کرنا سوچ سمجھ کر کرنا اکثر ہم غصے اور غم میں غلط فیصلے کر بیٹھتے ہیں اور بعد میں ہمیں پچھتاوے گھر لیتے ہیں جس میں ساری زندگی تکلیف میں گزر جاتی ہے

بی بی جان اسے سہولت سے سمجھاتے ہوئے بولیں تھیں کہ وہ مخند پر غصہ ہونے کی وجہ سے نادانی میں کوئی غلط قدم نہ اٹھالے

ثمال بس خاموشی سے انکی بات سنتی گئی

exponovels

ثمال اپنے گھر آچکی تھی محند کے روم میں اسکی کچھ چیزیں رہ گئیں تھیں جنہیں لینے کے لئے اسے اسکے کمرے میں جانا پڑا ورنہ وہ وہاں کی طرف اپنا رخ بھی نہ کرتی ------

یہاں آکر جب اسکی نظر فائل پر پڑی تو ایک بار پھر سے محند کے الفاظ اس کے کانوں میں سنائی دینے گے تھے ----- وہ فائل اٹھا کر اس نے ایک بار پھر کھولی تھی جیسے امید ہو کہ یہ ثبوتوں والی فائل نکلے گی مگر ایسا کہاں ممکن تھا وہ فائل پروجیکٹ کی ہی فائل تھی

بیزاری سے اس نے وہ فائل پٹخی تھی اور اپنا رخ وارڈروب کی جانب موڑا تھا مگر پھر پھرتی سے واپس مڑ کر اس نے ٹیبل سے فائل اٹھا کر اسے کھولا تھا اور پڑھنے کی کوشش کرنے لگی

حیرانی سے اسکی آنکھیں ابل پڑیں تھیں

exponovels

یہ --------- یہ کیا ہے------؟؟؟

ایسے کیسے ہوسکتا ہے--------؟؟

بار بار اس نے فائل پر موجود اس نام کو دیکھا مگر وہ نام ہر بار وہی نکلتا جو اس نے پہلے دیکھا تھا

اسکا مطلب کہ ----------

ہم نے پہلے غور کیوں نہیں کیا------؟

فائل ہاتھ میں لئے ٹمال دوڑنے کے سے انداز میں حامد کے روم چلی گئی تھی

exponovels

ثمی بیٹا ---------؟

ثمال اچانک اماں کے پکار نے سے ہوش کی دنیا میں لوٹی تھی

بیٹا حمنہ بچی کب سے رو رہی ہے جاؤ اسے بھوک لگی ہوگی جاکر سے فیڈر بنا کردو ----

اماں نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا تھا اور ثمال مسکراتی ہوئی فیڈر بنا نے چلی گئی

اتنے دنوں بعد اماں کی ڈانٹ سن کر اسے بہت اچھا لگا تھا

اس نے گھر میں کسی کو بھی یہ پتہ چلنے نہیں دیا تھا کہ وہ حقیقت سے واقف ہے ----- وہ ویلے ہی جینا چاہتی تھی بنا کسی جھجھک کے ----- انکی ڈانٹ لاڈ اور پیار میں

exponovels

------ اور نہ ہی اس نے اپنی کنڈیشن کے بارے میں بتایا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اماں نے فٹ سے محند کو فون کھڑکا دینا ہے

حمنہ کو دودھ پلانے کے بعد وہ اسے سلاکر کمرے میں لٹاآئی تھی اور اب اماں سے ضد کرنے شروع ہو گئی

یہ کیا بات ہوئی ثمی اب تو شادی شدہ ہے اور ایسے کام تجھے اب زیب نہیں دیتے حد ہوگئی بھئی بھلا سلطان خاندان کی بہو یوں گلی محلے میں اچھلتے کودتے اچھی گے گی ----- بی بی جان کو پتہ چلا نہ تو وہ بہت خفا ہوں گی

اماں اسے ڈانٹتیں بھنڈی کو دھونے کے بعد اب دھوپ میں رکھ کر اسکا پانی خشک کرنے لگیں

اماں مجھے نہیں پتہ بس میں جارہی ہوں آپ حمنہ کا دھیان رکھنا ----- چل ببلو-------

exponovels

ثمال چھپ کے باتیں سنتے ببلو کو کہتی اسکے ساتھ گلی کے نکڑ پر چلی گئی جہاں پر وہ گلی ڈنڈا کھیلتی تھی

اماں بس اسے روکتی ہی رہ گئیں تھیں

جھلی ہی رہے گی یہ ساری زندگی----

اس نے ببلو سے کہہ کر اپنے سارے دوستوں کو اکھٹا کر لیا تھا اور اب وہ سب کھڑے اسے ویلکم کرنے کے بعد کھیلنا شروع ہوگئے تھے

ایک عرصے بعد اس گلی میں پھر سے ثمی کا شور ہوا تھا کہ سب اپنے گھروں سے جھانک جھانک کر اسے ان مشٹنڈوں سے گلی ڈنڈا کھیلتے دیکھ اپنے منہ پر ہاتھ رکھے حیرانی سے چہ مگوئیاں کرنے لگے ---- ثمال ان سے بے پرواہ اپنی ہی مستی میں گم کھیل رہی تھی

exponovels

محند شام کے چھ بجے حویلی واپس آیا تھا اور آتے ہی وہ اپنے روم میں جا کر بند ہوگیا

حامد کو جب اسکے آنے کا پتہ چلا تو وہ اسکے روم کا دروازہ ناک کرکے اندر داخل ہوا

اگر تم فری ہو تو کچھ بات کرنی ہے میں نے ----؟؟

نہیں--------

دو ٹوک جواب پر حامد کی تیوری چڑھ گئی

exponovels

اتنا سن لو کہ تمہاری بیوی اور بیٹی گھر سے جا چکی ہیں -------

حامد نے دیکھا کہ اسکی بات پر محند ویسے ہی اوندھے منہ لیٹا رہا کوئی رد عمل نہیں دیا تو وہ اس پر سلگتی ہوئی نگاہ ڈال کر دروازہ ٹھاہ سے بند کرتا چلا گیا

اسکے جانے کے بعد محند جھٹکے سے اٹھا تھا نیم اندھیرے میں اسکا سائیہ دیوار پر پڑ رہا تھا

ٹھاہ کی آواز سے لیمپ زمین پر گرا تھا اور گر کر چکنا چور ہوگیا

انا میری بھی ہے ثمال محند سلطان------- اب تم خود آؤگی نہیں تو رہنا ساری عمر وہیں ------

دونوں نے اپنے اوپر انا کا خول چڑھالیا تھا جو انکے رشتے کو دیمک کی طرح چاٹنے کے در پہ تھا

exponovels

محند بیٹا کورٹ کی تاریخ کب کی ہے؟؟؟

ثمال کو گئے ایک ہفتہ ہوچکا تھا محند خود کو کام میں بزی کئے ہر شے سے بے نیاز سا پھر رہا تھا

آج بھی کہیں جاکر وہ ناشتے کی ٹیبل پر آیا تو بی بی جان نے اس سے پیشی کے بارے میں پوچھا تھا

کل ہے------

exponovels

دو لفظی جواب دیتا محند آملیٹ ختم کر کے منہ پوچھتا جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا

محند ثمال کو کب لاؤ گے گھر ۔۔۔۔۔ اتنے دن ہوگئے ہیں اسے گئے لانا تو دور تم نے تو یہ بھی نہیں پوچھا کہ وہ گھر سے اتنے دنوں سے کہاں غائب ہے ۔۔۔ کیوں گئی ہے ۔۔۔۔۔ تم تو بس اپنے کام میں ہی بزی ہو ہر وقت ۔۔۔۔۔۔ محند تم پھر سے پرانے والے محند بن چکے ہو ۔۔۔۔۔۔۔ ثمال سے شادی کے بعد تم میں کچھ تبدیلیاں آئیں تھیں لیکن اب پھر سے تم اپنے اسی پرانے خول میں بند ہوچکے ہو ہر وقت کام کام اور بس کام ہی تمہارے سر پر چڑھا رہتا ہے ۔۔۔۔۔۔ ایلے کیوں کر رہے ہو بیٹا ۔۔۔۔ اب بس کرو یہ ناراضگی اور جاکر لے آؤ اسے واپس ۔۔۔۔

محند نے ایک نظر بی بی جان کی طرف دیکھا اور اپنے کوٹ کی جیب سے ایک کاغذ نکال کر انکے ہاتھ میں تھمایا

یہ کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔؟؟

exponovels

بی بی جان اسکو ہاتھ میں لئے اس سے پوچھنے لگیں

محند نے صرف مسکراہٹ سے کام لیا

بی بی جان اسکی طنز بھری مسکان کو تشویش سے دیکھتی اس کاغذ کو کھولتی پڑھنے لگیں

خلع کے کاغذ --------؟؟؟

بی بی جان کو لگا انکے سر پر حویلی کی پوری چھت آن گری ہو ---

جی---آپ کی بہو نے کل ہی بھجوائیں ہیں یہ کاغذ ------ اچھی طرح سے دیکھ لیجئے ان کو اور دوبارہ مجھ سے اسکے فیور میں کچھ مت کہیے گا

exponovels

سرد انداز میں کہتا محند اپنا کوٹ درست کرتے گاڑی میں بیٹھتا نکل گیا تھا

اور بی بی جان اسکے جاتے اس کاغذ کو پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھنے لگیں

ثمال اپنے چند دوستوں کے ساتھ آج کھیتوں میں آئی ہوئی تھی اور ان سب کے ساتھ مل کر ایک دوسرے پر پانی گراتی مزے سے یہاں وہاں گھوم رہی تھی

ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں نے اسکے اعصاب پر بہت اچھا اثر چھوڑا تھا اپنے اندر تک سکون محسوس کرتی ثمال نے اپنی آنکھیں موندیں ہی تھیں کہ اس پر کسی نے پانی کی چھینٹیں ماری تھیں-----

ثمال نے آنکھیں کھولیں تو سامنے گلو کھڑا دانت نکالتا اس پر ہنس رہا تھا

exponovels

وہ اس سے دو سال چھوٹا تھا اور ہر دفعہ اسکی ٹیم میں رہتا تھا

ٹھہر گلو کے بچے تجھے میں ابھی بتاتی ہوں

ثمال اسکے پیچھے لپکی تھی

گلو آگے بھاگ نکلا

دور کھڑی گاڑی میں بیٹھا محند اس منظر کو انگارہ آنکھوں سے دیکھ رہا تھا

پھر اس نے گاڑی سٹارٹ کی تھی اور فل سپیڈ پر چھوڑتا اسی طرف بڑھادی۔۔۔۔

exponovels

ثمال اب گلو کو پکڑ چکی تھی اور اسکا کان مڑوڑتی ہنس رہی تھی اور وہ ہائے ہائے کرتا اسے کان چھوڑنے کی التجا کر رہا تھا

اچانک سے اسکے سائیڈ سے تیز رفتار میں گاڑی گزری تھی اور سائیڈ پر کھڑا سارا گندا پانی ان دونوں پر اچھالتی یہ جا وہ جا ہوچکی تھی

ثمال حیرانی سے پھٹی آنکھوں سے محند کی کار کو جاتا دیکھنے لگی جو ابھی ابھی اسکی کیا سے کیا حالت بنا گئ تھی

سر سے پیر تک کیچڑ میں لتھڑی وہ گلو کو دھکا دیتی محند کو کوستی ہوئی گھر گئی تھی کہ اب اس حال میں وہ دیکھنے کے قابل بھی نہیں رہی تھی

---

exponovels

تو اسکا مطلب وہ لڑکی سب ڈرامہ کر رہی تھی اور ہم سب یہ سمجھنے گے کہ وہ ہمارے اشاروں پر چل رہی ہے بلکہ اشاروں پر تو ہم اسکے چل رہے تھے

ڈیڈ ----سو واٹ ---؟؟

کیا فائدہ ہوا اسے کچھ بھی نہیں ----سارہ اداکاری دھری کی دھری رہ گئی کچھ حاصل وصول نہیں ہوا اسے --------

سلمان اپنے والد کو ٹوکتا بے زاریت سے بولا

اگر وصول ہو جاتا تو ----------؟؟

تو جیسے ابھی کیا تب بھی وصولی چھین لیتے ------

exponovels

سلمان ہاتھوں کو آپس میں مسلتا طنزا" بول کر ہنسا تھا

دراب خان اپنے پوتے کی بات پر مسکرائے تھے

اتنا مت خوش ہوں آپ دونوں --- آپ لوگوں کی ناک کے نیچے سے وہ چھٹانگ بھر لڑکی کیا گل کھلا رہی تھی آپ کو تو کچھ پتہ ہی نہیں چلا ----------

دراب خان کی اس بات پر آنکھیں لال انگارہ ہوئیں تھیں

اسکا جو بھگتان وہ لڑکی بھگتے گی وہ تم سوچ بھی نہیں سکتے میرے نکمے بیٹے------ دراب خان نے بھی کوئی کچی گولیاں نہیں کھیلیں ہیں بدلہ لینا مجھے آتا ہے اور بہت جلد یہ بدلہ سود سمیت لوں گا میں ------

exponovels

دراب خان اپنے نشست سے اٹھتے چادر کو طیش سے جھٹکا دیا جس سے وہ بکھر گئی اور ان دونوں کو کڑی نظروں سے دیکھتے وہاں سے چلے گئے

کیا ڈیڈ آپ بھی نہ کیوں انہیں غصہ دلاتے ہیں ۔۔۔۔ آپ کو نہیں پتہ ہمارے خون میں بدلہ کس قدر دوڑتا ہے ۔۔۔۔۔

سلمان ٹانگ پر ٹانگ رکھتا مغروریت سے بولتا انہیں سلگا گیا تھا

اچھاااااا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پر بیٹا جی ہمارے خاندان کے خون میں کبھی عورتوں کی جی حضوری بھی نہیں پائی گئی جو تم آجکل باخوبی نبھا رہے ہو ۔۔۔۔

طنز کا چیر اچھالا گیا اس پر کہ جس سے وہ فورا" سیدھا ہوتا غصے میں آگیا تھا

کیا مطلب آپکا ۔۔۔۔۔؟؟

exponovels

مطلب ------؟؟ مطلب یہ کہ کیا تمہاری بیوی اپنے پہلے شوہر کی اولاد کو حاصل کرنے کا کیس نہیں کر رہی ----؟ اور تم ---- نامردوں کی طرح اس سے باز پرس بھی نہیں کر رہے ----- اب کیا ہم کسی غیر کے خون کو پالیں گیں ---- ایک تو پہلے ہی تم برتی ہوئی عورت لائے ہو اور اب وہ عورت کسی اور کے وہ بھی ہمارے سب سے بڑے دشمن کی اولاد کی کسٹڈی حاصل کرے گی ---

سلمان اپنے باپ کو خود پر چیختا ہوا سن رہا تھا اور دل ہی دل میں یہ بھی سوچ رہا تھا کہ انہیں کیسے پتہ چلا اس بارے میں ----

ایسا کچھ بھی نہیں ہوگا ----- آپ کو تو فکر کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے میں اپنی بیوی کو خود ہی ہینڈل کر لوں گا

exponovels

سلمان اپنے باپ سے بد تمیزی سے بولتا اپنے روم میں چلا گیا اور یہ پیچھے سر جھٹک کر رہ گیا کہ جس قدر بدتمیز ہے یہ لڑکا ایک عورت نہیں سنبھلتی اس سے---------

سلمان اپنے کمرے میں تن فن کرتا داخل ہوا مگر ہر بار کی طرح شمائل کمرے سے تو کیا گھر سے ہی غائب تھی ----- اسے اپنے ڈیڈ کی بات کہ وہ برتی ہوئی عورت لایا ہے پر تلملا اٹھا تھا --- اسے اپنی بے عزتی محسوس ہوئی تھی

آؤ تم زرا گھر پھر تمہیں بتاتا ہوں میں -------

سلمان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ باہر جائے اور شمائل کو بالوں سے گھسیٹتا ہوا لائے ------

----

exponovels

کیا لگتا ہے ریڈرز کہ ثمال چھوڑ دے گی مخند کو یا پھر اس میں بھی کچھ گڑبڑ ہے ---؟

اور کیا واقعی میں ثمال فائل غلط اٹھا کر لائی تھی یا پھر وہ فائل درست اٹھا کر لائی تھی اگر درست فائل تھی تو فائل گئی کہاں ---؟

کیا کوئی ہے ان کے بیچ جو ماسک چڑھائے سب کر رہا ہے تو کون ہے وہ ----؟

چلو شروع ہو جاؤ سارے تکے لگانے میں -----!

exponovels

ثمال تندور پر روٹیاں لگا رہی تھی کہ ایک دم سے اسے چکر آیا اور وہ فورا" کھڑے سے بیٹھ گئی

اماں چارپائی پر بیٹھیں اسے ہی دیکھ رہیں تھیں ------ وہ کتنے دنوں سے نوٹ کر رہیں تھیں کہ ثمال بجھی بجھی سی رہتی ہے ---- کھانا بہت کھانے لگی ہے حالانکہ پہلے تو اسکی خوراک اتنی تو نہیں تھی ------- اسکے علاوہ انہیں یہ کھٹکا لگا ہوا تھا کہ وہ محند سے لڑ کر یہاں آئی ہے کیونکہ جب سے وہ آئی تھی کبھی بھی انہوں نے اسے محند کے ساتھ ایک بھی بار فون پہ بات کرتے ہوئے نہیں سنا تھا اور نہ ہی محند اس سے ملنے یہاں آیا تھا

ثمال تندور سے روٹیاں اتار کر پلیٹ میں سالن ڈالتی انکے پاس آئی تھی اور انکے پاس بیٹھتی انہیں کھانا کھانے کا کہہ کر خود بھی نوالہ توڑنے لگی

ثمی---- تو کب تک کے لئے یہاں آئی ہے -------؟؟

exponovels

اماں نے نوالہ منہ میں رکھ کر اسے چباتے ہوئے پوچھا

ثمال کا منہ میں جاتا ہاتھ ہوا میں ہی رک گیا تھا

امم------اماں وہ ------ بس کچھ دنوں کے لئے آئی ہوں ------- جب سے ترکی گئی تھی نہ تو تجھے بہت یاد کرتی تھی میں بس انہی دنوں کا بدلہ چکا رہی ہوں میں ایسا ہی سمجھ لے-----

ثمال گڑبڑاتی خود کو نارمل کرتے بولی تھی وگرنہ دل تو اسکا رونے کو چاہ رہا تھا مگر وہ اپنی وجہ سے اماں کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی تو چپکی سادھ لی

اچھاااا---------- تو اپنے شوہر سے بات چیت تو ہوتی ہوگی نہ فون پہ تیری ؟؟-----

exponovels

اماں اسکے چہرے کو جانچتے ہوئے سرسری سا بولیں تھیں

ہا----- ہاں نہ ----- ہوتی ہے نہ ----- کل ہی ہوئی تھی میری ان سے بات رات کو --- زیادہ نہیں ہوتی کیونکہ وہ اپنا سارا کام جو باہر سے یہاں شفٹ کر رہے ہیں تو بس کبھی بھی ہی ہو پاتی ہے

ثمال بہانہ بناتے ہوئے بولی اور جلدی سے کھانا ختم کرنے لگی کہ جلد سے جلد یہاں سے جا سکے تاکہ اماں کے مزید کسی سوال کا جواب نہ دینا پڑے

ثمی ----- ادھر دیکھ میری طرف------

ثمال کا چہرہ ہاتھ سے اپنی طرف موڑا اور غور سے اس کے چہرے کو دیکھنے لگیں

exponovels

کک۔۔۔۔ کیا ۔۔۔۔ دیکھ رہی ہے اماں ۔۔۔؟

ثمال کو لگا کہ اماں کو شائد اس پر شک ہوگیا ہے کہ وہ کچھ ان سے چھپا رہی ہے آخر کو اسکی ماں جو تھیں ۔۔۔ سگی نہ سہی لیکن انہوں نے اسے پالا تو تھا اسکی ایک ایک رگ سے بخوبی واقف تھیں وہ۔۔۔۔۔

تو امید سے ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔؟

اسکی سوچ کے برعکس انہوں نے کچھ اور ہی پوچھا تھا

تمہیں کس نے کہا اماں ۔۔۔۔۔؟ ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ تو بھی نہ کچھ بھی سوچتی ہے۔۔۔۔

ثمال خود کو بے خبر ظاہر کرتی کمال مہارت سے شرماتے ہوئے بولی تھی کہ اماں کو بھی لگا کہ شائد یہ نہ جانتی ہو اس بارے میں کچھ بھی۔۔۔۔

exponovels

تجھے نہیں پتہ ثمی ان معاملوں کا میں سب جانتی ہوں۔۔۔ دیکھ تو سہی کیسی اتری اتری شکل ہوگئی ہے تیری ۔۔۔ میں تو کہتی ہوں کہ ثمی ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں دیکھ لینا میں جو کہہ رہی ہوں نہ وہی ہوگا

اماں پر یقین لہجے میں بولیں تھیں پھر اذان کی آواز آنے پر وہ نماز کے لئے اٹھ کر چلی گئیں اور ثمال نے خود کو ڈھیلا چھوڑا تھا

افففف۔۔۔۔ ایک تو پتہ نہیں ان ماؤں کو کیسے پتہ چل جاتا ہے سب پہلے سے ہی۔۔۔۔

ثمال شکر کرتی اپنے کمرے میں گئی تھی اور ایک نظر حمنہ کو دیکھ کہ وہ سو رہی ہے وہ بھی نماز کی نیت سے وضو کرنے چلی گئی

exponovels

آج کورٹ کی پہلی تاریخ تھی سب کو لگا کہ حمنہ کی کسٹڈی کے لئے جو نوٹس آیا تھا اس کے لئے محند کورٹ گیا ہے مگر یہ تو محند ہی جانتا تھا کہ اس نے کتنی تگ ودود کے بعد اتنے کم وقت میں پھر سے کئی سالوں پرانا بند کیا کیس ری اوپن کروا کر دراب خان کو آگ لگا دی تھی مگر پھر ثبوتوں کے بنا محند انکا کیا بگاڑ سکے گا وہ محظوظ ہو کر اسکی کوششیں دیکھنا چاہتا تھا کہ کیسے وہ ہار کر خود کو بے بس محسوس کرتا ہے

کی جانب سے وکلاء نے بھرپور دلیلیں دی تھیں اور اپنے اپنے کلائنٹ o کورٹ میں دونوں کا پلڑا بھاری رکھنے میں جان لگا دی تھی

جج صاحب نے دونوں کی طرف سے بات سنی اور محند کے وکیل کو ثبوت یا گواہ لانے کا کہا اور پولیس کو مزید تفتیش کی ہدایات دیتے اس کیس کی اگلی پیشی کی تاریخ ایک مہینے بعد کی دی تھی

exponovels

دراب خان اپنی گاڑی کے پاس کھڑا ہوا محند کو دیکھ رہا تھا جو اپنے وکیل سے کچھ بات چیت کرتا ہوا اپنی گاڑی کی طرف آرہا تھا

دراب خان کے ساتھ سلمان اور اسکا بڑا بیٹا صدیق بھی تھا جو محند کو طنز بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا

او ہو دیکھو تو سہی کوئی پریشان ہوگیا ہے ---چچ چچ------- پر کیا کریں ہار تو پھر بھی آنی ہی ہے ----- لیکن فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے مقتول کے وارث ہا ہا ہا ہا------- تمہاری ہار پر ڈھول تاشے بانٹنے ضرور آئیں گے ہم ------ ہا ہا ہا------

محند نے جب دروازہ کھول کر پاؤں اندر رکھنا ہی چاہا تھا کہ اسکے کانوں میں سلمان کے الفاظ پڑے تھے ------ محند وہی رکتا اسکی بات پر خود پر ضبط کے پہرے بٹھاتا اسکی طرف جلاد ینے والی مسکراہٹ لئے بڑھا تھا

exponovels

فی الحال تو میں ڈھول تاشے کی تیاری کر رہا ہوں تاکہ تمہاری بیوی اور تم دونوں کی بہو کی بہت جلد طلاق لینے کے بعد تیسری شادی ہوسکے ------

محند ان سب پر استہزائیہ نظر ڈالتا واپس مڑ چکا تھا مگر اسکی بات سن دراب خان ہتھے سے اکھڑ گئے

یہ کیا بکواس کر کے گیا ہے-----؟؟

دراب خان سلمان کو سخت نظروں سے گھورتا بولا تھا

آپ چلیں بابا حویلی جاکر بتاتا ہوں میں آپ کو سب کچھ---

exponovels

صدیق خان سلمان کو خشمگیں نظروں سے گھورتا انہیں لئے گاڑی میں جا کر بیٹھا تھا

پیچھے سلمان چلتا دل ہی دل میں شمائل کی خبر لینے کی ٹھان چکا تھا جو اسے زلیل کروارہی تھی

یہ کیا کہہ رہے ہو تم صدیق ہوش میں تو ہو نہ کہ پی رکھی ہے ------؟؟؟

یہ لوگ جیسے ہی حویلی پہنچے صدیق خان نے سارا کچھ بتا دیا تھا شمائل کے بارے میں جسے سن کر دراب خان طیش میں آگیا

میں ٹھیک بول رہا ہوں بابا آپ کے پوتے سے ایک عورت نہیں سنبھالی جارہی -----

exponovels

صدیق خان سلمان کی طرف کڑی نظروں سے دیکھتے اس سے بولا تھا

سلمان ۔۔۔۔۔۔۔۔ میں کچھ نہیں جانتا اس مسئلے کو جتنا جلدی ہوسکے ختم کرو ۔۔۔۔۔۔
ایک تو اس نے تمہیں شادی کے بعد سے کوئی بھی خوشخبری نہیں دی ابھی تک
۔۔۔۔۔۔۔ ایک ہی تو پوتے ہو میرے تم ۔۔۔۔۔۔ مجھے وارث چاہیے اس جائیداد کے لئے
۔۔۔۔۔ کیا میں یہ سب کچھ ایلے چھوڑ جاؤں گا ۔۔۔۔۔۔ نسل چاہیے مجھے نسل اگر تم
سے تمہاری ایک بیوی نہیں سنبھلتی تو مجھے بتادو میں ایسی عورتوں کا دماغ ٹھیک کرنا اچھی
طرح سے جانتا ہوں۔۔۔۔

دراب خان کو محند کے منہ سے اپنی بے عزتی برداشت ہی نہیں ہو رہی تھی جسکا سارا غبار
اس نے اس پر نکال دیا تھا

اپنی چادر کو جھٹکتے وہ اس پر سلگتی ہوئی نگاہ ڈال کر جا چکا تھا

exponovels

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس بچی کی کسٹڈی کا کیس کرنے کے لئے ------ کس سے پوچھ کر تم نے یہ قدم اٹھایا بتاؤ مجھے ----- ہاں جواب دو ---- نکمی عورت ------

سلمان جب روم میں آیا تو شمائل ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنی تیاری کو فائنل ٹچ دے رہی تھی سلمان اسے دیکھتے ہی غصے سے اسکی طرف بڑھا تھا اور اسے اپنی طرف موڑتا چلایا تھا

پیچھے ہٹو جنگلی انسان ----- اور یہ تم نے نکمی کسے بولا ہاں ----

میں تم سے پوچھ کر اب ہر کام کروں گی -----

exponovels

شمائل اسے دھکا دیتی خود بھی چلاتے ہوئے بولی تھی

اپنا کیس واپس لو ورنہ میں تمہیں طلاق دے دوں گا

سلمان کو کچھ نہ سوجھا تو اس نے اسے طلاق کی دھمکی دے ڈالی اور اندھا کیا جانے دو آنکھیں کے مصداق شمائل کی تو دل کی مراد بر آئی تھی وہ تو خود اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے سوچ رہی تھی مگر سلمان جیسے شخص سے چھٹکارا حاصل کرنا کہاں اتنا آسان تھا مگر اب جب وہ خود ہی کہہ رہا تھا تو شمائل تو خوشی سے پاگل ہی ہوگئی

تو روکا کس نے ہے دینی ہے تو دیدو اور ویلے بھی تم جیسا شخص صرف گرجتا ہے برستا نہیں ہے تو کہیں اور جاکر یہ ڈینگیں مارو----

exponovels

شمائل نے اپنی خوشی کو قابو کرتے اس کو بڑھاوا دیا تھا کہ وہ غصے میں آکر اس پر عمل کرسکے ------ اسکی بات کا مثبت اثر ہی پڑا تھا جو سلمان نے بنا سوچے سمجھے اسکی خواہش پوری کر ڈالی

اچھاااا ---------- تو ٹھیک ہے میں برس بھی دیتا ہوں ---------

میں سلمان تمہیں اپنے پورے ہوش و حواس میں تمہیں شمائل ---------- طلاق دیتا ہوں ----- طلاق دیتا ہوں------ طلاق دیتا ہوں------

تین الفاظ اس نے اسکے منہ پر مار کر اسے دور جھٹکا تھا اور اسے ساکت چھوڑتا ڈریسنگ روم گھس گیا

شمائل خوشی کے مارے ساکت ہی ہوگئی تھی

exponovels

حویلی میں جب سب کو یہ پتہ چلا کہ مخند کورٹ میں کسٹڈی کے کیس کی بجائے سالوں پرانا کیس کھلواکر اسکی سنوائی پر گیا ہے تو بی بی جان سمیت سب ہی کو حیرت ہوئی تھی مگر پھر مخند کا انتظار کرتے وہ بیٹھ گئے کہ اس سے پوچھیں تو سہی ان سب کو کیوں نہیں کچھ خبر ہونے دی اس نے ----اور ساتھ ہی دعائیں بھی مانگیں کہ سب اچھا اچھا ہو-----

---

اماں نے مخند کو فون کرکے گھر بلوایا تھا ------ وہ جو ابھی ہی گاؤں میں اینٹر ہی ہوا تھا اور حویلی کی طرف جا رہا تھا جب اسکے موبائل پر ثمال کے گھر سے کال آئی تھی اور پھر اماں کے بلانے پر وہ ان سے آنے کا کہہ کر گاڑی کا رخ ثمال کے گھر کی طرف موڑ چکا تھا

exponovels

اماں کے اسے بلانے کا مقصد صرف یہ دیکھنا تھا کہ جو وہمے انہیں ہو رہے ہیں وہ درست ہیں یا غلط تو بس پھر اسے کچھ بات کرنے کی غرض سے گھر ہی بلالیا

اب وہ صحن میں بیٹھی محند کی خاطر داری کر تیں اس سے حال چال پوچھ رہیں تھیں اور ادھر 'ادھر کی باتیں کر رہیں تھیں

محند کو آئے آدھا گھنٹہ ہو نے کو آیا تھا مگر ثمال پھر بھی باہر نہیں نکلی تھی

حالانکہ جانتی ہے کہ میں آیا ہوا ہوں مگر پھر بھی اپنی اکڑ دکھاتی ہے مجھے -------- محند اس سے اور بھی بدگمان ہوتا کچھ سو چتا غصے سے اٹھا تھا اور ان سے ثمال کے بارے میں پوچھ کر اسکے کمرے کی جانب چل دیا

exponovels

ثمال بیڈ پر حمنہ کو لئے اسکے ساتھ مگن تھی کہ جھٹکے کی آواز پر اس نے سامنے دروازے کی جانب دیکھا تھا

آاااااپ----------؟؟

ثمال گھبراتے ہوئے بیڈ سے اتر کر کھڑی ہوئی تھی

کیوں کسی اور نے آنا تھا ----؟؟

سرد لہجے میں اس سے پوچھا گیا

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں------؟؟

exponovels

ثمال اسکی بات کو اگنور کرتی بولی تھی

اپنی بیٹی کو لینے آیا ہوں ----

محند اسے کہتا آگے بڑھا تھا جہاں حمنہ بیڈ پر بیٹھی کھلونوں کے بیچ کھیل رہی تھی جو آج ہی ببلو اسکے لئے لے کر آیا تھا

کیوں لینے آئے ہیں آپ اسے ---- یہ کہیں نہیں جائے گی ----

ثمال ایکدم سے اسکے سامنے آتی اسے بازو سے پکڑ کر روکتی بوکھلا کر بولی تھی

محند نے ایک نظر اپنی بازو پر ڈالی تھی جو ثمال کی کمزور گرفت میں تھی اور ایک جھٹکے سے چھڑواتا اسے کندھوں سے دبوچتا اپنے بے حد قریب کرتے غرایا تھا

exponovels

باپ ہوں میں اسکا ----- باپ------!!

جب چاہوں جہاں چاہوں جس وقت چاہوں اسے لیجاسکتا ہوں ----- محند ایک پل کو رکا تھا

اور اسکے لئے مجھ تم جیسی عورت سے پرمیشن لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے-----

اسے پیچھے کی طرف دھکا دیتا محند پھر سے حمنہ کی طرف بڑھا تھا

میں بھی ماں ہوں اسکی ----- ایسے نہیں لے کے جاسکتے آپ اسے -----

exponovels

ثمال جو دھواں ہوتے چہرے کے ساتھ خود کو بڑی مشکل سے گرنے بچا پائی تھی اسے حمنہ کی طرف پھر سے بڑھتے دیکھ وہ اسکے راستے میں حائل ہوئی تھی اور چلاتے ہوئے بولی تھی

اسکے چلانے سے باہر بیٹھی اماں بھاگ کر اندر آئیں تھیں

تم کون ہوتی ہو مجھ پر اونچی آواز میں چلانے والی -------- محند سلطان ہوں میں ------ محند سلطان-------- اور جو سوتیلا رشتہ ہے نہ تمہارا وہ بھی میں تمہاری خواہش کے عین مطابق بہت جلد ختم کرنے والا ہوں-----

محند اسکے یوں چلانے پر آگ بگولا ہوتا اسکا چہرہ دبوچتا اس پر دھاڑا تھا

اماں حیران پریشان سی انہیں دیکھ رہیں تھیں

exponovels

اسکے منہ کو زور سے جھٹکتے محند نے حمنہ کو اپنی گود میں اٹھایا تھا اور بنا کسی کی بھی نظروں میں دیکھتا باہر نکل گیا

ثمال بت بنی کھڑی اسکے ابھی کہے گئے لفظوں میں ہی سن ہوچکی تھی

میری خواہش----------؟؟

اور پھر وہ لہراتے ہوئے زمین پر گری تھی

ثمی--------!!!

---

exponovels

محند جب حویلی پہنچا تو سب اسی کا انتظار کر رہے تھے مگر اسکی گود میں حمنہ کو دیکھ کر انہیں خوش فہمی ہوئی کہ وہ ثمال کو منا کر واپس لے آیا ہے لیکن جب اسے حمنہ کو ملازمہ کو دیتا دیکھ کر واپس مڑتے ہوئے دیکھا اور ثمال کو نہ پایا تو وہ سب تشویش زدہ ہوگئے

اس سے پہلے کے کوئی کچھ پوچھتا اس سے وہ سرد قدموں سے جاتا روم میں بند ہوگیا تھا

١٤

محند حمنہ کو ملازمہ کے ہاتھ سونپ کر اپنے روم میں کب سے بند ہوگیا تھا ----

exponovels

جب سے وہ ثمال کے گھر سے اس سے مل کر آیا تھا عجیب سی بے چینی نے اسے گھیر رکھا تھا دل تھا کہ رک سا رہا تھا یوں لگتا جیسے وہ کچھ پیچھے چھوڑ آیا ہے کچھ بہت ہی خاص !!------

اسے شدت سے شراب کی طلب ہو رہی تھی مگر یہاں کہاں ملنی تھی اسے اب---- وہ تو کب کا شراب پینا چھوڑ چکا تھا---- جب سے ثمال نے اسکے دل کو اپنی قید میں کیا تھا تب سے اس نے اس حرام شے کو منہ لگانا چھوڑ دیا تھا

جیب سے سگریٹ نکال کر اس نے اپنے لبوں سے لگائی تھی اور ساری رات پوری ڈبی ختم کرنے کے باوجود وہ اضطرابیت میں گھرا رہا

---

exponovels

ثمال کیا ہوگیا ہے بھئی کیوں ایسے کر رہی ہو ۔۔۔۔ آنٹی نے مجھے سب بتا دیا ہے ۔۔۔۔ تم تو بہت سٹرونگ تھی ثمال تو پھر کیوں گدھے کی باتوں کو سر پر سوار کر رہی ہو ۔۔۔ اپنی حالت کے بارے میں تو سوچو ۔۔۔۔

حامد کو ثمال کی والدہ نے فون پہ سب بتا دیا تھا کہ کیسے محند کو انہوں نے بلوایا تھا یہ چیک کرنے کے لئے کہ جو وہ سوچ رہیں تھیں وہ کتنا صحیح ہے مگر ان دونوں کی لڑائی نے انکے ہر واہمے پر یقین کی مہر لگا دی تھی ۔۔۔ ابھی ہی ثمال کو ہوش آیا تھا تو انہوں نے حامد سے بات کرنے کے بعد ثمال کو فون پکڑایا اور اس پر ناراضگی بھری سرد نگاہیں ڈال کر وہ باہر چلی گئیں

حامد جس نے ثمال کی خیر خبر لینے کے لئے اسے فون کیا تھا اتنا سب سن کر تو وہ جھٹکوں کی زد میں آگیا ۔۔۔۔ محند نے اسے ایسا کہا تھا اسے تو یقین ہی نہیں ہو رہا تھا

جاناں کیسی ہے ۔۔۔۔۔۔؟؟

exponovels

ثمال اسکی باتوں کو اگنور کرتی اس سے جاناں کے متعلق پوچھنے لگی

وہ تو ٹھیک ہی ہے اسے کیا ہونا ہے اور تم میری بات کو اگنور کرنے کی کوشش تو بلکل بھی مت کرو ------

حامد سمجھ گیا تھا کہ ثمال اس کی بات کو اگنور کر رہی ہے ---

اگر سمجھ گئے ہیں تو پھر پلیز اس ٹوپک پر مزید کوئی بات مت کیجئے گا اب---

ثمال سنجیدہ سی بولتی حامد کو بدلی بدلی سی لگ رہی تھی

exponovels

اسکے بعد پھر حامد نے اس سے ایسی کوئی بھی بات کرنے کی کوشش نہیں کی تھی ------ اسے ثمال پر بہت ترس آرہا تھا کہ اتنی ہنستی مسکراتی لڑکی کو کیسے محند نے سنجیدہ عورت کے روپ میں ڈھال دیا تھا کہ وہ اپنا وجود ہی کھو بیٹھی تھی

محند نے ساری رات جاگتے ہوئے گزاری تھی پھر کہیں جاکر اسکی فجر کے وقت آنکھ لگی تو اسکے کانوں میں عجیب سے شور نے حملہ کردیا تھا

افففف---------- اوندھا پڑا سر اس نے تکیے سے اٹھا کر ادھر 'ادھر گھمایا تو دائیں طرف ہی حمنہ بیڈ پر لیٹی پاؤں مارتے ہوئے گلا پھاڑ پھاڑ کر رو رہی تھی

اسکی آنکھیں پٹ سے پوری کھلیں تھیں ----- پہلے تو وہ اسکی موجودگی کو حیرانی سے دیکھ رہا تھا کہ آیا وہ سچ میں اسکے بیڈ پر ہے...؟؟ کیونکہ کسی بھی ملازم میں اتنی ہمت نہیں

تھی کہ اس کے منع کرنے کے باوجود وہ اسے اسکے روم میں چھوڑ جائے ------- لیکن جب اسکے سر میں اٹھتی درد کی ٹیسوں نے اسے کراہنے پر مجبور کیا تو اسے یقین کرنے میں ایک لمحہ نہیں لگا کہ وہ سچ میں اسکے ساتھ اسکے بیڈ پر موجود ہے ------

واٹ دا ہیل ----------

کس کی اتنی ہمت جو اسے میرے سر چھوڑ گیا

محند بیڈ پر سے اترتا چلاتے ہوئے ملازمہ کو آوازیں دینے لگا

کیا تکلیف ہے آپ کو جو اس طرح شور مچا کر سب کو ڈسٹرب کر رہے ہیں --؟؟

بی بی جان اسکے اس طرح سے شور مچانے پر ملازمہ کو رکنے کا اشارہ کرتیں خود روم میں آئیں تھیں

exponovels

ڈر کر آگے بڑھتی ہوئی ملازمہ تو سرپٹ واپس پلٹ گئی تھی کہ کہیں بی بی جان کا ارادہ نہ بدل جائے اور اسکی اس وقت محند سے اچھی خاصی ڈانٹ نہ پڑ جائے

آپ------ ؟؟

اوکے ----- اسے کس نے میرے روم میں میں رکھا ہے -----؟؟؟

محند انہیں اپنے روم میں آتا دیکھ کر ان سے اونچی آواز میں جھنجھلاتے ہوئے بولا ----- ایک تو ساری رات وہ سو نہیں سکا تھا ----- رہ رہ کر اسے پتہ نہیں کیوں ثمال کی فکر ہو رہی تھی ---- اور پھر جب اسکی آنکھ ابھی لگی ہی تھی کہ حمنہ نے اسکے کان میں راگ الاپنے شروع کردیے تھے

آہستہ آواز میں بات کرو دن بدن تمیز بھولتے جارہے ہو -------- اور یہ ----؟؟

exponovels

بی بی جان اسے ڈانٹتیں حمنہ کی طرف اشارہ کرنے لگیں

اسے تم ہی لیکر آئے ہو نہ تو اب باپ بن کر سنبھالو بھی -------

بی بی جان دو ٹوک بول کر اسے کچھ بولنے کا موقعہ دیے اپنی سنانے کے بعد چلی گئیں اور پیچھے محند کھڑا اپنا سر پکڑے حمنہ کو گھور رہا تھا

بلکل اپنی ماں پر گئی ہے اس نے بھی میرا جینا حرام کیا ہوا ہے -----!!

محند اسے ثمال کے بارے میں کہتا دھپ سے بیڈ پر گرنے کے انداز میں گرا تھا

exponovels

اب اسے ہی کیسے بھی کرکے اس آفت کی معصوم پڑیا کو خاموش کرانا تھا جو اسکے لئے تو کے ٹو کا پہاڑ سر کرنے کے مترادف تھا۔۔۔ بلکہ وہ بھی اس سے آسان تھا

جاناں مزے سے بلینکٹ اوڑھے لیٹی گہری نیند میں سو رہی تھی جبکہ حامد نے جب سے ثمال سے فون پر بات کی تھی وہ ڈسٹرب سا بیٹھا ہوا جاگ رہا تھا۔۔۔ جہاں اسے محند پر غصہ آرہا تھا وہیں اس پر ترس بھی آیا تھا کہ وہ غصے کے چکر میں اپنا ہی گھر برباد کرنے پر تلا ہوا ہے ۔۔۔۔

اسے تو دیکھو کیسے مزے سے سورہی ہے۔۔۔!

exponovels

حامد بار بار جاناں کی طرف دیکھ رہا تھا لیکن وہ تھی کہ اسکی بولتی نظروں کو سمجھ ہی نہیں رہی تھی جو اسے کہہ رہیں تھیں کہ تم بھی اٹھو کیونکہ تمہارا شوہر جو جاگ رہا ہے تو تم کیوں سوئی ہوئی ------- لیکن نتیجہ------- صفر---------!

یہ ایسے نہیں اٹھے گی --------

حامد نے ایک ہی جھٹکے سے اس پر سے بلینکٹ اتارا تھا مگر پھر خود ہی برا پھنسا تھا کیونکہ جاناں اپنی تمام حشر سامانیوں سمیت اس پر بجلیاں گرانے لگی تھی

ریڈ کلر کی فل سلیوز نائیٹی میں وہ کھلے بکھرے بالوں کے ساتھ اپنے حسین چہرے کا اس پر بلکل صحیح استعمال کر رہی تھی جو اب بے بس بیچاری سی شکل بنا کر اسے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے اس نے پتہ نہیں اس سے کتنا قرضہ ادھار لیا ہو اور اب اسے چکانے میں مشکل پیش ہو رہی ہو----

exponovels

حامد بے خود سا اس پر جھکنے لگا تھا ------ قریب سے اسکا چہرہ اسے اور بھی حسین لگنے لگا

اسکی لمبی پلکیں اس وقت اسکے سرخ اناری گالوں پر اپنا سائیہ کیئے ہوئے تھیں

حامد مزید اس پر جھکتا اسکے ماتھے پر اپنی محبت بھری جسارت کرنے ہی والا تھا کہ اسکے کانوں میں فجر کی اذان کی آواز پڑی تھی ----- اور اس نے ایک دم سے اپنا سر پیچھے کیا تھا

حامد مولوی کی آواز سنتا اس سے دور ہوتا کھڑا اور بغور اذان کی آواز سننے لگا جو اسے نماز کی جانب بلا رہی تھی --

چلو بھئی جاناں بیگم -------!

exponovels

شکر مناؤ اللہ کا کہ جس نے تمہیں بچالیا ورنہ آج تم مجھ سے نہیں بچنے والی تھی

حامد اسکے سامنے سے گزر کر جاتا ہوا رک کر بولا تھا اور پھر وضو کرکے اللہ کے حضور کھڑا محویت سے نماز پڑنے میں مگن ہوگیا کہ لگ ہی نہیں رہا تھا کہ یہ وہی شیطان سا حامد ہے جو ابھی کسی کو تنگ کرنے کے پلین بنا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

محند حمنہ سے جی بھر کر تنگ آچکا تھا

کبھی اسے گود میں اٹھاتا بیٹھتا تو وہ اور زیادہ رونا شروع کردیتی۔۔۔۔۔ محند فورا" سے کھڑا ہوجاتا کیونکہ اسے کھڑا ہونا منظور تھا مگر اسکا چیخنا نہیں ۔۔۔۔۔۔

exponovels

جب وہ پھر بھی چپ نہ ہوئی تو اس نے اسے اپنے سامنے کیا ------- ہمیشہ کی طرح اس نے حمنہ کو الٹا اٹھا رکھا تھا ------ تو پھر اب بچی بچاری روتی نہ تو کیا کرتی ----

دیکھو ----------

حمنہ الٹی لٹکی اسکا الٹا چہرہ دیکھتی اپنے رونے میں مگن تھی جب محند نے اسے رازدارانہ اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی

ٹانگوں سے پکڑ کر وہ اسکے تھوڑا نزدیک ہوا تھا لیکن پھر بھی اسکے کان اس سے دور تھے

اگر------ تم ابھی چپ ہو کر سو گئی تو میں -----

محند سرگوشی میں کہتا خاموش ہوکر آس پاس دیکھنے لگا کہ کوئی سن تو نہیں رہا پھر اسے دیکھ کر کہنے کی ہمت کرنے لگا

exponovels

تو۔۔۔۔۔۔۔ میں تمہیں تمہاری مما کے پاس لے جاؤں گا ۔۔۔۔۔۔ ثمال مما کے پاس۔۔۔۔۔؟؟

کہنے کے ساتھ ہی اس نے سوالیہ ابرو اچکائے کہ منظور ہے یا نہیں ۔۔۔۔۔۔۔ لیکن حیرت انگیز طور پر وہ ایسے چپ ہو کر اسے اپنی گول روتی آنکھوں سے گھور نے لگی جیسے پوچھ رہی ہو کہ جھوٹ تو نہیں نہ بول رہے ۔۔۔۔۔۔ محند کو تو ایسا لگا تھا ۔۔۔۔۔

پکی اسکی پوجارن بن گئی ہو بیٹا۔۔۔۔۔۔ کیسے اسکے نام پر ہی خاموش ہو گئی ۔۔۔۔۔۔۔۔اب چپ کرکے ہی سو جاؤ ورنہ میں اسکے پاس نہیں لے کر جاؤں گا

نہ نہ ۔۔۔۔۔ مذاق کر رہا تھا یار ۔۔۔۔۔۔ پلیز اب پھر سے نہ اپنا بینڈ بجانا شروع کردینا۔۔۔۔۔ اب تو میرے کان بھی بجنا شروع ہوگئے ہیں

exponovels

اسے پھر سے رونے کی تیاری پکڑتا دیکھ وہ فورا" سے بولا تھا

محند اسے پھر سے اپنے ساتھ لگاتا ٹہلتے ہوئے کوفت سے بھرپور جہرہ لئے ہوئے تھا اور جیسے ہی اسکی نظر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے سے گزرتے ہوئے اپنے عکس پر پڑی تو حیرانی سے اپنے آپ کو دیکھنے لگا

دیکھتے ہی دیکھتے اسکے منہ سے فلک شگاف قہقہ پھوٹ پڑا۔۔

محند کی تو یہ دیکھ کر ہنسی ہی نہیں ضبط ہو پارہی تھی

حمنہ بچاری جو پھر سے رونے کے لئے تیار ہو رہی تھی ایک دم سے اس کے ہنسنے پر چپی سادھ کر اسے دیکھنے لگی جو حمنہ کا الٹا وجود اپنے ہاتھ میں دیکھ کر زور زور سے ہنس رہا تھا

exponovels

او مائی گاڈ ---------- تم کتنی فنی لگ رہی ہو مائے لے بی -------- ہا ہا ہا ہا --------

میں تمہیں ایسے ہی ہمیشہ اٹھاتا تھا کیا ------؟؟

صحیح کہتی تھی تمہاری مما مجھے تو جانور کو بھی اٹھانے کا سلیقہ نہ آئے تو پھر انسان کے بچے کو کیسے سیدھا اٹھا لوں --------

محند ہنستا ہوا خلا میں کچھ گھورتا ہوا اس سے بولا تھا اور پھر سر جھٹک کر اسے سیدھا کرنے اسکا چہرہ اپنے سامنے کیا تھا

دونوں ایک دوسرے کو بہت غور سے دیکھ رہے تھے جیسے اپنے سامنے کوئی عجوبہ شے ہو ---

exponovels

حمنہ کی پیاری سی آنکھوں میں نیند کے ڈورے تھے مگر پھر بھی وہ سو نہیں رہی تھی

محند کے دل میں ایک خواہش نے جنم لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔ اور پھر اس نے اس پر لبیک کہتے ہوئے پہلی بار اسکی آنکھوں پر اپنے ہونٹ رکھ کر ان پر بوسہ دیا تھا

محند کو اپنی رگوں میں سکون دوڑتا ہوا محسوس ہوا ۔۔۔۔۔۔ اسے اپنی انجانی تشنگی کی پیاس مٹتی ہوئی محسوس ہوئی جسے وہ کبھی بھی سمجھ نہ پایا تھا

تم بہت اچھی ہو بے بی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ محند کو محسوس نہ ہوا کہ وہ بھی ثمال کی طرح اسے کب سے بے بی کہہ کر بلارہا ہے ۔۔۔۔۔

آؤ چلو اب بیڈ پر لیٹ کر دونوں باپ بیٹی سوتے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔ اور اب کوئی شیطانی نہیں اوکے ورنہ پاپا بھی آپکے ساتھ شیطانیاں کرنے لگ جائیں گے

exponovels

محند ہنستے ہوئے اس سے بول کر بیڈ پر چت لیٹ گیا اور پھر اسے اپنے بازو پر سے اٹھا کر اپنے سینے پر لیٹا لیا

ایک ہاتھ کا حصار بناتا آنکھیں موندے وہ دوسرے ہاتھ سے اسے تھپک رہا تھا

کچھ ہی دیر میں حمنہ اسکے سینے پر لیٹی سوچکی تھی اور محند بھی اب نیند کی وادیوں میں گم ہونے لگا تھا

لاشعوری طور پر اسے ثمال کا وہ درد بھرا چہرہ نہیں بھول پارہا تھا جب اس نے اسے اسکی خواہش پوری کرنے کا بولا تھا کیسے وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی -------

محند پریشان بھی ہوچکا تھا کہ اگر وہ اسکے یوں کہنے پر اتنی دکھی ہوگئی تھی تو اس نے خلع کے پیپر بھجوائے ہی کیوں تھے پھر------

exponovels

یہی سوچتے ہوئے وہ حمنہ کی طرف بڑھا تھا اور پھر اسکے پہلے قدم پر ہی اسے حمنہ کو لیکر اپنی زیادتیوں اور کوتاہیوں کا جی بھر کر احساس ہوا تھا

اسے حمنہ سے ثمال کا لمس محسوس ہوا تھا ---- اسکی خوشبو -------- اسکی شرارتی آنکھیں -------- اسکی بے سروپا باتیں ----.

یہی سوچتے سوچتے وہ بے دھیانی میں مسکراتا ہوا نیند میں ڈوب چکا تھا

صبح کے پانچ بجے جاکر دونوں باپ بیٹی سوئے تھے

---

exponovels

ثمال تم یہاں کیوں آؤگی ------- سب ہی یہاں پر ہیں ---- تم ایسا کرو حمنہ کے پاس چلی جاؤ ویسے بھی محند یہاں پر ہے تو تم آسانی سے حمنہ سے مل سکوگی اور کچھ ٹائم اسکے ساتھ سپینڈ کرکے تمہیں اچھا لگے گا

آج کورٹ کی پانچویں ہیئرنگ تھی اور جج صاحب نے مسلسل محند کے وکیل کو ثبوتوں اور گواہوں کے لانے کو کہا تھا اور اگلی مرتبہ کی ہیئرنگ میں ان سب کے نہ ہونے پر اپنا فیصلہ سنانے کا عندیہ دے دیا ---- جس کا صاف صاف مطلب انکا کیس ہار جانا تھا

ثمال یہاں پر آنا چاہتی تھی مگر حامد نے اسے یہ کہہ کر روک دیا کہ وہ حمنہ کے پاس چلی جائے یہاں اسکا ٹائم ہی برباد ہوگا جبکہ بی بی جان سمیت سب ہی یہاں پر تھے تو حمنہ کے پاس بھی کسی کو ہونا چاہیے ---- اس نے ثمال کو حویلی جانے کا بولا کہ یہاں کہیں محند اور ثمال ایک دوسرے کے ساتھ دوبارہ سے لڑنے نہ لگ جائیں اور سب کے سامنے ہی تماشہ ہی نہ بنا لیں اپنا خاص کر کے دراب خان کے سامنے --

exponovels

اچھا ٹھیک ہے میں حویلی ہی چلی جاتی ہوں ------

ثمال کو اور کیا چاہیے تھا حمنہ کو تو وہ پچھلے پانچ مہینوں سے یاد کرتے تڑپ رہی تھی ------ جب سے محند اس سے حمنہ کو چھین کر لے گیا تھا ثمال کی کا ایک ایک دن کانٹوں پر گھسیٹتا ہوا گزرا تھا ------ فون پر تو وہ سب سے بات کرکے اسکی خیریت معلوم کر لیتی تھی مگر اسے اپنے سینے سے لگا کر دیکھنے کی تمنا اس نے اپنے دل میں دبا لی تھی ------ حامد بھی کچھ کورٹ وغیرہ کے چکر میں اسکی کوئی مدد نہیں کر پایا ----- وہ تو محند کے ساتھ ثبوتوں اور گواہوں کی تلاش میں ہی کھپ رہا تھا لیکن نتیجہ ہمیشہ کی طرح ناکامی کا ہی انہیں سامنا کرنا پڑا تھا ---- لیکن اس بار حامد کو ثمال نے جو دیا تھا وہ اس کیس کی کتھا ہی پلٹنے والا تھا ------- جس پر حامد ریلیکس سا کھڑا کیس شروع ہونے کا انتظار کر رہا تھا ----

---

exponovels

دراب خان کی امیدوں پر پانی پھر چکا تھا جو انہوں نے سوچا تھا کے آج وہ یہ کیس جیتنے کے بعد اسکا جشن منائیں گے ------- لیکن وکیل کے ثبوت دے دینے سے یہ کیس ہار گئے تھے اور آج اتنے سالوں بعد کے بند کیس کو انصاف ملا تھا

عدالت نے دراب خان کو تاعمر قید کی سزا سنائی تھی اور صدیق خان کو سزا ئے موت سنانے کے ساتھ عدالت کو گمراہ کرنے کے جرم میں جرمانہ بھی عائد کیا گیا

محند کو اپنے دل پر سے ایک بوجھ ہٹتا ہوا لگا تھا جس بوجھ نے اسے پتھر انسان بنا دیا تھا اور اس پتھر انسان نے ہر شخص سے اپنی محرومیوں کا بدلہ لے کر خود کو اتنا عادی کر لیا کہ وہ خود سے ہی اپنا بدلہ لے بیٹھا تھا

بی بی جان کی آنکھوں سے اتنے عرصے بعد کے انصاف ملنے پر آنسو بہہ نکلے -----

exponovels

انکا زہن ایک بار پھر ماضی کے تلخ دن پر چلا گیا جب ہنستا بستا خوش حال گھر چھوٹی سی بات پر تباہ ہو گیا

کھیتوں میں اکثر دونوں حویلیوں کے سب بچے جاکر کھیلا کرتے تھے ----

وہ دن بھی عام دنوں کی طرح تھا جب بچے آپ میں اچھل کود کرتے ہوئے مستیاں کر رہے تھے---

دور کھڑا دس سالہ سلمان انہیں حسد کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا جہاں سب ہنس ہنس کر آپس میں کھیلنے میں مگن تھے-----

سلمان چونکہ اکیلا تھا تو اسے کزنز کی کمی شدت سے محسوس ہوتی تھی اور جب انہیں آپس میں کھیلتے دیکھتا تو اور بھی آگ میں جلنے لگتا ----- دراب خان نے اسے سختی سے کسی کے بھی ساتھ کھیلنے سے منع کر ڈالا تھا کیونکہ وہ سمجھتا تھا اسکے علاوہ باقی ہر کوئی نیچ ہے

exponovels

------ لوگوں کو اسکے پاس آنا چاہیے کہ وہ اسکی ہمراہی کے خواب دیکھیں اسکے ایک نظر پر خود کو خوش قسمت سمجھیں کے دراب خان نے ان پر اپنی نظر ڈالی ہے ----- یہی عادت اس نے اپنی اولاد سے لیکر اپنی تیسری نسل اپنے پوتے سلمان میں بھی کوٹ کر ڈالی تھی جسکا وہ بہت اچھی طرح استعمال کرتا تھا ------

سلمان چاہتا تھا کہ یہ لوگ خود آکر اس سے کھیلنے کی درخواست کریں اور وہ چند ایک نخرے دکھانے کے بعد ان پر احسان جتاتے ہوئے مان جائے ----- لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا انہوں نے اسے کھیلنے کی آفر ضرور کی تھی مگر اسکے منع کرنے پر پھر سے اپنے کھیلنے میں مگن ہوگئے اور یہی بات سلمان کی انا کو جا لگی اور اس نے حویلی جاکر من گھڑت کہانی بنا کر کے سلطان کے پوتے پوتیوں نے اس کے ساتھ بدتمیزی کی ہے اسے مارا ہے ----- اور اسکے انکے والد کو شکایت لگانے پر اس کے والد نے دادا اور باقی سب کو برا بھلا بولا اور گالیاں بھی نکالیں ------

exponovels

یہ سننے کے بعد دراب خان اور اسکے بیٹوں کو طیش آگیا کہ ان میں اتنی ہمت آئی بھی کیسے کے وہ دراب خان کے پوتے کے ساتھ اور انکے ساتھ اس طرح بد تمیزی سے پیش آسکیں۔۔۔۔۔

اور یہ لڑائی بات چیت سے بڑھتی ہا تھا پائی میں بدل کر کب ہتھیاروں میں بدل گئی پتہ ہی نہ چلا اور یوں ایک چھوٹے سے بچے کے ایک جھوٹ نے ایک مکلمل خاندان ختم کر دیا

دراب خان نے شہر سیر کرنے کے لئے جانے والے سلطان کے بیٹوں اور پوتے پوتیوں سمیت بہوؤں کو بھی راستے میں ہی ختم کر دیا تھا۔۔۔۔ بی بی جان اپنی طبیعت کی وجہ سے نہیں جاپائیں تھیں اور محند اس وقت ملک سے باہر تھا تو یہ دونوں بچ گئے تھے

اس وقت ثمال اور فاطمہ کی پیدائش عنقریب ہی تھی کے یہ ظلم کا پہاڑ دراب خان نے بی بی جان پر توڑ ڈالا تھا

exponovels

پولیس کو دراب خان نے پہلے ہی خرید لیا تھا لیکن سب ایک جیسے نہیں ہوتے اور ایک ایس پی نے چھپ چھپاتے ان سب کے خلاف تمام ثبوت اکھٹا کر لئے اور ان سے بی بی جان کے تھرو جو غم میں ہی نڈھال تھیں دراب خان پر پر کیس کروا کر عدالت میں یہ ثبوت پیش کرنے والا تھا کہ دراب خان نے اسے بھی مار ڈالا -----

بی بی جان شکست خوردہ سی سب چھوڑ چھاڑ کر محند کے پاس ترکی چلی گئیں کے اب انکے جینے کا آخری سہارہ یہی تھا اور وہ اسے لیکر کوئی بھی خطرہ مول نہیں لے سکتی تھیں

بی بی جان مبارک ہو -------- مبارک ہو بی بی جان آج آپکے اور میرے گناہگاروں کو سزا مل ہی گئی بی بی جان --------وہ اپنے کیفر کردار تک پہنچ ہی گئے آخر

---

exponovels

یہ لوگ بھی حویلی آچکے تھے

بی بی جان کو محند نے انکے خیالوں سے باہر نکالا تھا اور انہیں جھنجھوڑتے ہوئے اپنی خوشی بتائی اور انہیں مبارک بات دینے لگا کہ وہ کامیاب ہو ہی گیا آخر۔۔۔۔۔۔

بی بی جان نم آنکھوں سے مسکرائیں تھیں لیکن پھر وہ چونک کر حامد کی طرف متوجہ ہوئیں

مگر حامد بچے آپ کے پاس ثبوت آئے کیسے ۔۔۔؟

محند نے بھی اسکی طرف دیکھا تھا اسے بھی کب سے یہی بات چبھ رہی تھی کہ حامد کو ثبوت کہاں سے ملے اور اگر ملے بھی تو اس نے اسے کیوں نہیں بتایا اسکے بارے میں

۔۔۔۔۔۔

exponovels

ہاں میں بھی یہ جاننا چاہتا ہوں -------

محند نے اسکی طرف دیکھ کر اچھنبے سے کہا کہ یہ ہوا کیسے ------؟

میرے پاس نہیں بی بی جان ثمال کے پاس تھے یہ ثبوت -----!!

حامد نے انکی سماعتوں پر دھماکہ کیا

کیا-----؟------- ثمال کے پاس تھے یہ ثبوت ------؟؟

لیکن کیسے آئے اسکے پاس ------؟؟

exponovels

یہ محند تھا جس نے شاکڈ ہو کر اس سے حیرانی سے پوچھا کیونکہ وہ دراب خان کی حویلی سے غلط فائل اٹھا کر لائی تھی اور پھر اسکے بعد تو وہ اپنے گھر چلی گئی تو پھر اسکے پاس کہاں سے ثبوت آگئے -----؟

یہیں تو ہم سے غلطی ہوئی تھی ------ مسٹر محند -------

حامد اسکا نام چبا چبا کر لیتا اسے ٹھٹھکنے پر مجبور کر گیا تھا

کیا مطلب --------؟؟

محند کے دل نے کچھ غلط ہونے کا پتہ دیا -----

مطلب یہ کہ ثمال نے فائل بلکل ٹھیک اٹھائی تھی اور یہاں درست فائل ہی آئی تھی ہمارے ساتھ -----!!

exponovels

حامد نے ان کو مزید بتایا تھا

ایسے کیسے ہوسکتا ہے۔۔۔۔؟ میں نے وہ فائل خود دیکھی تھی وہ تو کسی پروجیکٹ کی فائل تھی ۔۔۔۔۔ اور تم نے بھی تو دیکھی تھی نہ کہ نہیں دیکھی تھی ۔۔۔۔۔؟

محمد اسکی عقل پر ماتم کرتا بولا تھا کہ وہ کیسی ناقابل یقین بات کر رہا تھا ۔۔۔۔ اب فائل یونہی پروجیکٹ میں تو نہیں بدل سکتی تھی

حامد تھوڑا سا آگے ہو کر بیٹھا اور بغور اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا

ہاں وہ فائل پروجیکٹ کی ہی فائل تھی۔۔۔۔

exponovels

محمد کو لگا کے حامد شائد پاگل ہو گیا ہے کبھی کہتا ہے کے وہ فائل شبوتوں والی تھی تو کبھی کہتا کہ پروجیکٹ کی فائل تھی

بات یہ ہے کے ----------

حامد بھائی یہ دیکھیں ------

ثمال فائل ہاتھ میں لئے حامد کے روم میں آئی تھی اور اسکے سامنے کرتی اس سے بولی

کیاہے یہ ؟؟

اس سے فائل لے کر حامد نے اپنے سامنے کی اور کھول کر پڑھنے لگا

exponovels

یہ تو محند کی کوئی پروجیکٹ کی فائل ہے --- تم مجھے کیوں دکھا رہی ہو اسے-----؟

حامد فائل پر لکھا محند کا اور اسکی کمپنی کا نام پڑھ کر اسے واپس کرتا اچنبھے سے بولا تھا

ہاں------ وہی فائل جسے میں دراب خان کی حویلی سے اٹھا کر لائی تھی ثبوتوں والی فائل کی جگہ -----

ثمال اسے بولتی بری طرح چونکا گئی تھی

کیا---------؟.؟

یہ ---------؟؟؟------ اسکا مطلب کہ ----------

exponovels

فائل تم سہی لائی تھی -----

حامد نے خود ہی اپنے سوال کا جواب دیا تھا

ہاں ------ فائل میں سہی لائی تھی ----- اور یہ فائل انکی ہے کسی نے اصل فائل کو اس فائل سے بدل دیا تھا اور اصل فائل دراب خان کے حوالے کردی تھی ----

تو پھر کس نے فائل بدلی ہوگی -----؟؟

حامد اسے دیکھتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

آپ کو یاد ہے آپ نے چائے منگوائی تھی اور جو ملازمہ چائے لے کر آئی تھی اس سے ایک کپ چائے کا گر گیا تھا---------- اسی نے اسی چکر میں ہمارا دھیان بھٹکا دیکھ

exponovels

کر فائل بدل ڈالی اور اس کی جگہ انکی ہی فائل رکھ دی اور پھر وہ دراب خان کو پہنچادی گئی۔۔۔۔۔۔۔

اور ہم حمنہ کا کسٹڈی کے لئے کیا کیس سن کر اتنے محو ہوگئے کہ ہم نے اس فائل پر دھیان ہی نہیں دیا کہ یہ فائل محند کی ہے اور ہم ایلے ہی تمہیں بلیم کرنے گے ۔۔۔۔۔

میں بھی تو یہی سوچ رہی تھی کے میں نے خود فائل چیک کر کے اٹھائی تھی وہ فائل ثبوتوں والی ہی فائل تھی

یہ ہوا تھا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حامد بتانے کے بعد محند کو دیکھنے لگا جو آنکھیں زمین پر ٹکائے پشمردہ سا لگ رہا تھا

exponovels

اور ثبوت؟ ؟---------- وہ کہاں سے آئے ------؟

محند کو اپنی آواز دور سے آتی محسوس ہوئی

ثمال نے جب فائل اٹھائی تھی تو اس نے اسکی پکچرز لے لیں تھیں کے اگر پکڑی گئی تو اسکے پاس ثبوت کسی طرح بھی موجود رہیں -----

ثمال نے جب مجھے یہ بتایا تو میں نے اسے تمہیں یا پھر کسی اور کو بتانے سے منع کردیا کیونکہ تمہیں بہت ہی پیار جو آرہا تھا اس پر اسی لئے میں نے تمہیں آبزرو کیا کے کیسے تم جو اتنی اکڑ کر باتیں بگھار رہے تھے کے تم ہی سب کر لیتے تو دیکھنا چاہتا تھا کہ کیسے کرتے تم سے نہیں ہو پایا اور پھر ثمال جو ان (At the end ہو مگر پھر بھی ایٹ دا اینڈ(پڑھ اور کم عقل تھی اسی کی وجہ سے تم یہ کیس جیتے --------

حامد آج محند کو احساس دلانا چاہتا تھا کہ اس نے ثمال کو کتنا غلط کہا تھا

exponovels

محند تو پہلے سے ہی اضطرابیت میں گھرا تھا اب تو وہ پچھتاوے میں ڈوب گیا تھا

اور اس ملازمہ کو بھی ہم نے پولیس کے حوالے کردیا تھا

خیر میں نے ثمال کو کہا تھا کہ وہ حمنہ کے پاس آجائے ------ میں تو بھول ہی گیا تھا ابھی بلواکر اس سے ملتا ہوں پھر اسے چھوڑنے بھی چلا جاؤں گا

حامد نے ملازمہ سے ثمال کو بلانے کا بولا تو محند کے دل نے زور سے دھڑکنا شروع کردیا ---- وہ کیسے اسکا سامنا کرسکے گا ------ اسکی آنکھوں میں وہ کیسے دیکھ کر اس سے معافی مانگ پائے گا

بی بی جان بھی محند کو تاسف سے دیکھ رہیں تھیں

exponovels

کیا ۔۔۔۔۔۔ ثمال نہیں آئی ۔۔۔۔۔۔ اوہ اچھا لگتا ہے کہ وہ شائد محند کے خیال سے نہ آئی ہو ۔۔۔۔ میں فون کرکے اس سے پوچھ لیتا ہوں

حامد ملازمہ سے بول کر فون ملا کر دوسری طرف سے فون اٹھانے کا انتظار کر نے لگا

یہ آپ کیا کہہ رہیں ہیں آنٹی ۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟

اچھ۔۔۔۔ اچھا ۔۔۔۔۔۔ میں دیکھتا ہوں آپ پلیزپریشان مت ہوں ۔۔۔۔

کیا ہوا حامد بیٹا ۔۔۔۔۔۔۔

سب حامد کو پریشانی سے کھڑا ہوتے دیکھ پریشان ہوگئے کہ کیا ہو گیا

exponovels

بی بی جان آنٹی کہہ رہی تھیں کے ثمال تو تین گھنٹے پہلے ہی کب کی یہاں کے لئے نکل گئی تھی ------

کیا ----- مگر پھر وہ یہاں کیوں نہیں پہنچی -----

محند ایک جھٹکے سے کھڑا ہو کر کانپتی آواز میں بولا ------ اسے کچھ غلط ہونے کا محسوس ہوا تھا

پتہ نہیں ---------- کہیں --------کہیں سلمان نے تو کچھ -------- وہی تو باہر ہے اس وقت ------ کہیں بدلہ لینے کے لئے تو--------

حامد اپنی سوچ کے مطابق جلدی سے بولا تھا------- محند کا دل رکنے لگا -----

نہیں ----------

exponovels

گھٹی گھٹی سی آواز اسکے منہ سے نکلی اور پھر وہ دوڑتا ہوا جاکر گاڑی میں بیٹھ کر حویلی سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔

محند فل سپیڈ پر گاڑی چلاتا ہوا دراب خان کی حویلی کی طرف جارہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ابھی اس نے اس رخ گاڑی ٹرن کی ہی تھی کہ اسے موبائل پر میسج موصول ہوا۔۔۔۔

میسج پڑھ کر اسکی دماغ کی رگیں تن گئیں تھیں کہ پھٹنے کی طرف نظر آنے لگیں۔۔۔۔۔

میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں سلمان۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

محند پھنکارتا ہوا میسج میں دئے گئے ایڈریس کی طرف جانے لگا

یہ کوئی جنگل تھا جہاں کا ایڈریس اسے ثمال کی بندھی ہوئی فوٹو کے ساتھ سینڈ کیا گیا تھا

محند گاڑی سے تیزی کے ساتھ اترتا اندر بھاگنے لگا اور دیوانہ وار ثمال کے نام کی پکار کرنے لگا

ثمال----------!!

یہ جانتے ہوئے بھی تصویر میں وہ جگہ کوئی جھونپڑی نما تھی پھر بھی وہ مسلسل وہ جھونپڑی ڈھونڈتا اسے پکار رہا تھا

دل تھا کہ اڑ کر اس تک پہنچنا چاہتا تھا مگر وہ بے بسی سے صرف بھاگ کر اسے تلاش کر رہا تھا

exponovels

محند جنگل کے بلکل بیچ و بیچ آچکا تھا ہر طرف اونچے اونچے درخت تھے اور زمین ساری بے ترتیب گھاس سے بھری پڑی تھی۔۔۔ محند سرپٹ دوڑتا ثمال کے پاس پہنچنے کی جی جان کوشش کر رہا تھا

محند بھاگنے کے دوران ہی سلمان کو فون کر رہا تھا لیکن اسکا نمبر بند آرہا تھا ۔۔۔ کوفت سے اس نے موبائل ہی زمین پر دے مارا۔۔۔۔

محند نے رک کر اپنے آس پاس نظر پھیر کر جگہ کا اندازہ لگایا۔۔۔۔۔ کیونکہ اگر وہ ایسی ہی بنا سوچے سمجھے بھاگتا رہے گا تو کبھی بھی ثمال کے پاس نہیں پہنچ سکے گا

کچھ سوچ کر محند نے دائیں طرف دوڑنا شروع کیا۔۔۔۔ کچھ دور سے اسے کوئی جھونپڑی نما شے نظر آئی تھی اور پھر بنا تاخیر کئے محند اس طرف دوڑنے لگا ۔۔۔ دل میں ایک امید تھی کہ شائد یہی وہ جھونپڑی ہے جہاں ثمال کو رکھا ہوا ہے

exponovels

حامد بچے کچھ کرو پتہ نہیں محند بنا بتائے کہاں چلا گیا ہے ----- کم از کم کچھ اطلاع تو کر دیتا لیکن نہیں انہوں نے تو مجھے مار کر دم لینا ہے ----

بی بی جان کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ----؟؟؟

پلیز حوصلہ رکھیں وہ شائد ثمال کو ہی ڈھونڈنے گیا ہے ------- انشاءاللہ جلد ہی وہ اسے یہاں لے کر آجائے گا ----- بس آپ ایسی باتیں مت کریں

حامد حویلی میں ہی تھا پہلے تو اسکا دل چاہا کہ وہ بھی باہر نکل کر ثمال کو تلاش کرے لیکن پھر یہ سوچتے کہ کہیں اسکے ان دونوں کو چھوڑ کر جانے سے سلمان انہیں بھی کوئی نقصان نہ پہنچا دے وہ یہی رک گا تھا اور بے چینی سے محند کی کال کا انتظار کر نے لگا

exponovels

---- اس نے پھر بھی پولیس کو اطلاع دے دی تھی کہ دراب خان کے پوتے سلمان نے کیس ہارنے کی وجہ سے انکی ثمال کو اغواء کرکے انہیں زہنی دھچکا دیا ہے ------- اپنا بدلہ لینے کی کوشش کی ہے ----- حامد کو یقینا" تو نہیں پتہ تھا لیکن شک کی بنیاد پر اس نے اسکا نام ہی دیا تھا

پولیس بھی اپنی طرف سے اسے ڈھونڈنے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی اور وقتا"فوقتا" حامد کے ساتھ فون کے زریعے رابطے میں تھی

جاناں کو جب سب پتہ چلا تو وہ بھی حیران ہوئے بنا نہ رہ سکی کہ کیسے کسی نے ایک چھوٹی سی بات پر اتنا بڑا گناہ کردیا اور اب ثمال کو بھی اغواء کرلیا تھا

حامد نے جاناں کو حمنہ کو دیکھنے کو بولا تھا کہ وہ اسکا دھیان رکھے

---

exponovels

محند جھونپڑی کے سامنے پہنچ گیا تھا اور اب وہ بنا سوچے دروازے کو لات مارتا اندر داخل ہوا اور سامنے ہی اسے فرش پر اوندھے منہ گری ثمال خون میں میں لت پت ڈوبی ہوئی دکھی تھی

محند کی روح فنا ہونے لگی ۔۔۔۔۔۔۔ وہ لڑکھڑاتے قدموں سے چلتا اس کے پاس آیا اور گرنے کے سے انداز میں خود کو زمین پر گھسیٹتا ہوا اس تک لایا

ث۔۔۔ ثمال۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ؟؟

ثمال۔۔۔۔۔ دیکھو میں۔۔۔۔۔۔ آاا ۔۔۔۔۔۔ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔ اٹھو۔۔۔۔۔ چلو اٹھو نہ۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اس نے اسکے خون سے بھیگے ہوئے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا

سر پھٹ چکا تھا ------ جسم پر شدید تشدد کیا گیا تھا کہ ہر حصے سے خون رس رہا تھا

محند یہ سب دیکھ کر ریزہ ریزہ ہونے لگا

ثمال دیکھو ------ تم----- مم---- مجھے-----ڈرا----- ڈرا رہی ہو ------ آاااانکھیں کھول بھی دو ------ اب پلیز--------

محند نے ایک ہی جھٹکے سے اسے اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لیا تھا اور بلک بلک کر رونے لگا

اٹھووووووو---------- میں کہہ رہا ہوں اٹھو----

exponovels

سنتی کیوں نہیں ہو تم ---------- سمجھ نہیں آرہی تمہیں میری بات --------؟

اٹھو ورنہ -----ورنہ میں تمہیں ماروں گا -----!!

بودی سی دھمکی دیتا وہ خود بھی جانتا تھا کہ وہ اسے کیا مارے گا جو پہلے سے ہی شاید مر------

نہیں-------- نہیں------- نہیں---------- نہیننننننن------

محند اسکے وجود پر ہاتھ پھیرتا دھاڑتے ہوئے بولا تھا لیکن ایک جھماکا سا ہوا تھا اسکا رینگتا ہاتھ اسکے پیٹ پر آکرساکت ہوا تھا

نا قابل بے یقینی تھی جو ازیت و تکلیف کو مزید بڑھا گئی تھی

exponovels

یہ جان کر ہی کہ وہ اسکے بچے کی ماں بننے والی تھی ---------

نہیں ثمال ---------- تمہیں کچھ نہیں ہو سکتا --- ہمارے بچے کو بھی کچھ نہیں ہوگا --------- تم رکو ------ ہم ابھی ہاسپٹل جاتے ہیں پھر دیکھنا تم بلکل ٹھیک ہوجاؤ گی

محند ایلے بول رہا تھا جیسے ثمال بہت غور سے اسے سن رہی ہو

ایک بار پھر سے اسے اپنے ساتھ لگایا تو اسے لگا کے جیسے اسے نئی زندگی مل گئی ہو ---

ثمال کی دل کی دھڑکنیں مدھم مدھم سی چل رہیں تھیں

exponovels

ثمال ------ پلیز کھولو آنکھیں اپنی -------

محند زور زور سے جھنجھوڑتا اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا

آہ ---------- کراہ کر ثمال نے اپنی آنکھیں آہستہ سے کھولیں تھیں -----
اسے کسی کی درد بھری آواز بہت دور سے آتی سنائی دی ------

ثمال ---------؟؟

میری طرف دیکھو------- ادھر دیکھو میری طرف -----

اسکا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کرتے ہوئے محند دیوانگی سے بولا تھا

exponovels

مم------ مح---- ند-------- میر----ا----- ب----چہ-------

جسم تھا کہ ٹوٹ رہا تھا اسکے جسم کے ہر حصے سے دردناک ٹیسیں اٹھ رہیں تھیں سب سے زیادہ تو اسے اپنے پیٹ میں آگ جلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی ------ حد سے سوا درد کو سہتے ہوئے اس نے اپنے پاس مخند کو دیکھ کر سرگوشی میں کسی خطرناک اندیشے کے خیال سے پوچھا تھا

سب ٹھیک ہوجائے گا میری جان ------ ٹھیک ہوجائے گا ----- ہمارے بچے کو بھی کچھ نہیں ہوگا ----- تم فکر مت کرو ----- ہم ابھی ہاسپٹل جاتے ہیں ------ ہمممم----

مخند فورا" سے اسے اپنی گود میں اٹھا کر اس چھوٹی سی جھونپڑی نما جگہ سے باہر نکلا تھا اور تیز قدموں سے چلتا یہاں سے باہر نکلتے ہوئے اسے دلاسہ دیتا ہوا بولا مگر وہ خود کو بھی اس بات کا یقین نہیں دلا پایا تھا

exponovels

ثمال درد سے چلا رہی تھی مگر درد اتنا شدید تھا کہ وہ سہی سے چلا بھی نہیں پا رہی تھی

محند کبھی اس طرف جاتا کہ باہر جانے کا راستہ یہی ہے لیکن پھر وہ دوسری طرف مڑ جاتا مگر پھر بھی وہ گھوم پھر کر اسی جگہ واپس پلٹ آتا۔۔۔۔۔۔

محند کو آج اپنا آپ اتنا بے بس لگ رہا تھا کہ اس سے پہلے کبھی نہیں لگا تھا۔۔۔۔۔۔
آنکھوں سے آنسو بے تحاشہ پھسل رہے تھے

ثمال کی اس حالت پر پریشانی اور بوکھلاہٹ میں آج اسکے حواسوں نے ٹھیک سے کام کرنا ہی چھوڑ دیا تھا

exponovels

اللہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بے ساختہ اسکی زبان سے یہ پاک نام ادا ہوا تھا ۔۔۔۔۔۔۔۔ آج جب وہ ہر طرح سے بے بس ہوگیا اور کوئی بھی دولت اور طاقت کام نہ آئی تو وہ آخر کار اس در پر گیا جہاں کے دروازے ہمیشہ کے لئے کھلے رہتے ہیں ۔۔۔۔۔

اللہ میری مدد کر ۔۔۔۔۔۔ مدد کر اپنے گناہگار بندے کی ۔۔۔۔۔۔۔ میرے عمل کی سزا اس معصوم کو مت دینا۔۔۔۔۔۔۔ اے میرے پروردگار ۔۔۔۔۔۔۔ میں سب برے کام چھوڑ دوں گا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کبھی شراب کو ہاتھ تو کیا دیکھوں گا بھی نہیں ۔۔۔۔۔۔ مجھے میرے غرور کی اتنی بڑی سزا مت دے میرے مولا ۔۔۔۔۔ مت دے۔۔۔۔۔

ثمال کو باہوں میں لئے ہی وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھتا دو جہانوں کے مالک اللہ تعالہ سے گڑگڑا کر اپنے کئے کی معافی مانگتے ہوئے ہارے ہوئے لہجے میں لرزتی زبان سے بمشکل بول رہا تھا

exponovels

ثمال کو اپنی سانسیں بھاری ہوتی محسوس ہوئیں اس نے ایک دم سے محند کے کالر کو جکڑا تھا اور اپنا چہرہ اسکی گردن میں چھپا دیا ----

محند کو ثمال کے آنسو اپنے دل پر گرتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے

محند نے پھر سے ہمت باندھی تھی اور کھڑا ہوتا راستہ تلاش کرتے بھاگنے لگا

فون تو وہ پہلے ہی توڑ چکا تھا اور اب رات بھی ہوچکی تھی تو اسے کچھ دکھائی بھی نہیں دے رہا تھا

مم---میں تمہیں---- کچھ نہیں ہونے دوں گا ثمال--- کچھ بھی نہیں ----- نہیں ہونے دوں گا ----

exponovels

مم۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ بب۔۔۔ بہت تک۔۔۔۔ تک۔لی۔ف۔۔۔تکلیف۔۔۔۔

مم۔۔۔ میں۔۔۔۔ ہوں۔۔۔۔ آ۔۔۔اا۔۔۔پ۔۔۔۔ مم۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔۔

ججانے۔۔۔۔ دیں ۔۔۔۔ پل۔۔۔ پلیز

نہیں ں ں ں ں ں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کبھی نہیں ۔۔۔۔ کبھی نہیں ۔۔۔۔۔۔ پلیز مت جاؤ ۔۔۔۔۔ مجھے معاف کر دو۔۔۔ پلیز ۔۔۔۔۔

ثمال خون سے لت پت محند کی باہوں میں تڑپتی شاید اپنی آخری سانسیں لے رہی تھی ۔۔۔۔ محند اسے سینے سے لگائے دوڑتا ہوا اس خوفناک جنگل سے باہر نکلنے کا راستہ ڈھونڈ رہا تھا مگر اتنے اندھیرے میں یہ ناممکن سا لگ رہا تھا لیکن محند اپنی ہمت کو ٹوٹنے نہیں دے رہا تھا

مح۔۔۔۔ ن۔۔۔۔د۔۔۔۔۔

exponovels

اسکی زبان سے ٹوٹ کر محند کا نام نکلا تھا اور پھر اس نے ہچکی لی تھی اور اپنی آنکھیں بند کر گئی

محند اس سے انجان اندھیرے میں ہی راستہ ٹٹولتا دیوانہ وار بھاگ رہا تھا

تت---- تم ---- پریشان مت ہو ہم جلد ہاسپٹل پہنچ جائیں گے ---- ہمم----

میں نے تو ابھی تم سے مم---- معافی بھی مانگنی ہے -------

ثمال------؟؟

محند کو لگا کہ ثمال سانس نہیں لے رہی ہے ----

exponovels

ثمال ۔۔۔۔۔۔۔۔ تم ٹھیک ہو نا میری جان ۔۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔؟؟

بول ۔۔۔۔۔۔ بو۔۔۔۔ل کیوں نہیں رہی ۔۔۔۔۔۔۔۔

ثم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

محند نے اسے کافی آوازیں دے ڈالیں مگر ثمال نے نہ آنکھیں کھولیں تھیں اور نہ ہی کوئی لفظ اپنے منہ سے نکالا

محند زمین پر گرتا اسکے چہرے کو یک ٹک دیکھنے لگا

exponovels

کتنی یادیں تھیں جو اسے اب یاد آئیں تھیں خاص کر جب ثمال نے اسے شادی کی رات خودکی تزلیل پر اس سے کہا تھا

(بہت اچھا بول لیتے ہیں مسٹر محمد سلطان ----بہت اچھا ---- امید کرتی ہوں جب آپ کا غرور آپ کو بلندی سے پستی میں دھکیلے گا تو آپ کے لبوں سے ایسے ہی اچھے الفاظ نکلیں گے لیکن کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کے لب ایسے جڑ جائیں کہ آپ کے الفاظوں کو باہر آنے کا راستہ ہی نہ ملے اور آپ یونہی تڑپتے رہ جائیں ---)

آج واقعی میں اسکے الفاظ ساکت ہوچکے تھے اور وہ اسے اپنی بازو میں جھولتا ہوا دیکھ منجمد ہوگیا تھا

(اللہ تعالہ کی لاٹھی بے آواز ہے محمد سلطان اس سے ڈریں کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کا غرور آپ کی خوشیوں کو ہی نہ کھا جائے اور آپ فقط اپنے خالی ہاتھ ملتے نہ رہ جائیں ----)

exponovels

تو کیا آج اسکے بدلے کی آگ میں جلنے کی تگ ودود کی بدولت اس میں جو غرور آسمایا تھا اور جس غرور کے چلتے اس نے کتنوں کی عزت نفس پر کاری وار کیا تھا ۔۔۔۔ آج اس پر اللہ تعالہ کی لاٹھی پڑ چکی تھی۔۔۔۔۔؟؟

محند اپنی ٹھہری ساکت پلکوں سے اسکے وجود کو چاند کی ہلکی سی روشنی میں دیکھ رہا تھا جو شائد اب بے جان ہوچکا تھا

محند۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟

محند۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ؟؟؟؟ ہوش کرو محند۔۔۔۔۔۔۔!!

حامد محند کو جھنجھوڑتے ہوئے چلایا تھا

exponovels

محند نے بے تاثر نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا جیسے اسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو

محند چلو اسے ہاسپٹل لے کر جاتے ہیں یہ ابھی زندہ ہے--------

زندہ ہے------!!!!

محند کو تو صرف یہ دو ہی لفظ سنائی دیئے تھے

اس نے ثمال کو دیکھا اور بنا کوئی دیر کئے اسے جلدی سے اپنی باہوں میں اٹھاتا حامد اور پولیس کی ہمراہی میں جنگل سے باہر نکل کر گاڑی میں بیٹھتا ہاسپٹل کی طرف روانہ ہوا تھا

exponovels

حامد نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی تھی جبکہ محند ثمال کو اپنی گود میں ہی لئے پچھلی سیٹ پر بیٹھا اسے کسی چھوٹے بچے کی طرح اپنے سینے میں چھپائے ہوئے تھا

کہ وہ کہیں اسے چھوڑ ہی نہ جائے -----

حامد کو اس پر اس وقت بے انتہا ترس آیا تھا جو فق ہوتے چہرے کے ساتھ موت کی جانب چلتے شخص کی مانند لگ رہا تھا

حامد کو پولیس نے محند کی لاسٹ لوکیشن کے بارے میں بتایا تو وہ بھی انکے ساتھ یہاں چلا آیا تھا ----- اور پھر جب اس نے ثمال کی حالت اور محند کو فریز بیٹھا دیکھا تو وہ خود کو سنبھالتا ہوا اسے ہوش میں لایا تھا جو گم سن بیٹھا کسی مورت کی طرح ہوگیا تھا

exponovels

ہاسپٹل پہنچتے ہی محند کسی آتش فشاں کی طرح پھٹا تھا ۔۔۔۔۔ اس نے سب ڈاکٹرز کو بوکھلادیا تھا ۔۔۔۔ سب ہی ثمال نے گرد اکھٹا ہوکر اسے چیک کرنے کے بعد اسے فورا" سے آپریشن تھیٹر میں لے گئے

دو گھنٹے ہونے کو آئے تھے اسے آپریشن تھیٹر میں گئے ہوئے مگر ابھی تک اسکی کوئی بھی خبر نہیں آئی تھی

محند جلے پیر کی بلی کی طرح تب سے پورے ہال میں چکر کاٹ رہا تھا ۔۔۔۔ایک سیکنڈ کے لئے بھی وہ نہیں بیٹھا تھا

لال بتی بجھی تھی اور ڈاکٹر سنجیدہ سی چلتیں اسکے سامنے آرکیں تھیں

محند نے بے قرار نظروں سے انہیں دیکھا تھا جیسے کہہ رہا ہو کہ کوئی اچھی خبر ہی سنانا۔۔۔

exponovels

ڈاکٹر اسے تاسف سے دیکھتی بولی تھی

دیکھئے مسٹر محند --------آپ کی وائف کو ہم آئی سی یو میں شفٹ کر رہے ہیں وہ ابھی فی الحال سٹیبل تو ہیں مگر وہ خطرے سے باہر نہیں ہیں -------

جہاں محند اسکے زندہ ہونے پر--- پر سکون ہوا تھا وہیں ڈاکٹر کی اسکے خطرے والی بات سن کر اسکا دل پھر سے ڈوبنے لگا

اور ایک اور بات --------

ڈاکٹر کچھ توقف کے لئے رکی تھی

exponovels

ہم آپکے بچے کو نہیں بچاسکے -------

محند پر ڈاکٹر نے ایک اور دھماکہ کیا تھا

بے بی کی یہاں آنے سے کافی پہلے ہی ڈیتھ ہوچکی تھی ----

محند نے اپنا سر جھکا لیا

اور مسٹر محند اب آپکی وائف کبھی ماں نہیں بن سکیں گیں

محند کو لگا کہ وہ زمین میں دھنستا جارہا ہے

exponovels

ہم نے بہت کوشش کی مگر ان پر تشدد ہی اتنا کیا گیا تھا کے ہمیں تو لگا تھا وہ آپریشن تک سروائیو کر بھی پائیں گیں یا نہیں -----

اب اگلے چھتیس گھنٹے ان کے لئے نہایت ہی کریٹیکل ہیں ------

ڈاکٹر تو کہہ کر اسے تسلی دیتی چلی گئی مگر محند کو لگا تھا کہ وہ اب گرا تو تب گرا ---

حامد اسے زبردستی بینچ پر بٹھاتا اسکے لئے جوس لینے کے لئے چلا گیا کیونکہ اسکا چہرہ خطرناک حد تک زرد پڑچکا تھا کہ اسے ڈر لگنے لگا تھا کہ وہ خود ہی کہیں بے ہوش نہ ہو جائے

١٤

exponovels

چھبیس گھنٹوں بعد جاکر ثمال کو ہوش آیا تھا ۔۔۔۔ محند کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا وہ اللہ کے حضور فورا" سجدے میں جھک گیا اور اس سے ثمال کی زندگی لوٹانے پر شکرانے کے نفل ادا کئے ۔۔۔۔

حامد نے بھی باقی سب کو جو ثمال کی حالت سن کر دوڑتے ہوئے ہاسپٹل آئے تھے ان سب کو بہت مشکل سے گھر بھیج دیا تھا اب سب کو اسکے خطرے سے باہر آنے کی خوشخبری سنارہا تھا

سب نے بھی شکرانے کے نفل ادا کئے تھے

حامد نے محند کو بہت بار کہا کہ وہ حویلی جاکر کچھ دیر کےلئے آرام ہی کرلے مگر اس نے اس کی ایک نہیں سنی بلکہ اسے بھیج کر وہ ثمال کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا

exponovels

ثمال اب پرائیویٹ روم میں شفٹ کر دی گئی تھی سر پر سفید پٹی بندھی ہوئی تھی سیدھے ہاتھ پر لگی ڈرپ کی وجہ سے اسکاہاتھ تھوڑا سوجا ہوا تھا اور جگہ جگہ پر زخموں کے نشانات تھے ---- بازو ہی کیا پورے جسم پر شدید چوٹیں تھیں ---چہرہ بھی سوج چکا تھا ----

اسکی حالت دیکھ کر ایک بار محند کے دل میں خوف نے کنڈلی ماری تھی کے کہیں اسکے ساتھ کچھ غلط تو نہیں ہوا---- مگر ڈاکٹر نے جب صرف تشدد کے بارے میں بتایا تو اسکے دل پر سے وزنی پتھر سرکا تھا کہ اگر یہ سب سچ ہوتا تو وہ پوری دنیا کو آگ لگا دیتا اور آخر میں خود کو بھی ختم کر دیتا-----

محند سٹول پر سے اٹھ کر اسکی بائیں طرف اسکے پہلو کے پاس آکر بیٹھا تھا اور اپنی نم آنکھیں اسکے چہرے پر گاڑ دیں تھیں

exponovels

ہاتھ بڑھا کر اسکے ماتھے پر بندھی پٹی کو نرمی سے چھوا تھا ----- اسکی آنکھوں کی نم پلکوں کو جب چھوا تو ثمال کی پلکیں لرزیں تھیں----- گالوں پر ہاتھ پھیر کر اس نے جب اسکے زخمی ہونٹوں پر شہادت کی انگلی پھیری تو اسی وقت اسکے ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی اور پھر اسکی آنکھوں سے جیسے جھرنا بہنا شروع ہوگیا ------ ہچکیوں سے روتی ثمال نے محند کے دل پر ایسا وار کیا کہ وہ بھی اسکی گردن میں اپنا منہ چھپاتا رودیا ----

آہہہ------ بب---- بہت ------ بلا---- یا----- میں----- نئے--- پر ------ نہیں---- آئے آپ------

زخموں کی وجہ سے ثمال سے بولا نہیں جارہا تھا بڑی مشکل سے بولتی ثمال محند کو مزید پشیمان کرگئی تھی

محند کے آنسو اسکے کندھے کو بھگو رہے تھے

exponovels

مم------ میں نے بہت کہا ------- کہ ------- میں ---- میں-------
میرا---- بچہ------- مت----- کرو----- مم۔مگر------ انہوں----- نے نہیں سنا
---- بہت ----

بس------ بس کرو ----- ثمال ---- بس کرو------ میں نہیں سن سکتااور -----
پلیز

مجھے معاف کر دو ثمال پلیز مجھے معاف کر دو---- میں نہیں بچا سکا اپنے بچے کو ----
مجھے معاف کر دو------

محند ثمال کے لبوں سے نکلتے لفظوں کو نہیں برداشت کر پارہا تھا ----- اسکے دل پر ایسا لگ رہا تھا کہ کوئی خنجر سے پے درپے وار کر رہا ہو

نہیں------- کروں گی معاف ------!!

exponovels

محند نے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا اور اسکے ماتھے پر اپنا سر نرمی سے چھوتا بے قراری سے بولا تھا

ایسا مت بولو پلیز۔۔۔۔۔۔ ایک بار ۔۔۔۔ صرف ایک بار مجھے معاف کر دو ۔۔۔۔۔۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ کبھی بھی تمہیں چوٹ نہیں پہنچنے دوں گا کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا ۔۔۔۔۔ ہمیشہ تمہیں خود میں چھپاکے رکھوں گا۔۔۔۔

محند دیوانہ وار اسکے چہرے پر محبت بھری بارش کرتا اس سے منت کر رہا تھا

اگر میرے۔۔۔۔۔ مجرموں کو ۔۔۔۔۔۔ جب آپ نے سزا دے دی تو میں بھی آپ کو معاف کردوں گی

exponovels

ثمال اسے بول کر اپنا چہرہ اس سے موڑ گئی تھی ------ محمد ضبط کی آخری حدوں کو چھوتا اذیت سے اسے دیکھ کر نہ چاہتے ہوئے بھی اس سے دور ہوا تھا

ٹھیک ہے ----- اب میں تمہارے سامنے تب ہی آؤگا جب ہمارے مجرموں کو سخت سے سخت سزا نہیں دے دیتا ------

یہ میرا وعدہ ہے تم سے --------

آخری بار اسکی آنکھوں کو اپنے لبوں کی نرمی سونپتا وہ بنارکے روم سے باہر نکل گیا

ثمال بند آنکھوں سے ہی اپنے قیمتی نقصان پر پھوٹ پھوٹ کر ماتم منانے لگی

---

exponovels

ثمال کو پندرہ دنوں بعد اسکی ضد پر حویلی واپس لے آئے تھے

سب اسکی ہر وقت دلجوئی میں لگے رہتے کے وہ بھولے سے بھی اپنے پر بیتے ظلم کو یاد نہ کر پائے اور ثمال بھی پوری کوشش کرتی مگر جب رات کو سب سونے کے لئے چلے جاتے تو وہ بی بی جان سے منہ چھپائے ساری رات روتی رہتی اور رہ رہ کر اپنے اوپر بیتی قیامت پر تڑپتی -----

ثمال جب حویلی لوٹی تو اس نے محند کے روم میں رہنے کی بجائے بی بی جان کے روم میں آنے کا بولا تھا ----- اور کسی نے بھی کوئی بحث کئے چپ چاپ اسکی بات مان لی تھی تو تب سے وہ یہی رہ رہی تھی ----- محند نہ جانے کہاں چلاگیا تھا کہ جس دن سے ثمال کو ہوش آیا تھا وہ بنا کسی کو کچھ بتائے کہیں چلا گیا تھا اور اپنی خبر بھی کسی کو نہیں دی تھی ----- سب نے بہت کوشش کی پتہ کرنے کی مگر اسکا کچھ معلوم نہیں ہوسکا ---- سب ہی اسے لیکر بہت پریشان تھے ---- ثمال کو بھی معلوم تھا کے سب اسکی

exponovels

غیر موجودگی سے بے حد پریشان ہیں مگر اس نے کوئی بھی رد عمل نہیں دیا تھا بس چپ چاپ لیٹی رہتی یا پھر حمنہ کے ساتھ مصروف ہونے کا ظاہر کرتی ---------

سب ہی اسکی وجہ جانتے تھے تو کسی نے بھی اسے کچھ نہیں کہا بس اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا

تم--کو---- کوئی ہیلپ ----- دوں-------

جاناں ثمال کے روم میں داخل ہوتی اسے کپڑے وارڈروب میں سیٹ کرتے ہوئے دیکھ کر بولی تھی

exponovels

ثمال اب اپنے اور محند کے روم میں دوبارہ سے شفٹ ہوگئی تھی کیونکہ حمنہ کے رات کو اٹھ کر رونے سے بی بی جان تنگ ہورہی تھیں اسی لئے ثمال خود ہی انکے خیال سے یہاں آگئی تھی اور اب اپنا سارا سامان دوبارہ سے شفٹ کر رہی تھی ----

محند کو گئے ایک مہینہ ہونے کو آیا تھا وہ واپس نہیں لوٹا تھا اور نہ ہی اس نے کوئی فون کیا تھا

نہیں -------- میں کر لوں گی ------

ثمال جاناں کو مسکراتے ہوئے جواب دے کر حمنہ کو اٹھا کر اسکی گود میں دے دیا جو جاناں کو دیکھ کر گلا پھاڑ پھاڑ کر روئے جا رہی تھی

exponovels

بہت ہی کم عرصے میں حمنہ جاناں کے ساتھ بہت اٹیچ ہوچکی تھی ۔۔۔ ثمال جس دور سے گزر رہی تھی اسے دیکھتے ہوئے جاناں نے حمنہ کی زیادہ تر زمے داری خود پر ہی لے لی تھی

جاناں اب حمنہ کو لیکر روم سے نکل گئی کیونکہ اب حمنہ میڈیم کے چلنے کی پریکٹس جو کرنی تھی

ثمال واپس سے اپنے کام میں بزی ہوگئی ۔۔۔۔۔ ابھی وہ فارغ ہوکر شاور لینے کی غرض سے کپڑے اٹھائے واشروم کی طرف مڑی تھی کہ اسکے فون پر بپ ہوئی ۔۔۔۔۔۔

ثمال نے کپڑے صوفے پر رکھ کر موبائل اٹھا کر دیکھا تو محند کی طرف سے ایم ایم ایس بھیجا گیا تھا ۔۔۔۔۔

exponovels

محند کا نام پڑھ کر اتنے دنوں بعد اسکا دل دھڑکا تھا ------ بے شک اس نے منہ سے کچھ نہیں بولا تھا مگر دل ہی دل میں وہ بھی پریشان تھی کہ آخر وہ گیا کہاں ہے بنا کسی کو بتائے ------

ایم ایم ایس کو کھولتے ہوئے ثمال کے ہاتھ کانپ رہے تھے ----- اسکی چھٹی حس اسے بتارہی تھی کہ اس میں جو بھی ہے وہ پہلے سے جانتی ہے -----

دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے وہ ایم ایم ایس کھولا تھا

اوہ تو میری جان یہاں پریکٹس کر رہی ہے -----؟

exponovels

حامد روم میں آیا تو جاناں کو حمنہ کے ساتھ کھلکھلاتے ہوئے دیکھ کر اسے محبت سے دیکھتا گھمبیر لہجے میں بولا تھا

جاناں اسکی بات کا مطلب سمجھتی شرما گئی تھی

جاناں ایکسپیکٹ کررہی تھی ۔۔۔۔ اس نے حامد سے تمام گلے شکوے مٹاکر اپنا آپ اسے سونپ دیا تھا ۔۔۔۔۔۔

محند اور ثمال کے ساتھ جو بھی ہوا اور پھر جو کچھ محند کی فیملی کے ساتھ ہوا وہ سب سن اور دیکھ کر جاناں بہت اپسیٹ ہوگئی تھی اس نے سوچا کہ ہم کیوں چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنی زندگی کی خوشیوں کو خود سے محروم کریں اور پھر نہ جانے کب زندگی کی ڈور ٹوٹ جائے اور انسان پیچھے ہاتھ ملتا ہی رہ جائے کہ کاش میں یہ کر لیتا وہ کرلیتا مگر تب کیا فائدہ جب وقت تھا تب تو کچھ کیا نہیں اور اب پھر خود کو دنیا کے سامنے ہمدردی بھرے الفاظوں

exponovels

کے لئے چھوڑ دیں ----- اس سے تو بہتر ہے کہ ہم اپنے آج کو ہی بہتر کرلیں اور جو جیساہے اسے اسی طرح اپنا کر خوش رہنے کی کوشش کریں ----

جاناں نے بھی حامد کو ہر چیز سے بری کرکے اپنے اور اسکے رشتے کو مضبوط کرلیا تھا

نہیں ------- میں ------- حمنہ ------- کھیل رے------

جاناں رک رک کر بولتی حامد کو جواب دے کر اٹھ کر اسکے پاس آئی اور حمنہ کو اسکی گود میں دے دیا

جاناں کو حامد نے کچھ کچھ اردو سکھا ہی دی تھی اور اب جاناں بچوں کی طرح جب رک کر بولتی تو وہ حامد کو اور بھی کیوٹ لگتی تھی اور حامد بھی اکثر اسکے رک کر بولنے کے دوران ہی اسکے لبوں سے نکلتے لفظوں پر بے حد مجبور ہوکرخراج پیش کردیا کرتا تھا جس پر جاناں شرماتے ہوئے اسے بس گھور کر رہ جاتی-----

exponovels

اوہ مائے گاڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حامد جاناں پر جھکتا ابھی کوئی شرارت کرتا کہ اسے پیٹ پر کچھ گیلا گیلا سا محسوس ہوا اس نے جب دیکھا تو چیخ ہی پڑا ۔۔۔۔۔ حمنہ اپنا کام کرکے اب رونا شروع ہوچکی تھی

حامد کو یوں منہ بناتے دیکھ کر جاناں کی ہنسی تھی کہ رک ہی

نہیں رہی تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

پکڑو اسے ۔۔۔۔۔۔۔ اسے بھی اچھے خاصے وقت پر ٹوئسٹ کرنا تھا مجھ پر سارا رومینس کا سین ہی برباد کردیا

جاناں کو ہنستے ہوئے دیکھ کر حامد چڑکر اسے حمنہ پکڑاتا خود بڑبڑ کرتا واشروم گھس گیا تھا

جاناں اسکے جاتے ہی حمنہ کو چومنے لگی ۔۔۔ واہ میرے شیر ایک دم سہی ٹائم پر اپنا کام کردیا تم نے میں صدقے تم پر ۔۔۔۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ثمال نے فون بیڈ پر اچھالا تھا اور اب اپنا منہ ہاتھوں میں چھپائے رونے میں مصروف تھی

exponovels

محند نے اپنا کیاہوا وعدہ پورا کیا تھا اس نے سلمان اور شمائل کو ایسی سزا دی تھی کہ وہ اب کسی قابل نہیں رہے تھے

ہاسپٹل میں ہی ثمال نے اسے بتادیا تھا کے اسے اغواء اور اس پر تشدد کرنے والے سلمان اور شمائل تھے ------

شمائل نے سلمان کے ساتھ اس بات پر معاہدہ کرکے کہ ثمال کو ختم کرنے کے بعد وہ محند کو حاصل کرنے میں اسکی مدد کرے گا تو وہ اس کا ساتھ ضرور دے گی اسے اغواء کرنے میں تو سلمان فورا" راضی ہوتا اس سے مل کر ثمال کو حویلی جاتے ہوئے راستے میں ہی اٹھاکر لے گئے تھے

ارادہ تو انکا اسے جان سے مارنے کا تھا مگر پھر جب ثمال کے منہ سے اسکے امید سے ہونے کے بارے میں سن کر انہوں نے اپنا ارادہ ہی بدل دیا اور اس پر بے تحاشہ تشدد

exponovels

کرنے کے بعد اسے وہی تڑپتا چھوڑ کر چلے گئے کے یہ سزا اسکے مرنے سے کئی گناہ بڑی ہوگی

محند کو یہ بھی معلوم ہوگیا تھا کہ خلع کا نوٹس بھجوانے والی ثمال نہیں بلکہ شمائل ہی تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کسٹڈی کیس تو وہ کر نہیں سکی تھی کیونکہ سلمان نے اسے طلاق کے بعد ایک پیسہ بھی اسکے حق مہر کا نہیں دیا تھا تو وہ پہلے اس سے پیسے حاصل کرتی اور پھر کسٹڈی والے کیس کا کچھ بنتا مگر وہ کیا کہتی عدالت میں کے جس کے پاس خود کے لئے پیسے نہیں ہیں تو حمنہ کو کہاں سے پالے گی ۔۔۔۔۔۔ پہلے تو اسکا خیال تھا کہ محند ڈر کر کہ اتنی چھوٹی بچی عدالت ماں کے یعنی اسکے حوالے کردے گی تو اسکی پیشکش پر اس سے پھر سے شادی کر لے گا مگر محند نے بنا کسی ڈر کے اسے صاف صاف انکار کردیا تھا

تو غصے میں آکر وہ سلمان کی باتوں میں آتی یہ سب کرگئی

exponovels

محند کے ہاسپٹل سے نکلنے کے بعد اس نے کسی بھی طرح ان دونوں کو ڈھونڈ نکالا جو فرار ہوکر دوسرے شہر چھپ گئے تھے

ان دونوں کو پکڑنے کے بعد محند انہیں اپنے عارضی گھر کے تہہ خانے میں لے گیا پھر انکی بھی تشدد کرکے وہ حالت کی جو ثمال کی کی تھی بلکہ اس سے بھی بری حالت بناڈالی تھی انکی کے انکے چہرے پہچاننا ہی ناممکن ہوگئے تھے

شمائل کے لئے اس نے پولیس سے ریٹائر خواتین کو ہائر کیا تھا جو منہ مانگے پیسے لیکر شمائل کی وہ روز درگت بناتیں کے اسکی چیخیں تہہ خانے سے بھی باہر نکلتی تھیں

---سلمان کو تو اسنے اپنے ہاتھوں سے مار مار کر بے طرح ٹارچر دے کر لہو لہان کرکے رکھ دیا تھا اور اتنی اذیت دی تھی کہ وہ اس سے التجا کرنے لگا کہ وہ اسے جان سے ہی مار دے مگر یہ ٹارچر نہ کرے اس پر-----ایک ہی بار اسکا قصہ تمام کردے مگر محند کیسے اسے اتنی آسان سزا دیتا--- وہ تو اسے تڑپا تڑپا کر رکھ دینا چاہتا تھا

ان پر کیا گیا ایک ایک ٹارچر وہ سب ریکارڈ کرتا رہا اور پھر اپنے اثر رسوخ استعمال کرکے ان پر ناکردہ گناہوں کے چارجز لگواکر انہیں عمر قید کی سزا دلوادی تھی

exponovels

ثمال پوری ویڈیو دیکھ ہی نہیں پائی تھی اور دس منٹ پر ہی اسنے فون بیڈ پر پٹخ دیا تھا

محند کے ایم ایم ایس بھیجنے کے مزید ایک مہینے بعد تک بھی وہ نہیں آیا تھا -----

آج جاکر اس نے گھر فون کرکے بی بی جان سے بات کی تھی اور انکی ڈانٹ پھٹکار سننے کے بعد وہ انہیں مناکر اپنے آنے کی اطلاع دی تھی جسے سن کر بی بی جان کھل اٹھیں تھیں اور پھر پوری حویلی میں ادھم مچ گئی ---- ہر طرف تیاریاں ہونے لگیں کے اتنے عرصے بعد انکے ہاں اب خوشیاں لوٹ رہیں تھیں

چلو میرا بچہ جاؤ اپنے روم میں جاؤ اب بہت رات ہوگئی ہے ---- جاؤ جاکر سو جاؤ-----

exponovels

محند دوپہر کو ہی آگیا تھا اور اب رات کے بارہ بج رہے تھے کہ بی بی جان سب کو ٹوکتیں اسے روم میں بھیج رہیں تھیں -----

حامد اسے گڈ نائٹ کہتا جاناں اور حمنہ کو لیکر اپنے روم چل دیا --------

محند بی بی جان کو انکے کمرے میں چھوڑ کر اپنے کمرے کے سامنے کھڑے ہوکر ہمت جٹانے لگا کہ وہ اپنی ناراض بیوی کو مناسکے-----

محند جب سے آیا تھا ثمال اس سے ملنے ایک بھی بار اسکے سامنے نہیں آئی تھی ------- مطلب کہ وہ اس سے سخت ناراض تھی

گہری سانس لیکر اس نے ناب گھما کر دروازہ کھولا اور پھر اندر داخل ہوکر دروازہ لاک کرکے جیسے ہی مڑا سامنے کے نظر آتے منظر نے اسکے ہوش ہی اڑادیے-----

exponovels

محند کو اپنی بینائی پر یقین ہی نہیں ہورہا تھا کہ وہ جو دیکھ رہا ہے کیاوہ سچ ہے یا پھر اسکاکوئی وہم -------؟

آنکھیں مسلتے اس نے اپنے کانوں کو بھی رگڑا تھا

پھٹی پھٹی آنکھوں سے سامنے دیکھتا وہ شاک سے بے ہوش ہونے والا تھا

کنے--- کنے---- جاڑیں------ بلو دے کار---- اوئے---

کنے -- کنے ---- جاڑیں---- بلو دے کار ------

دلہن کے لباس میں وہ پور پور سجی سنوری بیڈ پر چڑھ کر فل ناچنے میں مگن تھی

exponovels

ٹکٹ ۔۔۔۔۔۔ کٹاؤ لین بڑاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

محند حیرانی سے چلتا بیڈ کے پاس آکر رکا تھا اور اسے دیکھنے لگا جس کی تو اس نے بلکل بھی امید نہیں کی تھی

آجا تے بے جا سیکل تے ۔۔۔۔۔۔۔ آجا تے بے جا سیکل تے

ے ے ے ے ے ے ے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ثمال ناچتے ناچتے بیڈ کے کنارے پر آگئی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی محند نے پھرتی سے آگے بڑھ کر اسے اپنی مضبوط باہوں میں تھاما تھا

ثمال اسکی باہوں میں قید اسکی گردن میں منہ چھپائے لمبے لمبے سانس لے رہی تھی

exponovels

کچھ دیر تک دونوں ہی نہ کچھ بولے اور نہ ہی کسی نے ایک دوسرے سے الگ ہونے کی کوشش کی۔۔۔۔۔ بس یونہی ایک دوسرے کے قریب ایک دوسرے کو محسوس کرتے وہ الگ ہی دنیا میں پہنچ چکے تھے

محند کو ہوش تب آیا جب اسے اپنی گردن پر نمی محسوس ہوئی یقیننا" یہ نمی ثمال کی آنکھوں سے بہتے آنسؤوں کی تھی

ثمال ۔۔۔۔۔۔۔۔!!!

تڑپ کر اسے بلاتا محند ثمال کو بہت آرام سے بیڈ پر لیٹا چکا تھا اور اس پر جھکا اسکے بہتے آنسؤوں کو اپنی پوروں پر چنتا اسے پریشانی سے دیکھ رہا تھا

ثمال تم ۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟

exponovels

پلیز کچھ مت کہیں بس ------ مجھ سے وعدہ کریں کہ ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گے مجھے کبھی اکیلا نہیں چھوڑیں گے

ثمال بھیگی آنکھوں کے ساتھ مسکراتی اس سے وعدہ لے رہی تھی

محند نے بنا دیر کئے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا اور اس پر جھکتا اسکے چہرے کے ایک ایک نقش کو محبت سے چھونے لگا

کیا میں یہ سمجھوں کے تم نے مجھے معاف کردیا ہے ------؟؟

اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے محند نے سوالیہ نظروں سے پوچھا تھا

حمنہ میری ہی بیٹی ہے ------ میری سگی بیٹی ہے وہ -------- مضبوط لہجے میں بولتی وہ محند کے دل کو سکون پہنچا گئی تھی

exponovels

کیا ہم بغیر کوئی بھی پچھلی بات کو دہرائے اپنی نئی زندگی کی شروعات کرسکتے ہیں----؟؟

ثمال نے اسکے سوال کو نظر انداز کرتے اپنا سوال داغ کر اسکے ہر طرح کے واہمے دور کرکے اسے مسکرانے پر مجبور کردیا تھا

ثمال نے پچھلی باتوں کو بھلاکر اپنی انا کو بنا اہمیت دئے اپنے رشتے کو بکھرنے سے بچاکر اپنے عشق کو کامل کردیا تھا

دور افق پر شرماتے چاند نے انکے ملن پر اپنا سفر آگے بڑھایا تھا ایک نئی کہانی ایک نئے کرداروں کے ملنے بچھڑنے پر ----------

اختتام پذیر

exponovels

---

exponovels